دیوانِ شوق افزا

عرف

دیوانِ صابر

اردو کا ایک غیر مطبوع اور نایاب دیوان

تحقیق و مقدمہ

ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ

اردو سائنس بورڈ ○ لاہور

اردو شاعری - دیوان

۱۳۱۲ھ ۱۸۹۱ء-۱

ب ۱۵

مصنف :- میر محمود صابر

دیوانِ شوق افزا

عُرف

دیوانِ صابر

اُردُو کا ایک غیر مطبُوع اور نایاب دیوان

تحقیق و مقدمہ

ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ

اُردُو سائنس بورڈ

۲۹۹- اپر مال - لاہور

سلسلۂ مطبوعات نمبر ۱۶۹

طبع اوّل : جون ۱۹۸۴ء - رمضان ۱۴۰۴ھ

قیمت : چالیس رُوپے

ناشر : حفیظ الرحمٰن قریشی
منصرم، اردو سائنس بورڈ
۲۹۹ - اپر مال، لاہور

مطبع : کمبائن پرنٹرز لمیٹڈ
۲- بلال گنج، لاہور

مندرجات

پیش گفتار	مرتب	۵ — ۹
مقدمہ	ڈاکٹر نبی بخش بلوچ	۱۱ — ۴۴
متن دیوان	—	۱ — ۳۷۷
ضمیمہ	—	۳۷۹ — ۳۸۲

يا رب

پیش گفتار

دیوان شوق افزا' اردو کا ایک غیر مطبوع اور نایاب دیوان ہے، جس کا دستیاب ہونا اردو شاعری بلکہ اردو زبان کے ارتقاء اور ترویج کی تاریخ کے سلسلہ میں ایک انکشاف سے کم نہیں۔

۱۹۵۸ - ۱۹۶۰ء کے دوران میں سندھ کے قدیم شہر نصرپور (ضلع حیدرآباد سندھ) کے تاریخی آثار کے مطالعے میں مشغول تھا کہ وہاں کے اُجڑے ہوئے کتب خانوں کی باقیات صالحات میں سے کچھ اوراق پارینہ ملے [1] جن کو میں نے محفوظ کر لیا، مگر سندھ یونیورسٹی میں اپنے فرائض منصبی اور دوسرے علمی مشاغل کی وجہ سے اس ذخیرے کو مطالعہ کرنے کا موقع نہ مل سکا۔ ۱۹۶۲ء میں جب اس ذخیرے کی چھان بین کی تو اس میں 'دیوان شوق افزا' جیسا نایاب تحفہ نظر آیا، مگر یہ عقدہ حل نہ ہو سکا کہ اس دیوان کے شاعر المتخلص 'صابر' کون ہیں۔ چنانچہ میں نے اپنے فاضل رفیق و محقق ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صدر شعبۂ اردو سندھ یونیورسٹی سے رجوع کیا، جنھوں نے اپنے وسیع مطالعے اور اس وقت حیدرآباد دکن سے شائع شدہ تازہ فہارس کی تفتیش کے بعد آخری طور پر اپنی رائے سے یوں مطلع فرمایا کہ

"صابر غیر معروف لیکن باکمال شاعر ہے۔ یہ دیوان نایاب ہے اور شائع کرنے

---

[1] مرحوم قادر شاہ نصرپوری کی وساطت سے یہ اوراق وہاں کے رضوی سادات کے ایک اجڑے ہوئے کتب خانہ سے ملے۔

کے لائق ہے۔"

اس "غیر معروف مگر باکمال شاعر" کا سراغ لگانے کے لیے متعدد ماخذوں، تذکروں، مخطوطات کی فہرستوں کی ورق گردانی کی لیکن 'دیوان شوق افزا'، یا 'دیوان صابر' کا نام کہیں نہیں ملا۔ البتہ 'صابر' نام یا تخلص والے بعض شعراء کا سراغ لگایا گیا۔ حافظ محمود خاں شیرانی مرحوم نے پنجاب میں اردو میں ایک 'صابر' اور ان کی والدہ خفیہ بیگم کا ذکر کیا ہے اور ان کو اندازاً بارھویں صدی کے آخری دور کا بتایا ہے، لیکن ان کے صحیح دور یا مقام سکونت کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ البتہ ہمارے صاحبِ دیوان میر صابر یقینی طور پر میر صابر بن خفیہ بیگم نہیں ہیں، کیونکہ دونوں کے مقاصد، اسلوبِ بیان اور زبان میں فرق ہے۔ میر صابر بن خفیہ بیگم کی غزل جو حافظ محمود شیرانی نے نقل کی ہے وہ اس دیوان میں نہیں پائی جاتی۔ لفظ 'نکسی' بمعنی 'نکلی' جو میر صابر اور خفیہ بیگم دونوں کی غزلوں میں تخصیص سے موجود ہے وہ ہمارے صاحب دیوان شاعر صابر کے اشعار میں کہیں نہیں ملتا۔ میر صابر بن خفیہ بیگم کی غزل میں وہ رنگینی اور شاعرانہ تخیل ناپید ہیں جو کہ صاحب دیوان شاعر صابر کی شاعری کی خصوصیات میں سے ہیں۔

سنہ ۱۹۶۵ء میں تاریخی آثار کی تلاش و تحقیق کے سلسلے میں سندھ کے کلہوڑہ عباسی خاندان کے حکمران میاں نور محمد خدایار خان عباسی (وفات ۱۷۶۰ء) (۱۱۶۷ھ) کے مقبرہ[1] پر جانے کا موقع ملا۔ جہاں پر اندرونی دروازے کے دائیں طرف اور متصل احاطہ کے بیرونی دروازے کے دائیں اور بائیں طرف فارسی میں تین کتبے نصب شدہ دیکھے۔ غور سے پڑھنے پر معلوم ہوا کہ ان میں سے دو تو ایک ہی کتبے کے دو ٹکڑے ہیں، اور مزید یہ کہ اس طویل قطعہ تاریخ کو نظم کرنے والا شاعر صابر ہے۔ اس وقت پہلی بار یہ خیال آیا کہ شاید 'دیوان شوق افزا' کا مصنف یہی صابر ہو۔ لہٰذا بیرونی تذکروں کے بجائے ان کو اندرونی سندھ کے ماخذوں میں

[1] یہ مقبرہ شہر مورو سے ۸ میل مشرق کو ضلع نواب شاہ میں واقع ہے۔

تلاش کیا جائے[1]، کیونکہ 'دیوان شوق افزا' کا یہ قلمی نسخہ بھی سندھ کے شہر نصرپور ہی میں دستیاب ہوا تھا۔

یہ خیال آتے ہی مزید تحقیق کے لیے راہ روشن ہوگئی۔ چنانچہ میر علی شیر قانع کی تصنیف 'مقالات الشعراء' میں میر محمود صابر کا تذکرہ پایا[2]، اور 'دیوان شوق افزا' کی داخلی شہادتوں اور خارجی ماخذوں کے تجزیے سے یہ متحقق ہوا کہ سید میر محمود ٹھٹوی المتخلص بہ 'صابر' ہی 'دیوان شوق افزا' کے مصنف ہیں۔

میر محمود صابر کے کلام سے متاثر ہو کر سندھ کے مقامی شعرا کے کلام کو جمع کرنے کا خیال آیا۔ چنانچہ ۱۹۶۶ء میں ایسے کلام کا کافی ذخیرہ جمع ہوگیا جس کو "سندھ میں اردو شاعری" کے عنوان سے کتابی صورت میں مرتب کیا گیا اور یہ کتاب ۱۹۶۷ء میں چھپی[3]۔ میر محمود صابر کی مختصر سوانح اور 'دیوان شوق افزا' میں سے تقریباً بیس غزلوں کا انتخاب اس کتاب میں شامل ہے۔

---

[1] اس جستجو کے دوران محترم نبی بخش قاضی، صدر شعبۂ فارسی سندھ یونیورسٹی نے ایک شاعر متخلص بہ 'صابر' کے 'فارسی دیوان' کا ایک ناقص نسخہ دکھایا، لیکن اُس کے مطالعے اور اس 'دیوان صابر' سے اس کے تقابلے سے متعین ہوا کہ اس 'فارسی دیوان' کا شاعر 'دیوان شوق افزا' کا مصنف صابر نہیں مگر اور کوئی صابر ہے۔

[2] 'مقالات الشعرا' میں ایک اور شاعر محمد رضا صابر کا بھی ذکر ہے جو کہ فارسی کے شاعر تھے۔ وہ ہمارے صاحبِ دیوان شاعر سید میر محمود صابر کی تشہیر سے پہلے مغلیہ دور میں ٹھٹھ کے نواب صادق علی خاں کے مختصر عہد (۱۱۴۹ — ۱۱۵۰ھ) میں کچھ عرصے کے لیے ٹھٹھ میں نوکری کے ارادے سے رہے، لیکن پھر واپس چلے گئے۔

(مقالات الشعراء، مطبوعہ سندھی ادبی بورڈ، باب الصاد، ص ۳۰۰)

[3] کتاب 'سندھ میں اردو شاعری' تیسری بار مجلس ترقی ادب لاہور کی سعی و اہتمام سے ۱۹۷۸ء میں شائع ہوئی۔ اس اشاعت میں میر محمود صابر کا تذکرہ ۲۱ - ۳۸ صفحوں پر موجود ہے۔

مخطوطے کی کیفیت :

مخطوطے میں شروع کے چند اوراق ضائع ہو چکے ہیں مگر باقی نسخہ آخر تک مکمل ہے، اور ۱۹۳ ورق (تسوید ۶½ × ۳¾ انچ) اور ۲۸۵ صفحوں پر مشتمل ہے۔ ہر ایک صفحے پر ۱۷ سطریں مکتوب ہیں۔ نسخہ صاف خط میں لکھا ہوا ہے، اور متن میں جا بجا علامات املاً لگا کر الفاظ کو صحیح طور پر ضبط کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ بعض جگہوں پر اصلی کتابت میں اگر کہیں ایک آدھ لفظ رہ گیا ہے تو نظر ثانی پر اس کو اصلی خط میں سُرخ روشنائی سے لکھ دیا گیا ہے۔ اس مخطوطے میں جملہ چھ سو سولہ (۶۱۶) غزلیں، ایک منقبت، چودہ رباعیاں، دو مستزاد، ایک غزل مستزاد، تین مخمس، ایک مسدّس بعنوان 'واسوخت'، ایک طویل ترجیع بند، ایک طویل نظم بعنوان 'ساقی نامہ'، ایک نظم صنف دوہرہ، (مثنوی) بعنوان 'جوگنی اداسی بن باسی'، ایک 'سی حرفی دوہرہ'، پندرہ دوہرے، پانچ مختصر نظمیں (بعنوان برہنی، بے چینی، ہوری، من بھوگی اور درخیال اہل خیال) اور آخر میں ایک خاتمہ بعنوان 'دیگر در اتمام شوق افزا، کتاب تاریخ انتخاب' شامل ہیں۔

شاعر کے لکھے ہوئے خاتمہ سے واضح ہوتا ہے کہ انھوں نے اس دیوان کا نام 'شوق افزا' رکھا ہے جس کا نام

شکر للہ ہوئی کتاب تمام — 'شوق افزا' رکھا ہے جس کا نام

خاتمہ کے آخری اشعار سے ظاہر ہوتا ہے کہ دیوان کے انتخاب کی تکمیل ۱۱۸۱ھ میں ہوئی۔ یہ سال "زہے خجستہ کلام" کے اعداد سے برآمد ہوتا ہے جو گویا اس دیوان کا تاریخی نام ہے۔ بالکل آخر میں سُرخ روشنائی سے بھی لکھ دیا گیا ہے کہ :

دل نے کر شاہ کی مدد سوں خیال — مدّعا پایا اپنا فی الحال

سال تاریخ صابر از الہام — گفت ہاتف "زہے خجستہ کلام"

ظاہر ہے کہ اس نسخے کی کتابت سال ۱۱۸۱ھ میں ہوئی جو کہ اس کا سال تصنیف

ہے۔ نسخہ جس خوبصورتی سے لکھا گیا ہے اس سے گمان ہوتا ہے کہ یا تو خود صابر کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے یا انھوں نے کسی کاتب سے لکھوایا ہے۔ آج کل کی ناقدانہ نگاہ سے دیکھا جائے تو گویا کاتب کم سواد ہی معلوم ہوتا ہے۔ اس نے 'زندگی' کو 'زندگی' اور 'زندگانی' کو 'زندگانی' لکھا ہے۔ اس طرح بستہ کی (بستگی)، شکستہ کی (شکستگی)، دہک (دکھ)، دھکر (دکھ)، کچھ (کچھ)، پوچ (پوچھ) وغیرہ وغیرہ۔ کہیں کہیں صورت خط کی اغلاط بھی نظر آتی ہیں (مثلاً 'عمرو عنتر' کے بجائے 'امر و عنتر' اور 'تلاطم' کے بجائے 'طلاطم')۔ لیکن ان شاذ و نادر اغلاط کے علاوہ باقی الفاظ کی غیر مانوس صورتیں حقیقت میں اس دور کی اردو املا کی آئینہ دار ہیں جن پر مقدمے میں مزید بحث کی گئی ہے۔ اس نسخے کا خط اور املا، اردو خط اور املا کی تاریخ میں دستاویزی حیثیت رکھتے ہیں لہٰذا مرکزی اردو بورڈ کی طرف سے اصل نسخے کے عکس کی اشاعت کا اہتمام قابلِ تحسین ہے۔

میں جناب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب کا ممنون ہوں کہ انھوں نے اصل نسخے کو بغور دیکھا، شاعر میر صابر کو باکمال قرار دیا اور دیوان کی اشاعت کے حق میں رائے دی۔ مکرمی جناب ڈاکٹر سید محمد عبداللہ صاحب نے میری استدعا پر مقدمے کو ناقدانہ نگاہ سے دیکھا اور اسی کو پسند فرما کر میری ہمت افزائی کی۔ میں ——— بورڈ کے ڈائرکٹر جناب اشفاق احمد صاحب کا شکرگزار ہوں کہ انھوں نے اس دیوان کے نایاب نسخے کی اصلی صورت کو محفوظ کرنے کے لیے اس کے عکس کو احسن طریقے پر چھپوانے کا انتظام کیا۔

اسلام آباد

نبی بخش بلوچ

۲۸، ربیع الثانی ۱۴۰۴ھ

۱، فروری ۱۹۸۴ء



باسمہٖ تعالیٰ

مُقدّمہ

اس دیوان "شوق افزا" کے باکمال شاعر سید میر محمود متخلص بہ صابرؔ ہیں جو دہلی میں تولد ہوئے اور غالباً نوجوانی تک وہیں رہے، مگر ان کی اسّی - نوّے سالہ زندگی کا باقی عرصہ ٹھٹھہ اور سندھ میں گزرا - ان کی سوانح کو مرتب کرنے کے لیے ہمارے یہاں تین ماخذ موجود ہیں - میر علی شیر قانعؔ ٹھٹھوی کا تذکرہ "مقالات الشعراء" صابرؔ کا یہ دیوان "شوق افزا" اور صابرؔ کے منظوم کردہ فارسی کتبات جو سندھ کی دو اہم تاریخی عمارات پر نصب ہیں - ان ماخذوں میں کلی طور پر جو تطابق پایا جاتا ہے، اس سے صاحبِ دیوان کے تخلص اور ان کی سوانح کے ادوار کے تعین میں ہماری رہنمائی ہوتی ہے -

سوانحی ماخذوں میں تطابق

"مقالات الشعراء" میں میر علی شیر قانعؔ یوں رقمطراز ہیں:

"میر محمود نام، سید پاک عالی مرتبت، اصل میں استرآباد، ایران کے رضوی سادات کے معزز خاندان میں سے ہیں - ان کے والد ماجد جہان آباد (دہلی) میں تشریف لائے اور صاحب موصوف (میر محمود) وہیں تولد ہوئے - ان کی قسمت اور دانے پانی کی کشش تھی کہ ائمہ پاک کی زیارت کی خاطر انھوں نے وطن کو چھوڑا،

زیارت سے مشرف ہونے کے بعد شہر ٹھٹھہ میں سکونت اختیار کر لی اور وہیں صاحب
اہل و اولاد ہوئے۔ اکثر حضرات شہداء کی مرثیہ خوانی میں مشغول ہیں۔ ہندی اور
فارسی میں متعدد دیوان، مرثیہ، غزلیات اور مناقب لکھ چکے ہیں۔ روضۃ الشہدا
کو بھی منظوم کیا ہے۔ سرعتِ فکر کی یہ حد ہے کہ اس وقت تک تقریباً ایک لاکھ
اشعار ان کی زبان فصاحت بیان سے برآمد ہو چکے ہیں اور ان کا کلام کافی مقبول
ہے۔ یہ تخلص (صابر) ان کو خواب کے ذریعے حاصل ہوا۔ بیشک ان کی
ذات بابرکات برگزیدوں میں سے ہے"[1]

میر علی شیر قانع کی ان تصریحات اور سوانح، زمانہ اور زبان کے اعتبار سے "دیوان صابر"
کی داخلی شہادتوں میں مکمل طور پر تطابق پایا جاتا ہے۔

(الف) میر محمود صابر ایران کے رضوی سادات میں سے تھے اور ائمہ کی زیارات کے
لیے ہی انھوں نے وطن چھوڑا تھا۔ اس دیوان میں بھی صابر خود کو 'آلِ رسول' کہتے ہیں:

صابرِ مدح خواں نہ بھول اپنی میا مہر سوں
آلِ رسول گرچہ ہے لیک تیرا غلام ہے

ان کے اشعار میں ائمہ سے عقیدت نمایاں طور پر نظر آتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرت
امام رضا کے روضہ کی زیارت کے لیے جانے والے تھے۔

(ب) میر محمود صابر نے دہلی کو نوجوانی ہی میں چھوڑ کر ٹھٹھہ میں دائمی سکونت اختیار کر لی
تھی، اور یہ ہی پس منظر اس دیوان کے بعض اشعار سے نمایاں ہے۔ چنانچہ صابر خود کو
غریب الدیار کہتے ہیں اور وطن چھوڑنے کا ذکر کرتے ہیں۔ انھوں نے ٹھٹھہ میں ہی شادی کر لی
تھی اور یہیں پر وہ صاحبِ اہل و اولاد ہو گئے تھے۔

---

[1] مقالات الشعراء، مطبوعہ سندھی ادبی بورڈ، حیدر آباد۔ سندھ، ۱۹۵۷ء، باب الصاد،
تخلص "صابر" شمارہ (۳۸۰)، ص ص ۵۶ - ۲۵۵

(ج) قانع نے میر محمود صابر کو ہندی (اردو) اور فارسی کا پُرگو شاعر بتایا ہے۔ اردو کا یہ دیوان ان کی باقیات صالحات میں سے ہے۔ ان کے فارسی اشعار میں سے میر علی شیر قانع نے ایک فی البدیہہ شعر اور ایک رباعی نقل کی ہے۔ صابر کا فارسی کلام یا دیوان دستیاب نہیں ہو سکا لیکن والئ سندھ خدایار خان نور محمد کلہوڑہ (عباسی) کے مقبرے اور مخدوم عثمان قلندر شہباز کی درگاہ کے بیرونی دروازے پر جو کتبے پائے جاتے ہیں، وہ صابر ہی کے منظوم کردہ ہیں جن سے مزید تصدیق ہوتی ہے کہ ان کو فارسی شاعری میں کلی طور پر دسترس حاصل تھی۔

(د) میر علی شیر قانع مزید لکھتے ہیں کہ صابر اکثر حضرات شہدا کی مرثیہ خوانی میں مشغول ہیں۔ اپنے اس دیوان میں بھی صابر اس کی تصدیق کرتے ہیں کہ:

شہاں کی مدح خوانی میں کہ ہوں مشہور عالم میں
کبھی صابر، کبھی شاعر، کبھی مرثیہ خواں کہتے

(ہ) قانع نے میر محمود صابر کا ذکر معاصرانہ انداز میں کیا ہے، کہ وہ رضوی سادات کے خاندان میں سے ہیں، مرثیہ خوانی میں مشغول ہیں، متعدد دیوان، مناقب وغیرہ لکھ چکے ہیں، قریباً ایک لاکھ اشعار ان کی زبان سے برآمد ہو چکے ہیں، اور ان کا کلام کافی مقبول ہے۔ بیشک اس کی ذات بابرکات برگزیدوں میں سے ہے۔ میر علی شیر قانع کا یہ بیان ۱۱۶۹-۱۱۷۴ھ کا ہے جب کہ انھوں نے تذکرہ "مقالات الشعراء" کو تالیف کیا۔ میر محمود صابر کے تاریخی آثار بالکل اسی زمانے کے ہیں۔ خدایار خان کے مقبرے پر ان کا کتبہ ۱۱۶۷ھ کا ہے، درگاہ قلندر شہباز کے دروازے کا کتبہ ۱۱۷۳ھ کا ہے، اور اس "دیوان شوق افزا" کی تکمیل انھوں نے ۱۱۸۱ھ میں کی۔

(ر) قانع کے بیان سے مترشح ہوتا ہے کہ میر محمود صابر نوجوانی تک دہلی میں رہے لیکن اس کے بعد ٹھٹھہ میں آکر بس گئے اور ان کی زندگی کا لگ بھگ ساٹھ سال کا بڑا عرصہ سندھ میں گزرا۔ اس دیوان سے ظاہر ہے کہ دہلی کے ہونے کی وجہ سے صابر کی "ریختہ" میں کھڑی

بولی اور برج کا انداز پایا جاتا ہے اور سندھ میں ساٹھ سالہ زندگی بسر کرنے کی وجہ سے ان کی زبان میں سندھی اور سرائیکی کے الفاظ اور محاوروں کی آمیزش پائی جاتی ہے۔

حالاتِ زندگی :

اس تعین کے بعد کہ 'دیوان شوق افزا' کے مصنف سید میر محمود صابر ٹھٹھوی ہیں، ہم جملہ خارجی اور داخلی شہادتوں کی روشنی میں، ان کی سوانح کو قدرے تفصیل سے مرتب کر سکتے ہیں۔

ولادت :

میر محمود کے والد ایران میں استر آباد کے رضوی سادات کے خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ وہ اندازاً اورنگ زیب عالمگیر کے عہد (۱۰۶۸ - ۱۱۱۸ھ) یعنی گیارھویں صدی کے آخر اور اپنی جوانی کے دور میں ہندوستان آئے، اور یہیں پر شادی کر کے دہلی میں دائمی سکونت اختیار کر لی۔ ان کے فرزند میر محمود دہلی میں تولد ہوئے۔ غالباً دہلی کی روزمرہ کی زبان ان کی مادری زبان بنی۔

میر محمود کی ولادت اندازاً ۱۱۰۱ھ کے لگ بھگ ہوئی کیونکہ ۱۱۸۱ھ میں وہ بوڑھے پیر مرد تھے۔ اس وقت ان کی عمر کم از کم ۸۰ سال تصور کی جا سکتی ہے۔ میر علی شیر قانع (ولادت ۱۱۴۰ھ) میر محمود کا نام ایک معمر بزرگ کے طور پر عزت و احترام سے لیتے ہیں، اس سے بھی ان کی تاریخ ولادت کے متعلق یہی گمان کیا جا سکتا ہے۔

بچپن تا دورِ بلوغت :

میر محمود کا بچپن اور دورِ بلوغت دہلی میں گزرے۔ والد نے ان کو اچھی تعلیم دلوائی۔ اس

دیوان سے ان کی علمی لیاقت کا یہ اندازہ بخوبی ہوتا ہے کہ انھوں نے فارسی میں ایک منتہی سی تعلیم پائی تھی اور ویسے بھی فارسی ان کی آبائی زبان تھی۔ عربی سے بھی آشنا تھے اور اپنے ذاتی ذوق سے نجوم اور جفر کا بھی اچھا خاصا مطالعہ کیا تھا۔ چنانچہ ان علوم کی اصطلاحات کو انھوں نے اپنے اشعار میں خوبی سے نبھایا ہے ؎

علم جفر سوں مشکل مخمّس کی طرح کر
دل پر لکھا ہوں نقش علیٌ العظیم کا

آئینہ میں مت دیکھ لٹاں چھوڑ کے مکھ پر
تا برج میں عقرب کے نہ دور آوے قمر کا

دورِ جوانی اور شادی:

اپنے خاندان کے ایرانی پس منظر سے اثنا عشری عقائد اور ائمہ کی محبت ان کو ورثے میں ملی۔ تعلیم کی تکمیل کے بعد نوجوانی میں دینی جذبے کے ماتحت میر محمود نے جہان آباد کو خیرباد کہہ کر ائمہ کی زیارت کا قصد کیا۔ وہاں سے واپسی پر سندھ کے شہر ٹھٹھہ میں آ کر زلفِ پیچاں کے دام میں گرفتار ہوئے، شادی کرلی اور پھر محبت کے اس بسیرے میں بس کر وطن (دہلی) کو بھول کر ہمیشہ کے لیے یہیں کے ہو رہے ؎

کب چین ہووے دل کوں پریشانی سوں صابر
اس زلف کے سودا میں بسارا ہے وطن کو

پھر زلف کی لٹ سوں دل ناشاد نہ آیا
کیا صید ہوا جا کے وطن یاد نہ آیا

دل نے تج زلف میں بسیرا کر
آج بھولا وطن خدا حافظ

یہ اندازاً ۱۱۳۰ھ — ۱۱۴۰ھ کا زمانہ تھا جب کہ ٹھٹھہ پر دہلی کے شاہانِ مغلیہ کی طرف سے بھیجے ہوئے صوبہ داروں کی حکمرانی ابھی باقی تھی۔ البتہ یہ مغلیہ سلطنت کے زوال کا دور تھا۔ سندھ میں کلہوڑہ (عباسی) خاندان کی قائم کردہ آزاد حکومت کی بنیادیں روز بروز مستحکم ہوتی جارہی تھیں۔ شمالی سندھ پر ان کا تسلط ہوچکا تھا اور بالآخر ۱۱۵۱ھ (۱۷۳۸ء) میں دہلی کی طرف سے جنوبی سندھ یعنی 'سرکار ٹھٹھہ' اور متصل علاقے بھی اجارہ داری پر میاں نور محمد کلہوڑہ (عباسی) کی تحویل میں دے دیے گئے۔ نئی آزادی کی فضا میں ٹھٹھہ کا مردم خیز شہر اپنی علمی اور فنی روایات میں اور آگے بڑھا۔

جب قانع "مقالات الشعراء" تصنیف کر رہے تھے (۱۱۶۹ - ۱۱۷۴ھ)، میر محمود صابر صاحب اہل وعیال تھے اور ان کا شمار ٹھٹھہ کے معزز باشندوں میں تھا: "الحق ذات بابرکات ایشاں از متبرکات است۔" کئی سال پیشتر ٹھٹھہ میں سکونت اختیار کر چکے تھے۔ ۱۱۶۷ھ میں صابر ٹھٹھہ کے ایک مانے ہوئے شاعر اور باثر شخصیت کے مالک تھے۔ اسی سال (۱۴ صفر ۱۱۶۷ھ) سندھ کے حکمران میاں نور محمد کلہوڑہ الملقب بہ خدایار خان فوت ہوئے اور ان کے جانشین فرزند میاں غلام شاہ (بانیٔ شہر حیدرآباد) نے ان کا مقبرہ تعمیر کروایا اور قطعہ تاریخ 'صابر' سے منظوم کروایا گیا۔

بناز مصرعِ تاریخ تازہ شد صابر
ہوا ز خلد وزیدہ بطرف مرقد آں
ز سالِ فوت چو تاریخ خواستم دل گرفت
حبیب و نورِ محمد ولیِّ خلد مکاں"

۷	۶	ھ	۱	۱
۱				

معاصرانہ علمی و ادبی ماحول :

ٹھٹھہ کے علمی اور ادبی ماحول نے میر محمود صابر کے شاعرانہ ذوق کو اور اجاگر کر دیا۔ اس وقت شہر ٹھٹھہ میں شعر و ادب کا چرچا تھا۔ مخدوم محمد معین (متوفی ۱۱۶۱ھ) جیسے عالم و ادیب اور محسن (متوفی ۱۱۶۵ھ) جیسے کہنہ مشق شاعر موجود تھے۔ مخدوم محمد معین سلسلہ نقشبندیہ سے وابستہ تھے۔ صوفی مشرب رکھتے تھے اور ائمہ اطہار سے بھی ان کو عقیدت تھی۔ وہ فارسی کے علاوہ ہندی (اردو) کے بھی ممتاز شاعر تھے اور بیراگی تخلص کیا کرتے تھے[1]۔ اپنے ان معاصر بزرگوں سے صابر کی صحبتیں ہوئیں۔

مغلیہ دور میں ٹھٹھہ کو مرکزی حیثیت حاصل رہی اور مغل صوبہ داروں کے یہاں فارسی کے علاوہ ہندی۔ اردو شاعری کی روایت ٹھٹھہ میں جنم لے چکی تھی۔ صابر پر اپنے پیشروؤں کی اسی ڈیڑھ سو سالہ مقامی روایت کا جو اثر پڑا اس کا تجزیہ مزید تحقیق کا محتاج ہے۔ فارسی کے باکمال شاعر عبدالحکیم عطا ٹھٹھوی (وفات ۱۱۴۰ھ) نے غالباً سب سے پہلے ہندی۔ اردو اسلوب میں اشعار کہے[2] جو تخلیقی انداز اور نکات آفرینی کی وجہ سے ٹھٹھہ میں زبان زد عام ہو چکے تھے۔ مثلاً

عطا اس بھوک سوں ہم لوک رہتا
بخوردن ساگ روٹی سوک رہتا

صابر کا یہ شعر عطا کے اسی شعر کی ہی صدائے بازگشت ہے ؎

---

[1] ملاحظہ ہو مقالات الشعراء، باب التاء، زیر تخلص (تسلیم) نمبر ۱۱۶ ص ۱۲۱ - ۱۲۷

[2] عبدالحکیم عطا کی شاعری کی نشو و نما ۱۰۶۳ھ سے ہوئی جب کہ نواب مظفر خان ٹھٹھہ کے صوبہ دار مقرر ہوئے۔ عطا کی چند اردو نظمیں جو باقی بچ گئی ہیں ان کے فارسی دیوان (مطبوعہ سندھی ادبی بورڈ، ضمیمہ ص ۴۰۹ - ۴۶۱) میں چھپ چکی ہیں۔

صابر مجھے قبول ہے کچکول فقر کا
الواں مزہ ہے جَو کی چپاتی و ساگ میں

محسن ٹھٹھوی جو امامیہ مذہب رکھتے تھے، ان سے صابر کے قریبی تعلقات کا ہونا لازمی تھا چنانچہ وہ محسن کے اشعار سے متاثر ہوئے۔ محسن کا شعر ہے ؎

ای شوخ چشم و زلفت در ملک دلستانی
شاہ جہان اوّل صاحب قران ثانی

صابر کہتے ہیں ؎

زفوجِ خط کہ شاہِ حسن نے ملک دلاں گھیرے
کئی ثانی جہانگیر و کئی صاحب قراں کہتے

موسیقی سے شغف:

میر محمود دس پندرہ برس سے ٹھٹھہ کے باشندے بن چکے تھے۔ وہاں پر زندگی کے اس
ابتدائی دور میں وہ ٹھٹھہ کے علمی، ادبی، ثقافتی ماحول اور معاشرے سے متاثر ہوئے اور
وہاں کی زندگی سے انھوں نے پورا لطف اٹھایا۔ ٹھٹھہ، ترخانی عہد سے موسیقی کی
محفلوں کا مرکز بن چکا تھا۔ آخری ترخان حکمران میرزا جانی بیگ اور ان کے فرزند میرزا غازی بیگ
کو موسیقی میں مہارت حاصل تھی اور راگنی ٹوڑی سے خاص شغف تھا، جس کو انھوں نے
فنی طور پر کمال کی حد تک پہنچایا تھا[۱]۔ راگوں کی پہچان اور طنبورہ نوازی میں میرزا غازی بیگ
کو جو دسترس تھی اس میں ان کا کوئی ہمسر نہ تھا[۲]۔ موسیقی کی یہ روایات ٹھٹھہ میں ایک
بڑی مدت تک باقی رہیں۔ چنانچہ بارہویں صدی کے نصف آخر میں، مخدوم محمد معین جیسے

---

[۱] میر علی شیر قانع: تحفۃ الکرام، فارسی متن، جلد سوم، مطبوعہ دہلی، ص ۸۷

[۲] میر علی شیر قانع: مقالات الشعراء، باب الواو (۶۹۹۔ وقاری)، ص ۸۲۸

عالم کو بھی موسیقی کی محفلوں سے شغف رہا۔[۱] صابر جو ایک رنگین مزاج اور حساس شاعر تھا، موسیقی کے اس ماحول سے بہت کچھ متاثر ہوا۔ یہ دیوان حالانکہ انھوں نے بڑھاپے میں تصنیف کیا، تاہم صابر کو جو موسیقی اور رقص سے شغف تھا، اس پر اس دیوان کے اشعار شاہد ہیں۔ مثلاً ؎

دل ہے اداس بزم تماشا کی آس میں
مطرب کہاں کہ راگ سنا دے بھباس میں

اوپر بیان ہو چکا ہے کہ عہد ترخانی سے راگنی ٹوڑی کی مقبولیت ٹھٹھہ میں عام ہو چکی تھی۔ بعد میں غالباً 'حسینی ٹوڑی' کو ٹھٹھہ کی محفلوں میں خاص مقبولیت حاصل ہوئی۔ چونکہ 'حسینی' کے نام میں ازروئے تلمیح امام حسینؓ کے نام کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے، اس لیے صابر نے اپنے اشعار میں 'حسینی نوا' کو خاص طور پر سراہا ؎

اے مغنّی دلم رہے ہے اداس
در حسینی نوا سناؤ بھباس

مغنّی شعر میرے گر حسینی ساز میں بولے
کہ دمہ رقص میں آوے کہ میری شعر حالی ہے

اس دیوان میں انھوں نے قافیہ (الف) کی پانچ غزلوں کے اوپر راگوں کے نام لکھے ہیں تاکہ گانے والوں کے لیے دُھن انتخاب کرنے میں آسانی ہو۔ جیسا کہ 'ملاری، سورت، روپ بھیرو، بھیرو کلیان اور کلیان راگنی' (دو غزلوں کا عنوان)۔ ان میں سے 'سورت' اصل میں 'سورٹھ' ہے جو خاص سندھ کے خطے کی راگنی ہے۔ ہندوستانی موسیقی میں وہ 'دیس کار' سے ملتی ہے۔

---

[۱] میر علی شیر قانع، تحفۃ الکرام، فارسی متن، ۳: ۲۲۹ اور 'دراسات اللبیب' مطبوعہ سندھی ادبی بورڈ، ۱۹۵۷ء، آخر میں مقدمہ ص ۲۰، ۳۵، ۳۴، ۴۴

رقص کی تعریف میں ایک خاص مخمس لکھا ہے جو اس دیوان میں موجود ہے۔ کہتے ہیں:

باجے ہے ڈھول یارو ہیں عشق کے جھکورے

ہوتے ہیں نقش دل پر مردنگ کے ٹکورے

..بجتی ہے خوش پکھاوج غم کیوں نہ سر کوں تورے

مہ طلعتاں کھڑی ہیں سب پہن سرخ جورے

ناچے ہے آج موہن لگتا ہے تال خوش ہے

ٹھٹھ کے ماحول میں صابر نہ صرف مستند موسیقی سے بلکہ مقامی راگ گیتوں کی لے اور نغموں سے بھی آشنا ہو گئے۔ راقم نے ٹھٹھ میں 'شیدی' (حبشی النسل) برادری کے رقص آمیز نغمے اور ساحل کراچی پر کشتی بانوں کے گیت اور نغمے سُنے ہیں۔ ان نغموں میں سے بعض میں ردیفانہ فقرے کچھ ایسے ہی تھے جیسے کہ صابر نے اپنی ایک غزل میں بطور ردیف استعمال کیے ہیں۔ مطلع ہے:

آج دل شاد ہے یلہ لے یلہ لا

درس کی یاد ہے یلہ لے یلہ لا

اصل میں یہ الفاظ صدائے 'یا اللہ'، 'ہے اللہ' کی مسخ شدہ شکل ہیں۔ یہ نغمہ کشتی بان اپنی کشتیوں کو بندر سے سمندر کی طرف لے جانے کے وقت بطور دُعا گاتے ہیں۔ اس طرح شہر ٹھٹھ میں راقم نے جو نغمہ سنا تھا وہ وہاں پر ولی بزرگ جمال شاہ کے عرس کے موقع پر گایا گیا تھا۔

زندگی کا آخری دَور

۱۱۶۹-۱۱۷۴ھ کے دوران میر محمود صابر کی عمر ساٹھ برس کے لگ بھگ تھی۔ مزاج میں رنگینی باقی تھی، مگر اب زندگی کے اس آخری دور میں وہ سعادت اخروی کی طرف زیادہ مائل تھے۔ ایک بزرگ شاہ قطب الدین کے دست بیعت ہوئے جو غالباً حج بیت اللہ اور زیارتوں کے سلسلے میں صابر کی طرح ٹھٹھ میں وارد ہوئے تھے۔ اس دیوان کے اشعار سے اس حقیقت

کی تصدیق ہوتی ہے۔

رکھے جو عشق کے دریا میں بے مرشد قدم صابرؔ
بہت مشکل ہے تُر پہنچے سلامت اس کنارے کوں

بلیوا دل سوں ہوا جو شاہ قطبُ الدین کا
فقر کی دولت میں ہے فغفور ملک چین کا

جب سوں مُرشد نے دکھائی راہ باقی صابرا
در نظر ویراں لگی ہے منزل فانی مجھے

ان کی مرشد سے ارادتمندی کی وجہ سے، اس دیوان میں جا بجا صوفیانہ رنگ کے اشعار پائے جاتے ہیں۔ صابر خود کہتے ہیں کہ انھوں نے مجاز کو ترک کر کے مسلک حقیقی اختیار کر لیا ہے، اور اب ان کا شعر "قال" کے بدلے "حال" کا آئینہ ہے ؎

سبق پڑھ پڑھ حقیقت کے درس سوں صدق بازی کا
دھولایا ہوں زلوح چشم و دل دفتر مجازی کا

صابرا ترے شعر حالی ہیں!
مست ہے جس کوں شوق جامی ہے

اسی زمانہ میں وہ پھر ایک مرتبہ حضرت امام رضا کی زیارت کے لیے مشہد کو گئے۔

عزم ہے مشہد کی رہ کا صابرا
رہنما شوقِ رضا درکار ہے

چلا ہوں شاہِ خراساں کی طرف کوں صابرؔ
رضا کے شوق سوں لے توشۂ توکّل فرض

اس کے بعد اس دیوان کی تالیف (۱۱۸۱ھ) تک، صابر نے اکثر گوشہ نشین ہو کر زندگی بسر کی اور فقر و قناعت کو اپنا شعار بنایا۔

پیا کے عشق میں لے گوشہ ہوں بیگانہ عالم سوں
مزہ پایا ہے تنہائی میں صابرؔ آشنائی کا

خبر لینا ہی صابر کی کہ تیرا،
گدا ہے، بندہ ہے، گوشہ نشیں ہے

تنہاں کا مدح خواں ہوں، گوشۂ عزلت میں صابرؔ ہوں
مرا دل گر فخر بر جا ہے کہ فقرا کی حمایت ہے

صابرا شکر خدا کا کر میسّر ہے مجھے
دولتِ فقر و خوشی گوشۂ ویرانی میں

ہوا مشہور جب سوں فقر کی دولت سوں میں صابرؔ
دیا حق نے مجھے عزّ و وقار آہستہ آہستہ

گوشۂ فقر میں جس دن سوں کیا گھر صابرؔ
پرورش کی شہِ کونین نے ہر باب مجھے

اب میر محمود صابر کی عمر ستر سال کے لگ بھگ تھی کر ۱۱۸۱ھ میں یہ "دیوان شوق افزا" مرتب کیا جو غالباً ان کی زندگی کا آخری کارنامہ ہے۔ غالباً ۱۱۸۱ھ - ۱۱۹۰ھ کے دہانے میں فوت ہوئے۔

صابر کا اُردو شاعری میں مقام:

سید میر محمود اردو اور فارسی کے پُرگو شاعر تھے۔ ان کے اس "دیوان شوق افزا" کا دستیاب ہونا ایک اتفاقی امر ہے۔ ممکن ہے کہ سندھ کے باقی ماندہ ذاتی ذخائر کتب میں سے ان کا مزید کلام مل جائے [۱]۔ بقول قانع، ہندی (اردو) اور فارسی میں وہ متعدد دواوین کے مصنّف تھے، یعنی کہ ۱۱۶۹ - ۱۱۷۴ھ کے دوران صابر کے دوسرے دواوین بھی موجود تھے جو ہم تک نہیں پہنچے۔ یہ "دیوان شوق افزا" ان پہلے دواوین کے علاوہ ایک 'نیا دیوان' (نو دیوان) تھا جو انھوں نے بڑھاپے میں مرتب کیا۔ خاتمہ میں کہتے ہیں ؎

وقت پیری ہے دست گیری کر
راہ باقی دکھا کے پیری کر

---

[۱] راقم کو موضع سن۔ سادڑی (تعلقہ مورو۔ ضلع نواب شاہ) کے قاضیوں کے کتب خانے میں سے چند اوراقِ پارینہ ملے جن میں سے دو پر مندرجہ ذیل اشعار اور ولی کی ایک غزل اندازاً دو سو برس پہلے کی لکھی ہوئی ملی۔ ان کے اُسلوب اور معانی سے کچھ ایسا گمان ہوتا ہے کہ شاید یہ اشعار میر محمود صابر کے ہوں۔ گل جعفری (مذہب جعفری) کی تلمیح سے اس گمان کی تائید ہوتی ہے۔ اشعار یہ ہیں ؎

در گلستان مذاہب بلبلِ طبعِ مرا
خوش نمی آید گلِ دیگر بغیر از جعفری

کیا ہے یار نے آکر مقام آنکھوں میں — خدا کرے جو رہیں تو مدام آنکھوں میں
تیری نگاہ میں بسمل ہُوا ہوں اے ظالم — میرا توں کام کیا سبھ تمام آنکھوں میں

شوق تاریخ تھا ز نو دیواں
کر رہے دوستاں کے پاس نشاں

لہٰذا اس دیوان کو ہم صابر کے آخری دورِ زندگی' ۱۱۷۴ھ سے ۱۱۸۱ھ تک' کی تصنیف شمار کر سکتے ہیں۔ اس طرح بارہویں صدی ہجری کے نصف آخر میں سید میر محمود صابر بحیثیت اردو شاعر کے شہر ٹھٹھہ میں ایک استاد کی حیثیت رکھتے تھے۔ میر علی شیر قانع نے لکھا ہے کہ پرسرام بھاٹیہ جو کہ فارسی میں 'مشتری' تخلص کیا کرتے تھے، ہندی (اردو) میں میر محمود کے شاگرد تھے اور اس زبان میں وہ 'بیربل' تخلص کیا کرتے تھے[۱]۔

ولی اور صابرؔ:

میاں نور محمد خدا یار خاں کلہوڑہ کے دورِ حکمرانی (۱۱۵۱ - ۱۱۶۷ھ) میں میر محمود صابر ٹھٹھہ کے زمرۂ شعراء میں ایک اعلیٰ مقام حاصل کر چکے تھے۔ یہ دور ولی کی وفات (۱۱۱۹ھ) کے تقریباً تیس برس بعد شروع ہوتا ہے۔ چنانچہ ولی کی شاعری کے اختتام اور صابر کی شاعری کے عروج میں یہی تیس سال کا فرق ہے۔

بارہویں صدی کا ربع اول خاص طور پر ولی کا دور تھا اور اس دور میں ولی کی شاعری سے کم و بیش ہر خطہ متاثر ہوا۔ ولی سندھ کے ہمسایہ خطہ گجرات میں نغمہ زن رہے، لہٰذا ان کی نغموں کی گونج کا سندھ تک پہنچنا آسان تھا اور یہ ٹھٹھہ میں صابر تک بھی پہنچا ؎

سن ریختہ ولی کا دل خوش ہوا ہے صابرؔ
حقا ز فکر روشن ہے انوریؔ کے مانند

صابر نے نہ صرف ولی کو کما حقہٗ داد دی بلکہ ولی کی زمین میں دل کھول کر طبع آزمائی کی، جس کی تصدیق اس دیوان کی کئی غزلوں سے ہوتی ہے۔ لیکن ولی کی سبقت اور

---

[۱] مقالات الشعراء (۲۲۹ : مشتری) ص ۶۰۔

شاعرانہ کمال کو مانتے ہوئے بھی صابر کو خود اپنے فن پر بجا طور پر ناز تھا۔ ان کی بعض غزلوں سے مترشح ہوتا ہے کہ انھوں نے ولی کا معارضہ کیا ہے اور خوب کیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ سوائے ولی کے صابر کی نظروں میں ریختہ کا اور کوئی معاصر شاعر جچتا ہی نہیں تھا۔ اگر کوئی تھا تو ولی تھا اور پھر صابر ہی تھے اور ولی سے کچھ کم نہ تھے ؎

گر ریختہ ولی کا لبریز ہے شکر سوں

مضمون شعر صابر قند و شکر تری ہے

صابر کو اپنے شاعرانہ فن کے کمال کا احساس برابر رہا اور آخر تک رہا، چنانچہ اس 'دیوان شوق افزا' کے خاتمہ میں کہتے ہیں

گرچہ مشہور ہے ولی کا سخن طبع انور سوں روشن واحسن

شعر اس کے سوں شرمگیں ہے شکر دل کوں بخشے ہے شیرنی کا اثر

'شوق افزا' کا ہے سخن لبریز نشۂ عشق سوں خوشی آمیز

جس کوں ہے عشق ساقیِ کوثر مست ہوتا ہے ریختہ پڑھ پڑھ

معلوم ہوتا ہے کہ صابر کے ریختوں کی شہرت سندھ سے ہند اور دکن جا پہنچی تھی۔ دہلی آگرہ (ہند) کی طرف سے بعضے کوئی شاعر سندھ اور ٹھٹھہ کو بھی آجاتا تھا جیسا کہ کبھی خود میر محمود صابر آئے تھے۔ چنانچہ ۱۱۵۰ھ میں شاعر محمد رضا صابر کچھ دنوں کے لیے ٹھٹھہ کو آئے تھے[1]۔ اس کے بعد بھی غالباً کوئی نہ کوئی ہند سے آتا رہا۔ میر محمود صابر کو ان سے معلوم ہوا کہ ان (صابر) کی غزلیں دکن تک پہنچ گئی ہیں اور وہاں پر ذوق شوق سے پڑھی جاتی ہیں ؎

صابر سنا ہوں قافیہ سنجانِ ہند سوں

تج ریختہ کی دھوم پڑی ہے دکن میں جا

توجہ طلب نکتہ یہ ہے کہ ہند کے شعرا کو صابر محض 'قافیہ سنجان' تسلیم کرتے ہیں۔ البتہ ان

---

[1] ملاحظہ ہو 'پیش گفتار' حاشیہ ص ۲

کی یہ رائے ان شعرار کے متعلق تھی جن سے ان کی ملاقاتیں اور صحبتیں ہوئیں، ورنہ ہند میں سودا (وفات ۱۱۷۰ھ) جیسے قادر الکلام شاعر صابر کے معاصر تھے، مگر غالباً ان کا کلام صابر تک نہیں پہنچا تھا۔ بہر حال صابر کے اس دیوان سے ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ ان کی نظروں میں اس وقت ہند یا دکن میں ریختہ گوئی میں کوئی استاد شاعر تھا تو ولی ہی تھا۔

صابر نے اپنے فن کے متعلق بعض اشعار میں جو رائے قائم کی ہے اس کو محض تعلّی قرار دینا مناسب نہ ہوگا۔ اپنی رنگین بیانی اور مضمون آفرینی پر ان کو بجا طور پر ناز ہے۔ شعر کی صحیح پرکھ کے لیے وہ شاعرانہ شعور اور سخن شناسی کو لازمی سمجھتے ہیں ۔

مضمون میری غزل کا اگر سمجھیں صابرا
خوش ہو کہیں عجم عجب و ہم عرب عجب!

اہلِ عراق مست اگر ہو دیں کیا عجب
گر یو غزل سنا دے مغنّی عراق میں

اگر پسند پڑے تجھ کوں شعر صابر کا
ہزار فخر کرے پر کلیم و خاقانی

فخر کرتا ہوں ز مضمون و سخن در شاعری
شہر یارِ دیں نے دی ہے منقبت خوانی مجھے

صابر کے کلام میں اصلاح کی جرأت اگر ہو سکتی ہے تو اس شوخ و شنگ محبوب کو ہی ہو سکتی ہے جو عاشق کی نظروں میں بہر حال صاحبِ سخن ہے اور ساتھ ہی اپنے عاشق کی طبع رسا کو جِلا دینے والا:

البتہ کر اصلاح دیوے میری غزل کوں
چرچا ہووے گر شعر کا صاحب سخن آگے

غزل سن، ریختہ سن، شعر سن، ہنس ہنس کے صابر کا
کہ تیرے شوق سوں مشہور ہے رنگیں خیالی میں

صابر کو اپنے غزل کی رنگین بیانی اور مضمون آفرینی پر ناز ہے ؎

ریختہ تو ہو سُنا صابر
کہ پسند اہل راز کرتے ہیں

جسے مضمون رنگیں کا ہے دل میں شوق اے صابرؔ
وہ آب زر سوں لکھتا ہے میرا اشعار ہر جانب

تازگی خاطر کوں بخشے ہے غزل وہ صابرؔا
جس میں گلرویاں کے ناز و عشق کی تقریر ہے

غزل میری ہے راحت بخش صابر
کہ خاطر خوش ز مضمون سخن ہے

شعر کے صحیح شعور، طبعی ذوق اور سخن دانی کی صلاحیت کو صابر شعر و سخن کی داد دینے کے لیے ضروری سمجھتے ہیں ؎

نہ بوجھے شاعری و شعر کا مضموں نہیں پایا
اس آگے دفتر و دیوان و خبر و شر برابر ہے

میرے مضموں رنگین سوں ہووے ہے خوش وہی صابر
سبج کے شاد ہوتا ہے جو شعرِ مختصر سُن کر

سبج کے عشق کے مضموں کو نو بنو صابر
میری غزل کا طلب گار ہے صغیر و کبیر

دل میں بسے، من میں رسے، سن سن ہنسے میری غزل
اہل سخن کے بزم میں جو از سخندانی بسے

سناؤں نو بنو مضمون رنگیں اہل معنی کوں
اگر مجلس میں دیکھوں شوق ہے شعر آزمائی کا

فارسی کے قادر الکلام شاعر:

میر محمود صابر فارسی کے بھی قادر الکلام شاعر تھے اور اس لیے میر علی شیر قانع اپنے فارسی شعراء کے تذکرہ "مقالات الشعراء" میں ان کا ذکر لائے ہیں۔ قانع نے لکھا ہے کہ صابر ہندی اور فارسی میں متعدد دواوین کے مصنف ہیں۔ باوجود اس کے، ان کا کوئی فارسی دیوان اب تک دستیاب نہیں ہوا۔ وہی منتخب اشعار جو قانع نے "مقالات الشعراء" میں دیے ہیں، دائرہ تحریر میں باقی رہ گئے ہیں۔

قانع کا بیان ہے کہ: "ٹھٹھہ کے لالہ آسارام کا بیان ہے کہ ایک دن میں راستہ سے گزر رہا تھا۔ گرمی کا موسم تھا اور میر محمود اپنے گھر کی دیوار پر بیٹھے ہوئے تھے۔ انھوں نے فی البدیہہ یہ شعر پڑھا۔

شد ہوا گرم بیا بر سرِ چشم بنشیں ،
جانِ من موسم خس خانہ مبارک باشد

یہ اشعار بھی میر محمود صاؔبر کے ہیں

دُرّی کہ از صدفِ چشم من بلب افتد
ز جوشِ آتشِ دل لعل بی بہا گردد
شود رمیدہ ز بختِ سیاہِ من صاؔبر
اگر بہ بیکسیم سایہ آشنا گردد

ظاہر ہے کہ صابر کو فارسی شعر پر کافی دسترس تھی۔ ان اشعار کے علاوہ صابر کے دو منظوم قطعہ تاریخ موجود ہیں، جن میں سے ایک حکمران سندھ میاں نور محمد خدایار خان کلہوڑہ کے مقبرہ پر اور دوسرا حضرت قلندر شہباز کی درگاہ کے بیرونی دروازے پر بطور کتبہ کے لکھا ہُوا ہے۔ یہ دونوں کتبے اسی دیوان کے متن کے آخر میں بطور ضمیمہ شامل کر دیے گئے ہیں۔

دیوان شوق افزا کی املاء :

"دیوان شوق افزا" کا تاریخی نام "زہے خجستہ کلام" (۱۱۸۱ھ) ہے اور غالباً یہ نسخہ بھی ۱۱۸۱ھ کا ہی لکھا ہوا ہے۔ لہٰذا قدامت کے اعتبار سے اس کی املاء ایک خاص اہمیت رکھتی ہے۔ ساتھ ہی میر محمود نے جو زبان اس دیوان میں استعمال کی ہے، وہ اُردو کے تاریخی ارتقاء کی ایک اہم کڑی ہے۔ املا کی بعض خصوصیات یہ ہیں :

بعض حروف کو مقامی سندھی خط کی طرح لکھا ہے، جیسے کہ

ڀ (= بھ) ڎ (= ڈھ)
ٽ (= ٹ) ک (= کھ، گھ)
ٿہ (= ٹھ) ی (= ی، ے)

- "ڑ" کی بجائے ہر جگہ "ر" لکھا ہے (مگر یہ محض املا کی خصوصیت نہیں۔ جیسا کہ آگے بیان ہوگا)
- مخلوط "ھ" کو ہر جگہ 'ہہ' لکھا ہے، اور پہلے لکھا ہے، جیسا کہ

پہر (پڑھ = پڑھ) بوہجہ (بوجھ) بہچرا (بچھڑا)
دہکہ (دکھ) پوہچہ (پوچھ) مہکری (مکھری)
سہکہ (سکھ) چہرا (چڑھا = چڑھا) مہکہ (مکھ)

- 'ؤ' یا 'ؤں' کو ہمزہ کی بجائے الف سے 'او' یا 'اوں' لکھا ہے۔

لااوں (= لاؤں) بتا اوگے (= بتاؤگے)
پااوں (= پاؤں) بسا اوگے (= بساؤگے)
جلااوں (= جلاؤں)

- لفظ کے شروع میں "آ" کو ہر جگہ "اآ" لکھا ہے۔
- بعض الفاظ کے تلفظ کو دو حصّوں میں الگ کر کے لکھا ہے:

زندہ گی (زندگی) بستہ گی (بستگی) زندہ گانی (زندگانی)
شکستہ گی (شکستگی) پہ پیہا (پپیہا)

- بعض الفاظ صحیح طور پر نہیں لکھے گئے:

طلاطم (تلاطم) امر و انتر (عمر و عنتر)

"ڑ" کی بجائے "ر" کا استعمال:

جو الفاظ آج کل "ڑ" کے تلفظ سے بولے جاتے ہیں۔ وہ دیوان کے اس نسخہ میں ہر جگہ پر "ر" سے لکھے گئے ہیں مثلاً جر (جڑ)، گھری (گھڑی)، پکر (پکڑ)، جکر (جکڑ)، لر (لڑ)، کرک (کڑک)، دھرک (دھڑک)، بھرک (بھڑک)،

وغیرہم۔ یہ گمان ہو سکتا ہے کہ یہ بھی املا کی ایک خصوصیت ہے کہ 'ڑ' کو 'ر' کی صورت میں لکھا گیا ہے۔ مگر کئی ایسے الفاظ قافیہ کے طور پر استعمال ہوئے ہیں کہ جن میں 'ڑ' کا تلفظ مسلم ہے۔ یہ بھی بعید از قیاس ہے کہ صابرؔ کے زمانے میں ایسے سب الفاظ 'ر' کے تلفظ سے ہی بولے جاتے تھے، حالانکہ بعض الفاظ برج کے رنگ میں 'ر' سے مستعمل تھے۔ لہٰذا 'ڑ' کے بجائے 'ر' کا تلفظ غالباً صابرؔ کی اپنی زبان کی خصوصیت ہے۔ ان کے والد ایران سے نو وارد تھے اور ہندوستان میں 'ڑ' کے تلفظ کو اپنا نہ سکے اور یہ اثر صابرؔ کی زبان پر بھی باقی رہا۔

نہ مل ہر یک سوں اے گلرو دے خوبی
کہ خس میں خار میں فتنہ کی جر ہے

عاشق اگر نہیں ہے شمشاد تیرے قد پر
کیوں ایک کے اوپر تج راہ میں کھری ہے

تا عمر ہے تج در کے بھکاری ہو رہیں گے
اغیار سوں ہر بات میں لر کو نہ سکے گا

بجلی کی تیری تیغہ ابرو میں کرک ہے
جس ڈر سوں رقیباں کے دلاں بیچ دھرک ہے

جس کوں ہے عشق ساقیِ کوثر
مست ہوتا ہے رختہ بھر بھر

دیوان میں مستعمل صابر کی زبان :

اصطلاحوں اور محاوروں کی عبقریت کے علاوہ، دیوان شوق افزا میں شامل کلام میں صرفی خواہ لغوی اعتبار سے الفاظ کے تنوع کی کئی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ میر محمود صابر نے جو زبان استعمال کی ہے اس کی لسانی خصوصیات میں برج، پنجابی، سرائیکی، دکھنی، سندھی اور فارسی کے الفاظ اور محاوروں کی آمیزش پائی جاتی ہے۔

میر محمود، اورنگ زیب عالمگیر کے عہد میں بارھویں صدی ہجری کے شروع میں پیدا ہوئے۔ غالباً ان کی والدہ دہلی کی تھیں۔ لہٰذا ان کی مادری زبان اس وقت کی دہلی کی عام مروج زبان تھی جس میں برج کے خدوخال موجود تھے۔ برج اور پنجابی میں باہمی لسانی رشتہ تھا لہٰذا بعض الفاظ دہلی اور پنجابی کی زبان میں یکساں طور پر بولے جاتے تھے۔ میر محمود نوجوانی میں ہی ہجرت کر کے سندھ میں آئے اور پھر عمر بھر کے لیے ٹھٹھہ کے ہی ہو کر رہ گئے۔ یہیں پر شادی کی اور صاحب اولاد ہوئے۔ لہٰذا ان کی مادری زبان پر سندھی کا عکس پڑنا لازمی تھا۔

سرائیکی زبان دوسرے خطوں کے علاوہ سندھ میں سندھی کے ساتھ ساتھ مقامی سندھی سرائیکی، لہجہ میں بولی جاتی تھی جیسا کہ اب تک ہے۔ سرائیکی زبان کا اپنا دائرۂ عمل بہت وسیع تھا اور شمالی سندھ سے لے کر ملتان تک یہی زبان بولی جاتی تھی بلکہ وہ اس وقت اور سینکڑوں برس اس سے پہلے موجودہ پاکستانی خطوں کی بول چال کی مشترکہ زبان (LINGUE-FRANCA) تھی۔ ساتویں سے گیارھویں صدی ہجری تک، شمالی پنجاب سے جنوبی ساحل سمندر تک خطہ ملتان کو نہ صرف جغرافیائی مگر سیاسی اور انتظامی اعتبار سے بھی مرکزی حیثیت حاصل تھی۔ چنانچہ ملتان اور سندھ سے سپاہ، علماء اور صوفیاء گجرات پہنچے جہاں پر سرائیکی کی آمیزش سے مقامی محاوروں نے جنم لیا اور یہ سلسلہ پھر آگے دکھن تک پہنچا۔ خصوصاً اُچ کے بخاری سادات کے بزرگوں نے گجرات کو اپنا وطن بنایا اور وہاں پر شاہیہ، سلسلے کے

کی خانقاہ کی بنیاد ڈالی جہاں سے ان کے معتقدوں، مریدوں کا دائرہ وسیع ہوا۔ چنانچہ گجرات اور دکھن کی مروجہ زبانوں میں ان بزرگوں کی سرائیکی زبان کے بعض الفاظ اور محاورے پیوند ہوئے۔ کوں، توں، انکھیاں، زلفاں، دلیاں (آخری "آں" والی جمع کی صورتیں) جیسے الفاظ گجرات اور دکھن کے مقامی مسلمانوں کی زبانوں میں داخل ہوئے۔ سندھی۔ سرائیکی میں ایسے الفاظ پہلے ہی رائج ہو چکے تھے۔

میر محمود صابر نے اپنی عمر کے پچاس ساٹھ سال ٹھٹہ میں گزارے۔ لہٰذا سندھی کے ساتھ ساتھ ہمسایہ سرائیکی کے الفاظ اور محاورے ان کی زبانوں کا جزو لاینفک بن گئے۔ فارسی تو میر محمود صابر کی آبائی زبان تھی اور وہ خود بھی فارسی کے قادر الکلام شاعر تھے۔ چنانچہ دیوان شوق افزا میں جو زبان انھوں نے استعمال کی ہے اس میں ان کی اپنی طبع رسا کی رنگینی کے ساتھ ساتھ گلستان لسانی میں سے مختلف رنگوں کے پھول کھلے ہوئے نظر آتے ہیں۔

(الف) برج کا رنگ :

- دیکھنا کو دیکھین یا دکھن، اور اسی طرح 'ملن' وغیرہ

نہ داغ بر جگر لالہ ہے یو تجھ دیکھین
کھلی ہے چشم تماشا زلالہ زار چمن

- بعض جمع کے صیغوں کو 'ن' کے لاحقے سے لائے ہیں مثلاً پھولوں کی جمع پھولن، اور اسی طرح موتن، نین وغیرہ

پھولن کے دیکھ گل سین چندر مکھ کے ہار آج
مج چشم و دل کے آگے کھلی ہے بہار آج
لیا جن بھیس جوگن کا اسے سنگار کرنا کیا
جو گل میں آپڑے کنٹھا موتن کا ہار کرنا کیا

نَیَن کا نور و دل کا چین و جاں کا حرز کر راکھوں
جو پاؤں من کی خواہش سوں للن اپنا سجن اپنا

- بعض ضمائر کی صورت جیساکہ ہمن، ہمنا (ہمیں)، اپس (اپنی، اپنا)، مج (میرے، مجھے)، تج (تیرے، تجھے)۔

آکے پوتھی کھول پنڈت دیکھ فال اشتیاق
کہ میسر ہوگا ہمن کوں وصالِ اشتیاق

سجن کوں گر سناؤں دکھ اپس کی بیزبانی کا
وفا سوں، مہر سوں، لیوے طریقہ مہ بانی کا

- افعال کے بعض صیغوں کی صورتیں۔ جیساکہ لاگا (لگا)، راکھا (رکھا)، چاکھا (چکھا)، آوتا (آتا)، کھاوتا (کھاتا)، ہووتا (ہوتا)، بھاوتا (بھاتا) وغیرہ۔

چاکھا ہے تیرے عشق میں جن ہم کا رس آج

آوتا ہے ناز کے گھوڑے اوپر چڑھ چڑھ

آشفتہ دیکھ کاکل دل پیچ کھاوتا ہے

دیکھ خوباں کی ملاحت گرچہ خوش ہوتا ہے دل
سانولوں میں بھاوتا ہے حسن گندم گوں مجھے

- تابع اسم حروف، جیساکہ منیں (میں)، سوں، سیں (سے، ساتھ) بھیتر (اندر)۔

دیکھا ہوں چشمِ شوق سوں مہر قمر منیں
تیرے گھونگھٹ کی جوت نہیں ہے چندر منیں

- برج کے انداز میں بعض ترکیبیں، جیسا کہ "آئے کے، جائے کے، پلائے کے"
- بعض خاص اسمار، جیسا کہ "میا (محبت)" ے

یاد وفا لے، نہ لے جور و جفا کا طریق
دل میں میا رکھ، نہ رکھ بغض کہ ہووے خلل

جب ہم کہتے ہیں کہ ایسے الفاظ برج کے رنگ یا برج کے انداز میں ہیں تو مراد یہ ہے کہ برج میں ان کا استعمال شاذ و نادر لغت کی طور پر نہیں ہوا بلکہ عام بول چال میں ان کا استعمال بکثرت ہوا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ الفاظ 'برج' کے سوا اور کسی بولی میں استعمال ہی نہیں ہوئے۔ برج اور پنجابی کا رشتہ قریب تر ہے، اور بعض ایسے الفاظ جو برج میں آئے ہیں ان کو پنجابی (مشرقی) بھی کہہ سکتے ہیں۔ صابر کی دہلی والی زبان اور 'پنجابی' بہرحال ایک دوسرے سے قریب تر تھیں۔

صابر کے اس دیوان میں سرائیکی، دکھنی اور سندھی کے الفاظ و محاورے موجود ہیں۔ جب ہم یہ کہتے ہیں تو معیار 'کثرتِ استعمال' ہے۔ نسبتاً کم استعمال یا شاذ و نادر لغت کی طور پر کوئی لفظ ایک سے زیادہ زبانوں میں بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ اسی طرح اس دیوان میں کئی ایسے الفاظ اور محاورے موجود ہیں جو برج، پنجابی، ہندی، دکھنی، سرائیکی اور سندھی کا مشترکہ سرمایہ ہیں مثلاً:

صابر کے کلام میں لفظ "بن" (بغیر، سوا، بجز کے معنوں میں) استعمال ہُوا ہے ے

دکھ صابر غمگیں کا کبھی پوچھ خبر لے
بیتاب بہت ہے تیرے درسن کے دکھن بن

اب یہ لفظ 'بن' برج میں زیادہ آتا ہے: "پیو بن سیج کب سہاتے ہیں"[1]

---

[1] جناب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان (سندھ یونیورسٹی) نے اس طرف توجہ دلائی۔

لیکن دکنی، پنجابی اور ہندی میں بھی 'بن' آتا ہے، مگر سرائیکی اور سندھی میں 'بن' اور 'بنا' دونوں صورتوں میں اتنا کثرت سے استعمال ہوا ہے کہ اس کو سرائیکی یا سندھی کا لفظ بھی مانا جا سکتا ہے۔

(ب) سرائیکی الفاظ اور محاورے :

سرائیکی اپنے کلاسیکی دور میں پنجابی اور سندھی کے مابین سلسلۃ الوصل رہی ہے، بلکہ موجودہ پاکستانی خطوں کی درمیانی مشترکہ زبان —— اس کے علاوہ اس کا اثر گجرات کے مسلمانوں کی زبان پر پڑا اور وہاں سے دکھنی پر۔ ان کے دوسرے مقامی لہجوں (ملتانی، بہاولپوری، ڈیرہ والی، مغربی دریائی) کی طرح 'سندھی سرائیکی' زبان سندھ میں رائج ہوئی، جس کا اثر صابر کی زبان پر پڑا۔ اس دیوان میں جو سرائیکی الفاظ اور محاورے پائے جاتے ہیں ان میں سے اکثر دوسرے مقامی لہجوں میں موجود ہیں اور بعض پنجابی اور دکھنی میں۔

● 'آں' کے لاحقہ سے جمع کی صورتیں : جیسے کہ انکھیاں، دوستاں، خوباں، عاشقاں، مستاں، گدایاں، ہجراں، بلبلاں، دلاں، زلفاں، جھٹاں، لٹاں، گلاں، مراداں وغیرہم

دلاں کا ملک اپنا عاشقاں تسلیم کرتے ہیں
نگاہِ دلربائے حسنِ عالمگیر کے دیکھے

دوستاں مجھ دلِ دیوانہ کی تدبیر کرو
زکاتِ حسن کل سوں مانگتے ہوں
دکھا درسن گدایاں کی ارّی سے (۱)

پہن کر گبڑوی کپڑے لٹاں چھوڑی ہیں کاندھے پر
جھٹاں سر کے اوپر بس ہے زری دستار کرنا کیا

(۱) یعنی ارضی ہے۔

خماری یوں تیری انکھیاں کی مستی دیکھ اے ساقی
ز جام بیخودی پھر بھر شراب آرزو دینا
در خواب زلفاں کی گھٹا دل دیکھ کے ڈر ڈ اٹھا...
آئینہ ہیں مت دیکھ لٹاں چھوڑ کے مکھ پر
تا برج ہیں عقرب کے نہ دور آوے قمر کا
تیرے حبیب کے در کا گدا ہوں ، صابر ہوں
پچب اُ من کی مراداں ہزار یا اللہ

• اسماء، مصدر اور افعال۔ مثلاً آونا (سرائیکی آونا) ، جیونا (سر، جیونا) ، دیونا (سر، ڈیونا) دیونا (سر، ڈیونڑ) ، ڈھلنا (سر، ڈھلنا) ، ڈھن ، ڈھونڈنڑ ، ڈھول[1] وغیرہ) برنا اور بھنا (سر، بھنا ، بھن ، سندھی ، برنڑ ، برنا ، جلنا) رلنا (آوارہ ہو کر پھرنا ، رل کر = آوارہ پھر کر ، مارا مارا پھر کر)۔

مرا دل ہوا صابر اکھر با محبت سوں ڈھلتا ہے حیدر اثر
اے غنچہ دہن پھٹ کبھی باغ ہیں نکل کر[2]
تا بلبل و گل خوار ہو دیں کوچوں ہیں رل کر

• بعض خاص الفاظ، جیسے کہ کیہے (کیسے ، کوئی ، کونسے) ، بھال نظر، سر، بھالنڑ = نظر اٹھا کے دیکھنا) ، اندھاری (اندھیرا)

کیہے مونس ، کیہے ہمدم ، کیہے رزدح رداں کہتے
کیہے صابر ، کیہے شاعر ، کیہے مرثیہ خواں کہتے

---

(1) ڈھوڈ ، ڈوہلیا بھی اسی سے مشتق ہیں (2) پھٹ ، سندھی اور سرائیکی کے انداز ہیں ہے یعنی پھوٹنا ، کے بجائے پھٹنا (سندھی ، سرائیکی پھٹنڑ) سے امر کا صیغہ ہے۔

بانکے نین کے تیر سوں دل عاشقاں کے چاک تھے
ظالم نگہ کے بھال سوں ہر گھاؤ پھر آلا ہوا

اگر ماہرو لیوے مکھ پہ نقاب
نظر آکے میرے اندھاری لگے

• **حروفِ ربط**: مثلاً کوں (کو)، سیتی (ساتھ)، نال (ساتھ)، توں (سرائیکی، اُتوں = اوپر؛ سندھی۔ توں = تو)، تئیں (سر۔ تئیں = تک؛ سندھی تائیں)

مٹنا نہیں ماتھے سیتی ہرگز لکھا تقدیر کا

حل ہووتی ہیں ان کی مہمات و مشکلات
جو پوچھتے ہیں سرورِ دیں پروری کے تئیں

ہر قدم توں پھرے ہے میرا دل
تیرے قدموں کے نال ہے کہ مپرس

پیا کے نال کرنا زندگی لذت ہے اے صابرؔ
دگرنہ جیونا بے دوست ہے جنجال عاشق کا

پالنا (پرورش کرنا) مختلف زبانوں کا ایک مشترک لفظ ہے۔ مگر کسی سے امید رکھنا اور کہنا کہ تو اس کی پرورش کر، (سر۔ ایں کوں پال) سرائیکی میں سماجی قدروں کا آئینہ ہے۔ جو سخی مرد اس طرح خدمت اور پرورش کرے تو ان کو 'لکھپال' کے خطاب سے یاد کیا جاتا ہے۔ صابرؔ

کے مندرجہ ذیل اشعار سرائیکی کے مزاج کا مظہر ہیں ؂

دل شاد و خوش ہر حال کر، اپنا فزوں اقبال کر
دامن لگوں کو پال کر، کچھ خاکساری کی ہے رس

صابرؔ مسکیں لگا ہے تیرے دامن سوں زشوق
یو مثل مشہور ہے "دامن لگوں کوں پال پال"

ج) سندھی کے الفاظ و محاورے :

میر محمود صابرؔ نے بلوغت اور نوجوانی کے بعد اپنی پوری زندگی ٹھٹھہ اور سندھ میں بسر کی۔ لہٰذا ان کی مادری زبان پر سندھی کا اثر پڑنا ایک فطری امر تھا۔ اس دیوان میں ایسے عام فہم الفاظ کا ایک ذخیرہ موجود ہے جو سندھی اور دوسری زبانوں کا مشترکہ سرمایہ ہے۔ البتہ بعض الفاظ ایسے بھی ہیں جو لغوی اعتبار سے اتنے عام فہم نہیں، حالانکہ سندھی میں استعمال ہوتے ہیں۔ ان میں سے سب کے سب یا بعض کا استعمال دکھنی، ہندی، پنجابی اور سرائیکی میں بھی ہوتا ہے مثلاً

- بھٹ ، یعنی بھاٹ ، مگر سندھی میں معنی ہیں "عاجزی سے مانگنے والا ، مدح و تعریف کر کے مانگنے والا ، بے بس سوالی"
- اوٹ ، آڑ یا پردہ
- کامن ، سحر ، نیرنگ (جو بیاہ کے وقت دلہن والوں کی طرف سے دولہے کو تسخیر و تابع کرنے کے لیے کیا جائے۔ اس عمل کے علاوہ سندھی اور پنجابی معاشرہ میں کامن (نظم) گائے جاتے ہیں ، البتہ دونوں کے مواد و مقاصد میں فرق ہے)
- وار سٹنا ، (پنجابی سُٹنا ، سندھی وارے سَٹڻ) لا کر دھرنا ، قربانی کرنا۔

- اڑی ۔ مشکل
- چھپر کھٹ ۔ بڑی شاندار اونچی چارپائی، چھتری دار پلنگ
- برمانا (سندھی، بھرمائن) مائل کرنا، رجھانا، لبھانا
- دھر، اصل، ابتدا، شروع
- آرسی ۔ آئینہ
- گھاؤ، زخم
- مٹھلونہ (سندھی، مٹھلونو) سلونہ سے قدرے کم نمکین

بعض ایسے الفاظ اور محاورے استعمال ہوتے ہیں جو کثرتِ استعمال، مخصوص تلفظ، عکاسی ماحول یا معانی میں مضمر نفسیاتی کیفیت کے اعتبار سے سندھی زبان کا جز بن چکے ہیں۔ حالانکہ دکھنی، ہندی، پنجابی وغیرہ زبانوں میں بھی استعمال ہوتے ہیں مثلاً

- آدھار (تکیہ، بھروسہ، سہارا)

ارے قاصد اگر مکتوب پڑھ کے پوچھے من موہن
ترے دیدار کا کہیو کہ ہے آدھار عاشق کا

- انجھوں (سندھی، ہنجوں، آنسو کا مسلسل بہاؤ)

انجھوں کے تھال بھر موتی کھڑا ہے دل فدا کرنے
کہ آنکھوں بیچ لکھ دے ہدیہ من۔ موہن نیازی کا

- پجانا (مراد پوری کرنا)

مجھ دل کی آرزو ہے کہ دکھ درد سے رُوبرو
سن کس کے دکھ مراد میری کب پجاؤگے

- بڈھپن (بڑھاپا)

بادن بڈھپن میں زلیخا وار دولت عشق کی
گر دکھادے چاند سا مکھ یوسفِ ثانی مجھے

- <u>روٹ</u> (موٹی روٹی جو صدقہ کے طور پر بانٹی جائے)

آوَنے کی گر لے آوے میرے موہن کی خبر
تج کوں اے قاصد کھلاؤں گھی شکر سوں آج روٹ

- <u>ٹوٹ</u> (خسارہ، سودے میں نقصان)

نقد دل دے عشق کا سودا کیا ہوں صابرا
حق کی رحمت سوں نہ آوے کا مرے سودا میں ٹوٹ

- <u>جھلکار</u> (پرتو، 'جھلک' سے وسیع اور لطیف تر معنی)

آئینہ کیا شک ہے سیماب ہو بہہ جاوے
گر تجھ کی تجلا کا جھلکار دکھا دے توں

- <u>پٹکا گلے میں ڈال کر منوانا، قصور معاف کروانا۔</u>

بہت مشتاق واقف ہیں ہٹیلے شوخ کے ہٹ کے
کہ روٹھوں کو مناتے ہیں گلے میں ڈال کر پٹکے

من سوں خیال تیرا کل روٹھ کے چلا تھا
پگ پوج کے منایا گل بیچ ڈال پٹکا

- <u>یار جانی</u> (جان سے پیارا محبوب، جان سے پیارا دوست)

زندہ تیرے شوق سوں ہوں زندگانی کی قسم
عشق تیرا حرزِ جاں ہے یار جانی کی قسم

بعض الفاظ ایسے ہیں کہ جن کو خالص سندھی الفاظ کہا جا سکتا ہے، اور جن کا استعمال اگر دوسری زبانوں میں ہوتا بھی ہے — تو شاذ و نادر لغات کی طور پر ہو سکتا ہے۔ صابر نے جن سندھی الفاظ کو استعمال کیا ہے ان سے معلوم ہوتا ہے کہ سندھی لغات پر ان کو

کافی دسترس تھی۔ وہ سندھی زبان جانتے اور بولتے تھے، یہاں تک کہ سندھی زبان کے مزاج سے مانوس ہو چکے تھے۔ سندھی میں 'دل' مؤنث کے طور پر آتا ہے اور میر صابر بھی سندھی سے مانوس ہو کر بعض مقام پر 'دل' کو مؤنث کے صیغے میں لائے ہیں۔

- دل : صیغہ مؤنث میں، جیسا کہ سندھی میں ہے۔

دلِ مشتاق کھاتی ہے لچک
ماہرو مو کمر جو کستے ہیں

- چری : دیوانی۔ سندھی میں معنی کا یہ انداز خاص الخاص ہے کہ "چری! اے چری!"

مجِ عشق کی لگی ہے جب سوں لگن یو صابر
دیتی ہیں طعنہ ہنس ہنس سکھیاں مگر چری ہیں

- گھاری : خاص طور پر 'ٹھٹھہ' اور 'لاڑ' (جنوبی سندھ) کا لفظ ہے، جس کا تعلق دریائے سندھ کے ڈیلٹائی خطہ کے چھوٹے موٹے بہاؤں اور ساحلی خطہ میں سمندر کے پانی کے نالوں سے ہے۔ سیلابی چڑھاؤ اور دباؤ سے جب پانی بند کو توڑ کر نیا نالہ بنا کر بہنے لگے تو وہ 'گھارو' (مذ۔ بڑا) یا 'گھار' یا 'گھاری' (مث۔ چھوٹی) کہلائے گا۔ یہاں پر معنی 'گھار کی طرح' بھی لی جا سکتی ہے۔

بغیر از رُخِ دوست آبِ حیات
شب و روز چوں اشک گھاری لگے

- تر، تڑ :

چو نورِ چشم رہ صابر کے دل میں
کہ یہ بھی مردمِ آبی کا تر ہے

دیوان کے پورے متن میں حرف 'ڑ' کہیں نہیں لکھا، ہر جگہ 'ر' ہی لکھا ہے۔ لہٰذا دوسری سطر میں 'تر' کو 'تڑ' بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

'چشم' کی مناسبت سے 'مردم' کو لائے ہیں، یعنی 'مردمِ چشم'، لیکن 'مردم' کے معنی آدمی کے بھی ہیں اور 'مردمِ آبی' یعنی پانی میں رہنے والا آدمی۔ ٹھٹھہ کے اطراف والا جنوبی سندھ کا علاقہ جھیلوں کا علاقہ ہے جہاں پر ملاح لوگ اپنے اکثر اوقات کشتیوں میں بسر کرتے ہیں۔ کشتی نہ ہو تو گھاس کا 'تر' باندھا جاتا ہے جس پر ایک آدمی آسانی سے بیٹھ کر ایک لمبی لکڑی کے سہارے 'تر' کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پر لے جاتا ہے۔ یہ گویا مردمِ آبی کا تر ہے۔

'تڑ' اصل میں سندھ کے جنوب مشرق والے ریگستانی خطہ 'تھر' کا لفظ ہے، یعنی ایسا کنواں جو بہت گہرا کھودا جاتا ہے اور جب پانی ملتا ہے تو اتنے انداز میں ملتا ہے کہ وہ کنواں پھر کبھی خشک نہیں ہوتا۔ عاشق کی چشمِ تر بھی کبھی خشک نہیں ہوتی۔ یہ چشمِ تر گویا 'مردمِ چشم' کے لیے 'تڑ' ہے جو ہمیشہ پُرآب رہتا ہے۔

- رات کا بہانا: سندھی میں اسم مصدر 'وہاڻ'، یعنی شب کا گزرتے گزرتے صبح ہونا۔ 'رات وہاڻی آ ہے'، یعنی شب کا گزرتے گزرتے صبح ہونے والا ہے۔ مندرجہ ذیل شعر میں 'رات وہانی آ ہے' کو صابر نے اپنی زبان میں 'رات بہانی ہے' سے ادا کیا ہے۔

آج کی رات انتظاری ہے
صبح پر لوٹتے بہانی ہے

'انتظاری' بمعنی 'انتظار' بھی سندھی کا خاص محاورہ ہے۔

- کاری، کارا: 'کالی، کالا' کے معنوں میں استعمال ہوئے ہیں۔

عجب کیا ہے کہ دن کاری گھٹا میں آج چھپ جاوے
کہ شاہِ ردم پر زنگی چڑھا ہے چین و ماچیں کا

کل رات دل ڈر ڈر اٹھا سپنے میں کاکل دیکھ کے
ہر تار او گل میں پیٹ، ایک اژدہا کارا ہوا

کیوں نہ کاری گھٹا میں مینہ برسے
موسم آیا انجھوں کے ساون کا

'کارا' لفظ اصل میں ترکی زبان کا ہے۔ سندھی میں بغیر استثناء' ر' سے استعمال ہوتا ہے۔ بلکہ اس کے سوا اس معنی میں اور کوئی لفظ ہی نہیں جو سندھی بول چال میں آتا ہو۔ ہند کی دوسری زبانوں (پوربی، برج یا ہندی) میں شاذ و نادر لغت کی طور پر آیا ہے۔

فارسی تو صابر کی اپنی زبان تھی، اس لیے ان کے اشعار میں فارسی الفاظ بکثرت پائے جاتے ہیں۔ بعض اشعار میں ایسے الفاظ کا استعمال سہل ممتنع کا نمونہ بن گیا ہے، جیسے کہ مندرجہ ذیل شعر میں 'چرانہ' (کیوں نہ)

ہے یاد جو صابر نے کہا دان درس دے
فرمایا تبسم سوں میاسوں، کہ چرانہ

نتیجہ کے طور پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ صابر کا یہ دیوان شوق افزا، انوکھی لغات کا گنجینہ و خزینہ ہے، اور لسانی اعتبار سے اس کے تفصیلی مطالعے کی ضرورت ہے۔ ان اشعار میں سلاست، بلاغت، بدائع اور معانی کی بھی عمدہ مثالیں موجود ہیں۔ لہٰذا اردو میں فن شاعری کے اعتبار سے یہ دیوان ایک خاص حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ یہ "دیوان شوق افزا" سرزمین پاکستان میں اردو کے تاریخی ارتقاء کا ایک اہم دستاویز ہے۔

ن - ب

دیوانِ شوق افزا

عُرفْ

دیوانِ صابر

اُردُو کا ایک غیر مطبوع اور نایاب دیوان

ارادت ہی مجہے پر فیض نوشان یکے خدمت میں
یعشق حیکت ان مستان کی دراو پریشان دینا

ہم بھر ستان یکے کرم سوں روز محشر یکے
زدست ساقی کوثر شراب ارغوان دینا

بداغ عشق گلرویان چراغان کیے مجہ لمین
بشوق لالہ روی عشق ہین نام و نشان دینا

سہ دین یکے حسنا بیت رنگ بکنج فقر صابر ہوں
قناعت زہد و تقوا سوں بجان ناتوان دینا

الہی درد ساعت مجہ کوں کنج قیصری دینا
کلاہ فقر سوں مجہ سر کوں زیب قیصری دینا

نکاہت کیمیا ہے مس میرا دل قلب میری کوں
کرم سوں مہر سوں اکسیر رحمت کے پری دینا

صدف وار آرزوئے گوہر یکتا ہی مجہ دل کوں
سرشک چشم میری کوں گہر سے ہمسری دینا

چہ ذرہ شوق ہی خورشید نور افشان یکا درس کا
گلشن یکے ذوق سوں پر جوش جعفری دینا

پر اہی گلرخان یکے عشق کا جوش کا میرا دل کوں
محبت یکے چمن سوں آب و رنگ جعفری دینا

چندر مہکہ دیکہنی کوں عاشقاں تہارا ہین مجہ زرد
کہو نکہت یکے خیر یک نظارہ دل پروری دینا

میان ساقی کہ تجہ درس کا ہین مشتاق جم صابر
مغان یکے شوق سوں دردی ز جام کوثری دینا

اگر اس لف میں ہے صبا آرام ہو دینا
خبر کر مجہ پریشانی یکے لو جہی مو بمو دینا

میری صد چاک دل کا باندہ یکے گلدستہ ای طالے
چمن یکے سینہ کوں کرا دی گلرو بہو دے

طبیبا دل ہی میرا ضعف و اشفتہ دوا کاران
بنفشہ زار سوں سنبل یکے لٹ کی مشکبو دینا

چند بو مہکہ نکلی کو نوخہی میرا دکہا ای یکہ تجہ سوں
چہ شمع شعلہ ور روشن بیان کیکر دو دینا

کہاری ہیں تیری درسکہ مشتاق ہیں پیالا
درس کا دان مسکائے زکات ماہ زر دینا

سر بجس کو رشتہ آرزو کے کر خواہش کری موتی
دُر بی قیمتے ای دیدہ پلکان سیں پرو دینا

خماری ہوں تیری انکھیاں کے مستی دیکھ ای ساقی
ز جام بیخودی بھر بھر شراب ارزو دینا

الٰہی نعمت عشق و محبت شاہ ہمدان کے
ز فقر و فخر صابر کو مجھی ازا آبرو دینا

هو

جنید رمہک کون دیا جب سوں خراج ملک جان اپنا
دکھا آباد نور عشق سوں دل کا مکان اپنا

لپٹ گل رو کے کاکل سوں تیری دیوانہ دل سنے
جو بلبل شاخ سنبل پر کیا ہی آشیان اپنا

محبت مجہ کنے لیلی کے جو مجنوں موں زجان سے
کہ جس کے عشق میں کھویا ہوں نام اپنا نشان اپنا

بامیدی کہ اس یوسف بدن کا ماہ رو دیکھوں
زلیخا دار بہو پن کنے دیا عشق جوان اپنا

جو مریں نوحہ و فریاد گر بیقراری سے
رو تھا یا جس نے دقتی کے کہی سرو روان اپنا

یعقوب انکھیاں میں آئی ہے خبر کر یار جانی کے
تیک سوں دل کا کات نہ بہارون ہر زمان اپنا

نظر میں نور گر کو دلیں اکھوں جو جان کر کر
جو پایا اول یار اپنا پیو اپنا مہربان اپنا

تمہیں زاہد مبارک ہے کنے زہد و گوشہ مسجد
مجھے میخانہ اپنا نت عشق خانہ اپنا

صدا بر لادی مجہ دل ہے کرم سوں آرزو صابر
کہ دیکھن خاک اس کے رہ میں جسم ناتوان اپنا

گیا مجہ زلف میں جس دن رہے مجہ دل نے وطن اپنا
بہار خان و ماں اپنا پریشانی سوں تن اپنا

نہ مجہ دل کنے ہوس گل ہے نہ خواہش ہی تماشا کے
دکھا ہی چشم کے گلشن میں جب سوں گلبدن اپنا

یہاں لون تیری قاصد کہ در و پر فدا ہو ہو
دل از مکتوب کی کہوں سند یا مجز زبانی کا

زبس لالہ رخان کے عشق سون ہے سینہ مملو از
کہلا ہے داغ انکھیان مین بہار نوجوانی کا

کفن کون چاک کر نکلے زلیخا قبر سیں کے کا
کہو نکہت مین چاند مہکہ دیکھی اگر یوسف [illegible]

پلایا جب سون ساقی نے مینے وحدت سون [illegible]
زبس کشف مجہ دل پر ہوا اسرار نہانی کا

مزار اپنے شہید الفت کا دیکھی کر کہول کے قاتل
کفن کون بوں خضر اور شہادت کے نشانی کا

قصدی منصب سون جس نے مجہ خوش ہو ڈالا [illegible]
کہ شاہان نے مجہے بخشا ہے منصب مدح خوانی کا

تجسلا دیکھ در جلوہ گری زرین نقاب کا
جو ذرہ دل سون ہوں مشتاق دیدار آفتاب کا

وطن اس زلف کی لٹ مین کیا ہے جب سون مجہ دل نے
مری کل پیچ جین مشانہ رسن ہے پیچ و تاب کا

نہ دیکھا ہے کہ تجلا سون خجلت شمع کلیسا ہے
کہ کیا حاجت ہے جسد اسکے چراغ ماہتاب کا

نجی ہی نمرا ان کا مشرب دل ہوا ہے دل خراب
کہ بدنامی سون گیا ذر ہے خرابی مین شراب کا

نہ پوجی تا در میخانہ دل کے شوق سون زاہد
نیاوی ساقی مہرو سون ساغر کا پیالہ کا

جنا وہ دن کری موہن جہد رمہکہ ہے [illegible]
کہ کیفیت بخت دہر تا ہے [illegible] حجاب کا

چو نور دیدہ تک ایک تماشا دیکھہ انکھیوں مین
کہ ہی ہر چشمہ جاری مکان مرغان ابی کا

سنے مجہ چشم کے انجہو کی کر تعریف خجلت سون
نہ نکلی تا قیامت از صدف گوہر خوشابی کا

حذر کر ای رقیب بد سرشت اہ میری سون
کہ ہر یک قطرہ کی شب بامین ناوک شہابی کا

جو آئینہ ہوا ہے محو دل بزم تماشا مین
بجھن نکس جس کے اس یاقوت لب سون لا جوابی کا

بیابان زندگی کرنا بہت دشوار ہی صابر   بجز میرا جابی ہی نہ بوجھوبی حبابی کا

دکھی گر عشق مین احوال میری دل فگاری کی   لیوی آئینہ جون سیماب شیوہ بیقراری کا

بسر اچھو ریکی مژگان ابی اکیی بیٹی ہین   مزہ ان کون ہی ابی جب سون میں اشک کہاری کا

درین لی صفائی دیکھ کہوی ابرو اپنی   ڈھلی جس وقت مجھ انکھیو سین گوہر شاہواری کا

تیری رہ بیچ جون تصویر زن سد مجھ ہین انکھیان   ملن کی شوق سون ہی ذوق ازبس انتظاری کا

لٹک کون دیکھ تجھ قد کی چمن مین سرنگی ہی   چلی تجھ سنگ کر بس ہو دل مین سرو جویباری کا

اگاہی گلشن دل بیچ داغ عشق جون لالہ   کہ آخر گل کری کا گلرخان کی یادگاری کا

ز بس ہر لالہ مجھ دل کون سندی عشق بازی ہین   کبھی جا گیر داغستان و منصب ہی ہزاری کا

کوی احوال جا کہوی یار بجن کون کہ آ دیکھی   کہ جوبن جاوتا آلوت کہر در مجھ بچاری کا

نبی سیج دیکھ گل موہن کی آکتی پری عاشق   کہ باندیا آج بہتی سرخ و زر طرہ کناری کا

پچرن کی خاک ادپر من ہرن کی نین ململکر   ہوا ہی شوق دل کی ار سی کون خاکساری کا

رکھی گر ذوق من ہر من سنا ان تو بنو ہنا   برہ مین عشق کا اف نہ ہر شب آہ و زاری کا

سبق سہر حقیقت کی ورق سون صد نیازی کا   دہو لایا ہون لوح چشم دل دفتر مجازی کا

خیال اس طاق ابرو کا نظر آئی ہی سون کر کذری   عجب کیا ہی کہ بہولی ہوش زاہد کا نمازی کا

دلان یکنقد دشکل کر اجر و اتسم سون   لقب اس لعل خندان کون مبارک سرفرازی کا

صبا اس زلف کے لٹ مین بسرا کر کر کہیو — سجن کہن راز اشفتہ دلان کی کمارسازی کا
انجہون کے تہال بہر موتی کہر ابی دل فدا کرنی — کہ آ انکہیون مین لبول بدہ من موہن نیازی کا
رکات لعل دل مانگی اگر کیجو سوداں ہنس ہنس — کہ شاہ حسن کہن لازم ہی شیوہ دل نوازی کا
گنہ کہ کے شوق سون طی کر کے راہ بیخودی صابر — لیے امہ رو کون انکہیون مین کہ فن ہی شعبدہ بازی کا

لیوی جو شیوہ دل نوازی کا — نام وہ پاوی سرفرازی کا
اس کے محراب ابروان کی یاد — افت ہوش ہی نمازی کا
حلقہ زلف چاند سی مکہ پر — ہی نشان عمر کے درازی کا
پاوسی ہین مزہ مجازی ہین — عشق ہی جن کون صدق بازی کا
شمع رخسار پر ہی پروانہ — شوق ہی جس کون جان گدازی کا
بیر یا ہی جہان کے خلقت سون — مدح خوان سرور حجازی کا
جس طرح حق رکہی رہی صابر — کہ طریقہ ہی بی نیازی کا

دیا خوبان مینی مہ رو کون لقب مصحف جمالی کا — کہ اس نی ہر مبارک رو صاحب کمالی کا
فلک پر چہرہ مبارکباد کہتا ہی چندر مکہ کون — مہ نو خانہ زاد ہی خاص ابرو ہلالی کا
خرامش گل کری جس بزم مین راکہی قدم ہنس ہنس — کہ ہووی سرخ رو رنگ حنا سون پہول لالی کا
بجا ہی کر ہووی آئینہ رنگین حسن گلگون سین — کہ رنگ پان سی پرورده سجن کے لب لالی کا

ہوا ہی گرم آنکہوں لگ کی غنچی مین راحت کر
که دیکہی اشک کی جہر مین تماشا برسکالی کا

مرادا مجه پرسون سلام کرتا ہی ہر بلبل مین وحشت سون
ہوا ہی جب سیتی مشتاق تجه چشم غزالی کا

نکہ سون مت ہوی ساقی کی انکہیان کا خدا حافظ
که ہر گردش مین دیتے ہین شراب پرتگالی کا

دل بلبل چو غنچه غوطه کہا وی لجه خون مین
جو سر پر پہول جن جن کی رکہی گلدسته مالی کا

جو پروانه نپی اس شمع رو پر جیو کر وارے
مزه مشتاق پاوے جل کی تو شک کا نہالی کا

تماشا دیکہنے وہان کا کبہ جہوٹے ہی مجه دل سون
که اس کون عشق کا جس کا برا ہی خوردسالی کا

ترانه عشق کا سن مغنی سون شہانی مین
مجہی دل سین ہوا ہی شوق کہنا شعر حالی کا

درس کی دام کی خاطر برا ہون در او پر صابر
که کہه نکہت کنز اتہا دیو لی سجن مطلب حوالی کا

مجہی ہی خانه زادی کا لقب شه سون مدامی کا
که حق نی میرا ماتہی پر لکہا ہی خط غلامی کا

فلک کی طاق پر قدرت کی کاتب نی لکہا زر سون
ہلالی مصرع ابرو مہ عالی مقامی کا

خط شبرنگ نی کہیرا ہی مو ہن کی چندر مکه کون
که غلبه سب شه روم او پر زنگی و شامی کا

تیرا مکه کعبه ابرو قبله تل لب کا حجر اسود
دکہا در سن که حج مقبول ہو ہر خاص و عامی کا

ہوا ہی سرو کا قد خشک و گل پامال حیرت سون
تماشا دیکه گلشن مین تیری نازک خرامی کا

ذری تجه سر زو پر جوں شمع طره دیکه مجلس مین
ہوا ہی شوق سون پروانه دل خوبان نامی کا

دلان کہون زنده رکه لعل مسیحا سون بچن کہ کر
که نکلی نام عالم مین تیری معجز کلامی کا

طریقت مین قدم دہر کی نہو دل پخته نا رہرو
حقیقت کی طریقه مین اثر ہی اس مین خامی کا

خم کاکل کے خوشبو سون دماغ عاشقان تر ہے | کہ رومی قافلہ لایا ہی بہر بہرمن کی شامی کا

محب کے سرخ رو ہی سون مجہی ظاہر ہوا ہے | نہین جس کون محبت سبک ہی بینا رامی کا

تماشا دیکہ کہو نکہت مین چندر مہک کے صفایے کا | پچو آئینہ پرا دلین تجلا روشنایے کا

رکہین تجہی مین تہ کر خوبرویان ناز و خوبی کون | سنین مجلس مین کر چرچا سجن کے دلربایے کا

درشن کا دان ہنس کے دیا جس سون مر رونے | ابر دل کہن پرا چل کل درشن کے بینوایے کا

کہایے غمزے کے کہو کے ہو ور زاہد خرابانے | مغان کے عشق مین پیون قدح کر حق نمایے کا

نگہ تیری نے کیا لٹکا دکہا یا ہی فسون بہر بہر | کہ ست تصویر کہن تجہ رہ مین دمن حیرت فزایے کا

فکن زاہد کے گل مین زلف کے زنار کا پہندا | کہ شیخی سون ہو وی جنون ورق دہو پارسایے کا

چو خورشید و قمر روشن ہین اس کے رات دن انکہیان | جے خدمت ہی تیری خادم در جبہہ سایے کا

سنا اون نو بنو مضمون رنگین اہل معنی کون | اگر مجلس مین دیکہو شوق ہی شعر آزمایے کا

پیا کے عشق مین لے گوشہ ہو بیگانہ عالم سون | مزہ پایا ہی تنہایی مین صاحب آشنایے کا

کر کر نظارہ تجہ مہ زرین نقاب کا | روشن ہوا ہی دیدہ و دل آفتاب کا

دریا مین دیکہ تیری چندر مہک کے آب و تاب | تجہ درشن کہن چشم تن و من حباب کا

جون خضر دیکہ زندہ تیری معجزہ سون دل | یاقوت شرمسار ہی تجہ لب کے آب کا

شانہ نے جب سون دست دراز کیا زلف سون | مجہ دل نے تب سین شیوہ لیا پیچ و تاب کا

سلینکنین تنہ یمن مستی مین چور دیکھ
ہیمان کیشی کا شوق ہوا شیخ و شاب کا

جھاری غبار درِ میخانہ چشم سون
زاہد کون کشف راز ہووی گر شراب کا

کہو نکہت مین دیکھ تیری چند رمکھ کی چاندنی
چھوا ہی دل پہ سیر و سفی ماہتاب کا

یو ماہ نو کہ جلوہ کری دین پہ در فلک
مصرع ہی تیری حسن کی روشن کتاب کا

تجھ مدح کون ہی دفتر اعمال نامہ پر
محشر مین حساب کون کیا قدر حساب کا

دل کا طوطی ہے رام تجھ لب کا
دیکھ خط سبز فام تجھ لب کا

مستی عشق سون ہی جگ سنا چور
جسنی چوما ہے جام تجھ لب کا

قند و مصری و شہد سون لبریز
ہی یو میٹھا کلام تجھ لب کا

فخر ہے اس کون بادشاہان پر
جو کہ اہے مدام تجھ لب کا

غیب وقت تون ہی عالم مین
خضر ہے پاسنام تجھ لب کا

مارنا اور جلاونا مردہ
معجزہ سون ہی کام تجھ لب کا

صفحۂ دل اوپر لکھین مشتاق
قلم زر سون نام تجھ لب کا

کیون نہ دل خوش رکھی تبسم سون
کام ہی فیض عام تجھ لب کا

صبا بدا کے ہی ارزو کہ سنی
خوش بچن صبح و شام تجھ لب کا

تک چاند مکھ دکھا ناہت کہول کے کہو نکہت کا
دل کا ہی شوق لیتے کا کل سون دیکھ لذت کا

تیری صبا کا بہت ہوں کت چہوڑ کے درس دیی — ہی خوبرو کون لازم مانے سوال بہشت کا
تجہ زلف کے جو لٹ مین من کا دہرا انہا نہنشہ — لٹ کہول کے نجا کس سنگدل بے پٹ کا
کت دور کر کے من رسون کر عاشقان ہنسون سودا — تا نیک نام نکلے ظالم ندکے ہٹ کا
وسمہ سون تیغ ابرو کر کے سیاہ تابی — مایل کر قتل پر ہی کس کعنر لکیکاٹ کا
تجہ درس کون پلک کے انکہیاں کو ارجہ ابشا — حیران ہین تیری رہ مین اگر کے بہیس نٹ کا
کہو نکبہت پلٹ نظر کر کہٹ مین رہا کر نگ — تجہ دیکہنی کون جیو را اکے ادہر ہین لٹ کا
مجہ سون خیال تیرا کل رو ہٹ کے چلا تہا — پلک بوج کے منایا کل بیچ ڈال پٹ کا
دل کون مزہ برا ہی جس دن رسون ہیجودی کا — ھما بر نہین سہما تا ارام اس کعنر ہٹ کا

دل ہوا اشفتہ جب سون طرہ ترار کا — بیچ کہا کہا بیچ کہلتا ہی میری دستار کا
جس کے انکہیان مین بسا ہی کالجہ ادا کا خیال — اس نے چہوڑا ہی تماشا گلشن و گلزار کا
دیکہ اس سرو روان کے مرونی بانکی لنک — جہاڑتے ہی مرسون جہنک جہک نقش یار رفتار کا
شوق رسون ہوتا ہی جیون پروانہ جلبل کر بہسم — جس نے دیکہا ہی تجلا شمع روے یار کا
تا نہو دی محو دل ایینہ رسن تجہ عشق مین — چشم حیرت رسون نہ دیکہی جلوہ تجہ رخسار کا
کاتب قدرت نے لکہ تصویر تیری دل ادپر — عشق بازان کون کیا نہ ہوش تجہ پیار کا
دیکہ کے تجہ زلف کا فرکیش کے اشفتہ تار — شوق مجہ دل کعنر ہوا ہی رشتہ زنار کا
عشق مین البتہ ہو دل بلبل و گل کے خلل — کرتون باندہی جیرہ مرپر لٹ پتا گلنار کا

چھوڑتا انکھیون کن مل تجھ چرن کی خاک کر
صابر ادرمان کری درد دل بیمار کا

ھو

عاشق ہی آینہ گل رخسار یار کا
روشن دلی سون دیکھہ تماشا بہار کا

جس دن سون داغ عشق نی تجہ دل مین گل کیا
انکھیون مین کھل رہا ہی چمن لالہ زار کا

دون مرغ دل کا صید کر اس غمزہ باز کون
شاہین نگہ کون شوق رکھی کر شکار کا

جلتے ہی تا صباح گھر شمع سوز سون
سن سن کے دیکھہ پتنگ سون مجہ حال زار کا

آئینہ کیا عجب ہے جو سیماب بر چلے
احوال دیکھہ میری دل بیقرار کا

از شوق ہی کفن مین شہادت سون مرغ زر
جوہر شہید تیغہ ابرو کے دہار کا

مجہ چشم کے صدف کا انجہو در ہی صبا
رنگہ من ہرن کے نذر کہ لائق ہے ہار کا

ڈال کہو نکہت مہکہ اوبر زرتار کا
مت چھپاوی ماہ دہ اور چار کا

رات کون انکھیان نہ لاگین ایک پل
شوق تہا از بس تیری دیدار کا

جس کون ہی تجہ گلشن رو کا دہیان
اس کون کیا حاجت گل و گلزار کا

زندہ کی بخشے ہے دل کون جون مسیح
خندہ تیری لعل شکر بار کا

عاشقان کی درد سون غافل نہو
کر تبسم سون دوا بیمار کا

ہی تغافل کی نگہ تجہ شوخ کی
گہاو کاری دل اوپر تروار کا

دیکھہ تیری زلف کافر کیش کون
شوق مجہ دل کون ہوا زنار کا

در اگر کانوں کی چاہے منہ ہرن | چشم سوں دوں گوہر شہوار کا
آرسی دل کی صفا کر کر ز شوق | خوش ہو دیکہا ماہ رو دلدار کا
بسا برا ہر ذرہ اس کے مہر سوں | و نظر خورشید ہی انوار کا

انور ہو در دیدہ و دل چشم و نظر کا | تجہ مہکہ کی اوپر وار سوں گنج گہر کا
حیران ہی تیرا مور میان دیکہ مصور | کس تاب سوں وہ پیچ لکہی موی کمر کا
تجہ لب کے مٹہاس کی چکہی چاشنی جس نے | شربت اسے تریاک ہوا قند و شکر کا
آئینہ میں مت دیکہ لٹاں چہوڑ کے مکہ پر | تا برج میں عقرب کی نہ دور آوی قمر کا
دہنج چہوڑ کمر کوں نرگس شرم سوں بانکی | گر بات چلی بزم میں موہن کی اگر کا
گر ہجر کی شب میں لیوی چشمہ دل جوش | گنگا ہو بہی اشک میری دیدہ تر کا
ہر راہ میرا ناوک فسو لادہی صابر | ہو دیکہا کیں حال رقیبان کے جگر کا

بوی خوش لادی صبا کر زلف عنبر بیز کا | آبرو مجلس سوں جاوی مشک عطر آمیز کا
دہار ابرو تیز دستہ سوں کیا ہی شوخ نے | تار ہی نت کہا وا تیغہ خونریز کا
او تاہی ناز کے گہوڑے اوپر چہڑ چہڑ خیال | ملک دل پر من ہرن کا شوق ہی مہمیز کا
شرم سوں باہر نہ نکلی از صدف در عدن | گر صفائی دیکہی میری چشم گوہر ریز کا
عشق کی مے پئے سوں ساقی نشہ اس کوں جکہا | تا نہ لیوی نام زاہد زہد کی پرہیز کا

سرخ رو رنگ حنا ہی مہ رخان کے بزم مین — جب سون ہی پامال نقش پای رنگ امیز کا
کیون نہ یادی ذکر سون غم دوبارہ صابرا — ہر نفس ہے الجیوان بسجدم شنجبہ کا

جسی جس کا پڑا ہی ہیم رس کا — سدا ئن مشتاق رہتا ہی درس کا
جو جام عشق سون ہین چور ان کون — نہ ڈر ہی محتسب کا نی عسس کا
محبت بیچ جلنا شمع رو کی — پتنگی کا جگر ہی نی مگس کا
پرم کی بات مین انکھیون سین جلنا — ہی کار عاشقان نی بوالہوس کا
لدی سب کاروان غم پل پل — نرہ غافل ندا سن جرس کا
خجالت سون چھپی فانوس مین شمع — دکھا دی کر جیندر مہکہ اپس کا
میری اور یار کی خلوت مین صابر — نہ گنجایش ہی دل کا نی نفس کا

اگر مجہ چشم سون دیکھی تماشا ہی نقاب اس کا — تصدق لیوی درس کا تجلا افتاب اس کا
خیال کاکل مشکین بسا ہی جب سون انکھیون مین — چھپا رہکتا ہون جون نافہ نظر مین مشکناب اس کا
سخن کون ہی عوطی بزم مین دیا کر رسوشن — سنی کر اس لب خاموش سون میٹہا جواب اس کا
پریشان ہو رہتی ہون زلف کی لٹ دیکہ اشفتہ — کہ وہ نازک کمر کیونکر سہی پیچ و تاب اس کا
غجب کیا ہی کہ خجلت سون ہو دی خاموش بلبل کی — دکھی کر شمع مجلس مین جیندر مہکہ بحجاب اس کا
اسی ہر روز ہی نوروز و ہر شب قدر جو دیکھی — ہلال ابروان او پرمہ نو انتخاب اس کا

بچن سن سن لب یاقوت سوں جان بخش البصار
لکھا ہوں صفحۂ دل پر خط زر سوں کتاب اس کا

دکھا ہوں چشم حیرت بین سوں جس روشن جمال اس کا
جو آئینہ کیا ہوں نقش دل پر خط و خال اس کا

مبارکباد دیوے ماہ نو جھڑ جھڑ فلک اوپر
نگاہ شوق سوں دیکھی اگر ابرو ہلال اس کا

چندر مہکے کی خبر دیتا ہے مشتاقاں کوں ملنے کی
نظر میں نور کر راکھیں بجاے کر خیال اس کا

جھکے ہے سرو گلشن میں زمیں بوسے کوں ہر ساعت
لٹک سوں ناز سوں چلنا ہے جو سرو نہال اس کا

اٹھے صف میں شہیداں کے لحد سوں جوں سرخ رو فردا
ہوے جو آج جوں رنگ حنا پامال اس کا

بیا کے سنگ جس نے بالیں کا تا ہے بستر میں
مجھے جو ہونا نظر آوے ہے ہجر انمیں محال اس کا

نہ ہووے شمع رو کے عشق میں تا جل کے انگارا
نیا وے دل کے خلوت میں جو پروانہ وصال اس کا

نگہ سوں مست دل ساقی کی انکھیاں نے کیا صابر
نہ بہو لیکا قیامت تک شراب پر نکال اس کا

دیا ہے جب سوں ساقی نے خم مستی سوں جام اس کا
ز دل پیمانہ نوشاں میں کہاتا ہوں غلام اس کا

رکھوں تعویز کر جاں کا عقیق دل اوپر لکھ لکھ
سنو کر لعل خنداں سوں مسیحا سے کلام اس کا

مبارک نام جب جپتے سجن کا منج یکا سوں
دکھا ہوں دل کے درپن میں تجلا صبح و شام اس کا

چرن کوں پوج نو عمر کے قدم پر نقد دل داروں
مبری مکتوب پہنچا کر لے آوے کی پیام اس کا

خواص خاص کہلا یں شرف سوں شاہ خوباں کا
زکات حسن سوں پہنچی مجھے کر فیض عام اس کا

ہوئی ہے شوق سوں آئینہ زنگار رنگ ہر لحظہ
نجا نو کس نظر دیکھا ہے حسن سرخ فام اس کا

ہمیشہ جننک ہے قمری کبک کو ہمارے سون
کہ کیون سرو روان نے چال کا ڈہب ہے خرام اس کا

چندر مکھ کے تماشا سون نظر پر نور ہے سب پر
کہ ہی آئینہ دلمین تصور سین مقام اس کا

بہر

جس کون پڑا ہی چسکا مردکے ہیم رس کا
مشتاق ہے چو درپن ہر رات دن درس کا

آئینہ کیا عجب ہی پرتو سون اب ہووے
وہ شوخ گر دکھاوی خورشید رو اپس کا

رندی و عشق خوبان کب چھورتی ہین عاشق
مستی و عاشقی کا ان کون پڑا ہی چسکا

جس دن سون تجہ چرن سون بچھڑا ہوا ہی رنجن
ہی یاد خیر تجہ بی آد بار مجہ نفس کا

درپن مین کر نظارہ کہو نکہت کے کچہ خبر لے
مکھ سون کہ لگ رہا ہی عاشق ہر تجہ درس کا

گلشن مین بلبلان کون رہنا کہان سہاوی
چارون طرف سون گل پر گھیرا ہی خار و خس کا

اس دو دری سرا مین کب خوش رہی مسافر
نت شور لاونی کا ہی عمر کے جرس کا

مہ رو کے سنگ صابر ہر سال ایک پل ہے
ورنہ کہ من ہرن بن ہر ہر نفس برس کا

بہر

چندر مکھ خوش ہووی دیکھی اگر احوال عاشق کا
کہی چشم تماشا شوق سون ہر بال عاشق کا

نکلنا زلف کے لٹ کے پھندے سون بہت مشکل ہی
کہ ہر تار پریشان ہی دل ادبر حال عاشق کا

دکھ ادبر روز ہجران کے تصدق ہون کہ ہر عشق
میسر گر ہووی سو سکھ پچھوری نال عاشق کا

کہو نکہت کا پت لٹ کر چاند سا مکھ شوخ دکھلاوی
کری گی نیک بختی سون مدد اقبال عاشق کا

خبر کیون کر ہے روز و رات کے ہجران کے دہندی مین
کہ گذری جا ہی درس کے شوق ماہ و سال عاشق کا

رقیباں نال سوں کے سجن کا بہتنا اٹہنا　　ہووے ہر دن ہمیں سو بار غم سوں کال عاشق کا
انجہوں کے تہال بہر موتی کروں قرباں چرناں اوپر　　جو دل ہیں آ اگے من موہن دکہے احوال عاشق کا
بیا کے نال کرنا زندہ یک لذت ہرای صابر　　وگرنہ جیو نا بید و ست ہا جنجال عاشق کا

ہووے ہر دم انیس کر مونس خیال یار عاشق کا　　نہ ہووے ہجر وصل یک کارن دل افگار عاشق کا
مگر باد صبا پیغام دیوے زلف مشکین کون　　کہی آشفتہ تجہ دوری سوں جیو بیمار عاشق کا
جو نور چشم نظر و نہیں کہیں اگے تماشا کر　　کہ چشم و دل ہی تیری راہ میں بیدار عاشق کا
شکنج زلف کیں آشفتہ کر کر چاند سے مکہ کوں　　زخاطر بر کٹ ہر عقدہ دشوار عاشق کا
نہیں ہجر اپنے کہ دیکہی چاند مکہ آئینہ ہر ساعت　　مبادا عشق بازی میں ہووے اغیار عاشق کا
پری کر پرتو اوس مہ رو کا خانہ دل میں　　ہووے آئینہ سا روشن در و دیوار عاشق کا
اری قاصد اگر مکتوب پہر کے پوچہی فرض ہو　　تیری دیدار کا کہیو کہ ہی ادھار عاشق کا
نہ گل سوں دل کہلی نے سیر گلشن سوں نہ غنچہ سوں　　نہ ہووے گر چمن کے زیب گلرخسار عاشق کا
نہ دن کوں چین ہے نے رات کوں ہی نیند انکہیوں میں　　درس کارن کہ جان ہی زار و دل بیمار عاشق کا
دوکان حسن ہی پہر تو جب لگ ناز و خوبی سوں　　تماشا سوں خوشی سوں گرم ہی بازار عاشق کا
جو آئینہ رہی قانع بیک نظارہ صابر　　دکہا وی ہنس کے گر دیدار کا ہی یار عاشق کا

خوشبو ہر باغ و دن ہی معطر نسیم کا　　نافہ کہا ہی سنبل تر کی شمیم کا

ہی نو بہار جس کا دل از عشق گلرخان / پروا انہیں ہے اس کوں بہشت و نعیم کا
چہند رکہی کا نور و تجلا کہو نکہت ہیں دیکہ / دل نے لیا ہی مرتبہ موسی کلیم کا
میری زبان ہی مدح سوں لبریز رات دن / جب جپ ز شوق نام رسول کریم کا
علم جفر سوں شکل مخمس کے طرح کر / دل پر لکہا ہوں نقش علی العظیم کا
کہچہ ڈر نہیں انہوں کوں قیامت کے حول سوں / ہی جن کوں آس فضل غفور الرحیم کا
ہجران کے دکہ سوں نبض میری دیکہ در طپش / ترسم کہ جیو قد بی الجہو ہیں حکیم کا
آزاد ہو کے خلق کے جہگڑیاں سوں صابرا / دامن لیا ہوں فقر کے در یک مستقیم کا

بینوا مل سوں ہوا جو شاہ قطب الدین کا / فقر کے دولت سیں ہی فغفور ملک چین کا
مدح خوانی کا مراتب ان کونہی حق کے حضور / نا نو جب تے ہیں جو شہ دان صاحب یاسین کا
رقص میں ہی عاشقان کا دل ز شوق بیخود دیکہ / سن مغنی سوں نوای عشق چنگ و بین کا
ای صبا ہو نا ہی دل آشفتہ سنبل دیکہ کے / کیوں نہ لاوی مشکر اس کا کل مشکین کا
بوسہ دیا ز شوق سوں اس لب بہلا دار کوں / جو ہو وی نخچیر اس کے غمزہ شاہین کا
جب ستی دیکہا ہی نقش پاسی مہر کا ز شوق / اس نے بہولا ہی ز خاطر عشق حور العین کا
تو بنو سطر ن سنا ور کلک کو ہر ریز سوں / گر کری خوش شعر نہ رو صباب مسکین کا

جگ میں آوازا ہی حسن عالم گیر کا / غمزہ نے منتر سکہایا ہی مگر تسخیر کا

چشم حق بین سون دکھا جن مصحف رخسار او | نور سون دل پر لکھیا ہر وزن تفسیر کا
کیون نہ کہو نکہت کے جلا سون ہوا مدہوش دل | اسے ہر محو و دیدہ طاق ہی تصویر کا
پھر رکھیا دل نے قدم ایک جنون عشق میں | زلف کے دیوانہ کون جب کیا پر از زنجیر کا
نہ کہ نہ پھر کیجہ ہی خوش نصیب سون اج تو تمن خبری سنا | نا کھلا اون نجہ کہ غنزای کا کا بیالا کیر کا
دل برہمن پرستا ہی اس صنم کا عشق سے | ای مسلمانان کرو تدبیر کچھ تقدیر کا
زندہ کے بحر مین ہے ہر نفس موج روان | اس حبابی عمر کون حاجت کیا تعمیر کا
ہر کوئی فردا اتہی اپنی امام و شیخ نال | ہم نچھوڑین ہاتہہ سون دامن اپس پیر کا
نیم بسمل کر طپیدن منع کر بر خاک قوال | ہنسکی قاتل اٹہہ چلی کیا حال اس نخچیر کا
دسا برا روشن ہے اس کے طبع دل جون انوری | ہی مناقب خوان جو کوئی شبر و شبیر کا

اٹہاوی گر صبا مکھڑے سون نقاب اس ماہ سیمین کا | ہووے خیرہ تجلا سون نظر خورشید و پروین کا
بہار حسن افزون دیکھ خط سبز ریحان سین | ہوا ہی تختہ گلزار آئینہ ربا چین کا
عجب کیا ہی کردن کار کبنا ہین اج بہت جاوی | کہ شاہ روم پر زنگی چہرا ہی چین ماچین کا
بچی کیون مرغ دل اس چشم غارت گر کے چنگل سون | کہ ہر ہر غمزہ اباز و عشوہ بچہ شاہین کا
ہووی لبریز سنبل سون چمن سون غنچہ مجموعہ | کھلی گلزار مین گر نافہ تر زلف شکین کا
نہ ماری کیون نہ تیشہ سر او پر فرہاد غیرت سون | مزہ لیتا ہی خسرو رات دن اس لعل شیرین کا
نہووین کیون برہمن دل صنم کے دیکھ کر نگیبان | کہ ہی ہر غمزہ اس کا راہزن ایمان و ہم دین کا

نپٹ مفرح سنا ہے اُس کے خط کا خوش کھول صبا — اگر چکا کے پر موہن کے من میں شور رنگیں کا

۱۲۴۴ — ہو

چاند سا دیکھ مکھ سریجن کا — ترک دیکھن کیا ہوں درپن کا

راج کرتا ہے عشق بازی میں — جس نے پایا ہے داؤ درسن کا

کیوں نہ دل کوں صنم پرست کرے — کفر سے لٹ دکھا برہمن کا

بس چھپایا ہے دل کوں ڈس ڈس کے — کہا وکاری ہے لٹ کے سانپن کا

جب سجن ہجر ہے مجہ سوں من موہن — ہر نفس زہر ہے میرے تن کا

کیوں نہ کاری گھٹا ہیں مینہ برسے — موسم آیا انجھوں کے ساون کا

من کے من کوں ہیں کیا درپن — ناٹو جب چھب رسیلی موہن کا

تجہ تماشے سوں ای بہار نظر — ہوا آئینہ زیب گلشن کا

دل پہ بیٹھا ہے یاد میں تیرے — سیر کر کر ڈال ڈال بن بن کا

نصر و بان کے عشق کا صاحب — مجہ کوں چسکا ہے اپنی لگن کا

ہو

جوں چندر مکھ نے درشن ان مجہ امداد کیا — عشق نے نور تجلا سوں دل آباد کیا

چشم مستانہ ساقی نے میں سرخوش دی — بیخودی نشہ اسرار سوں ارشاد کیا

یاد کر کے تیری چشم و نگہ کے شوخی — صید کر دل نے غزال ختن آزاد کیا

کیوں نہ حق دیوے تجھے معجزۂ عیسیٰ — کہ تبسم سوں شہیداں کوں جلا شاد کیا

الکن

...ت کھاتے ہین ترا قد بہ قسم سرو قدان   کہ تیری جلوہ نی رنگین چمن و شمشاد کیا
تل خورشید ہوا جنکے سدا پر مایل   نالہ عشق سون بلبل نے جو فریاد کیا
دل کا آیینہ ہوا محو تماشا صاحب   اس چندر مکھ کا تصور کہ سحر یاد کیا

جس نے اس مصحف رخ کا تفسیر کیا   لوح دل پر خط یاقوت سون تحریر کیا
خط غلامی کا دیا خال نمط عاشق نے   ملک دل جب سون مہ حسن نے تسخیر کیا
دل دیوانہ کدھر جاوے کہ غمزون سین بکر   شوخ سنے زلف نے پھندے سون بزنجیر کیا
کیا بلا تھی مرے ظالم نازکے مدہوش نگاہ   عاشقان کون کہ دکھا محو جو تصویر کیا
...ان داغ ہوے جل کے دل اب روشن   دس زبان پر کرو میرا سوز کا تقریر کیا
سوز کے می کا ہوا کشف اسے سر پنہان   جس نے میخانہ کا در لوح مغان پر کیا
گھر بنا بحر فنا مین جو حباب اے صابر   چشم نے اشک کے سیلاب سون تعمیر کیا

ہو

پیو نے صلح کا پیغام کیا   ہے میری سی نے کچھ تو کام کیا
راہ مین اس خلاف وعدے کے   شام کرن صبح و صبح شام کیا
عشق مین کر قبول رسوایی   ترک مجنون نے ننگ و نام کیا
دل پکڑنے کون اس شکاری نے   خال کون دانہ زلف دام کیا
عشق بازی کے مین فسون پڑھکر   وحشی تند خو کون رام کیا

دل برہمن ہوے کہ لچھمن نے — عشق بازاں سوں رام رام کیا
کل لنگ سوں چلا جو سرو رواں — سرو نے جیار تک سلام کیا
اسم اعظم ہمن کوں ورد ہوا — نقش دل پر کر اس کا نام کیا
مد بھری دیکھ نین ساقی یک — بیخودی میکشاں نے عام کیا
مست رہتے ہیں رات دن صابر — جب سوں میخانہ میں مقام کیا

پیچ تجہ زلف کا تحریر کیا — دل دیوانہ کا زنجیر کیا
محو از شوق ہوا حیرت سوں — جس نے تجہ ناز کا تقریر کیا
فوج شامی نے خط مشکیں سیں — الکہ روم کا تسخیر کیا
شمع ساں دل ہے جواں عاشق کا — ہجر کے سوز نے کر پیر کیا
گھر سر بجن کا بنا انکھیوں میں — دل نے خوناب سوں تعمیر کیا
سنگدل نرم ہوا موہن کا — کچھ میری آہ نے تاثیر کیا
نشۂ زہد کا تہا دل میں خمار — مستی عشق سوں تدبیر کیا
صابرا پوچ ہے درگاہ مغاں — مست و خوش خاطر دلگیر کیا

مجنوں کوں گرد باد کر از راہ در کیا — بلبل میں بیخودی کا جہنوں نی سفر کیا
پہنچا ہی عافیت کوں طریقت کے شہر میں — جن قطع راہ عشق ز چشم و ز سر کیا

کرتا ہی عیش دولت پائیدار فقر مین — دنیا کون ترک جس نے درین رہگذر کیا

اکسیر ہی مغان کے کرم کی نگاہ مہر — قلب وجود بادہ کشان کا جو زر کیا

مطرب سنے بار بار بجا تار چنگ مین — مجھ دل مین از نوای حسینی اثر کیا

ابرو کمان کے ناز کے پلک پلک کیا تیر — ہے عاشقان نی دل کے اوپر جان سپر کیا

انکھیون مین ہی شگفتہ محبت کا لالہ زار — جس دل سون داغ عشق نے دل مین اثر کیا

اس چشم نے بخشن کا ہون محو رات و دن — دل کون نگاہ مست سون مین بیخبر کیا

ساقی اپس کے صاغر مستانہ کون نہ بھول — تجھ رد مین صبح و شام کون جس نے سحر کیا

ہوا

خدا نے تجھ کون سنہ حسن و کمان ناز کیا — نیاز مند ترا مجھ کون از نیاز کیا

دیار حسن مین تا نوبت بجاؤ پایل کے — کہ مہ رخان نی تجھی شاہ دل نواز کیا

چرانہ صید کری مرغ دل کون شوخی سون — کہ تون نے غمزہ کون شاہین و عشوہ باز کیا

بھنوان کون دیکھہ ترے قبلہ تین و مہک کعبہ — ز شوق سجدہ ادا دل نے کر نماز کیا

ثنا نے عمر درازی کے کھول مکھ اوپر — سجن نے نام خدا از لف کون دراز کیا

شکنج زلف رکھی کیون تنے دل کون آشفتہ — کہ تون نے کا ہو اوپر چھوڑ اہل راز کیا

رکھا ہی جس نے رہ عشق مین قدم ثابت — مجاز بیچ اسے حق نے صدق باز کیا

سوا ز شوق چہ پروانہ بار در بر لے — بہشتی مین عشق کے جن جان و دل گداز کیا

چہ خوش ہی شیشہ کہ ہوا بیچ دل سون دل رقص — جو حق کے ذہن مین مغنی نی چنگ ساز کیا

گدا ہوں پیر مغاں کے جناب کا صابر
کہ نشہ دے کے حقیقت سوں سرفراز کیا

ہو

عاشق ہے جو تجہ درس کا اُس کوں قمر سوں کام کیا
جا کہا ہے جن نے رس ہیم کا اُس کوں شکر سوں کام کیا

جو جام پیر پیر عشق کا بیخود ہوا شوق سوں
ہے دو جہاں سوں بیخبر اُس کوں خبر سوں کام کیا

دل یک صدف ہے موتی در کئے خوناب سوں جن پرورش
وہ معدن گوہر ہوا اس کوں گہر سوں کام کیا

جو بیخودی کے راہ چل پل مین کیا طے بحر و بر
من بیچ ہادی من ہوا اُس کوں سفر سوں کام کیا

لالہ رخان کے مہر سوں جن پہل لیا ہے صابرا
خوش دل ہے داغ عشق سوں اُس کوں قمر سوں کام کیا

ہو

لیا جن بہشت جو گھر کا اپے سنگار کرنا کیا
جو کلیاں آ پڑیاں کنٹھا موتی کا ہار کرنا کیا

بہن کے کپڑے دل کیری لٹا جن چہوڑ کاندہے پر
جتا سر کے اوپر بس ہے زلف دستار کرنا کیا

ہوا جو گن بہتا جو کے بڑا دلدار جوبن کون
انجہوں سوں دہو دل بہکار کوں کہ مہ خار کرنا کیا

مہ تن کے تور کے بالے جڑا لے کانو مین مندرے
اپے بک رک چہالے بن سر اوپر بہار کرنا کیا

تجے جو ہیم کے رہ مین اپس کے من کو دہت کوں
لیوے بن باسہ ہیو ہیو کر اپے گہر بار کرنا کیا

بنیادی جن جو بہر ہی اپنے کے سنگ سون چکین
کہ مہکہ دہکر کے مار کوں بغیر از یار کرنا کیا

بنائے غم محکم ہے پیارے نال عاشق کون
برہ مین خضر اہووے اگر معمار کرنا کیا

بلک مژگان سرسون راہ عشق طے کرنی ہے جو پہل
وو جہو تے ہین قدم کے فکر سوں بیزار کرنا کیا

نہو ور کر چمن مین گلعذار عشق بازان کا
نہ دیکھین گل کہ گلزار بن گل دکان ار کرنا کیا

بیچ ہا

سجن کے پگ تلے رہنا ہی من کے ارزو تھا ۔۔۔ کہ اس بن کر ہو دل فردوس میں بسنا نہ لگا

ہو

کیا درس دکہن کا جس کا یہ جس شوق سوں دیکھا دور ہوا ۔۔۔ وہ چاند سا مکہ جو درس کا ہے جن دیکھا سب پور ہوا

جن عشق کی مے کا جام پیا متوالا ہو سرمست جیا ۔۔۔ کئی سیر نہانے فاش کیا جہر سولی پر منصور ہوا

رہ عشق کی چلنا مشکل ہے اس رہ میں مجنوں عاقل ہے ۔۔۔ جو قطع کری تھا جب دل سے در راہ رواں منظور ہوا

جن درس دکہا من موہن کا ان جہوڑ دیکھن در پن کا ۔۔۔ جس عشق کمایا ارجن کا وہ بہد پین میں مشہور ہوا

کیا خوب لٹک سوں آتے ہیں مکہ چند درس دکھلاتے ہیں ۔۔۔ مشتاقان ندرسن پاتے ہیں دل اچہم و نظر پر نور ہوا

جو پیر مغان کا کہلایا ہے جان طریقت ان پایا ۔۔۔ جو مے تن کے در پر ایا وہ مست و چکنا چور ہوا

وہ من موہن متوالا ہی جس نازو نگہ میں تو نا سے ۔۔۔ دکہہ برہ کا من سوں دہو نا ہے مکہ دیکھ دل مسرور ہوا

کیا عشق کے میٹھی بتیاں ہیں جس شوق بہر کہتے جہاں ہیں ۔۔۔ جو برہ اگن کے ستیاں ہیں سب ان کا فتنہ دور ہوا

جوں دیکھی چنچل نار ہری سہد بہد ہاتھ سے ہوئی ۔۔۔ ہی اج مبارک نیک گہڑی درسن سوں من بھرپور

ہو

جو ہم کی آتش میں دل جل بل کی پروانہ ہوا ۔۔۔ اس شمع درس سوں صبح تلک خلوت میں ہم کا نہ ہوا

کل رات اس کے یاد سوں انکہیاں جو انکی جوش میں ۔۔۔ تا صبح ڈہل ڈہل ہی از فرد ہر اشک دردانہ ہوا

انکہیوں میں نور عشق کا جس روز سوں پرتو پڑا ۔۔۔ جس نظر کی جوت سیں دل آرسی خانہ ہوا

مجنوں صفت رسوا ہوئے جو عشق میں لیلا کے تئیں ۔۔۔ اتنہ ک وہ آزاد ہی کر خوار و دیوانہ ہوا

کیوں کر نہ ماری جا مراد پر فرہاد تیشہ رشک سوں ۔۔۔ شیریں خسرو کی کتہا کو جو میں افسانہ ہوا

از شوق ساقی نے دیا جس کوں شراب معرفت
یہ مست وو کہ ہشیار ہی کہ رند و مستانہ ہوا

جا زاہدان کوں دو خبر مسجد کے در پر جہو بکہ
تسبیح و خرقہ سیار اخدم میخانہ ہوا

دل جب سوں زلف و خال کا آشفتہ و شیدا ہوا
گر گر جنوں مجہ کار نے دیوانہ پیدا ہوا

یوسف زلیخا کا نہ تہا نام و نشان اخلق مین
میرا دو موہن لعل کا تب عشق مین رسوا ہوا

مجنوں صفت آزادہی نیک و بد سوں خلق کے
جو عشق مین لیلا کے ہر در بدر رسوا ہوا

پہنچا بلکو لے یک نمط وہ منزل مقصود کوں
جو عشق کے رہ مین قدم کہ سر ہو اگہ پا ہوا

سر پر کلہ رکہ فقر کے افسر کا دیکہا مرتبہ
جو بادشاہی چہوڑ کے خدام فقرا کا ہوا

پیر مغان کے عشق مین جن بیخودی کا مے پیا
گوشہ پکڑ میخانہ مین عالم سوں بے پروا ہوا

اس میں طریقت کے بچن ہمجان کر شوں صابرا
دفتر کو دو رکہ زہد کا دل طالب سہبا ہوا

ہو

اس شمس رو کے نور سوں پیدا دو جگ سارا ہوا
روشن کہو نکہت کے جوت سوں مہر و مہ و تارا ہوا

دریا مین جس دن نوں پڑا سایہ سجن کے زلف کا
ہر موج تکرا ان کہار کہا خوش عنبر سارا ہوا

کہو نکہت کے بدلے مین چہپا پس روز سوں ماہ رو
دل عاشقاں کا گل کیا انکہیوں مین اندہیارا ہوا

کل رات دل ڈر ڈرا تہا بعض مین کاکل دیکہ کے
ہر تار او کاکل مین ہیبت یک اژدہا کارا ہوا

کیوں چاین پاوی رین دن ہجر کے جوانب پہ سوں
ہر چند سہ بکہ مین اپر ہجران کا دکہیارا ہوا

وہ گلبدن جب سین ملا کانس مین جا اغیار سین
جوں لالہ غم کا داغ کیا دل جل کے انگار ہوا

دیکھ دیکھ مجلا کا انجھوں کرنا ہے تہ یاد / جیوں طفل مین کیوں جہت کر جو طفل بیچارا ہوا

جب سٹک سیجن بھرنے لگا غم کا سپارا صابر / دل شوق رنگ سوں سیتے پارہ ہو ہر پارہ سیپارہ ہوا

ہو

تیرا رکھیو نکہت کے جوت سوں خورشید اجیالا ہوا / کیا داغ دلمیں عشق کا مہتاب در ہالا ہوا

بانکے نین کے تیر سوں دل عاشقاں کے جا لگی / ظالم نگہ کے بھال سوں ہر کیا دل پہنر الا ہوا

میری چند رمکھ لعل کے آگے جلی تن شمع [illegible] / مجلس میں آخر شمع بر اس کا بچن بالا ہوا

کل رات دل کے جوش سوں انجھوں کا انداز چشم سوں / آتش رخ اکستاں کا عنبر دریا ہوا نالا ہوا

تجہ سوں رقیب بحیا کرتا اگر ہر بات میں / آ پاس میرا من ہرن بولا اذ ذوالا ہوا

پروانہ جل بلبل شوق سوں جا شمع کے برہن کو / معشوق عاشق مل کیے دونے کا رو کالا ہوا

پیر مغاں کے عشق میں جن بادہ مغشی پیا / [illegible]

موتی انجھوں کے جگر الفتوں سیتی مجھ دامن [illegible] / جب نے غمزہ ہو کے نام کہنہ سمن ہو اماں ہوا

ہر آہ و نالا صبا کا [illegible] سحر جوں بہجر میں / دشمن کے چشم در دل او پر ناوک ہو بھالا ہوا

چند رمکھ کے عشق سوں جس دن سوں دل خیران ہوا / ہر ذرہ جنم نور سطر خورشید نور افشان ہوا

ہے سرخ روئے رنگ اسپ خوباں میں جا نسل ابرو / جو جگمیں بخت جیز سوں کا ہی جشنا گریاں ہوا

لالہ نے غم سوں داغ کھ دل پہ جگر خوں کیا / جس روز سوں وہ گلبدن ذوالقرنین نام ہوا

متن کے مالا دیکھ کر موا [illegible] نوا رب / [illegible]

مجنون ہوا وہ عشق میں مرشد بنا جن بیک کر کہا — ہر دو نوبلے کے نمط بن بن میں سرگردان ہوا
اس زلف میں جا گھر کیا دل نے کہ جمعیت کری — آشفتہ یک یک پیچ سوں یوں بیسر و سامان ہوا
میری نظر سوں جن دکھا جلوہ سجن کے حسن کا — از شوق آئینہ صفت کہ محو کر حیران ہوا
در عشق بازان زندہ ہیں نام اس کا صابر درجہاں — جو منہ ہرن کے نانو پر از شوق جان قربان ہوا

ہوا

جس کوں کشش سوں نت طواف حرم ہوا — چل سر سوں بات کہات میں ثابت قدم ہوا
پہچانا جس نے بادہ کشان کے امام کوں — جام جہاں کے حقیقت سوں جم ہوا
سرو روان کا دیکھ چمن میں خرام ناز — خجلت سوں قد نہال و صنوبر کا خم ہوا
مصحف جمال جس نے پڑھا خط و خال سوں — اس کے نظر میں نقش جواہر رقم ہوا
تصویر کھینچ چاند سے مکھ کے دل اوپر — مانی نظر میں خلق کے روشن قلم ہوا
گل برات ہر نفس کہ بھرا دل نے بیو بہت — انکھیوں میں خشک و کام و دہان بیچ سم ہوا
صابر ہوا ہی دولت باقی سوں کامیاب — آزاد جو جہان میں زجاہ و حشم ہوا

ہوا

جب ان دو کلیز میں باغ میں پنہان ہوا — غنچہ و گل کا ز شوق چاک گریبان ہوا
بادہ سوں بھر سا قبا گشتے مستے پلے او — جوش میں گلزار دیگر ذنہ کا طوفان ہوا
چاند سے مکھ کے زکات مجھ کو غم درش ان دیکھا — حسن کے نگری میں توں سرور خوبان ہوا
زلف کے لٹ کا خیال جس کے نظر میں بسا — دل کے گرفتاری سوں حال پریشان ہوا

عشق مین آکے برا بلبل و گل کے نمط　　جب سون تون غنچہ دہان باغ مین [illegible]
چاند سا مکھڑا او کیا جس نے تیرا بھر نظر　　آئینہ سان شوق سون تیرے لا و حیران ہوا
تجہ لب یاقوت کے نرم رنگ لعل یمن　　غوطہ خونابہ کہا سنگ مین پنہان ہوا
میری انجھون کے گہر شوخ کے کانون دیکھ　　دُرِ عدن کا بہا شہر مین ارزان ہوا
فقر کے دولت نصیب جس کے ہوا صابرا　　ملک قناعت مین وہ حاتم دوران ہوا

هو

لالہ سان دل ز شوق داغ ہوا　　سیر کون مردمان کے باغ ہوا
کب صبا آئے زلف مشکین سون　　کہ معطر دل و دماغ ہوا
جلوہ گر عشق دیدہ و دل مین　　آئینہ خانہ کا چراغ ہوا
تس کے اغیار کے بچن موہن　　پاکبازان سون جدا ہوا
جس نے پو بادۂ مغان صابر　　مست از نشہ فراغ ہوا

هو

دل میرا صاحب کمال ہوا　　عاشق حسن لا یزال ہوا
گلبدن کے قبا سنہری دیکھ　　آئینہ سا رخ زرد و لال ہوا
کیون نہ دی بوسہ نقش پا اوپر　　سایہ سان جو سجن کے نال ہوا
زلف کے لٹ سون جب سون باندہا دل　　گل مین آشفتہ کے کا بال ہوا
جس چمن مین چلا وو سرو روان　　تازہ تر گل و نہال ہوا

جو کوئی بے عشق کے پھندی میں پڑا   پھر نکلنا اسے محال ہوا
صدف چشم سون انجھون ٹپ ٹپ   میری کامین موتن کا مال ہوا
پھر کے تفسیر خال و خط صابر   حافظ مصحف جمال ہوا

من ہمن جب سون پیو کا مسکن ہوا   پیو تب سون جان ہوا من تن ہوا
جن جیسے سمرن سجن کے نانو کے   بال بال اس کا جو دل درپن ہوا
خلق عالم سون ہوا بیگانہ دل   آشنا جس دن سون مرموہن ہوا
دل پریشان ہوتا ہے بار بار   کیا بلا اس زلف کا کامن ہوا
اس چندر مکھ کا تجلا دیکھ دل   مثل آئینہ نظر روشن ہوا
دیکھ لٹ کا زلف کا فر کیش کا   باندھ کے زنار دل برہمن ہوا
سب بدن کا چہرہ کان کے عشق میں   نو بہاری چشم دل گلشن ہوا

حسن گلفام کا نام خدا افزون ہوا   داغ کیا لالہ رخان کا دل حسد سون خون ہوا
سحر تھا اس چشم ظالم کی نگہ مین کیا بتا   جس کے یک غمزہ سون دل کا حال کوناگون ہوا
کیا جھلک تھی حسن رنگ آمیز کے نام خدا   آئینہ کہ سبز و کاہی زرد و گہ گلگون ہوا
راستی کے فن مین اس سرو رواں کا دیکھ ناز   باغ مین قد سرو اوس شمشاد کا موزون ہوا
جس کے بیدائی سجن کے عشق مین ہے ایسا خسید   دیکھ جنون کے راہ مین یک وادہ مجنون ہوا

اثر سیں یک کرن جو باہر نہ آوے راز دل ۔ کیا خبر اس کوں کہ حال عشق بازا جون ہوا
ہجر کے شب ماہتاب اندا بک دل آہ جس بہ سار ۔ ہر طرف مجھ اشک کا نالا ہوا جیحون ہوا
رنگ زر دعاشقان کا جن کیا نسبار خلاف ۔ عشق کے حکمت میں وہ لقمان و افلاطون ہوا

ہو

جس دن سوں نام دوست کا خاطر نشین ہوا ۔ جان کا قرار و نقش دل کا نگین ہوا
گل چہرہ کاں کے حسن کا نظارہ دیکھ دیکھ ۔ آئینہ میری شوق سوں خلد برین ہوا
لاوے صبا جو سنبل شبرنگ کے شمیم ۔ دل کا مشام تر زخم مشک چین ہوا
دہو یا نظر سوں صفحۂ دل سوں خیال غیر ۔ جس دن سوں کشف عشق میں عین الیقین ہوا
آئینہ کیوں نہ پاوے تجلا سوں روشنی ۔ روشن جو اس کے مکھ سوں زمان و زمین ہوا
میٹھی بچن سجن کے ولی سوں کہے صبا ۔ میرا خیال شعر سوں پر انگبین ہوا

ہو

دیکھ کہو نکہت کے جھلک خورشید نورانی ہوا ۔ چاند چندر مکھ اوپر از شوق قربانی ہوا
حسن آتشناک کے مرخن سوں ڈھل ڈھل کبوتر ۔ چہ ذقن یا سا کہیر میں یاقوت رمانی ہوا
سن کے تجھ لعل مسیحا کے صفت کوں نرم سوں ۔ سنگ کے دل میں نہاں لعل بدخشانی ہوا
حسن عالم تاب کا کب دل تجلا جھل سکے ۔ آرسی کا جس کے پرتو سوں جگر پانی ہوا
دیکھتا ہوں من کے درپن میں شعاع شوق کا ۔ چشم حیرت سوں کہ مو بن مونس جانی ہوا
فقر کے دولت سوں جس نے پر کیا دل کا نظر ۔ بوریا تخت و کلاہ فقر تاج شاہانی ہوا

سن ہرن نے اطر مجھ مرتبہ ... نہیں غرور ‌‌ — شوخ نین زان انکھ میرا درخشانی ہوا
خاتم دل پر لکھا جن اسم اعظم دوست کا ‌‌ — کشف اس کون سب ہر امر سلیمانی ہوا

ہو

وہ آفتاب طلعت جو بے نقاب ہوگا ‌‌ — آئینہ یک جھلک سوں از شوق آب ہوگا
جس وقت وہ چھبیلا باندھیگا تیغ ابرو ‌‌ — بانکی نین سوں یک ناز سوں عالم خراب ہوگا
عمر دوبارہ عاشق پاویں گے جو مسیحا ‌‌ — لعل لبش کہ از خط صاحب کتاب ہوگا
کاکل کا ناگہ مت کر آشفتہ چاند مکھ پر ‌‌ — دل عاشقاں کا ذمن میں در پیچ و تاب ہوگا
تجہ زلف عنبریں کے گر بس خبر صبا سوں ‌‌ — نافہ میں از خجالت خون مشکناب ہوگا
تجہ یا نین میں سرخ رو بے حاصل ہو دل کا اس کون ‌‌ — جوں پان تجہ لباں سوں جو کامیاب ہوگا
نیک چند مکہ سوں بخش جس جو دیکھو کا کبھی ‌‌ — حیران تیرا درس کا ہر شیخ و شاب ہوگا
مت بر طرف نظر کر تک مہر سوں وفا سوں ‌‌ — جور و جفا کا ورنہ فردا حساب ہوگا

ہو

جو عشق میں سجن کے صاحب کمال ہوگا ‌‌ — در بس کے شوق در پن ہر بال بال ہوگا
جو ابرو کے ہلالے دیکھی کا ہر شب سوں ‌‌ — ہر دن اسے مبارک اور ماہ و سال ہوگا
جس بزم میں چھپ کر مکھ کوں جلا بنے گی ‌‌ — کیا شمع کیا پتنگا محو جمال ہوگا
جس باغ میں چلی کا وہ سرو قد لٹک سوں ‌‌ — کیا سرو کیا صنوبر قربان چال ہوگا
جو زلف کے لٹاں سوں کلا باندھیگا دل اس کا ‌‌ — دیوانہ کلک سوں دل آشفتہ حال ہوگا

وہ دانۂ شہو ڈھیلے کا انجھو [illegible] پہ — نس نہ موتی بیک خاطر بہتر یکمال ہوگا

جو زندہ یک گھڑی کا نہ رہے نال صابر — ہر سانس اوس سکھن میں آبِ زلال ہوگا

ہو

تجہ زلف کے بہنور کوں پکڑ کوں سکیگا — اس زہر بہری لٹ کوں جکڑ کوں سکیگا

ابرو کے کمان کہنچ جو توں کہولے کا کہو نکہت — پلکاں کے خدنگ آ کے تہہر کوں سکیگا

ہیں کاتبِ قدرت خطِ یاقوت کے حیران — تفسیر تیری حسن کے پہر کوں سکیگا

تجہ چہرے کے رنگ دیکہ کلی شرم سوں بانکے — اس طرہ کے پیچ دیکہ اگر کوں سکیگا

ہے فتنہ گری کام تیری شوخ نگہ کا — غمزہ کے مقابل ہو جہگڑ کوں سکیگا

ہر موج ہے تجہ عشق کے دریا کے خونخوار — غیر از کشتیِ شوق کے تر کوں سکیگا

تا عمر ہے تجہ در کے بکہاری ہو رہیں جے — اغیار سوں ہر بات میں لڑ کوں سکیگا

توں سروِ خراماں [illegible] اکت کے چمن کا — تعریف تیری چال کے کر کوں سکیگا

صابر ہے تیری عشق میں مشہور و کے [illegible] — تجہ بن یہ میں دم عشق کا بہر کوں سکیگا

ہو

درپن ہو جس نے دیکہا دلدار کا تماشا — ہے نقش اسکے دل پر دیدار کا تماشا

کیوں عاشقاں رکہ سنری دربار کلزار کا — کب چہوڑیں عندلیباں گلزار کا تماشا

پائل تیری کے نوبت کبک دری سوں سنئے — جن دیکہا ہر لٹک میں رفتار کا تماشا

ہوکے طبیب مردم انکہیوں میں آکے گہر کر — تا دل نشیں ہو دیکہ بیمار کا تماشا

دل بیچ و تاب کھا کھا ہوتا ہی مجھ دلبر سن
زلفاں میں دیکھ بلبل رخسار کا تماشا

کر کر بنا عمارت دل غم کی کنہو اب
کو بے قبر بھول دیکھی معمار کا تماشا

شیریں بچن کوں دل دی فرہاد دوا شمار
اب شوق ہے کہ دیکھیں کہسار کا تماشا

تیری کہو نکہت میں دیکھی جو نور کا تماشا
خواہش کری نہ ہرگز وہ حور کا تماشا

کر دیکھنا تجلا پردے میں چاند مکھ کا
موسے کوں بھول جانا اس طور کا تماشا

ہر بال بال تن پر اس کا برقص آوے
سرمست ہو جو دیکھی منصور کا تماشا

میخانہ کے دراوپر کرتا ہی سجدہ کر کر
بہاتا ہی میکشاں کوں مخمور کا تماشا

والشمس کا تجلا واللیل بیچ دیکھوں
گر چاند مکھ دکھاوی دیجور کا تماشا

بیشک کہ رقص کر کر بخشے نسیم خرم
دکھلاوی گر مغنی تنبور کا تماشا

ترسم کہ ضعف ہووے دیکھ کوں طبیب صابر
ہجراں میں دیکھ دکھ کے رنجور کا تماشا

ب ہر مجھ نظر میں آیا کہ جب سن من ہرن میرا
ہوا ہی شوق سوں آئینہ حیرت نین میرا

ایکے نقش قدم سوں نونہال تازہ گلشن میں
خراماں ناز سوں ہوا اگر سرو چمن میرا

عجب نہیں گر لالہ کے جگر کا داغ مٹ جاوے
لگاوی ناز کا مرہم اگر غنچہ دہن میرا

نہ جاوا رہو وین نوجواں عشاق ہند میں
کہو نکہت گر کھول کے دیوے درس بعلی بدن میرا

شہید الفت ہے مزار اوپر جو کوئی آ کے مدد
کفن کہنہ چاک کر نکلے فد بوسے کہنہ من میرا

غزل

کلاں کے ناز کے پوشاک تن پہ چاک ہوا آ | لگا دو کرم سوں دیکھی اگر کلیجہ میں پیرا
زبس لالہ رخاں کے عشق کا مجہ دل کوں ہے حسرت کا | ہزاری باغ داغستاں ہوا ہی تن بدن مرا
مزہ آوی شکر پاروں کا اس کوں شعر میں پیارا | جو سمجھے میٹھے مضموں سوں زبان شعر میں پیچی مرا

ہو

ہی عشق سوں شگفتہ مجہ دل میں داغ میرا | جوں لالہ کے نظر میں روشن چراغ میرا
کاکل کے لٹ میں جب سوں دل نے کیا بسیرا | ہی مشک چین سوں خوشبو نسرین دماغ میرا
نظارہ گلرخاں کا بلبل ہمیں دیکھنا ہوں | آئینہ خانہ دل کا ہی سیر و باغ میرا
شہلا نین کے وہن میں کیوں محو دل نہ ہووے | پر ہی ز نرگستاں سب باغ و راغ میرا
ہجراں کے درد و غم سوں ہوا بسکہ ضعف حاصل | چشم ہما نیا دی ہرگز سراغ میرا

ہو

مکہ تیرا کعبہ و حرم دستا | تل تجہ اسود ہی صنم دستا
تجہ ہلال ابرواں کوں دیکھ ز شوق | ماہ نو عشق باز کم دستا
باغ میں تجہ لٹک کے چال آ کے | قد شمشاد و سرو خم دستا
دیکھنے منہ ہرن کے درشن کا | غنچش کے زندگی کا دم دستا
سبز تجہ پر مصحف رخسار | خط یاقوت کا رقم دستا
گل خورشید کے شگوفہ پر | پیچ سنبل کا محترم دستا
مکہ دکھاوے ہی چاند سا تجہ مکہ | ارتب پر تیرا کرم دستا

کہا کی حال اپنا صابر / تجہ بن دل اسیر غم دستا

دل عشق میں تیرے شاد دستا / ہر کار میں بامراد دستا
کبہو نکہت کے جہلک مین خال مکہ کی / خورشید کا خانہ زاد دستا
تجہ میٹہی بچن مین ای شکر لب / از قند و شکر سواد دستا
اغیار سون عاشقان کا فی الدن / ہم جہگڑہ و ہم فساد دستا
سالک کے نظر مین ملک فانی / سرمایۂ گرد باد دستا
دو دن کی بہار زندگی مین / در بلبل و گل جہاد دستا
مینوش کا در جناب ساقی / صد شکر کہ اعتقاد دستا
صابر ہی تیری جفا سون خورسند / ہر چند جفا زیاد دستا

تیرا مکہ کعبہ ابرو قبلہ تل اسود حجر دستا / لب اور رخسار تیرے برمین صفا مروہ کا در دستا
نگہ تیری ہر اگر پڑتی ہے کیمیا خالص / وجود قلب مجہ دل کا تیرا رحمت سون زر دستا
کرشمہ سامری از غمزہ سحر و غمزہ جادو / ہر اکر نین تیری فتنہ و تونے کا گہر دستا
مہکہ ادپر جہوکی کاکل کو نرکہ یا ہر بطبہ کہکو / تماشا دیکہہ دریچ ہی کردر عقرب قمر دستا
تیری ابرو اور مسی شکرپارا بچن تیری / کہ ہر میٹہی تبسم کا بیان شیر و شکر دستا
ہو ہی بال ہر یا مور کی منہ کان کا ہی سبب / کہ تجہ نازک میان مین ہیچ کہا کہاں کمر دستا

محبت کے تجلا سون لگا زیب نشین ہر دل لعابد | نہین ہین جلوہ ہر ذرہ خورشید نظارا ستا

ہو

چندا رہیکہ کے تجلا سون مجہے نور خدا دستا | سجن کا حسن روز افزون بچشم حق نما دستا

تیری زلفان کے لٹا شفقہ چہرہ ہوئے ہر ہیکہ | نجہی ہر جلوہ ہین واللیل و والشمس الضحیٰ دستا

ترا مہکہ دیکہ ہوئے کعبہ مجہہ کون یاد آتا ہے | کہ محراب نے وابرو ہین تیری مروہ صفا دستا

کہان آرام آوے دل کون سینے ہین کہ ہر لخت | پرے ہین بلے کا تجہ کا کاکل ... اژدہا دستا

... ہین ہین یکہ کشتی جو آئے ہر بلا طمہین | بہرہ کے بحر نیہ ہر موج نالہ ناخدا دستا

سنان آدہ پر مار تا ہے دل لوہو ر درد | نہ تہا اس وقت پر کوئی حافظ بنہ کربلا دستا

قیامت ہوئے بر پا کربلا ہین آہ و زاری سون | لوہو ہین شہیدان کون جو تجہہ بن خدا دستا

طبیبان کا کہان محتاج ہوئے دل میرا الہٰی | کہ مجہے کہنے دردا نکہیون کے دوا خاک شفا دستا

ہو

نام خدا چندا رہیکہ ممتاز ہی سراپا | خوبی ہین حسن و خوبی سون اعجاز ہی سراپا

کب اس کے کہر ہین شوخی سون تہر تا ہے | چہچہ چنچل و چہبیلا اور ناز ہی سراپا

تجہہ لب کا مسیحا کیون معتقد نہووے | جان بخش حرف تیرا اعجاز ہی سراپا

تجہہ چشم کے نگہ سون دل کیون نہووے زخمی | ہر ناز و ہر کرشمہ انداز ہی سراپا

ہر بال بال تن پر کیون رقص ہین نہ آوے | خوش نغمہ مطربان کا آواز ہی سراپا

آشفتہ دیکہ کاکل دل بیچ کب و تاب ہے | کیون کر رہے سجن کا ہمراز ہی سراپا

ہجراں کے بہ کیے میں تنہا نہیں ہوں شاہد — شوق وصال سرود دم ساز ہی سراپا

۵۶

کیا کہوں دل کون کہ تجہ زلف پریشاں نہیں آ — سر و ساماں کو لہ تجہ بے سر و ساماں نہیں ١١

ذرّۂ عشق نے کر دل کون تجلّا سوں نہال — گل خورشید ہوا دیدۂ حیراں نہیں ١١

بلبلاں کے نظر بد سوں اگر چاہی اماں — بوی گل ہو کے میری دل کے گلستاں نہیں ١١

ارسی دیا کہ تجہ زلف کا شید اینہ ہو — مہ و خورشید مہ حسن لئے شبستاں نہیں ١١

کیوں نہ دل خلق مہ نو کوں زخوبی عزت — کہ چھپیا شوق ہو قمر تیری گریباں نہیں ١١

تجہ لب لعل سوں ڈھل ڈھل کے عرق نام خدا — در و یاقوت ہوا چاہ زنخداں نہیں ١١

تجہ بناخم نے عجب دھوم مچایا ساقی — شیشہ و جام کوں لے مجلس رنداں نہیں آ

محتسب رنداں سوں نکر کبر میں بلائے زاہد — جنگ کر شوق سو میخانہ کے میداں نہیں آ

شوق کریہ کہ ہووے سر مغاں کا محرم — یوج ساقی کے جزن زمرۂ مستاں نہیں لا

کب نلک مدرسہ میں گوشہ نشیں رہوی کا — بل کے رنداں سوں کبھی بادہ پرستاں نہیں آ

اج ہی بار جو اہر کا سجن کوں خواہش — ای انجھوں لعل ہو مجہ چشم در افشاں نہیں ١١

درس کے شوق سوں مشتاق کہاں منتظر ہے — نکہ کیت چھو کبھو نکہت کہو لے احساں نہیں لا

ملک دل زیر و زبر زلف نے کر چین نو خطا — خبر فتح سنا نے ہی تیری کا نہیں ١١

ای مغنی تیری سارنگ سوں ہو آج ادا — بو سلیم ساز سوں داود کے الحاں نہیں ١١

رقص کا دیکھ تماشا اب چو دس کون کر ماہ — خوش کناری ہو لگا شوخ کے داماں نہیں ١١

صبا بو اطرح کیا ہون زخوشی دیوان نو — شعر برجستہ اگر ہی کہو دیوا نہیں

کس نے کہا کہ ناز یکے کہر اتا چمن مین — مانند بوی گل میری دل کے سمن مین

مارا ہی لاف شمع کہر اتا کو لگت کو نہ کہول — ای چاند مہکہ نا زوادا انجمن مین

تا زندہ ہو ہو تیرا اوپر جان کرین نثار — جون مایہ حیات شہیدان کے تن مین

بو می بہشت تجہ مین ہی ای خاک کربلا — دل کا مشام کرکے معطر کفن مین

تا کے رہی کا زلف مین آشفتہ وار اسیر — ابدل وطن کے یاد کہر کرکے تن مین

ہی خضر معتقد تیری معجز کلام کا — جان بخش لعل سون جو مسیحی ہی سخن مین

کر شوق ہی کہ سیر کرے دل کا لالہ زار — جون داغ مردمان یکہ نظر سون نین مین

آزادہ کی نہ خو ہی ہی قمر صفت ز شوق — صابر ز عشق سرو روانہ رسن مین

٦٠

جب سون بندہی دل تیری زلف شکن مین جا — کہر دور بسر کیا ہی قدیم وطن مین جا

سن آب ورنگ تجہ لب یاقوت کا ز شرم — در چشم سنگ لعل ہوا خون یمن مین جا

تیری کہو نکہت مین دیکہ جہلک آفتاب کی — چہپتا ہی ماہتاب بعل مین گگن مین جا

ہر ماہ نو ہلال ہو نکلی ہی در فلک — جس دن سون شق ہوا ہی قمر پیرہن مین جا

رس صبح لے پہول پہول کا بس گلستان سنگ — بہنورا ہو دیکہتا ہون تماشا چمن مین جا

لذت ہی یک جام [illegible] ذات لے شوق سون — کرتی ہی رقص روح شہیدان کفن مین جا

شاہ رسا ہوں نافہ سوں ہند سوں   تجہ تجہ پہ دہوم پڑی ہی دکہن بہ

ای مند بہار چنچل سنگار بنانے جا   کہو نکہت کے جہلک نچی چند کون چہپانے جا
درسن کے بکہار ہیں دل دان امتوں کوں   اس حسن کے دوکان سوں کچہ دہرم کہانے جا
نوبت شہ خوبان کے لازم ہی کہ جہنکار نے   اس راہ سوں کراوی پایل کون بجانے جا
جب تک نہ ہیں تجہ کوں پلکاں نہیں لاگیں پکے   انکہیوں نہیں جو نور آگے پتلے کون منانے جا
ہر زلف کے لٹ ہیں پر آشفتہ دلاں کے گہر   مٹ ط کے تہوں سیں مت پیچ کمند پانے جا
پلکاں کے سنانوں سیں کرتا ہر جگر زخمی   اس غمزۂ جادو کون انصاف سکہانے جا
تصویر صفت انکہیاں ہیں محو تیرا رہ ہیں   تک جلوہ کرا کر دیدار دکہانے جا
انجہوں کے میرا موتیے خوش قیمت ویکتا ہیں   نوتار کے کر مالا جہنوں کوں لگانے جا
شاہ رکے خبر لینا ای شوخ بہلا ہیکا   کردن کوں حجاب اوی ہر رات کوں انے جا

کہو نکہت کون انت مصحف رخسار دکہا جا   خوش نو خط باذوت کے تفسیر بہرا جا
تجہ راہ ہیں تصویر صفت محو نظر ہے   جوں نور نظر حسن کے جہلکار دکہا جا
ڈس ڈس کے لبیت دل کون کیا زلف نے بیتاب   منتر مجہی کچہ سانپ کے کاٹنے کا سکہا جا
کرن کہل تجہی انی کے رخصت دیوی ناز   ہر رات کون سپنے ہیں میرا انکہیوں ہیں جا
امینہ دل ہے کی تجلا سوں ہی خالی   کر جلوہ وجہہ نور خدا اس ہیں سما جا

جب لگ نہ ہووے مجھ کوں درس دان بجا لیا   گر ناز سوں سو بار کہی منع کر کے جا جا
ہی ملک فنا ہیچ غنیمت دم باقی   توفیق اگر یار ہووے دہرم کما جا
حاتم نہ رہا جسم نہ رہا نیک رہا نام   دو دن یکے کمائے ہیں جگہو نام رکھا جا
گر آوی گدایان طرف ای خسرو خوبان   کہو نکہت یک نقد نگہ ہی خیر دلا جا
تجہ درس بنا دہندہی قصاب کے نظر ہین   تک اپنے چرن کا دیکے یہ خاک لگا جا

نظارہ کر کے رخ گلعذار ناز و ادا   ہوا ہی شوق سوں درپی بہار ناز و ادا
نہال داغ محبت کوں پرورش کر کر   بخون دل ہی نظر لالہ زار ناز و ادا
لٹک سوں سرو رواں یکے نہال گلشن کر   کہ کل ہی سرو ہی امیدوار ناز و ادا
نگاہ و غمزہ دیکہ شوخی ریت دل کوں زخمی کر   کری ہی زلف سوں موہن شکار ناز و ادا
کرشمہ شیشہ و میخانہ چشم و گردش جام   نگہ ہی ساقی دل زخمہ دار ناز و ادا
کہو نکہت میں دیکہ خط و خال کے صفحے کوں   لکھا ہوں دل یکے او پر یادگار ناز و ادا
بنیک نظر ہی جو اینہ صابر اثور سند   کہ چاند مکہ کوں دکہاوی نگار ناز و ادا

قتل کر کر کے دلربا کے ادا   جیو بخشی ہی خوش ادا کے ادا
شوخی و ناز و جھنجلاہٹ میں   فتنہ ہی من ہرن پیا کے ادا
غرق حیرت ہے چشمۂ آئینہ   دیکہ دلدار با حجاب کے ادا

خوب رویاں کے غفلت سے حیران — سن کے اس شوخ پر دغا کے ادا
درد سر کا علاج ہی صابر — دلبر صندلی قبا کے ادا

کیا قیامت ہی چین جبین کے ادا — آفت جان ہے نازنین کے ادا
من کا کرتی ہی شکار جیوں شاہین — نگہ شوخ شرم کین کے ادا
دل کون لیتی ہے سانپنی ہو ہو — ہر گھڑی زلف مشکچین کے ادا
دل مشبک کری ہی پلکان سین — غمزۂ شوخ دل نشین کے ادا
دل کون کرتی ہی برہمن صابر — ناز گر کے بتان چین کے ادا

۴۴

جس نے دیکھی ہی من ہرن کے ادا — مج جون آرسی ہی سر تا پا
جلوہ کر دیکھ چاند مکھ کے جھلک — شمع فانوس میں چھپی ہے جا
لال تجہ لعل لب کے سرخی سون — غرق در خون دل ہی صبح و مسا
سرخ روئی سون مکھ دکھاوی ہے — بوسہ تجہ پگ کون داد رنگ حنا
آئینہ خانہ دل کا روشن کر — آئے مج چشم میں جو نور خدا
شرم سون گل جو ہے ہیں گل گل آب — دیکھ گلشن میں تیری سرخ قبا
تجہ او رخ سم دلربا ہے سب — ناز و حسن و وفا سون نام خدا
دل کو شگفتگی کے تاب نہیں — زلف مت دی بدست باد صبا

دل ہی مشتاق جرعۂ ساقی — از مئے عشق بیخود و سرمست

صابر اپوچ باب میخانہ — آج سرشار و مست جوں بجا

ھو

عشق نے مجھ کوں عطا کر رنگ تاثیر طلا — قلب میرا از رکیب از شوق اکسیر طلا

رعد و آتش جمع کر کر روح کر قائم بخار — کشف ہے وہی تا بجھی اسرار تقریر طلا

درد سر بن کیمیا میں اس کنے کچھ حاصل نہیں — جو ہو وے اگستاہیر حیران ز تدبیر طلا

حرص کر سونے کا کھوے عمر بیجا کیا کیس — خواجہ ہی از شوق دل در بند زنجیر طلا

جو بنا یا سب گیت جگ میں دوبونے کے ہوس — ہی دو رزیر ان کے دل پر نقش تصویر طلا

خاک سے ان کے نکالا مہر سوں اکسیر زر — اسم اعظم ورد ہی جن کو [illegible] نسخہ طلا

زرفشانی دیکھ موہن کے قبا بوٹہ دار — کج رہا ہی ار سی یکان میں تحریر طلا

سر شہیدان نے رکھا اس کے قدم پر شوق سوں — ما نہہ ہیں لیکر جو آیا شوخ شمشیر طلا

زعفرانی دیکھ ہمکہ پر عاشقاں کے رنگ عشق — بو الہوس ہیکار زفکر خام تخمیر طلا

طالب دنیا کنے جز حسرت نہیں حاصل ز زر — کیا ہوا سورت کے کہیں ہے لکھو کر طلا

عاشق مولا کنے صابر شگفتہ کب کر سکے — کیا طلا کی کیمیا کیا مرشد و پیر طلا

جب سیں ہوا ہوں دلبر غمخوار سوں جدا — دل ہے ز جان و جان ہے تن زار سوں جدا

کیوں نالہ سوں جگر نکری چاک عندلیب — وقت شگفتہ ہی گل و گلزار سوں جدا

آشفتہ ہے نسیم و بہار ابھی چمن چمن ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ت یہ ہوے زلف سنبل تار تار سوں جدا
ڈھل ڈھل سرشک کیوں نہ ہوویں غم سوں جگر ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ہوتا ہی جب چشمہ کہ یار سوں جدا
پلٹتا ہی ہر کلی میں بکولا ہو رات دن ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ جو ہی نکار یک دروود بار سوں جدا
اس کے نظر میں نیر ہو لگتی ہی چاند ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ چودھیں کے شب جو ہی سو رخ یار سوں جدا
غم کے اگن سوں داغ ہی ہر رات جوں پتنگ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ جو مثل من ہی شمع رخ یار سوں جدا
صابر کبھی نظر نکروں مہر و مہ اوپر ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ کر یار ہو وی دیدہ بیدار سوں جدا

ہوا ہوں جب سوں ازاں ماہ دل پسند جدا ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ہمکہ ہی داغ جدا غم سوں جان سپند جدا
پڑی ہیں بسکہ جدائی سوں درجگر پر داغ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ جو نے بنا کر جدا دل پہ بند بند جدا
خبر سنا او ہنا صبح کہ میر بستان کا ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ کر دہی سبحہ جیند ا مبکہ دیں پند جدا
بچن نہ شہد و شکر سن کے اس کے شیریں تر ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ کلی نبات جدا شرم سیتی قند جدا
چرا نہ شیفتہ ہو وی دل کہ سبزہ خط اوپر ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ کھلا ہی زلف کا پھندا نپٹ کمند جدا
نچا و باغ میں ای نونہال قمری کے ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ نظر لگی کہ جدا سرو کے گزند جدا
لٹان دو زلف کے مکھ پر جھلکے درین دیکھ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ کہ شامیں زہرہ جدا جلوہ ہی چند جدا
تجھی ضرور ہی صابر کا آکے دیکھ توبھی ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ کہ ہنوا ہی جدا تیرا درد مند جدا

تیری مکھ اوپر نقاب سرخ ہر دم بولنا ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ اکے تیری چاند کی دستی مثل یوں

نازسوں تجہ چشم کے سب کہہ ہیں وو مستانہا ۔۔ غمزہ کوں لازم ہو شوخ و چنچل بولنا

میٹھی بچن تیری سوں خشک دسیہ نبات ۔۔ مصری و قند و شکر بھول سل بولنا

غنچہ صفت نا بکی ہنگ رہی کا خموش ۔۔ اج اگر ہی حجاب مجہ سوں توں کل بولنا

توں ہی بہار نظر چشم کے گلشن میں ۔۔ خوار ہوا غیار سوں خوش نہیں لب بولنا

عشق کے پرتو پری جب سوں دل و جان میں ۔۔ نور نے روشن کیا دل کا کنول بولنا

مطرب خوشخوان سخن گہہ ساز حسینی میں اج ۔۔ صابر سرمست کے تازہ غزل بولنا

گر نہ رخاں کے خوبی حسن کے نازک نا ۔۔ ہی رب عاشقاں کے جلوہ نیاز کرنا

کرنے ہی تازہ دل کوں خوش عشق کے نواکوں ۔۔ واجب ہی وقت گلہا بلبل سیں ساز کرنا

فتنہ کا پھول ہر کہ رکہہ رکہہ پھرنی ۔۔ فتنہ گری کا سیکہہ دروازہ ناز کرنا

جس انجمن میں ہو وو شمع عاشقاں کوں ۔۔ لازم ہی جن پتنگا دلہا کہ

نام خدا کمر تک کاکل کے چھوٹ لٹ کوں ۔۔ لے یاد سلسلہ سوں عمر دراز کرنا

شاہین نگہ سوں دل کا گر بچ رہی کبوتر ۔۔ شوخی کے دیج سکہہ کی غمزہ کوں باز کرنا

کبو نکہت تلے چھپایا کے محراب ابرواں کے ۔۔ عاشق کی امت قضا کر وقت نماز کرنا

میخانہ کے دراو پر بیٹھو ذہر ای صابر ۔۔ پیمانہ دی دہ ساقی دل سرفراز کرنا

توں ملک دلبری میں ہر شہ و ناز گویا ۔۔ عاشق تیری گدا ہیں ہم جان نیاز گویا

تک دیکہ ارسی مین اشفتہ چاند مکہ پر — ہی شمع کی نشانی زلف دراز گویا
تجہ ہاتہہ کیون نہ دیوین من بے بہا اپس کا — توں عاشقان کے خاطر ہی دلنواز گویا
مہ طلعتان کے صف مین چہاجی ہی تجہ کون خوبی — توں شاہ کے کرم سون ہی سرفراز گویا
مطرب کا آج نغمہ کرتا ہی مست دل کون — لبریز ہی ز نشہ ہر تار ساز گویا
محراب ابروانمین دل باندہتا ہی نیت — ایا ہی عارفان کا وقت نماز گویا
اس سنگدل نے نرمی پکڑا ہی نالہ سن سن — مجہ آہ نے کیا ہی اہن گداز گویا
کاکل کون دیکہ صابر دل ہیچ کہاوتا ہے — موہن کے کان مین کچہ کہتی ہی راز گویا

ہو

پہر زلف کے لٹ سون دل ناشاد نہ ایا — کیا صید ہوا جا کے وطن یاد نہ آیا
کب رام ہووی اس کے فسون سون دل شیرین — جو عشق کے دہندی مین جو فرہاد نہ ایا
تسخیر میری دل کے کرا غمزہ جادو — وہ سامری وقت کا استاد نہ ایا
مجنون ہوا دل شوق سون در حلقہ طفلان — کیا فایدہ وہ طفل پریزاد نہ ایا
مشتاق کہری جان بکف از شوق شہادت — بر قتل کمر باندہ وہ جلاد نہ ایا
اس شوخ کی دل مین نہ کیا آہ نی تاثیر — یا سن کے میرا نالہ و فریاد نہ ایا
کب سیر گلستان سون کہلی دل پر اصابر — تجہ نال کر زیب گل وشمشاد نہ ایا

گلزار مین پہولون کے مجہی باس نہ ایا — وہ غنچہ دہان ہنسکی جو مجہ پاس نہ ایا

پلکاں نہ لگیں رات کوں تا صبح نین کے | دی وعدہ درسن جو مری اس نہ ایا
دل زلف کے بہچری میں پب جا کے وطن کر | کیا زہر بہرا ڈنک سوں وسواس نہ ایا
عناب لب و سیب ذقن داکھنے دو دادو | کر تخم بنفشہ وانس مس نہ ایا
دل سنبل و ریحاں کے بہا میں دیا صاحب | سوداگری عشق کا اجناس نہ ایا

۹۶

گلزار میں سمن رو میرا نظر نہ آیا | گہر سوں وو زیب گلشن شکار کہ بر نہ ایا
ہی نور چشم عاشق دیدار مہ رخاں کا | وہ چاند ہلکہ کہو نکہت ہرن سوں چودس میں پہدر نہ آیا
جس عشق سوں ہی دل خوں اور داغ دیدۂ تر | پہر دیکھنی ہزارہ وہ سیم بر نہ ایا
ظالم نگہ کے پلکاں ناوک سوں تیز تر ہیں | دل عاشقاں کا او غمزوں سیں بر نہ آیا
جو میکدہ کے در پر گرتا ہی بادہ نوشی | وہ مست و بیخبر ہی اس کا خبر نہ آیا
جو عشق کے گذر میں ثابت قدم نہ ہوا | منزل تلک سلامت از بحر و بر نہ ایا
درسن کے شوق ہر لب جاں ہوں کہ یار اوسے | جاں رنش چلنے دلبر مجہ مراد بر نہ آیا
آشفتہ گاں کے صف میں جن دل لگا نہ تھا ہو | جو زلف کے پہندے میں سدہ بدہ بسر آیا

۹۷

دل موہ کے بہر نہ جہہ سیتی دلدار نہ آیا | کر عہد وفا شوخ جفا کار نہ آیا
جوں آینہ مشتاق رہا جیو درس کا | گذری دن وو وہ دولت بیدار نہ آیا
تہیں صبح تلک محو جو صورت مر تکیہ | کل رات سوں دی وعدہ دیدار نہ آیا

عاشق کا شگفتہ نہ ہوا دل زتماشا
تا غنچہ دہن سیتی بگلزار نہ آیا

کیون تازہ ہووی سیر چمن سون دل بلبل
در جلوہ گر اس کا گل بے خار نہ آیا

کیا دست و گریبان ہوا جون شانہ صبا کون
اس زلف کے لٹ سون کو درار نہ آیا

صابر وہ خماری بصف بادہ کشان ہے
جو میکدۂ عشق سون سرشار نہ آیا

کہربا ہے رنگ میرا ہی بعشق دلربا
دلربا کرتا ہی خوش عاشق کا رنگ کہربا

حسن و خوبی تجھ اوپر ہی ختم ای آرام جان
جان کا ہی آرام تون از خوبی و ناز و ادا

چاند مکھڑا تیرا ہی کہو نکہت میں تجلا ہی آج
آج کہو نکہت کے تجلا چاند مکھڑا سون دکھا

واز جون لطف تیر ار دیکھن ہین از شوق نین
نین ہین تجھ درس کہنے حیرت اوں از شوق وا

کیمیا ہی عاشقان کون عشق پاک مہ رخان
مہ رخان کا عشق ہی اکسیر و درس کیمیا

مہ وشان میکدہ لبریز مستی کا ہی جام
جام می پیر مغان کے عشق سون ہی مدعا

خوش نما مہ طلعتان کے گلمین ہی موتین کا ہار
ہار ہی زمزم خدا چند رکھی کہنے خوش نما

بی بہا ہی صابر العلو نین میرا من ہرن
من ہرن کا کیون نہووی حرف دربی بہا

جھلک سون تیری ای مہر جہان تاب
زخجلت شمع گل گل کے ہوی آب

ہوا ہی عشق مین آئینہ رو کے
میرا دل بیقراری سون چو سیماب

تیرا انکھیا نمین جب سوا پرتو عشق
دکہا ہر ذرہ خورشید جہان تاب

میا سوں مہر سوں ہجرا نین ادیکھ کہ تجھ بن زہر ہے مج کوں خور و خواب

تیرا مکھ کعبہ ہے تل حجر اسود ہو قبلہ پاس ابرو ہیں چو محراب

تیری بانکی نین یکے ناوک ایگے نشان رکھتے ہیں دل از شوق احباب

درس یکے شوق جوں تصویر صابر نظر ہے محو و دل مشتاق دریاب

تیری مکھ اوپر زلف کیا پیچ و تاب دکھاتی ہی ہر گوشہ میں ماہتاب

ہوا جب سوں دل روشن از نور عشق نظر آئے ہر ذرہ ہی آفتاب

دکھاوی کبھو نکہت کھول کر جا نہ مکھ ہوویگا شمع خجلت سیں گل گل بی آب

زمستی تیری نین سرشار دیکھ نہیں بہولتا میکشاں کوں شراب

مکھ اوپر دو سنبل کی لٹ چھوڑ کے گلستاں کوں خوشبو کرا از مشک ناب

چہ ظالم نگہ تھی تیری رس بھریا کہ دل کوں کیا محو و بیخود خراب

کبھی بوسہ پان یکے دی زکات کہ ہووی شکر خند سوں کامیاب

رہی دل میں صابر یکے یہ آرزو چندر مکھ نہ دیکھا ترا بے حجاب

تجھ حسن کے جھلک کوں نظر کر گئی آفتاب روشن کری ہے دیدہ و دل اور آفتاب

مشتاق کر نہیں ہی تیرا درس کا زشوق کیوں سایہ ہو کر آ ہر تیرے پگ پہ آفتاب

دنیا میں دیکھ جوت تیری مکھ کی ہر صباح جوں موج کیا و تاب ہے زدل پکڑ آفتاب

چوتہی فلک مین خسرو خاور ہوا ہی جا ۔ تیری چرن کی خاک کون کر افسر آفتاب

جس دن بچشم شوق نہین دیکھتا تجے ۔ ہوتا ہی شبنم کی انکہ اوپر اخگر آفتاب

تجہ مصحف جمال کی تفسیر ہی ز نور ۔ خوش حسن خط و خال کا ہی دفتر آفتاب

کہو نکہت اٹھا کی مہک کا تجلا کے ۔ تا ذرہ وار ہووی تیرا چاکر آفتاب

تک دیکھ آرسی مین کہ تجہ مہک ہی ۔ جوں پارہ لرزتا ہی کہرا تہر تہر آفتاب

مہک تیرا در نقاب نہان دیکھ جوں ۔ ہی سینہ داغ دیدہ بخون تر کر آفتاب

کر صد ہزار چشم سوں تجہ پر کری نظر ۔ یک مو ترا نہ دیکھی نظر بہر کر آفتاب

صابر نے انتخاب کیا بار ناز شوق ۔ تجہ حسن کے شعاع سوں ہی انور آفتاب

سو

دکہا جن چشم حیرت سوں رخ دلدار ہر جانب ۔ چو آئینہ میسر ہی اسی دیدار ہر جانب

تبسم لعل شیرین کی زبس ہی نقش تجہ لب ۔ پلک ہی تیشہ من ہر کوہکن کہسار ہر جانب

لب لعل مسیحا کشی نہ دیوی کیوں شفا دینا ۔ کہ اس معجز سوں پاتی ہین دوا بیمار ہر جانب

چمن کی سیر کون کیوں دل کرے خواہش کہ ہر لحظہ ۔ تصور نرگس شہلا کا ہی گلزار ہر جانب

رچا ہی عشق کی جذبہ سوں چلا کی نظر اندر ۔ اکڑ ہی خلق کی انکھیوں مین مجنون خوار ہر جانب

تیری انکھیوں او پریوں نے تصدق ہو کہ مستاں کوں ۔ زہر گردش پلاتی ہین میں تو ہشیار ہر جانب

نگاہ شوخ کون سمجھا کہ شمشیر کرشمہ سوں ۔ کری ہی عشق بازاں کے دل اوپر وار ہر جانب

تماشا دیکہ درپن مین پہن موتی کے زیور کوں ۔ کہ جھا جی ہی تجھی نام خدا اسنگار ہر جانب

نہیں خورشید کر منت نہ ہے رنگ چاند سین جھمک کا — چرا لوچی ہے رخچہ کہر کا دو دو ار ہر جانب
فدا کر یہ ہیں دل مشتاق خوش رو ہو معنی ہر — زنار چینک نے سون سدا ہے یار ہر جانب
جسے مضمون رنگین کا ہے دلہن سون ای نیمہ ہر — وو اب رسون لیکتا ہے میرا شعار ہر جانب

ہمن درس کے طالب ہیں ہمیں دریں سون کیا مطلب — جو ہیں مشتاق و درس کے انہیں درس سون کیا مطلب
کیا ہے زلف کے لٹ ہیں وطن جب سون میری دل نے — پریشان ہے اگر خوش ہے اسے بچہ تن سون کیا مطلب
تصور کلعذاران کا تماشا ہی گلستان کا — کہلا گلزار جس دل میں اسے گلشن سون کیا مطلب
مغان کے شوق سون دریر پیر اہیں جیسے مستان بگے — جو ہیں رند و خراباتی انہیں مے کے رتن سون کیا مطلب
سجن کے نام کو جنسے ہیں یا پل بکام زیبا سون — ہمیں مالا کیا در کار و سمرن سون کیا مطلب
کہ یہ تن ملا دریای وحدت ہیں — جواہر معنی اسے کیا کام و مسعود سون کیا مطلب
جنون شغنہ بیت سو چار سو جامہ کیا صابر — چو مجنون خوش ہے عریانی سون پیراہن سون کیا مطلب

آیا سجن ہمارے طرف کیا عجب عجب — در چشم و دل رہو کر ہواہی طرب عجب
تیری لنک سون نہ ہو دے سرو و گل نہال — قامت عجب ہے ناز عجب چھب ہے چھب عجب
دل تیری پاس ذوق قدم بوس ہمکنار — ہی چشم انتظار برہ جان بلب عجب
جب سون ہواہی زلف کے پھندے میں دل اسیر — آشفتہ ہے سون حال ہے میرا عجب عجب
حیرت میں ہوں زفکر مضمون [illegible] سراح — کہنچی کا مو کمر کے لکھے چھب عجب

جو شاہ حسن ناز سوں کرتا نہیں نگاہ — اس لعل کے زکات ہر کرنا طلب عجب
مضموں مرا غزل کا اگر سمجھیں صبا برا — خوش ہو کہیں عجم عجب و ہم عرب عجب

ہو

جب سیں کیا ہی عشق نے دلمیں بنای بیت — روشن جو آرسی ہی نظر از ضیای بیت
دل خانہ خدا ہی کری آکے کر طواف — واتجہ اوپر ہو دل زمزمہ صفای بیت
خونابہ انجہوں سوں دکہی سرخ بام و در — گر سیر آئنہ مین کری دلربای بیت
گر شکل ابروان کے لکہوں زر سوں ہی بجا — تجہ مصحف جمال اوپر دیکہ جای بیت
جو ہے جنون عشق کا دیوانہ صبا برا — بیگانہ ہی ز خلق و نہیں آشنای بیت

ہو

کتاں ہو ہو ہر کتا ہی دل ناشاد ہر ساعت — جراتی ہی چند رمہکی درس کی یاد ہر ساعت
پہروں کر عشق میں لیلا کی کوہ و بر میں جیوں مجنوں — بیاد چشم او آہو کروں آزاد ہر ساعت
دیو ہے جیتوں آواز غیبی جواب اس کا — جو شیریں کوں پکارا ہی دل فرہاد ہر ساعت
خیال اس چشم شہلا کا شگفتہ دیکہ انکہوں میں — بہار ہی نظر از شوق و خاطر شاد ہر ساعت
نہال و سرو جہکتے ہیں قد و سی کی خواہش کر — چمن میں ہنکے اوابر جو وہ شمشاد ہر ساعت
نجانو نیا ہو دل کا حال دل کا زلف کی لٹ میں — نہ لیوی کا خبر کر صید کی صیاد ہر ساعت
تیری ابرو دکہلا کے کا نہیں مشتاق کر ہر دم — چرا دیتا ہی ماہ نو مبارکباد ہر ساعت
چہرا اوی قید عالم سوں مجہے کر عشق کا جذبہ — جو مجنوں ملک صحرا کوں آباد ہر ساعت

مری انکھیاں خماری ہیں سجن کے عشق میں صابر — کر دینے ہیں بیک نظارہ دل برباد ہر ساعت

ھو

بکھاراں چھوڑ ہوں کھو نکہت کا صبح و شام ہر ساعت — دریس کا دان کر دیو سجن انعام ہر ساعت

ہوا بلبل منے وہیں اس حسن کے گلشن کا جو مشتاق ہوں — جانوں رہتا کہو ہے ہر میوا گلفام ہر ساعت

نہیں ہے چاند کر عاشق چیند ربکہ کے تجلا کا — چرا ہو چیا ہے اس کے گھر کا در اور بام ہر ساعت

مرا دل رنگ پان کے رنگ سوں تر بھی ہر لوہو میں — کرا لعل لبش لیتا ہی شیریں کام ہر ساعت

جھنوں کے دل اسیر حلقہ زلف پریشاں ہیں — کہاں ان نہ کے رستوں ان کوں ہے آرام ہر ساعت

ہرن جو چشم کے شوخی کے ہیں سنا کر وحشت ہیلیا — ہوا کب عاشقاں سوں غمزہ ایسا رام ہر ساعت

نگاہ مست پر ساقی کے دل قرباں ہے مستاں کا — کہ دیوے ہے شراب بیخودی سوں جام ہر ساعت

شکر مجھ کلک کوں ہر بار سوں لبریز ہی صابر — شکر بچن کا کہ جیتا ہوں یوں میٹھا نام ہر ساعت

ھو

لب ترا قند وہی بچن امرت — کیوں تبسم نہووے دل کا قوت

جا چھپا ہے ز شرم در دل سنگ — سن کے تجھ لعل کی صفت یاقوت

بھول تا عشق زہرہ خاطر سوں — دیکھ تا مکھ ترا اگر ہاروت

محو ہے خوش سے دیکھ حیرت سیں — دل کے درپن میں دیدہ ماروت

تیری بسن کے کہت میٹھی دشنام — کو ہے کیلاس کھوی کو نے توت

تیری بانکی نگاہ سوں ڈرنے — لے سناں اوٹی ہے جھنز رجھوت

صابر امجہ کوں دیکھ واد عشق　　کوئے مجنون کبی کوئے مبہوت

تری مٹھی بچن کوں دل نے کر قوت　　بھلایا قند و شفتالو و امروت
یو تیرا مصحف رخسار کا خط　　تبے تجھ پر ہی ازکار یا..
مکھو نکہت تپٹ کے دکھیا ہکہ زاہداں کوں　　کہ سہد بہد بھول ہووین محو و مبہوت
مغاں بچنے دوبارہ زندہ کانے　　نہ کہین میخانہ مین کر میرا تابوت
میری زہرہ جبین کون بس کے صابر　　اسیر عشق ہے ہاروت و ماروت

ھو

دیکھ تیرا سبز خط ای نیک بخت　　دل بنفشہ کا ہوا ہی لخت لخت
بس کے تیری زلف کون در پیچ و تاب　　کیا دیتے ہین پیچ سنبل کے درخت
تکہ بو نکہت کا پت لا کے کر علاج　　دل کون ہی تجھ درس بن آزار سخت
تجھ برہ مین مونس من دیکھ غم　　چشم و دل سودہ خواب و راحت بند رخت
توں ہے شاہ حسن و صابر ہی گدا　　دان و درس دی زکات تاج و تخت

ھو

من مین رچی ہے ابروی پیوست کی نشست　　دل سون نہو ہیچ تیر کے اور شست کی نشست
تجھ چشم نشہ بخش کی گوشہ مین دیکھ خال　　آوی ہی یاد میکدہ کے مست کی نشست
دیتا ہوں بوسہ تیرے کف پا کرن جون حنا　　نقش قدم سون یاد لیا پست کی نشست

آشفتہ کان یکہ دل کی خبر تجہ کون کیا کہون ۔ لگا کل کی دیکہ پیچ مین ہاتہ کی شست
دل پیچ تیرا نام کہدا خوش ہر صابرا ۔ ہی خاتم و نگین مین زبردست کا نشست

۳۰

کہو نکہت انہا کی آج چنبہ مہک کی دی برات ۔ تا حل ہووین درس کی تمامت سخن مشکلات
تا کی رکہی کا زلف کون آشفتہ مہک اوپر ۔ کب لگ چہپا کی دن کون دکہاوں کا ہم کون رات
کیون معتقد نہووں تیرا خضر اور مسیح ۔ عیان تجہ بچن کی معجزہ مین چشمۂ حیات
رہتا ہی پیچ و تاب مین آشفتہ حال زن ۔ چہوڑا ہی جب سیتی دل [illegible]
دن ہون اداس و رات ہون تا صبح بیقرار ۔ تجہ درس بن کہ رو ہٹ گیا [illegible]
قند و نبات شرم سون پانی ہو بہ چلی ۔ میٹہی اگر بہان سون سنی تجہ لبان کی بات
آئینہ ہو رہا ہی تماشا سون رنگ رنگ ۔ مست دیا ن دیکہ کر تجہ لعل پر [illegible]
تون بادشاہ حسن سی صابر ہی بینوا ۔ لازم شہ کون دیوا [illegible]

درس جو کہو نکہت کہول دکہاوں زعنایت ۔ ہی تیری محبت کی اوپر عین رعایت
بر کشتن عشاق تجہی تیغ چہ حاجت ۔ یک ناوک غمزہ تیرا کرتا ہی کفایت
جو عاشق کسا دی اسے دان درس کی ۔ نکلے تب [illegible] حسن [illegible]
آئینہ مین تک دیکہ کہ بر مصحف رخسار ۔ تجہ پر رخ [illegible] نور کی آیت
جمعہ نور رنگ چشمہ مین اجلہ و گرمی کر ۔ [illegible]

دل جوش مین آتا ہی تیرا رنگ حنا دیکھ — ای کاش حنا ہوتا کہ دھوتا کف پایت
از بادہ اسرار دھووین دفتر تقوا — گر طوف کرین میکدہ کا اہل ہدایت
وہ کون سا دن ہووے کہ ہنس بولے دنی تو — جس شوق سین دل شاد ہووین از جور و جفا
صابر ہمن تیری زلف کے سودا مین سر یجن — آشفتہ نہو گر کرون از شانہ شکایت

تجہ چشم کون کیا بادہ گلفام کی حاجت — کب شیشہ لبریز کون ہی جام کی حاجت
آشفتہ دلان شوق سون ہوتے ہین گرفتار — تجہ زلف کی لٹ آگے نہین دام کی حاجت
مستان کو ای تیری گردش سرشار نگہ کے — ہر وقت گزک سے کیا بادام کی حاجت
لیلا کے جو دیوانہ ہوا عشق مین اس کون — ناموس سوا ہی ننگ و کہان نام کی حاجت
غمزہ سون صنم سبے کیا جس دل کون برہمن — کب عشق مین ہووے اسے اسلام کی حاجت
ملتا ہی سجی قاتل مشتاق کشش سون — کیا قاصد و کیا نامہ و پیغام کی حاجت
جو ہک کون تجا جس صابر سجن کے بر مین — صابر اسے کیا جوک مین آرام کی حاجت

ھو

تجا جس کون تیری نو گل رخسار کی حاجت — کب اس کون ہووے گلشن و گلزار کی حاجت
تجہ زلف کی بو سین کہ معطر ہی گلستان — نے سنبل و نے نافہ تاتار کی حاجت
ہی جس کے نظر تجہ مہ رخسار سون روشن — کیون رہوے اسے شمع شب تار کی حاجت
تیری بو کہو نکہت آگے کہ ہی نور کا لٹ کا — نے چاند و نہ خورشید کے جھلکار کی حاجت

جو مست ہین ساقی کے محبت کے ہمیشہ
اب اُن کون نہین بادۂ سرشار کی حاجت

جو عشق کے رہ مین ہین شب و روز بگولے
پھر اُن کون قبا کی ہی نہ دستار کی حاجت

جس دل کے گلو بیچ پہنا زلف صنم کا
کیون اُس کون رہی رشتۂ زنار کی حاجت

صابر مجھے اُس نرگس شہلا کا تصور
کافی ہے نہین نرگس بیمار کی حاجت

ہو

میری دل کون خدا اوپر بناتا کاش از قدرت
اگر کہو نکہت کے تجلا دیکہ رہتا محو در حیرت

قیامت ہی جدائی من ہرن کی جو نہ دکھلاوے
کہ ہوتا ہی جگر خون یاد کر کر وصل کی عشرت

چرا دیتا ہی شاخ اوپر بنائے آشیان اُس کون
نہین ہی عشق مین بلبل کون کر در چمن کی حرمت

جنون کی فن مین مجنون عشق مین لیلا کی عاقل سے
عجب ہے دیوانہ کر کر مچا دے خلق مین شہرت

خدا وہ دل کری دیکہو چند رمکہ حرجائی کا
کہ جاوے بہول خاطر سون جد بے غم و حسرت

مٹہائی سی رکہی کا چاشنی کب لگ تبسم مین
کبہی شیرین ہین بچن سون لعل خندان کی چہپا صورت

شہان خوش ہین اگر ملک و سپاہ و مال سون ہا کر
ہمین فقر و قناعت ہی کافی عشق کی غیرت

ہو

کبہی سیکہا ہی نین نگہ کون دل اوپر لگا چوٹ
مشق خونریز کی کرا ہی ناز سون کہو نکہت کی اوٹ

عید قربان مجہ ہووے وہ دن کہ تجہ پلک پر ترشوق
سر فدا کر کر اتاروں بہار کا کاغذی سون پوٹ

تول نہین ملتا ہی جس آج مجہ سون ای سجن
اب ہوا معلوم مجہ کون کہچہ ہی تیرا من مین کہوٹ

جس نے کہائے ہی تیر پلکان کے دل اوپر سنان
تجہ قدم پر جان فدا کر کر ہی لوٹ لوٹ

کیوں نہ [illegible]   زلف [illegible] کی کمند نے ہر طرف باندہ ہر گوٹ

اون [illegible]   جگ کوں [illegible] قلعہ کہلا اونکی لشکر سو آج دوٹ

نقد دل در عشق [illegible] کیا ہوں سب برا   حق بکار رحمت سوں [illegible] کام پر سو آہیں ٹوٹ

بسکہ چھپا [illegible] یار جانی الغیاث   کیوں کہ ہو دور کے ہماری زندگانی الغیاث

ہر دو کے دھندے [illegible] من موہن جان دل [illegible]   عمر جاتی ہے ہمن کی رائیگانی الغیاث

سیج سونی چھوڑ کے جب [illegible] سدا رنے سجی   رین مجہ کوں آج تک تیرہت بہانی الغیاث

بسکہ چھپتا ہے ہم سوں گر ماہی تغافل کی نگاہ   پر رقیبان پر شفقت مہربانی الغیاث

جوں پتنگا دل ہوا ہے [illegible] آتش سوں انگار   شمع رونی آنہ دیکھی جان فشانی الغیاث

زہر ہے ساقی بنا پیمانہ عیش و شراب   کبہوں [illegible] کوں شادمانی الغیاث

شاید یوسف [illegible] کے شوق سوں [illegible]   جوں زلیخا عشق میں کہو [illegible] جوانی الغیاث

رو [illegible] گل رخسار الغیاث   انکھیوں میں خار ہے گل و گلزار الغیاث

بلبل [illegible] دیکھنا ہے رقیب [illegible] دل چھپا   بہجر [illegible] حبیب یار وفادار الغیاث

شگفتہ [illegible] ہے مہر و شمان ہر رات دن   جو دل کہ زلف کا ہے گرفتار الغیاث

[illegible] سینے [illegible] انکھیاں سوں [illegible]   ہے روز مجہ نظر میں شب تار الغیاث

ہر لب ہر جان [illegible] شوق ہے [illegible] بیشمار   کس کوں سناؤں حال دل زار الغیاث

دشنام مت سنو کہ ہے بن یہ مرد — ہے صبر بن لباں کا ہوں طالب کہ الغیاث
دل میں کھلا ہے داغ جدائی سوں لالہ زار — کیوں کر نہ ہووے ہر مژہ خونبار الغیاث
سدن نظر ہی مجھ چو تصویر صبر ابرا — جب سیں سنا ہے وعدۂ دیدار الغیاث

آشفتہ کر گیے دل و دین مشکناب آج — کاکل کھلا سوں ڈھانپ لیا آفتاب آج
تجھ حسن لالہ رنگ کے سرخی کی تاب سوں — ڈھل ڈھل عرق ہوا ہے رخ میں گلاب آج
کیوں مست میکشاں نہ رہیں تجھ نگہ کوں دیکھ — چونتی ہے ابر چشم کے خم کوں شراب آج
نک باندھ تیغ تیز ابرا سے ہوے خشم ناک — کس کوں کرو گے قتل ز ناز و عتاب آج
توں مہ رخاں کا بادشہ ہے ہوں میں بینوا — دی بوسہ زکات مجھی انتخاب آج
کاکل کا بہار دیکھ تیری مو کمر اوپر — پڑتے ہیں مجھ جگر میں عجب پیچ و تاب آج
خورشید رو کے تاب سوں بھر بھر نظر نہ دیکھ — آئینہ تا نہ ہووے تجلا سوں آب آج
رکھتا ہے خط سبز سوں عیسی کا معجزہ — نام خدا وہ شوخ ہے صاحب کتاب آج
تصویر سان درس کے تماشا کوں صبر ا — آتی نہیں ہے شوق مجھ انکھیاں میں خواب آج

مجھ کبر کوں مہر و مہ کا نہیں احتیاج آج — دل میں کیا ہوں عشق کا روشن سراج آج
دیتے ہیں باج مہر خند رکھ کوں مہ رخان — زیبندہ دیکھ نام خدا تخت و تاج آج
مژگاں سیہ ہے غمزہ ذر برو ابیر ناز — کیوں نہ کری توں حسن کے ملک میں راج آج

تجہ درس بن نہ لاۓ پلک کل سوں ایک پل
گر آئے بہکہ دکہاویں ہو وال تیری باج اج

رسوا اگر کری کا جنوں عشق میں ہمیش
کیوں کر رہی کہ عاشق شیدا کا لاج اج

اس شوخ کے بچن کا کری کون اعتبار
درسن کا وعدہ پھر جو فرمادا اج

کیوں عشق میں مغاں کی نہ پیویں گوڑی
ہیں عاشقی نین بادہ کشی کا رواج اج

کب زندہ کی سہباوی سجن کی درش بنا
انکہیوں میں خواب خش ہی اور زہر ناج آج

مجہ درد سر کا کیوں نہ کری سو دوا حکیم
بن حسن صندلی کی نہووی علاج اج

ہنس ہنس کے کیوں نہ دیویں بدھاوا سہیلیاں
ضابر وصال کی ہی شب دو دل کا کاج اج

ہع

نکلا ہی شوخ ہاتہہ لیے تیر و کمان آج
کیوں عاشقاں نشان نہ کریں جیو جان آج

اے دل ادہر نہ دیکہ کہ بانکی نگہ زناز
پلکاں کی اوٹ گر کے لگا ہی بان آج

حیرت میں ہوں مصور قدرت کی فکر سوں
کہینچا ہی کیوں کہ سو کمر کا میان آج

کہتا ہوں پیچ و تاب کہ وہ زلف تابدار
بہرتی ہی جہوٹی بات سجن موہن کی کان آج

انکہیوں میں آکہ تیری قدم پر کروں نثار
بہر بہر موہن کو تہال کری دل میں کہان آج

آخر وطن بلا رو پریشان و صید ہو
تجہ زلف میں کیا میری دل نی مکان آج

مسکا کی دل لبہا کی مکرنے ہور و برو
نام خدا ہوئی ہو چتر ادم سجان آج

دل عذا ایکی بوسہ کا دل وعدہ کر قرار
دینے کی وقت کرنے ہو نماز و بہانا آج

تہاری ہیں تجہ درس کے ہو لے عاشقاں
کہو نکہت اتہا کی دیجی کہ دہان کہن دان آج

محمد سید بانہہ نجھ بین نا ہوس سنگ کون　　پیدا کیا ہی عشق بین نام و نشان اج

سپیاری جیو جونہ جلکر منہ کھت بنا　　موہن کی کھاونی کمنہ بند ہاوتی کی پان اج

وہ دل خدا کرے کہ سجن پاس روبرو　　ہووی رقیب خوار کہ کرناہی شان اج

کہو نکہت بین دیکہ یوسف نبی کا چاند مکہ　　بہتر بین دل ہوا جو زلیخا جوان اج

سبکیان بجا ہی دیوی بدنا و اکی ز شوق　　انکھیو کا نور و تن کا سجن ہی بران اج

مجہ عشق یار کیون نہو دی ماہیہ حیات　　ہی زندہ اس کی شوق سون روح روان اج

رکہتون دربدر پھرا ہی بہولا ہو زرق کون　　جس نی کہ جان دیا ہی وہی دیکھا نان اج

ہی ارزو کہ ساکی میخانہ ہور ہون　　پیتا پیتا شراب عشق ز شوق مغان اج

مجہ ذرہ دل کون نشہ کی محبت نی صابرا　　خورشید کر کیا ہی کہ ہی مہربان اج

ہو

پہولن کی دیکہہ کلمین چند رمکہ کی ہار اج　　مجہ چشم دل کی آکی کہلی ہی بہار اج

آ ہو کہ رادین منتظر بات کہات مین　　آتا ہی کیا شکار کہ ہو وہ شہسوار اج

وہ نور چشم دیکہ کی انکھیون مین جلوہ گر　　کہلتی ہین مردمان کی دلان کی کوار اج

جون ارسی بہوت کہ منہ مل مہکہ گزرت و دین　　جہلکی سی کی درس کا دل بیقرار اج

وسمہ سون کر کی تیغہ ابرو سیاہ تاب　　کس کی لوہیو سون سرخ رنگاو کا دہار اج

تر بہو ہون سیج پر تیر ابرما یہ اک مین　　جلبل کی کیوں نہو دل و جان انگار اج

گل دیکہ داغ عشق کی انکھیون مین جلوہ گر　　چہوڑا ہی دل نی سیر گل و لالہ زار اج

فاصلہ کون دوں خدا نے نسمہ وار و رزاں — خط سبز در بیاں او جو معما [illegible] اج
سن سن کے کلبدن کون رقیباں [illegible] بار نار — ہی تیرا نظر میں مژہ خار خار اج

توں حسن کے نگر میں ہوا شہ جہاں اج — کیوں کر نہ دیوں میں باج تجھی ماہ خان اج
تکہ مہر سوں مجہ ذرہ دل کی بہر طرف دیکھ — گر شوق تو خورشید ہووے نور فشاں اج
ہر گہ دیکھ تیرا آئینہ نور خدا ہے — روشن ہی تجہ سوں میرا دیدۂ جاں اج
گرداب میں حیرت کی پڑا فلک مصور — گر کھینچے خیال کمر موی میاں اج
کیا ہووے کہ وہ بانکی نگہ ناز و ادا سوں — پلکاں کی لگا تیر کرے دل کے نشان اج
ہر یک سوں نہ کہیے سخن عشق کا اظہار — جز دوست ظاہر ہی اسے سر نہاں اج
بینک کے ہووے زندہ گل و بلبل تصویر — گر دیکھے تبسم سوں میرا غنچہ دہان اج
پیو یا کا نسیا از کف ساقی میں کوثر — جو مست رہیگا ز مئے عشق مغان اج
کیوں سنو میرا خوشتہ کر طبع کوں نسا بر — ہی مدح سوں لبریز مری کلک و زبان اج

چشمہ مکھی کا دل میں [illegible] اج — درد ہوا ہی شوق سوں ہر بال بال اج
آشفتہ ہو ہو موی [illegible] دل تجہ — ای زلف پیچ و تاب سوں آخر نہال اج
تا کل کا کال خیال میرا دل کا نہار [illegible] — رہتا ہوں اس کے یاد میں آشفتہ حال اج
غلطاں [illegible] چشمہ [illegible] لعل و گہر شوق — خواہش سجن کے دیکھ جواہر کے مال اج

نہوں دل نہو بین مت مغنی یک سن تو
مردنگ کے شکور سون لگتا ہی تال اج

پرچہا ہوں محتسب سون کہ از شوق بیخودی
پینا شراب عشق مغاں ہی حلال اج

کیوں کر نہووں دیکھ تجہ سرو و گل نثار
ہی رونق بہار تو ہی انو نہال اج

تجہ سون خدا جدا نکری مجہ سزای جگ
نابل نہودی تری جہ سون سال اج

کیوں خط بند دیکے نہ دیوں تجہ کوں سرخان
توں ہی اداو حسن میں صاحب کمال اج

صابر کا دل ہی ذرہ دو توں آفتاب وقت
اجیبا رین نور عشق سوں رحمت زوال اج

سیج پر تو بہو ہوں زن کیا کہوں احوال اج
دل کے منجلے پر پڑا ہر تجہ بر کا جال اج

کیوں یہ گذری کا تیری وعدہ سیں میرا آودن
مژدہ وری وصال کا کرتوں کہی کا کال اج

نازکر مجہ سوں گرو ہی کا بلبل ہیں سبھی
جیونا البتہ ہوویگا میرا جنجال اج

دل نی کہر کر زلف میں کل سوں بسایا ہو وطن
ہر نفس اس میں پرت سین سوں مجہ ہی سال اج

تاکہ کہو نکہت اللہ کہہ نکلے اپنے پک کے پاس دیکہہ
سایہ ہو ہو دل میرا چلتا ہی تیرا نال اج

دیکہہ درپن میں کہ بوسیں سنبلستان کی زلف تو
ہی بہار حسن سوں شاداب خط و خال اج

آوتا ہی مجہ نظر میں جو خندہ مہک کا خیال
جیو اکہٹ رسوں لب کرتا ہی استقبال اج

ہی پہر کرتے آنہک صابر وصل کا ہر دن قریب
دل کے بندش نی دکہہ تو پہر میں نہ کھو فال اج

بہاری ہی میرا دل کا چمن اج
شگفتہ دیکہہ وو غنچہ دہن اج

نہووے چاک کیوں کر گل کا سینہ | کہ ہی باخار در یک پیرہن اج
خبر اپنے کے سن سرو رواں کے | چمن کوں چھار نے ہی نسترن اج
دکھایا ہے کسو چندر مکھی کا جلوہ | کہ ہیں تصویر کے حیران نین اج
میری تن پر تیرا درسن دکھن کوں | ہوا آئینہ ہر موئے بدن اج
نہ نکلی شمع از فانوس باہر | چندر مکھ دیکھ زیب انجمن اج
قیامت تک رہوں تیرا ثنا خواں | زکات حسن کر دیوی بمن اج
تیری یاقوت لب کے سن کے تعریف | چھپا ہی سنگ میں لعل یمن اج
کیا ہووے کہ لعل شکریں سوں | سناوی مہر کے میٹھے بچن اج
نہ چھوٹے یکے قیامت لگے اٹک | لگی تجھ عشق کی جس کوں لگن اج
پریشان ہووتا ہی شوق سوں دل | مگر آشفتہ ہی زلف شکن اج
تیری اوصاف میں ای معدن جود | بچن صابر کا ہی در عدن اج

زلفاں کے گھٹ میں نہ چھپا مہر و قمر اج | دن رات برابر نکر ای نور نظر اج
ٹک میری طرف ہنس کے ذرا کر نگہ دیکھ | تا ہووی میرا قلب تیری مہر سوں زر اج
دل کا گل شبنم نکہت ہے مست ہوا پر راہ | دکھلاؤ کہو نکہت کھول کے چودس کا چندر اج
کہدر سوں نکل چھو کے مکھ کے اوپر زلف | تا آن پہنچے برج میں عقرب کے قمر اج
کر داغ جگر دیکھی تیری عشق میں میرا | بلبل نکری نالہ گل و لالہ ثمر اج

کنکا ہو جیہی تیری نہانے کہوں شہاب ۔۔۔ الجھون کرون لبریز گراز دیدۂ تر آج
کیا شکر کہون چشم کے امداد کا صابر ۔۔۔ دیتے ہیں بہت مان سون یاقوت و گہر اج

انکھیاں مین دیکہ لالۂ شگفتہ نر داغ اج ۔۔۔ دل نے کیا ہی ترک تماشای باغ اج
حاجت نہین ہے شمع کے مجہ دل کے بزم کون ۔۔۔ روشن ہی نور عشق سین میرا چراغ اج
ای باد صبح سنبل مشکین کے لا شمیم ۔۔۔ ہوتا ہی گل کے بو سین پریشان دماغ اج
سرمست ہو خمار نہ دیکہی ز جام عشق ۔۔۔ جس کون پیالا دی ساقی مہ رو ایاغ اج
دیوی میان سون لطف خدمت میخانہ کر مغان ۔۔۔ پیمان کن لے کون ہو دل میسر فراغ اج
جز معل کہ اپنے چشم مین رکہتا ہی نور کر ۔۔۔ پاوی سب کون میرا سجن کا سراغ اج
صابر خیال زلف سے از بس اہے دل ۔۔۔ لبریز ہی ز سنبل تر میرا دماغ اج

ہو

دکھلاوے چندر مکھ جو مجھی ناز بہری آج ۔۔۔ کھو نکہت کے اوپر وار ستون حور و پری اج
کیوں شوق سون خوبان نہ دیوین خط غلامی ۔۔۔ چہاجی ہی تجہ نام خدا تاج زری اج
تجہ سرو خرامان کے لٹک دیکہ چمن مین ۔۔۔ جہاری ہی تیری راہ کون شمشاد کہری اج
دکھلاوی ہی واللیل سون والشمس کا پرتو ۔۔۔ تجہ مصحف رخسار مین زلفان کہری اج
کیا لٹ کا دکھایا ہی چندر مکھ نے کہ تا صبح ۔۔۔ جلتے ہی کہڑی شوق سون شمع سحری اج
حتی روز جدائی کا نہ دکھلاو ہمن کون ۔۔۔ خوش وصل کہ سو عیش برابر ہی گہڑی اج

سما ہر ہی تیرا شعر کے مثنوی میں تو ہے　　کیوں پھر کے محبت دکن میں نا شدید

جیا کہا ہی تیرا عشق میں جن ہمہ کار سہاج　　قند و شکر شہر کا جھوٹا ہی ہوس اج

تجہ چاند سے مکھڑی کا دکھا جس نے تماشا　　اینہ صفت محو ہی از شوق درس اج

مدت سون سوالی ہون تیرا دان درس کا　　کھو نکہت کا تصدق ہی مجھی جلوہ بس اج

جس قلب کون اکسیر محبت نے کیا زر　　کیوں امس کے کسوٹی کون لگے چرخ کا مس اج

انکھیاں میں اگر دیو نور نظر آتا سجن کون　　کر منزل کی ہوری خدا مرا ہوس اج

رہتا نہیں غفلت سے سرای وو دری میں　　کرتا ہی خبردار مسافر کون جرس اج

کیا فکر ہیں ہر گھڑی کی گھڑی غم سے تک دیکھ　　بلبل میں کہ گھڑیال بجاتا ہی نفس اج

عاشق ہمن چو بلبل چمن حسن کا ضامن　　ہر چند کہ دل خار سون ہی ریشہ چو خس اج

تجہ جدائی کے غم دور کون ای مہ زاج　　تلخ ہی زندہ کینے زہر ہوا پانی و ناج

کیوں نہ جھلکار سون پایل کے بجاوے نوبت　　دولت حسن سیتی جھاجی ہی تجھی تخت و تاج

وصل کے شوق سون جل ہیم کی بہتی میں پتنگ　　شمع کی بہ ملا ہی زخوشی سر کا تاج

مہربانی سون اگر آ بکہ دوا دیوی حکیم　　جز مسیحی نہووی میرے دردون کا علاج

میکدہ دیکھ مے عشق سون لبریز ز شوق　　اہل تقوا میں ہوا بادہ پرستی کا رواج

کوئی نہ فقر میں حق صبر و قناعت دیوی　　نفس پر تا نہوو ہیر کہ ومہ کا محتاج

صابر افقر کے نعمت سوں مجھی حق نے دی
عشق کی دولت و مسند ز کرم خوش ہمران

مجنون کون راہ عشق میں گھر کا چہ احتیاج
جس گھر کا بام چرخ ہی در کا چہ احتیاج

جن کے نگاہ پاک ریں سو ہتی ہے خاک زر
ان کون طلا و لعل و گہر کا چہ احتیاج

روشن ہے بزم دل کے ہماری ز نور عشق
شمع و چراغ و مہر و قمر کا چہ احتیاج

میٹھی بچن سجن کے ہمن کون ہیں دل پسند
قند و نبات و شیر و شکر کا چہ احتیاج

کرتے ہیں راہ عشق کے جو بیخودی سوں طے
ان کون مقام و کوچ و سفر کا چہ احتیاج

جو گرد باد عشق کے رہ میں ہیں رات و دن
ان کون مکان و خانہ و در کا چہ احتیاج

جون لالہ داغ عشق سوں ہی تازہ صابرا
مجھ دل کون سیر و باغ و ثمر کا چہ احت

تجھ غم سوں دل انگار ہی ای دلربا سجھ
بھن لالا داغ دار ہی ای دلربا سجھ

دل لے کے عشق دار کے نہ پوچھی کبھی خبر
کیا مہر و کیا پیار ہی ای دلربا سجھ

کر محترم رقیب کون ہم سوں نہ بولنا
کیسا ظلم کیا اندجار ہی ای دلربا سجھ

تجھ یاد کی نگاہ سوں ہم چاک چاک دل
گل سین جگر فگار ہی ای دلربا سجھ

دی دی کے وعدہ وصل کا آنا نہ پوچھنا
یو کیسا اجتناب ہی ای دلربا سجھ

تجھ رہ میں اج نین جو تصویر محو ہیں
کیا شوق و انتظار ہی ای دلربا سجھ

کر دیوی گنج حسن کے یکبوسہ زکات
احسان یہ بلد کا ہی ای دلربا سجھ

در سن دیکھین ہے تون کون ہوں بسکہ بیقرار   بر لب ہو جان زار ہی ای دلربا سمیج
کہو نکہت اشتیاق کے ہر سون چند بس مہکہ دکہا   صابر اسد وار ہی ای دلربا سمیج

نکلے ہی تجہ کہو نکہت کے تجلا سون نور صبح   کر مہکہ دکہا کے پاندس روشن ظہور صبح
شق القمر ہین تیرے گریبان کا نور دیکہہ   تجہ آستین کون بوسہ دی اوس سبب نور صبح
موسی نبی کون قرب عطا کر کریم نے   نور و ظہور اپنا دکہایا ز طور صبح
دینے کون بوسہ تیری قدم پر جو آفتاب   ہووی ہی اشتیاق سون ہر دن عبور صبح
کشتی مین اسکی خوف نہین لہر و بحر کا   جس کون اتاری بحر تلاطم سون پور صبح
بیدار ہو کے دیکہہ شب جلوہ نور کا   تا ہووی من کا آئینہ روشن ز نور صبح
فردا ہی درس کے تجلا سون بی نصیب   جو آج کہووی ہاتہہ سون نور و ظہور صبح
منہ سا ہی آل کے پور دو عالم مین صابرا   جو ہین خدا کے ذکر سون نت حضور صبح

ہے آج تازہ گلشن دل از نسیم صبح   آئی ہے باغ سن سون شاید نسیم صبح
نور و ظہور دیکہی تجہ لا سون عشق کا   جو صبح خیز ہووی جو موسی کلیم صبح
آب حیات خضر کون ظلمات سون ملا   تون ڈہونڈ شب کے پردے مین فیض عظیم صبح
شب تا سحر انہون کے مژہ ہین انجہو سون تر   ہی جن کے دل مین روز قیامت کا بیم صبح
عاشق ہین جو ترے نیسان اشک کے   لبریز گردو دیدہ ز در تبسم صبح

فردا دیوین کے اهل عبادت کے هدیه — حساب زر زبان و دیده بهشتی کسیم نصیح

ح

مغان کے عشق سے الله هی همکو له جام عشق صباح — کهان هی محتسب بریا که دیوی فسلاح
همیشه عشق کے مستی کے جین کهی لذت سے — سفیم میکده با هو رهی هین شام و صباح
نوا مقام حسینی مین سن کے مطرب سون — برقص هی دل و در جوش هیجو دل ارواح
سحر کے فیض سون رحمت کا در الله دیر کهول — که قفل معرفت حق کا ذکر هی مفتاح
نهین هی عشق کے کشتی مین خوف طوفان کا — که نا خدا هی خدا اس مین جز رضا ملاح
سنبجن گمر کون کب بانهد چیره گرنکدار — گمر کون کهول کے بانکی کمر نه بانهد سلاح
هوئین تمام میری مشکلات حل صابر — هوا هی ورد مجهی جب سنا اسم یافتاح

ح

کهان هی ساقی مه رو که هی هوای قدح — بعشق پیر مغان دیوی در دلای قدح
چمن مین دیکه کے مست غنچه و گل کون — ز ناله بلبل شنیده ابی در نوای قدح
چرا نه مست هووی دل چمن کے خوشبو سون — که بو هی نرگس و گل مین ز عطر سای قدح
زکات عشق کے مستی کے دیوی تا ساقی — پرا هون بر در میخانه از برای قدح
هوا هون پیر مغان کا مرید و باده پرست — که میپرست کهین رند و هم گدای قدح
قدح کون کیون نه دیوین دل سون میکشان تعظیم — که سر او پر سے صراحی کے آج جای قدح
هووی همیشه باده کشان کے دعا ازان مقبول — که ورد ان کهنه شب و روز هی دعای قدح

زدل دون صحبت اہل ریا رون بیگانہ — کہ نیک و بد سون ہی ازاد آشنای قدح
نہ آوی عشق کی مستی سون جیون زاہد کون — سنے زقلقل مینا اگر ثنای قدح
ہوا ہی فقر کی مستی مین جو سکندر وقت — خبر اسے ہی زجام جہان نمای قدح
مغان کی مہر کون ہونز کیون نہ پرورش جان — کہ میکش نہین کہاتا ہون بینوای قدح

ہو

شگوفہ جون مین ہی دیکہ نو بہار قدح — کہری ہی جام لی نرگس زیاد کار قدح
زنشہ جور دکہی جس نی نین ساقی کی — ہمیشہ مست ہی فارغ ہی از خمار قدح
جو پاوی عشق کی مستی در جہان لذت — کری زشوق جو منصور سر نثار قدح
نہ دیکہی روز قیامت تلک خمار کبہی — جو ہووی عشق مین ساقی کی نشہ دار قدح
ہمن کون خدمت میخانہ کر مغان بخشی — رہین جو شیشہ شب و روز در کنار قدح
ملی زنشہ مقصود اس کون جام بقا — جو آوی بادہ پرستا نمین در شمار قدح
کبہی نہووی دو عالم مین صابر مخمور — پلاوی جس کون میں عشق مہ عذار قدح

ہو

نگر تو دیکہ کی اوپر کاکل رسا گستاخ — کمند سنبل تر مین نگر صبا گستاخ
طرہ کا پیچ جو مہکر اوپر کیلا ہر سنبہال — کہ بوی مشک مین ہوتا ہی اژدہا گستاخ
بہنوان کی کنج اوپر خال دیکہ حیران ہون — کمان کی گوشہ سون آزاغ کیون ہوا گستاخ
ہزار بار کہا تجہ کون آرسی مت دیکہ — کہ ہو کا عاشق دہر صبح و ہر مسا گستاخ

چمن مین دیکہ دو روزہ کے تازہ کے بلبل — پہولان کے نال ہی از نالۂ و نوا گستاخ
علاج تانگری حسن پسند ہے آپ کے — ز درد مر نکرون دل کو ہر دو گستاخ
خیال غیر سون بیکانہ رہ اي صابر — نکر ہے دل کون بجز عشق آشنا گستاخ

چمند رسے مہک کے اوپر زلف کون نکر گستاخ — کہ خوش نہین ہے کمشان کو ہوا چمند گستاخ
نہ کہا وے غوطہ چرا اشک سرخ مین یاقوت — کہ تیری کانوسین ہی لعل ادر گہر گستاخ
چرا نہ خون جگر شب کے میر مژگان سون — کہ رنگ پان ہی تیرے لب مین تا سحر گستاخ
مبادا اموے میان پر لچک پڑے ظالم — نکر تون بار ہی جان کون بر کمر گستاخ
بجا ہی نالہ و فریاد کرے ہی بلبل — کہ داغ عشق ہی لالہ کون در جگر گستاخ
کبہی نہ نرم ہووے سنگدل سریجن کا — نہووے نالۂ شبہا مین گر اثر گستاخ
کرے نہ رشک لگن کو پروانہ کیون نہ جان قربان — کہ بزم عشق مین ہی شمع کو نظر گستاخ
کبہی دیوے ہی گہر کا ہ لعل و گہ یاقوت — لو ویکہ سے مین مجہی بس ہی چشم تر گستاخ
دبے ہی جا سینے مین مجہ دل کون نا مگہ ہو صابر — موتین کا ہار جو کرتا ہی سیمبر گستاخ

ہو

ز داغ لالہ چمن بیچ دیکہہ منتقل سرخ — ہوا ہی بلبل شیدا کا جیو جلبل سرخ
میری انجہون کا برسنا جو کوئی دیکہی کہی — نہین سنا ہی کسو نے کہتا بین بادل سرخ
نین مین آکے جو نور نظر انجنبہا دیکہہ — کہ ہے یون گمنہ پڑا ہی انجہین کے ہیکل سرخ

نظر میں لیک تری مصحف جمال کی تفسیر — کیا ہوں چار طرف خون دل سے جدول سرخ

حریر کیوں نہووں سرخ مل کے تن سیتی نال — کہ آب و رنگ بدن سون ہوا ہی مل مل سرخ

بنا ہی جب سون حنائی قدم کا پا انداز — ہوا ہی تب سون ز تاثیر رنگ مخمل سرخ

کیا طبیب نی صندل ہی درد سر کا علاج — بجا جو تس سون مجہ دل کیے ہو کا صندل سرخ

کبھی خمار کی سرخی سون کیا عجب صابر — کہ ہووی شوخ کے انکہیوں میں رنگ کاجل سرخ

ہو

آئی بہار و شوخ نی پہنا سنگار سرخ — پوشاک سرخ چہرہ زر سرخ ہار سرخ

آئینہ کیوں نہووی تماشا سون رنگ رنگ — جامہ چکن کا دیکہ زری بوٹہ دار سرخ

کیا پرورش ہی پای نگار بن یار کی — جس رنگ سون ہی سرخ گل و جوئبار سرخ

دل میکشاں کی مست ہیں ساقی کی نین دیکہ — نشہ میں گاہ چور و کبھی در خمار سرخ

منصور کیوں نہ پاوی شہادت کا مرتبہ — ہر مو ہو کہ اس کی لہو سون ہی دار سرخ

کیوں کر نہ آوی خاک شہیداں سون بوی خون — ہر زخم سرخ سون ہی کفن اور مزار سرخ

کس لالہ رونی چہرہ دکہایا کہ در چمن — ہی غنچہ سرخ برگ و شگوفہ و بار سرخ

جس دن سون داغ عشق نی دل میں کیا نہال — گلشن کہلا ہی در نظر و لالہ زار سرخ

صابر میرا انجہوں کی بہار کا باغ دیکہ — خوناب دل سون ہر مژہ ہی شاخسار سرخ

ہو

میری یا مہ رو کون ہی حسن خداداد — کہ روز افزون ہی فضل حق کی امداد

تصدق کر گئے تجھ سرو وان پر
گیا ہی عاشقان نی سرو آزاد

تیری قامت کا لٹکا دیکھ ان چہرہ
گیری تجھ رہ مین جو گن ہو کے شمشاد

نہ غنچہ بولتا ہی نہ سکے نے گل
کری کیون کر نہ بلبل داد و بیداد

تیری شیرین بچن کسر یا دل نے
شرد سون کوہ غم کا تا جو فرہاد

رقیبان شاد کرتی ہو درس دی
ہمن کون وعدہ دل رکھتی ہو ناشاد

نہ ہوی سست دو نون کے کبھی سون
بندہی ہی عشق کے مجہ دل مین بنیاد

چندر مکھ کون دیوی خط غلامی
دکھی میری نظر سون کر پری زاد

جنونی عشق پر صابر فدا ہون
کہ ویرانہ کیا ہی دل کا آباد

یو ماہ نو ہلال نہین بر سما بلند
ہی تجھ بہنوان کے شکل سون نقش طلا بلند

مجہ دل اوپر لپٹ کے تیری زلف کا خیال
بلبل مین ہوتا ہی سیہ اژدہا بلند

شہلا نین کے عزت مین ہو ہیر در چمن
نرگس کہڑی ہی ہاتھ مین لیکر عصا بلند

کہینچی جو تیری طرہ کی تحریر در نظر
آشفتہ ہون ز شوق و ز فکر ہوا بلند

تیری کہو نکہت سون نور تصدق لیے ہر دو ماہ
ہر آسمان چہری کے مراتب ہوا بلند

بلبل کون گل نے عاشق شیدا دیا خطاب
سن سن چمن مین نالہ صبح و مسا بلند

کس مردمان کے گھر کون ڈوبا وار کا ہی خبر
انجہون کا میری چشم سون طوفان اٹھا بلند

جو جان کرین نثار شہید ان کے نام پر
ہی ان کا مرتبہ بہ شرف کربلا بلند

خجلت سون نسترن کا ہوا قد چمن میں پست — سرو رواں کا دیکھ قد دلربا بلند
لٹکی ہے پیچ کھا کیا لچک دی دلبر کمر — کاکل کا سلسلہ ہی یو نام خدا بلند
دل میں خیال زلف کا کرتی ہے پرورش — ڈرتا ہوں رفتہ رفتہ کہ ہووی بلا بلند
صابر ہوا ہوں شہ کے مناقب میں درفشاں — کیوں کر نہ ہووی میرا سخن یہ سدا بلند

طومار زلف کا کہ لکھا سلسلہ بلند — آشفتہ کے سون دل کا ہو حوصلہ بلند
گلشن میں عشق دیکھ کے قمری و سرو کا — گل آ کے بلبلان نے کیا غلغلہ بلند
دن کون سے ہووی کہ ترا یار روبرو — ہجران کے آہ و غم کا سنا اون کلہ بلند
پوشاک سرخ پہن کے مت جاو باغ میں — جل جل کرین کے گل کہ ہوا شعلہ بلند
گنگا اگر دکھی میری انکھیون کے بحر کون — ہووے کہ موج اشک کا ہے ولولہ بلند
لذت ہے راہ عشق کے کرنا زچشم طے — تا گل کرے زخار مژہ آبلہ بلند
مستی سون نعرہ کھینچتی ہے منصور دار پر — کیا میکشان کا عشق میں ہے حوصلہ بلند
صابر اگرچہ حقیر ہوں پستی میں دہر کے — رکھتا ہوں چشم داشت زفقرا صلہ بلند

ہو

دکھا و جلوہ کبھی آفتاب کے مانند — کہ ہے چلے دل آئینہ آب کے مانند
تیری کہو نکہت سون عیان نور کا تماشا — نہ ڈہانپ چاند سے مکھ پر سحاب کے مانند
خماری نین تیرے دیکھ مست و خواب آلود — ہوا ہے نشہ ہمن کو شراب کے مانند

تیری بھنواں کے یو محراب مین محتاں کے — دعا قبول ہوئے مستجاب کے مانند
تیری کہو نکہت کا تعویذ کر بنوں مو خورشید — دکہاوی چہرہ اگر ماہتاب کے مانند
خیالِ زلف کون سمجھا کر اے رون ظالم — رہا ہی دل کون لپٹ پیچ و تاب کے مانند
عرق کون دُر آئینہ کر کل رخسار — ڈھلی ہے سیب ذقن پر گلاب کے مانند
زکات حسن کے دینے کے وقت کہو نکہت مین — تغافل لے کے نگہ ہی جواب کے مانند
چندر مکہی کے سواری کے وقت آکے ہلال — چرن کون سیس ملی ہے رکاب کے مانند
بکنجِ فقر جو قسمت ملی قناعت کر — نہ دور خوانِ طمع پر عقاب کے مانند
دو روزہ لذتِ دنیا کے عیش و عشرت کون — کبھی خیال و کبھی بوجھ خواب کے مانند
مناز عمرِ فنا پر کہ بحرِ فانی مین — دم حیات ہی پانی حباب کے مانند
جہاں ہی در نظرِ سالکانِ صاحب دل — چو گرد باد و سرا ہے خراب کے مانند
سحر رقیب کون گستاخ دیکہ موہن سوں — انجہوں مژہ سوں بہا خون ناب کے مانند
ہمیشہ ہجر کے شب یا مین میری ناوک آہ — لگی رقیب کے دل پر شہاب کے مانند
لبش کہ معجزِ خطاں سوں حیات بخشے ہے — مسیح وقت ہی صاحب کتاب کے مانند
سنا کے عشق کے بتیاں رجہار کہو لطف سو — جو ہنسکے بولے سجن ہیجا بسو کے مانند

٭٭

کہلا ہی داغ میرے دل مین باغ کے مانند — چہ باغ سرخ ہزارہ ہی داغ کے مانند
چمن کے سیر سوں برہم ہو گل بنا بلبل — زنالہ خون ہے جگر بید ماغ کے مانند

نہو وین مرت چرا دل کہ نین ساقی کا
نگہ سون دیوی نشہ ایاغ کے مانند

بھرا ہی جب سون بجلای عشق مجہ دل مین
نظر ہر نور سون روشن چراغ کے مانند

خدا کبہی نہ دکہاوی رقیب کون صابر
کہ مجہ نظر مین لگی سیہ کلاغ کے مانند

٥٦

تیری کمر کا میان دیکہ بال کے مانند
بھرا ہی فکر مین مانے خیال کے مانند

نہ ماہ نو ہی فلک پر کہ خلق دیکہے ہی
بھنوان کے شکل ہی تیری ہلال کے مانند

نہ خال ہی تیری محراب ابروان کے پاس
بھرا ہی مسجد مین حبشی بلال کے مانند

نین مین دیکہہ کہ تجہ غم سون کلمین ہر دم کے
انجہوان کے تار ہین موتی کے مال کے مانند

خدا جدا نکری عاشقان کون تجہ در سون
کہ تیری ہجر مین ہر دن ہی سال کے مانند

عجب نہین کہ تغافل دکہاوی سن کی
جو شوق وصل کہون عرض حال کے مانند

خیال زلف سون کب دل کون ہووی آزادی
کہ ہی صباح و مسا کلمین جال کے مانند

اگر چمن مین چلی ناز سون وو سرو روان
اگی زلف قدم گل نہال کے مانند

وصال یار کا نزدیک سی ہوا معلوم
دیوی ہی مژدہ میری چشم فال کے مانند

کری نہ کیون کہ جگر چاک غمزہ ظالم
کہ ہر پلک پر نگہ ہاتہہ بھال کے مانند

سجن بنا مجہی مشکل ہی زندگی صابر
کہ ہر نفس سی میری تن مین کال کے مانند

٥٧

زلف سیہ تیری شام کے مانند
مکہ ہی ماہ تمام کے مانند

کیوں نہ دل عاشقاں کا صید کری — لٹ سیہ کاکل کے دام کے مانند
کبک نے سیکہ چال پکڑی ہے — تیری نازک خرام کے مانند
گردش چشم مست ہی بتر ہے — مے پلانے کوں جام کے مانند
نہ دکہ قند و شہد و نبر و شکر — تیری شیریں کلام کے مانند
واں درس زکات کہو نکتہ شب کا — وقف کر فیض عام کے مانند
مست ہے دل زغمزۂ ساقی — بادۂ سرخ فام کے مانند
فرض ہے میکشاں کوں طوف مغاں — حج بیت الحرام کے مانند
کیوں نہ خوش ہووے دل صنم نے آج — کچہ کہا رام رام کے مانند
عشق کے شوق ہی خیر دے صابر — ترک کر ننگ و نام کے مانند

ھو

گہو نکہت تیں دیکہ مہکر ابر اپر کے مانند — در چمن کا دل دُرخشاں ہی بحر کے مانند
کیوں لیوں میں تری آ کے مصری کا نانو عاشق — تجہ لب کا ہر سخن ہے شکر تر کے مانند
تحریر تیرے خط کے مجہ دل اوپر لکہی ہے — قدرت کے کاتبے نے صنعت گر کے مانند
سنبل کے بو سیں خاطر آشفتہ ہی خدارا — کاکل کے بو سنگہا جا مشک تر کے مانند
مجہ چشم کے گہٹا کوں جو دیکہ ساون بہر بہر — کہوی کہ برستا ہی انجہوں جہر کے مانند
گہڑیال کاں دہرس بجتا ہی ہر نفس میں — گہٹتی ہی عمر تیری پل پل پہر کے مانند
دلدار کے جفا کوں مشتاق بہول جاوے — مہر و وفا سوں بولے کر دلبر کے مانند

خوش چشمک من ہرن کے کیوں صلح سوں ہووے — ہی ناز اور تغافل دل پرور کے مانند
جس دل میں کلرخاں کا ہی سوز عشق پنہاں — مہکا اس کا زعفرانی ہی جعفر کے مانند
سن ریختہ ولی کا دل خوش ہوا ہی صابر — حقا ز فکر روشن ہی نور کے مانند

ہو

جو شاہ کوں نہ بوجھی بر حق ولی کے مانند — در چشم حق شناساں ہی احولی کے مانند
قاصد خوشی کے پانی شاید کہ آج لاوے — پھڑکے ہی آنکھ میری فال بھلی کے مانند
نام چندر ہار کیوں نہ اُسے سہاوے — مالا ہی موتیوں کے چنپا کلی کے مانند
انجھوں کے جھڑ نہ لاویں کیوں عاشقاں کی انکھیاں — کہہ نکہت چندر سے مہکا پڑی بادلی کے مانند
فردوس کے حقیقت مجھ دل کوں کشف ہووے — ہرگز نہیں ہی جنت اس کی گلی کے مانند
مشکل کری ہی آسان بلبل ہیں دوستاں کے — ہی کئیں مشکل آساں ہونا علی کے مانند
وہ دل خدا دکھاوے دیکھیں ظہور شہ کا — آفت پڑی عدو پر یو بجلی کے مانند
سوراخ تن میں صابر از بس کری ہر یک — ہر بند بند میرا ہی بانسلی کے مانند

ہو

تیری کہو نکہت اوپر ہی پتو پدمنی کے مانند — انکھیوں نہیں اگر آکھوں نور نظر کے مانند
کب عنقبا زدیو پاپنبر دستگیر کوں تب — میٹھی بچن ہیں تیری قند و شکر کے مانند
لالہ رخاں سوں حاصل ہی جن کوں عشق ہردم — مونس ہر آن کے دل کا داغ جگر کے مانند
جو ہیم کے بہشتی ہیں جلبل ہو ور انگار — نت شمع نال لیتے ہنس ہنس شرر کے مانند

در عاشقی نہ یاور کیوں نا تو بلبلا نین
رس بے ہے جو کنول کا رہوں بھنور کے مانند

عاشق کعن ہی گس تے غم سو اگن میں جلنا
بے غش ہوتا کہ نکلے آتش سوں زر کے مانند

نیسان کے جہڑ لگایا مجہ چشم نے جو صبر
ڈہل ڈہل چلا ہے دو سوں انجہو گہر کے مانند

کہو نکہت میں مہکہ ہی تیرا الشمس الضحی کے مانند
والیل میں ہی جلوہ نور خدا کے مانند

آئینہ ہو ہو دیکہا عالم کے مہ رخان کون
سینا رہیں نہ پایا تجہ دلربا کے مانند

دل خون ہی جوش کہا کہا گر شوق بوسہ دبوے
تجہ دست نازنین پر رنگ حنا کے مانند

گلشن کے سیر کر کر دل خوش ہوا کہ سنبل
ہی گل اوپر شگفتہ زلف رسا کے مانند

ہوتے ہی میکدہ میں من کا مراد حاصل
ہر مرتبہ ہی مدعا دوا کے مانند

یک جرعہ پلا کے مشکل دلاں کے حل کر
ہی تو جہاں میں ساقی مشکل کشا کے مانند

آشفتہ کے سوں دل کعن ہوتا ہی زہر جیونا
از بس خیال کاکل ہی اژدہا کے مانند

کہو نکہت الت کے دبس دن خبر چاند مہکہ کا
تجہ راہ پر گرا ہی صابر گدا کے مانند

ہو

مت زلف حلقہ دار کعن کر عذار بند
ہر تار تار میں ہی دل بیقرار بند

گلدستہ دیکہہ تیرا سرا اوپر زر رشک گل
مرجہار نا و شرم سوں درشن سار بند

کاکل کے لٹ بنو ہچ کر لٹکی ہی مہکہ اوپر
دل کے شکار کون ہی خم تا بدار بند

کر قتل بہنوں کی تیغ سوں وسمہ کے تاب دے
خالے ہی عاشقاں کے جو سر من شکار بند

دل بیہوش کہا ہوتا ہی کہیتا دیکھہ برد کی — ہوستی ہی بین بین جو انجہون کی پہار بند
بجلی کی رین و دن بین کہیرا کی حال دیکھہ — بر لب تیری نثار کہین ہی جان زار بند
جب تک نہوئی غمزہ میں تیرا اس دل — فرہاد کب رہی بغم کوہسار بند
سہہ سکی گل کی عشق مین بلبل جفای خار — ناچار ہی بفکر خزان و بہار بند
گلشن مین دیکھہ سرو کی قمری نی دلبری — گردن ہی طوق عشق سون بی اختیار بند
مجنون سون راہ عشق کی پوچہی کوی خبر — ہی جس کی پگ مین آبلہ از نیش خار بند
آشفتہ ہی ز شوق شب و روز حسابرا — ہی جس کا دل بتار خم زلف یار بند

ہو

حلقہ بگوش ہی تیرا مہر و ستارہ بند — کیون مہ نہووی شوق سون در کو شوارہ بند
زلفان کی لٹ ہی کی شام کہتا چہو مکہ اوپر — چو دہن کی ماہتاب مین کر ماہ پارہ بند
مشتاق دیکھہ دل تیری میٹہی نگاہ کا — ہووی ہی چار چشمی سون نظر مین نظارہ بند
چاہا کہ سوز عشق کا دل مین رکہون چہپا — جس آگ مین ہی شعلہ ہووی کب شرارہ بند
جو آہوان کون شوخی سکہہ وی ہر ناز سون — پہندی مین زلف مین نگری کیون چکارہ بند
مجرا دیدا اثر نہ کیا اسی کی دل مین آج — کب تیر ہووی در جگر سنگ خارہ بند
مردم مین دہوم ہی مرا انجہون کی صابرا — جب چشمہ جوش لیون نہووی پہارہ بند

ہو

مہکو احند رسا دیکھہ تیرا در نقاب بند — ہی جگمین دہوم چاند ہوا در سحاب بند

ہر تار مار ہو ہو ڈسے عاشقاں کے دل
کاکل کا کر پھندا نہو زیچ و تاب بند

کھو نکہت بغیر تیری کہ ہے چاند مکھ اوپر
ہر بلے ہیں اج کون کری آفتاب بند

تجھ زلف کے خیال رگوں خمیدہ ہو ہو بہ چلے
نافہ کے پیچ کر نہووے مشکناب بند

نور نظر ہو جلوہ کری کر کری جانشوں
دل میں رہی نظارہ و انکھیوں میں خواب بند

تجھ مکھ کا دیکھ نور و تجلا جو آفتاب
ہے ار سے کے چشم میں حیرت سیتی خواب بند

تجھ لعل لب کے وصف کمنے رسن یکا نزہ تون
یاقوت آبدار میں خون ناب بند

بحر فنا میں موج نفس دیکھ تساہرا
ہے دم حیات کا بہو آب حباب بند

ہو

ہوا ہے جل کے پیجرہ کے اگن میں سپند
بہت انکار دل و دیدہ پو جفا تا چند

بجا نو نگوں سے ظالم نے تجھ کون بدمایا
کہ مجھ کون بھول کے در بزم غیر ہے خورسند

زکات حسن کے کر دیوے بوسہ خوش ہو
دعا کروں کہ ز چشم بدان نہ آوے گزند

چمن میں فاختہ و سرو کا دکھا جن عشق
گلو میں ڈال رسن عشق کا رہا دربند

سخن ہیں اس لب شیرین رنگوں جس نے مٹھی بچی
نہ بھاوے اس کون نبات و نہ شہد و شکر و قند

بغیر شہ کہاں مینک ن کون آوے چین
اگر ہزار دیویں واعظاں نصیحت و پند

خیال زلف پرت ن اس خاطر کر
بہر طرح دل دیوانہ ت دہی بکمند

جنون عشق میں مت پوچھ ننگ مجنوں سون
کر اہی شکستہ ناموس از طاق بلند

ہووے گا کس کا جگر شعلہ در گروہ طنا
ہوا ہے سرخ قبا میں کے سوار سمند

تیری کھو نکہت کا بکھار ہی آوے ہی صابر   درس کا داں شفقت سوں دل رکھہ خورسند

ے

آوازہ تیری حسن کا جب سوں ہوا بلند   خوباں نے دل ز آتش غیرت کیا سپند
تجہ لعل کا تبسم جان بخش ہی دوا   ہیں جس کے شوق سوں دل مشتاق دردمند
عاشق تیری درس کے کہڑی ہیں امیدوار   کہو نکہت اٹھاؤ نے میں تغافل ہوتا چند
بس زلف تابدار ہی دل کے شکار کوں   کیوں کو نہ دیتے ہو کا کل سبز رنگ کے کمند
مبکہ مت دکہاؤ چاند مساہر ہوا لہو سکے نہیں   ڈرتا ہوں چشم بد کے مبادا الکی گزند
مجہ نالہ میں جرا نہ ہووی عشق کا اثر   سوراخ ہی ... کا جو سینے دل کا بند بند
ز بس سجن کے مٹہی بچن لگے ... دا   قربان کیا ہوں شہد و قند و فی نبات

ہو

تیری کھو نکہت میں ہلال ابروان کے جن کے دید   اسے ہی رات قدر و دن مبارک عید
کرشمہ بانکی نین کا نہیں کم از شمشیر   کہ کاہ بخشے ہی جان و کہیں کرے ہی شہید
سنا ہوں بادہ کشاں سوں کہ در شب جمعہ   نگاہ و غمزہ ساقی ہی قفل غم کے کلید
نجاویں در کہ میخانہ چہ رتا جان سے   کہ ایک تن کا جہاں پیر ہی وہاں ہی مرید
جو خال خد غلامی دیا ہوں گلرو کوں   کہ میری دل کوں چمن میں زنگ نظارہ خرید
فدا ہوں چشم کہو بلہ کے سخاوت پر   کہ ایک میں ذرہ شہو اری بخشید
بلبل جاں و بزہ چشم و دل سر بچن بک   ہی جب کہ ... غرہ کمال ... ثنا ہی بعید

اگر نالہ کروں سینہ چاک ہو جاے — کہ منع ہوں کوں رقیباں کے نالہ نتواں دید
دیا ہی وعدہ دیدار جب سیں مہ رو نے — درس کے شوق سیں شبا روز دیدۂ خواب نہ شد

بسکہ دہر تاپ ہے عاشقی کا درد — رخ مشتاق ہی زغم ہا زرد
عاشقان عشق کے ہویدا ہیں — دیدۂ تر ز ہر خواب آہ ہی سرد
کب میرا درد کاں دہر کے سینے — جو محبت کے فن میں ہی بیدرد
کیا سجن کوں خبر کہ ہجر انہیں — غم کے ہی عاشقاں کے دل سوں نبرد
عشق کے بات میں جو ہی ثابت — پاک بنرد نہیں ہے جو مجنوں فرد
کبھی آ کے نہ پوچھا ظالم نے — کہ دلت در فراق غم سوں چہ کرد
عشق کے رنج جو سہی صابر — در صف عاشقاں ہی غازی و مرد

انکھیاں تیری ہیں نیند کے متوالیاں پسند — جس میں پڑی ہیں سرمہ کے دنبالیاں پسند
زلفاں کوں چھوڑ مکھ کے اوپر آرسی میں دیکھ — ہیں سنس کے جوت پیچ کھٹا کالیاں پسند
میٹھی تری بچن کا کہاں پاویں وہ مزہ — تجہ لب کے جن نے ہیں کھٹی کالیاں پسند
من کوں سیں دیکھ پر تیرے سونے کے کان پھول — مجہ کوں ہیں لعل در کے جڑیں بالیاں پسند
مت کھول سینہ بند کہ تجہ سینہ بند میں — مت عاشقاں کے دل کوں پڑیں جالیاں پسند
کیوں سروراں کے نعت لواں کر قبول — کچکول فقر کے ہیں جیسے شالیاں پسند

کلمہ ... ہیں کلر وکی صابرا   مجہ دل نے کی ہو رنگی نین ڈالیان بند

ہو

عشق مین کلیجہ کان کیا ہی غم ہجران ندیم   گیون نہو در بلبلان کون نالہ و افغان لذیذ

جب سیتی انگہ گیاہ زلف کے لٹ مین شوق   ہی پریشانی سون اس کون نئے سر و سامان لذیذ

عشق بازی کا جسے چسکا پڑا ہی در جہان   جیو سون جانان سون اسے ہی عشق مردیان لذیذ

قند و مصری کی مجہی پہیکی لگی ہی چاشنی   سن کے موہن کی زبان سون کہت میتہی باتان لذیذ

آخرش یک تیشہ کی ضربت سون جیو قربان کیا   عشق شیرین کا کہ تہا فرہاد کون از جان لذیذ

عشق مین ابرو کمان کی جو ہمیشہ ہی جگر   اس کی دل پر ہین نگاہ و ناز کی پیکان لذیذ

شمع پر پروانہ نی کر کر تصدق جان کہا   جان فدا نی کا مزہ ہی در دل قربان لذیذ

میپرستان سون خبر کر خضر اب جو جہی کہین   ہی حیات جاودان سون شیشہ و پیمان لذیذ

مدح خوانی مین صدر منصب ملا مجہ صابرا   سبحہ خاک شفا سون ذکر ہی پنہان لذیذ

ہو

مستی عشق سون ہی جس کون می و جام لذیذ   یاد ساقی کی اسے صبح ہی ہم شام لذیذ

عشق کی بات مین جو جم کی قدم ثابت ہی   ہی اسے دشت و گل و خار مین ہر کام لذیذ

تجہ شکر لب کی بچن گرچہ کہ ہین لذت بخش   لیک ہے مجہ کون تیری ناز کی دشنام لذیذ

نشہ کی بوز مین تجہ لعل شکر بار کی حرف   ہین تیری بادہ پرستان کون زبادام لذیذ

خاتم دل کی اوپر نقش کر از شوق رنگی   جون نگین ذکر سون ہی جس کون تیرا نام لذیذ

زلف کی لٹ سوں نکر دل کوں جدا ای پیر مرد — گر تیری قسمت پریشان کرنا ہو دام لذیذ
میکشاں کوں جو ہے عشق پیالا ور ساقی — بخشش تہ جرعۂ صہبا کرنا انعام لذیذ

هو

گر عندلیب کوں گل و گلزار ہی لذیذ — عاشق کوں گلعذار کا دیدار ہی لذیذ
کب دیکھتے ہیں خوش ہو تماشا بہار کا — جن کوں نظارۂ گل رخسار ہی لذیذ
شیریں بچن ہیں گرچہ سجن کے لذیذ تر — مجھ کوں عتاب و ناز کی گفتار ہی لذیذ
جب سوں دیکھی ہیں سلونی کی مستی ہیں چور نین — پیمانہ کشاں کوں نشۂ سرشار ہی لذیذ
جس کے نظر ہی محو تماشائی حسن سبز — اس کوں جو آرسی دل بیدار ہی لذیذ
مجنوں صفت جو دشت جنوں میں ہے کامیاب — لیلا کے عشق میں اسے ہر کار ہی لذیذ
ہی رہروان عشق کا دل باغ صابرا — در چشم آبلہ کہ گل خار سے لذیذ

هو

لٹ پٹی دیکھ شوخ کے دستار — عاشقاں کت پڑی ہزار ہزار
جلوۂ حسن گلعذاراں سیں — خانۂ آرسی ہوا گلزار
حلقۂ زلف کوں پریشان کر — دل آشفتہ کاں نکر افگار
سن کے بچہ پستہ لب کے میٹھے بچن — دل کا طوطی ہوا ہی شکر بار
زلف کے لٹ نہ دی صبا کے ہاتھ — کر لٹا دی کے نافۂ تاتار
توں مسیحا ی وقت ہی ساقی — زندہ کر دل کوں از پی اسرار

جب سیں انکھیوں میں اب ما مرد — دل ہے روشن جلوۂ دیدار
شیشۂ دل ہی کہر پری رو کا — کیوں پری اس میں غیر کا انوار
ای چند رہیکہ سجن خدا کے قسم — تجہ درس کا ہی شوق لیل و نہار
اپنے صابر کے کر خبر لیوے — حسن و خوبی سوں ہوویں برخوردار

عشق کہتا ہی پیئہ میئے سرشار — عقل کہتی ہے پہرنے استغفار
عشق کہتا ہی عاشقے مستر — عقل کہتی ہے عاقلے درکار
عشق کہتا ہی کوہ و صحرا پہر — عقل کہتی ہی دیکہ باغ و بہار
عشق کہتا ہی چاک کر خرقہ — عقل کہتی ہی باندہے دستار
عشق کہتا ہی عشق بازی سیکہ — عقل کہتی ہے بہول یو گفتار
عشق کہتا ہی عشق کر مونس — عقل کہتی ہے عقل سوں ہو یار
عشق کہتا ہی مہر سینے کر — بوجہ ساقی ہے در کوں لیل و نہار
عقل کہتی ہی زہد و تقوا ہیں — نانو اپنا نکال و دل خوش دار
عشق اور عقل کا مباحثہ دیکہ — مختصر یک سخن کیا اظہار
صابرا عشق حق نصیب کیا — عقل ہے گرچہ ہمدم و غمخوار

گر یار کری جلوہ کری انکھیوں میں گہر — جوں نور رکہوں خلق کے نظر سیں چہپا کر

تجہ حسن کے دوکان رہی بہر نور ہمیشہ — گر دیوی درس دان مجہی آ کے بلا کر
تجہ لعل کے سرخی سوں کیے رنگ خجل ہیں — یاقوت کوں مت ننگ لگا پان چبا کر
لایا ہوں تیری نذر کوں لعل جگری دل — گر شوق ہووی تکمہ گلسناری بنا کر
درس کا بکہاری ہو رہوں تیر اسلامی — مبہک چاند سا دکہلاوے جو کبہو تجہ کمر اٹہا کر
ہر شکل مہ نو نہ دکہوں چرخ فلک پر — ابروی ہلالی نہ چہپاوی جو دکہا کر
تا چند خم زلف میں آشفتہ رہے گا — ای دل کبہی آرام سوں اک جا بہی رہا کر
گر شوق ہی صابر کہ دکہی چاند سے مکہ کوں — آئینۂ دل زنگ کدورت سوں صفا کر

ہو

آیا ہوں دور سیتی سجن تیری آس کر — توں مت تغافلی سوں جیا داد ہو کر
بہ جہاجی سے تجہ کوں نام خدا سرخ پیرہن — مجہ خون دل سوں رنگ کے کالا لباس کر
اٹتی ہی بوی عشق کی از قبر کشتگان — آکے مزار اپنے شہیدان کا پاس کر
کاکل کے پیچ و تاب سوں آشفتہ حال ہوں — مت کہول زلف و دل کے پریشان ہوس کر
صابر ہوں مدح خوان ہوں تیری درگاہ کا — ای شاہ حسن مہر سوں اتنا قیاس کر

ہو

ہیتم نے دل جو موہ لیا میٹہی بات کر — منہ خوش ہوا کہ قند و شکر کے نبات کر
کر حسن کے زکات تیرے پاس جمع ہے — درس کا دان ہنس کے کہو نکہت برات کر
سلطان کے لٹ کوں جہوے گی خورشید زاد — رنگی لب ز شام کہتا دن کوں رات کر

کب تک رکھی کا لعل سخندان جو غنچہ بند
جون پھول اب کھل کے بول کے حل مشکلات کر

چلنا ہی راہ عشق کے رہبر بنا کنہیں
ملنے کا شوق دوست کے دل کا سنکات کر

تا کے رہیگا زلف مین آشفتہ وا سپہ
اے دل وطن کے یاد سون فکر نجات کر

پیر مغان کا پوچھ کے دروازہ صبا بدل
مانند خضر تازہ زمے سے حیات کر

ہمہ

دکھاوے کر سجن محراب ابرو سجدہ م آگے
کھڑا ہووے نظر کے روبرو بیت الحرام آگے

سینے کر بانسلے مجہ نالہ شب ہاے ہجر ابنی
بہلا سہدہ ہد کھنہ ربجہر کان و لیو نوحم آگے

عجب کیا ہر گہ ہووے برہمن کیا شیخ و کیا زاہد
ادا اس سون نازین تلقین کر کر وہ نسیم آگے

عجب جان و شوق وصل در دل بند بجہ زیر
[illegible] اگر دیوے دلاسا بیش و کم آگے

اتماش سیر گشنے کا دکھاوے بجہ جنجوندن
[illegible] ہیتو مین اگر رکھی قدم آگے

ہووے کہ ام دہ و جشن نگارہ ہند مجہ دل
مبارک رخان ہووین زکشمیر و نجم آگے

لبالب پیکہ شوق وصل سون صہبا میں دل
پشیمان ہو ہوا نے سون چلا ہی رد و سن غم آگے

منور گر کری عالم کون وہ روشن جبین آکر
پتنگ اس شمع رو اوپر ہووے روح الامین آکر

دکھین رخ سون چاند سا مکھ اگر اوپر تجلی سیتی
دیوین سر خط غلامی کا ز دل خوبان چین آکر

دکھا دین کیسون میری انکھیان تجلا ابھی کے در سون
کہ کھو نکہت پر فدا ہو ہو کھڑی ہین جبین آکر

جیون برہمن کل سون نسیم کے دکھے انکھیان
کہ یکغمزہ بسون برمایا میرا ارام و دین آکر

نہو یں کیوں پریشاں عاشقاں کے دل نظر آگر
کہ مکھ چہ کال پر ہے زلف عنبر آگر

کیا قدرت سے اگر مشکل پڑی ہر دو سناں اوپر
کری کا مشکلات آسان امیر المومنین آگر

نہیں کر چاند تجھ چندر مکھی یکبر درس کا عاشق
چرا شق القمر ہو جوم ناہی سینے آگر

جو لالہ داغ مجھ دل کے انجھو کب نہیں بھاتا
بجھاوے اگ ہجراں سے مگر یہ نازنین آگر

ہر یجن کر دکھاوے چاند مکھ از دلبری آگر
کری در چشم و دل جلوہ کری ہو ری آگر

نہو دم ساز آئینہ سوں اپنا اشتہو یاں
کہ سا شق ہو رہی کا چاند مکھ کا ہر گھڑی آگر

چندر مکھی کا جس دل دیکھتا ہوں آگ غم
نظر میں جلوہ ہو وارہی مہر و مشتری آگر

نہیں مجھ دیدہ و دل سوں غم عشق پریروئیاں
دکھاوے گی بولانہ درس شق کی سوں ہر کن بہرہ

میری اشعار کا مضموں سمجھ کے آفریں کہوے
الپس سے فکر و لش سوں سیعے کر انوری آگر

میری انجھوں کے موتی ہیں درِ شہوار سے بہتر
بہا میں نقد دل دیوے جو دیکھے جوہری آگر

نہیں کہتا ہوں دل کے پاس ہر یک سوں اگر دشنا
کیجاوے کا سر منا شہ دیں پروری آگر

دو گل و گر کبھی گلدستہ سر پر در چمن آگر
اترے شاخ زرد لو جی گال و بلبل چمن آگر

جو گل حسرت سوں ان کے غنچہ پھول جاوے خندہ ستی
چمن میں گلرخاں دیکھیں تو وہ غنچہ دہن آگر

لنگ سوں چل کے گلشن کوں خرام اپنے سوں دکھلاوے
کہ سبکی جلوہ تجہ قامت عنبر سرو سمن آگر

نسدق رنگ کر اپنا ہو وے آب غیرت سوں
اگر دیکھی نہ تری یاقوت لب لعل یمن آگر

دو چند اں نور پاویں دیدۂ مشتاق درسوں ـ نظر کے روشنی بخشے چندر مکھ کر سجن اگر
میاں سوں مہرسوں البتہ دیوں وصل کے وعدے ـ نہنگا نامہ ہجراں کا پہر کر من ہرن اگر
عجب کیا ہے شہید اس کا دوبارہ زندہ پاوے ـ دیوے نظارہ کردہ شوخ در وقت کفن اگر
اتھے جل بل کے لالہ کے جگر سوں شعلہ حسرت ـ تو داغ عشق کر دیکھے میرے دل کے اگن اگر
مرا کلبہ خوشی سوں ہووے فردوس برین صابر ـ اگر قاصد دیوے پیغام وصل گلبدن اگر

خواب میں میری ماہ رو آ کر ـ دل کے کسرتا ہی جت و جو آ کر
جب سوں درسن دکھا ہے درپن نے ـ اکہیں ہو سیتے ہی رو برو آ کر
مجہ کوں شیرین ہے تلخی دشنام ـ دیوے گر شوخ تند خو آ کر
زلف کے لٹ نہ دی صبا کے ہاتھ ـ شکوہ کرتی ہے مو بمو آ کر
تازہ رکھتے ہے عاشقاں کا مشام ـ سنبل تر سیتے مشک بو آ کر
جیو واروں ز شوق ساقی پر ـ کر پلاوے سبو سبو آ کر
کوں جہکڑا کرے رقیباں سوں ـ جہو سیتے گر سنے ہیں گفتگو آ کر
عشق کا رنگ گر طلب صابر ـ کہ دیوے مکھ کوں آب رو آ کر

سنادی کوہ سے شیرین کوں غم فرہاد زن جا کر ـ کہ پوچھے حال ہجراں کا کبھی فرہاد کوں جا کر
کہا ہوں من کے پوتھے لے میرے طفل سخندان کن ـ گیا سنبے کے رخصت دل کہو استاد کوں جا کر

نہ درسن ہی نہ وعدہ ہی نہ ہی پیغام ملنے کا — کروں کیا اس نگہ کو جی میں دل ناشاد تنہا کر
نہ گلرو میں وفا دیکھی نہ گلشن میں بقا بلبل — فغان و نالہ سیں کہیو گل و شمشاد سوں تنہا کر
نگاہ مہر سوں چشم و دل صابر منور کر — کہو روشن ضمیر و صاحب ارشاد سوں جا کر

ہو

کوئی ہنس کے کہی اس گل رخسار سوں جا کر — توں گل ہی نہ دل ہی خس و ہر خار سوں ملجا کر
عشاق کے انکھیوں میں پڑی داغ زغیرت — وو لالہ رلا جب سیتی اغیار سوں جا کر
سنتے نہیں کر سرو غم و نالہ قمری — کہنی ہے دیکھ اپنا گل و گلزار سوں جا کر
عاشق کے دوا جز رخ دلدار نہووے — یو درد سنو عشق کے بیمار سوں جا کر
کب سیر ہووے درس دیکھن سوں دل مشتاق — تحقیق کرو تشنہ دیدار سوں جا کر
باتی میری کر شوخ نہ بانچی اری قاصد — پیغام سنا یو در و دیوار سوں جا کر
امید ہی صابر کہ در میکدہ پوچوں — از شوق مغان مست سرشار سوں جا کر

اے شوخ کبھی میری طرف آکے گذر کر — تا دل کوں تیری نذر کروں ہات پکڑ کر
آشفتہ و دیوانہ ہووے گا دل مشتاق — توں زلف کے زنجیر سوں رکھ آج جکڑ کر
ہے تیری نگہ مہر کی اکسیر حقیقت — ٹک میری طرف دیکھ کے مجھ قلب کوں زر کر
مجھ دل کی کتو بیج اگر آپ کے سماوے — میں جیو رکھوں تیری تماشے کوں بھنور کر
مجھ عشق سوں انکھیوں میں کہلی داغ ہزاری — از شوق کہ جبز لالہ ہی دل میں ثمر کر

تجہ راہ مین تصویر ہر نسفت مجہ ہین انکھیان — تصویر کا کر شوق ہر دیکہن کا نظر کر
سن سن کے تیرے لعل شکر بار کے بتیان — مشتاق نے دل بیچ رکہین شیر و شکر کر
تجہ زلف کے لٹ بیچ بسا جب سون یہ دل — پہر گہر کون نہ آیا کہ گیا خانہ بہ کر
کیون اہل خرابات رہین بے می و آتش — میخانہ مین جاتے ہین قدم شوق سون سر کر
در جہار کے انکہیون سین مغان کا زمے عشق — کہ خرقہ و سجادہ ہو ول زہد کا ترک کر
گر آوی میری ہاتہ مین وہ شوخ نظر باز — دل بیچ رکہون گا دو ہی نور نظر کر
بہیجی ہے خبر وصل کے دلدار نے صابر — کہہ غم کون کہ مجہ دل سون کیے روز سفر کر

٭

اے غنچہ بہار گل کی نکہت کہول و کرم کر — در سن کے بکہار کون دلا دان و درہم کر
گر باغ یہ گلشن خار سون در بن — دل کون نکہ مہر سون گلشن ارام کر
گر شوق ہی اہل کر گری عشق کے رہ چلے — دن رات بہبوسے کے نظام کون قدم کر
اس قبلہ محراب کا گر کی ہے تصور — در مروہ صفا جا کے زیارت حرم کر
گر رشتہ تسبیح کون زنار طریقت — دی بوسہ بپاے حرم و طوف صنم کر
گر چاہی کہ ہجران مین مزہ وصل کا پاوی — ہر عشرت ایام مین دل شاد بغم کر
صابر جو تجہی فقر کے دولت دیے حق نے — مت شوق قناعت مین زجاہ و زحشم کر

٭

نہ پوچہ ہی مجہ سن ہجران بیچ وتابی کی خبر سو کر — ہوا ہون بال سون باریک تیری مو کمر سن کر

چھپیا ہے مشک نافہ ہیچ و سنبل کال کے پردے میں | بہار حسن میں تجھ زلف و خط کا مشک تر سن کر
ہوا حلوا فروشاں کے دکانوں میں خلل پیدا | تیری لب کے شکر پاروں کی خوبی کے نمک شکر
کتاں ہو عاشقاں آتے ہیں قربان ہونے تجھ مکھ کوں | ترے کھونگھٹ کے جھلمل میں بو جوش کا چندر سن کر
شہیداں جان سپر کرتے ہیں تجھ چشم ۱۹ ۱۶ آگے | نکہ قاتل کے ہاتھوں میں سپہ پائے بجز سن کر
صدف مجھ چشم کے لبریز ہیں یاقوت و گوہر سوں | تیری کانوں کے بالے کوں پر از لعل و گہر سن کر
میری مضموں رنگین سوں ہوا ہے خوش وہی صاحب | سمج کے شاد ہوتا ہے جو شعر مختصر سن کر

ای دل انکھیاں سوں انجھواں آمیز کر | ابر نیساں نے کوں گوہر ریز کر
صبح کا کر شوق ہے دیکھنے ظہور | چشم کو ہر بار کوں شبخیز کر
چاہ تا ہے دوست کر دل میں جے | غیر کے دیدار سوں پرہیز کر
آو تا ہے وہ ہٹیلا قتل پر | وسمہ سوں شمشیر ابرو تیز کر
ہے حنا کا شوق موہن لعل کوں | چشم سوں خوناب دل لبریز کر
یار ہے انکھیاں میں مہمان آج رات | اشک و خوں سیں خانہ رنگ آمیز کر
خوب رویاں کے ملن کوں صابرا | نقد دل کوں ہدیہ دست آویز کر

دل ہوا دیوانہ کچھ تدبیر کر | زلف کے لٹ سوں جگر زنجیر کر
مصحف رخسار ہنس کے دکھا | تا سنا اوں رو برو تفسیر کر

شوق ہے درس کا گر ای چشمِ دل　　نقش دل پر دوست کے تصویر کر
باج دیتا ہوں شہ طنّاز کوں　　جن رکہا ہے ملکِ دل تسخیر کر
عمر فانی کے بنا کوں جون حباب　　کن کہا سیلاب سوں تعمیر کر
ہے شرابِ عشق کے مینے سوں چور　　جو مغان کہن پوچ تا ہے پیر کر
کاش راکہے میکدہ کے در اوپر　　خاک صابر مجہ کوں دامنگیر کر

ای غنچہ دہن بہت گہی باغ مین کہل کر　　تا بلبل و گل خوار ہووین گو چو نمین ہل کر
تجہ حسن کے سرخی سوں عرق چاہِ ذقن مین　　یا قوتِ درخشان ہوا رخسار سوں ڈہل کر
جس رات کہن توں جلوۂ چندر مکہ کا دکہاوے　　تا صبح رکہوں شمع کہن فانوس مین گل کر
تجہ سرو خرامان کے لٹک دیکہ کے قمری　　دیکہ من کا سنانی ہے تجہی نالۂ و غل کر
گنگا ہو بہی ہین تیری اشنان کہن انجہون　　گر شوق ہی آنے کا رکہوں ہر مژہ پل کر
تجہ وصل کے قاصد جو خبر دیوی خوشی سوں　　جاوین غم و اندوہ میری غم کے بہل کر
ہوں جب سوں جدا در کہ میخانہ سوں صابر　　پیتا ہوں شب و روز غم اشک کوں مل کر

ہو

کیوں جاوے جو ای رونق گل باغ مین چل کر　　آ چشم کے گلشن مین تماشای کنول کر
تجہ عشق کا دل مین جو کہلا باغ ہزارہ　　جوں لالہ رہا داغ نظر انکہیوں مین پہل کر
نقشہ پہ تیری کاتبِ قدرت نے ازل سوں　　مجہ دل مین لکہی مہر کے انوار کہین حل کر

بہرت

ہر رات کہن وو بھلا ہے چندر مکھ کا جھلا | مت شمع و پتنگا ہے محبت میں خلل کر
فانوس میں کب ڈھن کری شمع میا سون | پروانہ فدا کر نہ و وی شوق سون جل کر
دیکھ نماک شہیدان ہے اوپر تجھ قدم کو | تا بوچین چرن تیری کفن سیتی نکل کر
تجھ درس کون نرگس ہو مزار شہدا میں | انکھیاں ہیں شہیدان کی کہ نکی ہیں اچھل کر
جو کن ہے تیری قامت رعنا کی الف چہو | تجھ راہ میں شمشت دکری جیس بدل کر
تک میری طرف مہر سون آج خدا را | بیکل ہوا تیرا شوق سون مر عد کھل کر
مدت سیتی ہے شوق کہ تجھ خاک چرن کون | پر نور کرون چشم کون رخسار کون مل کر
تجھ لعل شکر بار دیتے دشنام کون صابر | کیون خوش نکر اس ہے کر بوجھا ہی غزل کر

هو

مکھ اوپر زلف پریشان مت کر | دن کہنا چاند کون پنہان مت کر
دیکھ درپن کے طرف ہر ساعت | چشم مشتاق کے حیران مت کر
دل ہے تجھ کاکل مشکین میں اسیر | جانمن بے سر و سامان مت کر
دل اغیار نوازش کر کر | دیو ہم چشم سلیمان مت کر
دل سون تیرا ہے ثنا خوان صابر | توں فراموش ثنا خوان مت کر

جانمن غیر پر کرم مت کر | غیر محرم کون محترم مت کر
زلف کے لٹ میں کر کے دل کا صید | نو اسیران اوپر ستم مت کر

دل اگر تجہ کون دیوین مشتاقان — بردے کے کب ہین ہم مت کر
شوق سے کر سحر کا دیکھی ظہور — نیند ای دیدۂ صبحدم مت کر
دل کون کر عشق غیر سون اباد — کعبہ مین خانۂ صنم مت کر
سہکہ اگر پاوے عشق مین یاد کہہ — شکوہ از رست عیش و غم مت کر
دولت فقر حق سنے دی صابر — شکر کر فکر بیش و کم مت کر

ہو

دیا دل جس نے عشق یار لیکر — ہوا خوش دی کم و بسیار لیکر
گل آیا شاخ سون گلدستہ بن بن — رکہی کر سر اوپر دلدار لیکر
دیکہ اپنا کا تغنی آپ ہی بلبل — چمن مین نالہا ے زار لیکر
ختن سون نافہ تجہ کا گل کون ہدیہ — چلا ہی مشک از تاتار لیکر
فدا کرنے کون تجہ پر دوش اوپر — کہری مشتاق سر کا بار لیکر
رکہین سر تجہ چرن پر جان فدا نا — تون کہر سون نکلے کر تروار لیکر
کہو نکہت التا کہ دل در رسن میا تون — کہ جا اون دولت دیدار لیکر
طواف میکدہ کر چل کے صابر — کہ آوین نشہ سرشار لیکر

ہو

تیری زلف و نین کا نام لیکر — لٹا یا سنبل و یا دام لیکر
تیری انکہیون میکے تیے دیکہ نرگس — کہڑے ہی مخمور سر پر جام لیکر

معطر باغ کون کرنے سیتی سنبل — تیری گیسو سین خوشبو ادا لیکر
خوشی سون نعد دل قاصد کمن بخشن — کر آوی وصل کا پیغام لیکر
چلا ہون طرف کمن بیت الحرم کے — جنہون عشق کا احرام لیکر
جو باندھی تجہ صنم کے زلف مین دل — نجاوی کفر سون اسلام لیکر
تیری کاکل کے لٹ کون ہدیہ نافہ — دیوی سیتی مشک تر از شام لیکر
تیری لعل مسیحا سون ز معجز — خوشی ہی نفس ناقص دعا لیکر
زکات حسن دی صبر کون درس — کہ جاوی شاد ہو انعام لیکر

تجہ کون آیا ہون سکندر بوجہ کر — دل کا آئینہ منور بوجہ کر
جوہری دیتے ہین تجہ لب کون خراج — بی بہا یاقوت احمر بوجہ کر
از پریشانی وطن کرتے ہین دل — لٹ مین تیری زلف کے گھر بوجہ کر
عشق تیرا کسر کیا ہون حرز جان — چشم و دل کا نور و مظہر بوجہ کر
پوجتے ہین تیری در کون سروران — تجہ چرن کے خاک افسر بوجہ کر
ہدیہ لایا ہون مرشک چشم تر — تیری قربانی کون گوہر بوجہ کر
ہی نکاہ مہر تیرے کیمیا — چاہتا ہون قلب پر زر بوجہ کر
تیری دامن سون لگی ہین عارفان — تجہ کون دوعالم کا مرور بوجہ کر
تجہ درس کیے ہین یکبار ماہ و مہر — مہکہ تیرا خورشید نو بوجہ کر

بہول مت صابر کون ای سلطان تن | آ اپنے قنبر کا قنبر بوجھ کر

تیری پاس ایا ہون سلطان بوجھ کر | لطف تیرا مشکل اسان بوجھ کر
مانگتا ہون دان درس کی زکات | تجھ کون شاہ خوبرویان بوجھ کر
فال دیکھن کون کھرا ہون روبرو | مکھ تیرا تفسیر قرآن بوجھ کر
نور کسر الہی سب در چشم و نظر | مہر تیری دل سنے ایمان بوجھ کر
پرورش کرتا ہون جن لالہ بخون | داغ عشقت مونس جان بوجھ کر
رات وهی جون نور تجھ مکھ کا خیال | در نظر رہکت ہون مہمان بوجھ کر
نقد دل دیوی ہی قیمت جوہری | لب تیری یاقوت رخشان بوجھ کر
صابرا سی ابر نیسانی خجل | اشک میرا در غلطان بوجھ کر

ہو

جو بلبل در چمن فریاد کر کر | لکہیا ہون نالہ کلمرو یاد کر کر
سیح انجہون کی موتی نابیدا گن | بہرا مجہ چشم نی امداد کر کر
سر بجن کون سنا کی شرح غم کا | رجہیا ہون بہت بیداد کر کر
دکہا دی بیخودی میں راہ حق کی | جو بوجہی عشق کون استاد کر کر
سنی آواز شیرین بیستون نہیں | پکاری آکی فرہاد کر کر
جو لالہ داغ انکہیون کی چمن کا | رہا ہی بھول کس بنیاد کر کر

تصدق ہوں سجن کے عشق اوپر | کدر یکتا ستے دل کوں شاد کر
محبت سوں شہ خوباں سکے صابر | رکھا ہوں ملک دل آباد کر

ہو

نہ مہک پر چھوڑ کا کل کا ناز کر | نکر آشفتہ دل غماز کر
چمن میں چل کہ آوی ہے صبا کوں | پھولن کا رنگ و بو پرواز کر
بہار حسن کوں دیوی ہے رونق | تو تیرا سبز خط آغاز کر
تیری دستی کوں آوی ہے چمن سوں | شگوفہ غنچہ کا باشارہ کر
تیری داغ محبت کوں چو لالہ | رکھی سب چشم و دل دمساز کر
ہوا ہے دل محو میرا جن پکارا | پہ پیہا پیو پیو آواز کر
پتنگا کر کری ہے جیو قربان | رکھی سب شمع ہم ہمراز کر
کیا دل عاشقاں کا صید ہر سو | سجن نے دام گیسو باز کر
اری دل لے نوائے چنگ صابر | جو مضراب نے بجایے ساز کر

ہو

عاشق جو ہوا شوق ستی تجہ جو لقا پر | کب ہوئے نظر وہ مہ و خورشید سما پر
لبریز ہیں خونابہ دل سوں میری انجھوں | جس دن ستی دیا بوسہ تیرا رنگ حنا پر
شہد ایں مزہ اس نے شہادت کا نہ پایا | جن جیو تصدق نہ کیا تیری ادا پر
کیوں وصف تیری ذات سکے خور کرسکے نہ کوئی | پر نور سدا تجہ مکھ کی تجلا سوں سما پر

عاشق نہ ہووے کیوں گل خورشید تجہ اوپر — سورج کے ہی بوتی ہے گلناری قبا پر
جس درد کا درمان یو ہے پیا منتی تجن ہیں — وہ کیوں کہ رکہے شوق طبیبان کے دوا پر
ذرّے کے انہر ہے میرا دل نیند سوں صابر — گرگر کے نظر سانبنی زلف رسا پر

ہر لحظہ نکر زلف کوں آشفتہ قسم پر — ٹیکا نہ لگا خال مشکین کا چندر پر
کہو نکہت کوں الف ہے کہ دکہا مصحف رخسار — تا حسن کی تفسیر لکہوں چشم و نظر پر
یو خال نہیں تجہ لب شیرین کے بغل پاس — زنبور عسل کا ہی کہ ذر شہد و شکر پر
مت کہول میں تجن سلسلۂ عمر درازی — کاکل کے مبادا کہ لچک آوے کمر پر
چون لالہ تجن تر ہوں مژہ در چمن دہر — ہیں عشق میں گلرو کے زبس داغ جگر پر
مدت میں ہوں سوالی ہوئے عشق کا بانتے — دن رات پڑا ہوں تیرے میخانہ کے در پر
انجہوں میں کروں تازہ کف پاے حنائی — گر یار رکہے پانو مرے دیدۂ تر پر
رکہتا ہی دل و دیدہ میں جیوں پانی حنا کی — گلشن میں زبس مہر کنول کے ہے بہنور پر
روشن ہی جو آئینہ دلم نور سوں صابر — تصویر ہے تیند رہک کے جو یک نقش نظر پر

سنا ہوں من ہرن کی ہیں ادا دلربائی پر — خدا وہ دن کرے کہ ہمت نہ داوا خود نمائی پر
خدا گیسو کہ ذرتے ہیں سر تجن کے جدائی سون — وگرنہ دل بہت ہی عاشقان کا آشنائی پر
سرت کدم نہ دیکہ آئینہ بلبل ناز خوبی سین — مبادا ہو رہی عاشق جیند نکہ کی صفائی پر

کبھی یاں جا نہ پاوے نین مجہ ہیں کا ہی رشک [illegible] / نکل اب خانۂ زین سوں شہیدان آ ترا ہے پر

شفا ہی تجہ لب لعل مسیحی سی بین مجہ مرض کی / بھلا اون چہ دل کوں [illegible] طبیبان کی دوا ہے پر

وفا کرنا طلب کل جہاں کوں [illegible] سخن [illegible] / کبھی بین دلستان بلبل کی کل [illegible] ہوا ہے پر

چند ر مہکنے دیا ہی جب سوں داں درس کا / کمر از شوق باندھی ہی [illegible] دل نے کدا ہے پر

تصدق آینا سا نی پلا یک جرعہ زاہد کوں / بہت وہ ناز کرتا ہی اپس کے پارسا ہے پر

بہار [illegible] در گہ میخانہ بلبل چشم سوں [illegible] / رکھی ہی مغان مجہ [illegible] سجدہ کے جبہہ سا ہے پر

هو

ہوا ہی جلوہ گر وہ لالہ رو جب سوں نظر بھیتر / کہلا ہی داغ الفت [illegible] ادہی جگر بھیتر

دیوی ہی شمع جا فانوس ہی [illegible] / کرو [illegible] نصف جو جلتا ہی شرر بھیتر

[illegible] شاخ سنبل کی ختن کی ہر بن [illegible] آہو / خدا کی [illegible] خوشبو [illegible] بھیتر

کنول ہر بن کیوں رہتا چھپا کی گلشن [illegible] / وفا سوں [illegible] خوبی نہ دستا [illegible] بھیتر

پسند آیا ہی جب سوں اس لب شیرین کوں [illegible] / حلاوت سوں [illegible] شیرینی شکر بھیتر

ہوی کیوں نرم دل اس سکندر [illegible] / کہ کل [illegible] مجہ نہیں دستا اثر ہی سحر بھیتر

[illegible] دیکھ مجہ انجھو [illegible] / کہ آب و رنگ [illegible] نہیں لعل و گہر بھیتر

هو

زبس تجہ عشق میں آتش ہی شمع انجمن بھیتر / کری جلتی ہی ہر شب [illegible] بھیتر

[illegible] قدم مجہ چشم [illegible] / کہ ہے مجہ درد انکھیاں کی شفا خاک [illegible] بھیتر

دہوا ہوں غیر کے جلوہ سوں دل کا آرسی خانہ   تجلا جام مہکہ کا دیکہ جیوں دل سوں ہی بہتر

نہ مرسوں خلل ہووے گل و بلبل کے سودا ہیں   دو کلرو ناز و خوبی سوں اگر ادی چمن بہتر

خدا وہ دن کرے مجہ دل کے خواہش سوں ملی سر در   کبھی دل ہیں سرکہوں کا ہی سنگر ہیں گہ نین بہتر

کیا لنکا دکہایا ہے چندر مہکہ نے تجلا سوں   کہ زہرہ رقص ہیت ہے جہ مہ ناری گگن بہتر

شہادت کا مزہ جن کوں پڑا ہے شوق سوں صابر   درس دیکہیں کہنہ ان کے مجہ ہیں بہتر

ن

بہری جو مصحف رخسار حسن کے تفسیر   نظر ہیں دل نے لکہی خط نور کے تحریر

تیری طرہ کے دیوانے کوں کون باندہ سکے   مگر توں جکری اپس ہاتہہ زلف کے زنجیر

کیا عجب کے ہووے بیقرار آینہ   اپس کے دیکہ کے چو سیماب کوں تقریر

خدا جدا نکرے مہر سوں ہمنا کوں   کہ ہے فراق ہیں اسکے ہزار محنت و پیر

بسوی میکدہ دل کیوں نہ دوڑے ہر ساعت   شراب عشق سوں ہے جسم میکشاں کا خمیر

خدا کرے کہ مغاں کے چرن کے پاس رہیں   غبار درگہ میخانہ ہووے دامن گیر

وجود بادہ کشاں زر ہوا ز نشہ عشق   نگاہ مہر ہے ساقی کے قلب پر اکسیر

بقا حیات کے جز یک نفس کہ ہیچ نہیں   بنائے عمر کوں معمار کیا کرے تعمیر

سمجھ کے نکتہ کے مضموں کوں نو بنو صابر   میری غزل کا طلب گار ہے صغیر و کبیر

ہو

ہرا ہوں ساقی مہ رو کے در اوپر مخمور   ز جام عشق ہووں تا خمار خاطر دور

نکرے عشق کے بہید کے راز کون ظاہر — پکارتا ہی شب و روز دار پر منصور

کہان ہے ای کشش شوق کر پہ ہمراہ — کہ راہ عشق کے سنگلاخ و منزل دور

انجہون کے بحر مین دل ڈوب جاتا ہے — خیال وصل کے آیا ہین جزیرہ مین پور

نہ ہے کے نرگس بیمار کا مرض کین عشق — کری ہزار دوا گر طبیب ہے رنجور

کبہو نکہت ہین دیکہ تجلا جمال روشن کا — جو چشم اپنے دل عاشقان کا ہی پرنور

کہری فراق کی جس وقت یاد آتی ہی — جگر مین آہ کے لگتے ہین نشتر زنبور

رہین حضور مین صابر خدا نصیب کرے — کہ چشم و دل کون تماشا حسن ہے منظور

ہو

دیکہ حیدر رکہی کا چہرہ زرد — شمع جل جل ہو رہی خاکستر

داغ گل کر نہ جہو انکہیان مین — لالہ رویان کے عشق کا ہی ثمر

جب سون مجہ سے ہین جدا ہوا ہی سجن — نین اپنے ہین اشک سون بہر بہر

ہی رقیبان کے دل کے ڈسنے کون — آہ میری ہے یو اژدہا پیکر

نقد دل دی خرید عشق کیا — میری سودا مین نفع ہے نہ ضرر

زلف کے لٹ کون کہول کی مہکہ کر — عشق بازان کے دن کون رات نکر

ماہ نو کر دکہا دے ابرو کا — چاند تجہ پر کرون نثار و قمر

ہی نگہ تیری مہر کی اکسیر — قلب ہوتے ہین عاشقان کے زر

قطع کرتی ہین عشق کے رہ کون — کشش شوق جون کا ہے رہبر

صب برا عشق ہین چندر مہکہ بگ — اور باتان کیے ہین دل سون بسر

سن بچن شیرین ز لعل سیمبر — بہول جاتے ہین شکر خوری شکر
لشکر خط سون چہرا ای شاہ حسن — کیون نہووین ملک دل زیر و زبر
ای صبا اس زلف کے لٹ کون نہ کہول — ہین پریشان خاطران بچ اس مین گہر
ہی فقیران کے نظر مین کیمیا — کیون نہ ہووین طالبان کے قلب زر
پردی کہل جاتے ہین انکہیان کے ز شوق — جون نظر آتا ہی وہ نور نظر
کیون نہ مجہ دل کا ہووی نازک خیال — ہی تصور مین میری وہ مو کمر
اس کے روشن ہی نظر جون آرسی — چاند مہکہ ہی جس کے دل مین جلوہ گر
جیوداران شوق سون قاصد اوپر — اووی کر کہ رو کے ملنے کے خبر
حق دکہاوی مجہ کون وہ دن صبا برا — مہکہ ملون ہنس ہنس سجن کے پگ اوپر

ہنسکی کہو نکہت اٹہا خدا سون ڈر — چاند مہکہ مت چہپا خدا ران سون ڈر
مجہ تجہ راہ مین سب جون تصویر — چشم مشتاق آ خدا سون ڈر
رات کون چاند مہکہ اوپر مت چہو — زلف کا اژدہا خدا ران سون ڈر
باکب زان اوپر ز حرف رقیب — جور مت رکہہ روا خدا ران سون ڈر
تاب آشفتہ کے نہین دل کون — زلف کون مت کہلا خدا ران سون ڈر

بتون

بیوفا ہے ہمن سوں کہ ہے نار   با رقیبان وفا خدا سوں ڈر
اپنے صابر کے حال سن کر ہے   مت تغافل دکھا خدا سوں ڈر

ہم سوں بازی نکر خدا سوں ڈر   ہٹ درازی نکر خدا سوں ڈر
کن کہا تجہ کون پاکبازوں بے   دل نوازی نکر خدا سوں ڈر
عاشقان چہوڑ کے رقیبان سوں   کارسازی نکر خدا سوں ڈر
خرقہ زاہد کا می سوں تر کر   بی نمازی نکر خدا سوں ڈر
غم کے آتش لگا کے مجہ دل کون   جان گدازی نکر خدا سوں ڈر
نقد دل دیوین نذر کر مشتاق   بی نیازی نکر خدا سوں ڈر
جز رخ دوست غیر سوں ہابار   عشق بازی نکر خدا سوں ڈر

غم فزائے نکر خدا سوں ڈر   نوادائے نکر خدا سوں ڈر
پاکبازان کوں عشق مین لا کے   جز بہلائے نکر خدا سوں ڈر
گر سکندر ہووی زمانے کا   خودنمائے نکر خدا سوں ڈر
زلف کے لٹ مین کر کے دلہا صید   نارسائے نکر خدا سوں ڈر
ناز کر دیوی بوسہ لب کے زکات   تون منائے نکر خدا سوں ڈر
ای دل و دیدہ دان درس بن   اور گدائے نکر خدا سوں ڈر

شمع بے ماہ رو بنا صابر | روشنائی نکر خدا سوں ڈر

دل فگاری نہ دے خدا سوں ڈر | آہ و زاری نہ دے خدا سوں ڈر

پان کھ کھ کے کالباں ہور دے | کہت سپاری نہ دے خدا سوں ڈر

وعدہ ملنے کا آج و کل کر کر | انتظاری نہ دے خدا سوں ڈر

تیغ ابرو کوں قتل کرنے سوں | آبداری نہ دے خدا سوں ڈر

چاند سا مکھ دکھا کے درپن کوں | شرمساری نہ دے خدا سوں ڈر

ناوک غمزہ و تغافل سیں | زخم کاری نہ دے خدا سوں ڈر

صابر اپنے کوں بھول خاطر سوں | بیقراری نہ دے خدا سوں ڈر

تجہ بنا ای مونس جانی ہنوز | ہی مژہ کی گوہر افشانی ہنوز

جب سیں درسن رکیا ہی چشم کوں | آرسی جیسے ہی حیرانی ہنوز

دل لبہا کے مکہ چھپا کے دور رہ | بہول جاتی ہو زنادانی ہنوز

کسم کہا ہی نقد جاں اپنا بہا | کہچہ نپایا مکر ارزانی ہنوز

خوب رویاں کیوں نہ دیویں آکے باج | حسن کے تجہ کوں ہی سلطانی ہنوز

دل بچھوری کا کمند زلف کوں | اس کے خواہش ہی پریشانی ہنوز

ای خیال دوست نظروں سیں نہ جا | چشم و دل میں رہ کہ مہمانی ہنوز

یمو

شمع مجلس ہو گر تجہہ بن سبہرا — ہووی جہن پروانہ قربانی ہنوز

ہجر تیرا جسم جانی ہے ہنوز — زہر تجہہ بن زندہ گانی ہے ہنوز

مجہہ ہوا معلوم روز وصل سون — غم تجہہ بن رایگانی ہی ہنوز

مو قلم سون لکہ تری تصویر کون — مو کمر کا محو مانی ہے ہنوز

دیکہہ تجہہ خورشید طلعت کی جہلک — از سے حیرت سون پانی ہی ہنوز

عاشق و معشوق کے جور و وفا — کیا کہون دیکہہ یکی کہانی ہے ہنوز

عاشقان پر غصہ و ناز و عتاب — بر رقیبان مہربانی ہے ہنوز

لالہ نے جس دن سون کہایا داغ عشق — تر دماغ از خون فشانی ہی ہنوز

عشق بازی مین ہوا ہون گرچہ پیر — دل کون شوق نوجوانی ہی ہنوز

کلہ خان کے عشق کا گل صبا برا — میری انکہیون مین نشانی ہی ہنوز

ز سوز عشق میرا دل ہی داغدار ہنوز — کہ ہی شگفتہ نظر آیکے لالہ زار ہنوز

بہار حسن کی رونق ہی سنبل تر سون — نہین دیکہایی بنفشہ نی نو بہار ہنوز

رقیب ساتہہ تماشا مین دیکہہ گلرو کون — گل نظارہ ہی انکہیان مین خار خار ہنوز

مگر ہے فاتحہ خوانی کا عزم قاتل کون — کہ چشم وا ہی شہید کے در مزار ہنوز

کنوا ہے عشق مین اپنے رد کے غم خوار — ز شوق و دل ہی چو سیماب بیقرار ہنوز

زکات حسن کے درس کہاں ہی دینے کون | خدا ادا لاوی کہ دل ہی امیدوار ہنوز
ملن کا وعدہ کہ فرمائے ہو کل سون گئی آج | مجہہ سی آج تلک کیا سون انتظار ہنوز
تیری نگاہ کے مستی سون گرچہ دل ہی چور | ولے بجا ہی تیری چشم کا خمار ہنوز
زغمزہ بانکی نگہ تیری قتل کرنے سے | نہیں بچاری کا ہر عیب اختیار ہنوز
کہو نکہت اتہا کے چندر مہکہ دکہا و صبا کون | کہ شوق ہی تیری درس کی بیشمار ہنوز

١

نہیں ہوا ہی میرا مہ شعار رام ہنوز | مجہی سی اس نے مہا سولے ہزار کام ہنوز
ہوا ہوں الکہ دیوانہ کے میں نسب دار | خیال زلف سون پاؤں لالہکہ دام ہنوز
بغیر پیر جو رسا کبہی براہ عشق قدم | اگر ہزار کری پختہ سی ہی خام ہنوز
دکہا ہی خانہ آئینہ میں چند مہکہ کون | کہ پوجتا ہی مہ و مہر باب و بام ہنوز
ہزار مرتبہ دی دل کے وعدہ درس کا | کبہی صباح بتاتے ہو گاہ شام ہنوز
مغان کے شوق سون یاد ہوئی جرعہ ساقی | پڑا ہوں بر در میخانہ کر مقام ہنوز
جنون کے عشق کے لذت کہاں سون وہ پاوے | جو کوچہ کسر دہی در فکر ننگ و نام ہنوز
کہو نکہت اتہا کے دکہا قبلہ دعا ابرو | کہ عشق باز کرین سجدہ و قیام ہنوز
نگاہ مہر سون اکسیر بخش صابر کون | کہ زر تمام ہو دیا قلب کچہ بجا خام ہنوز

دل ہمارا بہی سجن خوشنود رکہتا ہی ہنوز | کر رقیبان پر میا اور جود رکہتا ہی ہنوز

گرچہ تجھ کا گل میں دل ہر بے سر و ساماں شوق / ہر نگہ میں مو بمو جیو در رکھتا ہی ہنوز
جیو اپنے بر کر با نہدا ہی گر مشتاق ہے / بوسہ تجھ لعل سوں مقصود رکھتا ہی ہنوز
ایک یک شب دیکھ تجھ انکھیاں کہ تیری نذر کوں / چشم و دل لعل و گہر موجود رکھتا ہی ہنوز
بیٹھ مجلس میں کہ تجھ آگے جلاوں جیوں سپند / دل کمن مجمر میں کہ بوئے عود رکھتا ہی ہنوز
آہ بلبل سیں حذر کر اے گل باغ وفا / نالہ اس کا آتش بے دود رکھتا ہی ہنوز
دیکھ داغ عشق کا دل کے چمن میں لالہ زار / دیدہ میرا اشک خوں آلود رکھتا ہی ہنوز
عاشق مولا ہی صابر در نگاہ پاکباز / جو لقا نے جذبہ معبود رکھتا ہی ہنوز

عشق سوں ساقی کے جو دل چور رکھتا ہی ہنوز / بیخودی میں نعرۂ منصور رکھتا ہی ہنوز
مجھ کوں دے ساقی شراب عشق سوں لبریز جام / دل زمرتب خاطر مخمور رکھتا ہی ہنوز
اے سکھی کر جاوے موہن پاس کہیو روبرو / کیوں اپس کوں عاشقاں سوں دور رکھتا ہی ہنوز
کچھ نہیں معلوم اس سن کرشی کوں کے بچن / پاکبازاں کوں سجن مہجور رکھتا ہی ہنوز
حق بجانب ہے برہ میں دل کہ من موہن بنا / ہر نفس کر نشتر زنبور رکھتا ہی ہنوز
درد میری کوں نہ دیوے کیوں تبسم سوں شفا / وہ مسیحا خو کہ دل رنجور رکھتا ہی ہنوز
چوں نہ نازم عشق کے نور تجلا پہ کہ عشق / دل میرا آئینہ ساں پرنور رکھتا ہی ہنوز
فقر کا کچکول کر چوبی رات اور رنگ سوں / سو شرف بر چینی فغفور رکھتا ہی ہنوز
مفلسے میں کیوں ہووے نامراد محتاج دل / گوہر تر سوں نین بہرنور رکھتا ہی ہنوز

صبا براز پرواز بهر کر فوج خط سون ملک دل — شہ رغبت پروری منظور رکھتا ہی ہنوز

شوق سون دل جان بلب بسیار رکھتا ہی ہنوز — ظاہرا بہر نثار یار رکھتا ہی ہنوز
ای صبا کچھ خاک اس در کی شفا کارن لیا آ — دل کہ مجھ کون شوق سون بیمار رکھتا ہی ہنوز
کیون تماشا کار کہن دل ذوق گلرو کا خیال — رات و دن چشم و نظر گلزار رکھتا ہی ہنوز
گل کی یاد پر نکر ای بلبل شیدا غرور — گرچہ ہی دلدار نیش خار رکھتا ہی ہنوز
کب اثر اس شوخ کی دل مین کری آہ سحر — عشق بازان کی ملن سون عار رکھتا ہی ہنوز
دل اگر ہجران کی دکھ سون جان بلب ہی ات ودن — شوق وصل یار کا آزار رکھتا ہی ہنوز
طعنہ دیتی ہین زبیدہ نامی ہر مجنون کون کو — در جنون نام و نشان بسیار رکھتا ہی ہنوز
عشق سون پیر مغان کی جن پیا جام شراب — میکشا نمین نشہ سرشار رکھتا ہی ہنوز
جس نی دیکھا ہی ترا دیدار جون آئینہ سیر — دل مین شوق جلوہ دیدار رکھتا ہی ہنوز
اپنی صبا کی کہن چند سا مہکہ دکھایا شاد کر — تجہ درس کون چشم دل بیدار رکھتا ہی ہنوز

کیا ہوا دل کہن کہ درد اشتیار رہتا ہی ہنوز — کاوی ترا پاس و گہ تجہ پاس رہتا ہی ہنوز
کیون ہو ور بلبل نسون عشق گل جدا ہر آن ہی — عشق ترا پہول ہین چمن پاس رہتا ہی ہنوز
چاہتا ہون ساقی مہ رو سین دو جام شراب — جس سین زندہ خضر اور الیاس رہتا ہی ہنوز
دل وطن کہن چہوڑ جب جان تری کاکل مین باس — گو پریشان کا ہی ہو سو اس رہتا ہی ہنوز

کاش کہ اغیار کا ہووے سیہ روز صبا برا　　دشمنی سوں گرچہ درآماس جفائی ہنوز

کہو نکہت چمن در مکہ نے اٹہایا نہیں ہنوز　　دیدار عاشقاں کوں دکہایا نہیں ہنوز

کب پاوے داغ عشق کی لذت فراق بن　　جن داغ لالہ غم ستوں جلایا نہیں ہنوز

ہی غنچہ لب خستہ و مرجہا رہی ہیں گل　　گلرو چمن کی سیر کوں آیا نہیں ہنوز

کیوں کر وو راہِ عشق میں ثابت رکہے قدم　　مرشد نے جس کوں راہ بتایا نہیں ہنوز

تجہ جنگ جو کی رہ میں رہیں کیوں نہ محو بن　　قاصد پیام صلح کا لایا نہیں ہنوز

مہک مت چہپا وہنگی کہ تجہ حسن کی جہلک　　جوں نور مجہ نظر میں سمایا نہیں ہنوز

سرشار کب کہاوے تیری چشم مست کا　　غمزہ نے جس کوں زہر پلایا نہیں ہنوز

کیوں کر ہووے دعای فقیراں سوں کامیاب　　جن دان دیا دل درم کہایا نہیں ہنوز

کیوں کر نہ طفل اشک کرے جاوے روش روش　　کہوارہ میں مژہ کی جہلایا نہیں ہنوز

دربار تیرا چہوڑ کہاں جاوے صبا برا　　درسن زکات حسن کا پایا نہیں ہنوز

واقف ہماری درد کا دلبر نہیں ہنوز　　بن نالہ دل کا مونس و یاور نہیں ہنوز

ہر چند ہی صدف کا گہر صاف و آبدار　　مجہ چشم تر کی در کی برابر نہیں ہنوز

میری فغاں سیں سینہ خارا ہوے شگاف　　سنگین دلاں کی من میں اثر نہیں ہنوز

دل کوں کیا ہوں نرم پے بہتی میں جلا بنک　　اس شمع رو کوں رحم مجہ اوپر نہیں ہنوز

گذری ہی کس طرح سوں جدائی کی رات و دن | میرا کہا کہ شوخ کوں باور نہیں ہنوز
گلشن میں لالہ گرچہ ہزاری ہی داغ عشق | میری جگر کی داغ کا ہمسر نہیں ہنوز
کب دیکھتا ہی ساحل مقصود صابرا | دریای عشق کا جو شناور نہیں ہنوز

دکھا جس دن سوں تیرا خط من ہرن سبز | ہوا آئینۂ دل کا چمن سبز
بہار سنبلستاں کی ہوا ہوں | عجب کیا ہی کہ ہووی انجمن سبز
ہووی سرسبز بخت عشقبازان | جو پہنی رخت وہ گلپیرہن سبز
کیا کس گلبدن نی جلوہ در باغ | کہ ہی گل سبز و سرو و نسترن سبز
بلا ہوں بندیہ دل لی کار خادم کوں | کہ ہی درویش کا برگ سمن سبز
کہلا ہی نو گل خورشید کی گرد | بنفشہ زار سوں مشک ختن سبز
اسیر دام حسن سبز ہی دل | ہو طوطی سی ازان میرا بچن سبز
بہار نوخطاں کا گل کی بو سوں | ہوئی ریحان و سنبل کے چمن سبز
جو لالہ غم سوں شاہ دیں حسن کی | ہوا ہی داغ صابر در زمین سبز

نہ خط ہی تجہ خط یاقوت پر جو ریحان سبز | بنفشہ زار ہی در گرد آب حیوان سبز
نسیم گذری تیری زلف سوں اگر بچمن | عجب نہیں کہ ہووں شاخ سنبلستان سبز
بہار لالہ خوش رنگ مجہ نظر سوں دیکھ | کہ داغ عشق کا دل میں کہلا ہی بستان سبز

بہارِ حسن کا ٹک جلوہ آرسی کون دکھا ۔ کہ ہووے چشمِ تماشا سوں باغِ ریحان سبز

خیالِ سبز خطاں ہی انیسِ دلِ صابر ۔ ہوا ہی تخمِ محبت ز بسکہ در جان سبز

ہوا ہی جب سوں تبسم سوں گلبدن لبریز ۔ ز رنگ و بو ہی گل و غنچہ در چمن لبریز

شگفتہ سن گلِ خورشید پر بنفشۂ خط ۔ ہوا ہی مشکِ تر از نافۂ ختن لبریز

چمن میں تجہ نگہِ شوخ کا ز بس ہی شور ۔ انجہو ہی شوق سوں از چشمِ نسترن لبریز

خمارِ رت کی متی کا اثر سی ہیں دیکہ ۔ کہ نرگسی ہی بجا نیند کی نشہ سوں ہیں نین لبریز

نہیں سبب برق کہ چمکی ہی در شبِ ہجراں ۔ ہوئی ہی آہ میری دل کی برگ گن لبریز

تجا نو جلوہ دکھایا ہی کس چندر مکہ نی ۔ کہ نورِ عشق سوں ہی شمعِ انجمن لبریز

عجب نہیں کہ خجل ہووی درِ عدن سانی ۔ جو میری چشم کی دیکھی در عدن لبریز

اتہوں ز قبرِ شہیداں میں سرخ رو صابر ۔ جو ہووی خاکِ شفا سوں میرا کفن لبریز

سرمہ سوں کیا شوخ نی ہر تیر مژہ تیز ۔ ای دیدہ نشان کر دل و از معرکہ مگریز

کیوں زیر و زبر ملکِ دل و دیدہ نہ ہووی ۔ از جلوۂ فتنۂ حسن کے ہر روز ہی ہیز

ہر صبح دکھی نورِ تجلا کا ظہورا ۔ جو غرقِ عشق میں مولا کے ہوا ذاکر و شبخیز

رہتا ہی دل آشفتہ کہ جوں شانہ ہمیشہ ۔ ٹک مہک کے اوپر سلسلۂ زلف جیا بیز

تجہ لعل کے مہتلونی بچن گرچہ ہیں شیریں ۔ کہیہ تلخی دشنام تبسم سوں جیا بیز

دردی خم اسرار سوں ای پیر مغاں دے
تا زہد کا تقوی وں میں سے کلنک سوں پرہیز

سباہوں گدا ہوں تیری دربار کا ساقی
کر شیشہ و پیمانہ میرا نشہ سوں لبریز

مہک ہمن سوں نہ چھپا ای شہ عشق نواز
دولت حسن ہیں توں نام خدا ہی ممتاز

چھوڑ کے زلف چنا یر مہک کے اوپر دہن دیکہ
کیا کنٹ نیں سے تیری عمر کے ہر موی دراز

کیوں بچی تجہ نگہ شوخ کے چنگال سوں دل
کہ کری صید چو شاہیں و ہو وی منکر باز

کہول کہو نکہت گل دیکہ چاند سا مہک خوباں
کہ کری ہوش دل ان کا زتماشا پرواز

تجہ لب لعل ہیں غیب کا سنا ہوں معجز
کیوں میرا دل نکری زندہ ز اعجاز و ز ناز

اتش ہجر سوں جل جل کے ہوا دل انگار
وصل کے شوق سوں انجہو نہوا کر دم ساز

کیوں نہ پروانہ کری جیو تصدق ہر شب
شمع فانوس ہیں گردن ز دل ہی ہمراز

بسکہ سوراخ ہیں مجہ تن ہیں برہ کے صابر
بانسلی کے میر کانو نہیں پہریا ہی آواز

در ہیکس بیچارہ ہوں یا مصطفی فریاد رس
از درد و غم آوارہ ہوں یا مصطفی فریاد رس

سباہوں تیری در کا اپنا مبارک روی دکہلا
مشتاق یک نظارہ ہوں یا مصطفی فریاد رس

کوئی نہیں تجہ بنا نا دستگیری آکر سے
بی یار و بی غم خوارہ ہوں یا مصطفی فریاد رس

بجہ کشتہ ہیں خوں ہوں ندیہ ہی را سنگ
از چشم تر فوارہ ہوں یا مصطفی فریاد رس

خلق جہان کی دوری سوں دل کرت نہ دکا
غم سوں جگر صد پارہ ہوں یا مصطفی فریاد رس

هر سو جهولے کی نمط از بس بهرایا چرخ نے — با خاک رہ ہموارہ ہوں یا مصطفے فریاد رس
بیرہا کے آتش نے زخم جب سینے جلایا ہی جگر — بر داغ دل انگارہ ہوں یا مصطفے فریاد رس
میری فغاں و سوزش سوں ہی داغ چشم مردماں — ہجراں کا آتش پارہ ہوں یا مصطفے فریاد رس
گرداب غم کے جہول میں کشتی پڑی ہے غم بکے — بی ناخدا در نارہ ہوں یا مصطفے فریاد رس
تجہ فضل سے امیدیں ہو مجہ انکہیاں لات اوں — بیدار جیوں سیارہ ہوں یا مصطفے فریاد رس
وقت مدد ہی کر مدد تجہ در کا تجہ اولاد کا — مداح ہوں بیچارہ ہوں یا مصطفے فریاد رس
صابر ہوں تجہ بن درد و غم کس کن سناؤں دہر کا — ناچار ہوا آوارہ ہوں یا مصطفے فریاد رس

تیری جمال کے ہر یک عاشقاں کوں ہے ہوس — نظر ہی محو تیری بلد راہ میں بشوق درس
توں شاہ حسن ہے میں ہوں گدا کیا ہووے — زکات دیوی اٹہا کے نکہت نظارہ دیس
قدم کے پاس ترے زندہ کے سعادت ہے — خدا جدا نکری تجہ سوں مجہ کوں ایک نفس
نظر چو آئینہ روشن ہے ترے او دل ان کے — وصال جن کوں میسر ہے در شب اقدس
سجن کے تیغ نگہ کا ہوا نہ جو زخمی — نپایا عشق میں پاس نے زجا نفقانی جس
ہزار بار کہا دل کوں زلف میں مت جا — کہ شب رواں کوں اندہاری میں خوف ہے عسس
طلائی خالص ہے اکسیر عشق سوں جو دل — ہزار بار لگی کر محک نہ لاکے مس
مبادا قافلہ عمر سوں رہی غافل — کہ دم ہی قافلہ سالار و ہر نفس جرس
تیری نثار کوں آتا ہے جان بلبل بلبل — قبول ہدیہ مشتاق کز شوق و ہوس

خدا نصیب کری دیکھوں پھر نظر صابر — کبھو نکہت میں مہر درخشاں کا جلوہ ادا میں

۹۰

میری نظر کا نور چندر مکھ پیا ہی بس — اس پر نثار جان و تصدق جیا ہی بس

پر نور دیکھ باغ نگہ نور عشق سوں — جوں لالہ داغ گلشن دل کا دیا ہی بس

سرخوش اُتھی کا روز جزا میکشاں کے نال — جام شراب عشق مغاں جن پیا ہی بس

نقصاں جرا ہوا میرے سودا میں شوق سوں — دل نقد دی کے عشق سجن کا لیا ہی بس

روشن چہ آرسی ہی نظر اُن کے رات و دن — دیدار جوں کہن چاند مکھی نے دیا ہی بس

ہر من کا مراد من کا ہوا آرسی ز شوق — جب جپ جو نام دولت کا سمرن کیا ہی بس

صابر کہا ہے جب عین مجھی معہ عذار نے — نو خرقہ تب سوں جبر کا تن پر سیا ہی بس

۹۱

میری سجن کے حسن کا حافظ خدا ہی بس — جو دس کا چاند ہے کہ کبھو نکہت میں چھپا ہی بس

ای نور بخش چشم و دل عاشقاں نکل — در سن تیرا ادکھن کعبے کو وہ کہا ہی بس

تجہ زلف کے خیال سوں کیوں نکر نہ بس چھٹے — مجہ دل کا کاروبار کہ اژدہا ہی بس

مجہ درد دل کا کیوں کے طبیباں کریں علاج — تیری چرن کے خاک میں میرا شفا ہی بس

کرتا ہی میری قتل کوں کیوں تیغ و تیر تیز — ظالم نگاہ کے تیری بانکی ادا ہی بس

کھاتا ہی جوش خوں جگر میرا اشک سوں — تجہ دست بوس سیں کہ مشرف حنا ہی بس

کاکل کا بوجھ دیکھ تیرا مو کمر اوپر — اشفتہ کے سوں بات عاشق دوتا ہی بس

مجھ دل سوں ترا عشق ہوا جب سیں آشنا — بیگانہ جستجو سب سوں ہزار آشنائی بس
شرح فراق و نالۂ شب ہا کیا کہوں — تا صبح اشک سرخ مژہ سوں بہائی بس
تو دولت ان کے در کے اوپر آبرو سوں ڈال — شاہ نجف سوں مانگ کہ حاجت روائی بس
اکسیر معرفت سیں کہ ہوتے ہیں قلب زر — دیوے کا حق کہ دل کے طلب کیمیائی بس
صابر نہ ہووے نشہ بنا مشکلات حل — ساقی کے در کوں بوجھ کہ مشکل کشائی بس

ھو

مشتاق ہوں تجھ در کا ای حور لقا بس — کہو نکہت کہیں الفت کے مہ رخسار دکھا بس
تجھ زلف کے دیوانہ کوں زنجیر چہ حاجت — کافی ہیں تری گیسوی پریشان کا پھندا بس
ہے محو تری رہ میں دل و دیدہ جو تصویر — جوں نور نظر در دل مشتاق سما بس
تجھ عشق کے قربان کہیں چہ حاجت ہے کفن کی — شہدا ہیں شہادت کہیں شہادت کے قبا بس
سرمست ہے دل دیکھ تری چشم کی مستی — گر بادہ نہیں قلقل مینا کے صدا بس
گر گل کے تغافل سوں دل افگار ہے بلبل — اس غنچۂ خندان کے تبسم کی ادا بس
کہتی ہیں کہ انکھیاں کے دوا خاک شفا ہے — مجھ دل کے مرے درد کے وہ خاک شفا بس
ہر روز ہووے حسن چندر مکھ کا فزوں — دلدار کے حق میں یہی عاشق کی دعا بس
صابر نکروں شکوہ ز دست غم دلدار — گر میری اوپر مہر نہیں جور و جفا بس

ھو

دل کوں لالہ رخان کے یاری بس — عشق کا داغ یادگاری بس

امینہ رو کے عشق میں دل کون — مثل سیماب بیقراری بس
وصل کے شوق در شب ہجران — صبح تک آہ و اشکباری بس
عشق میں عاشقان مولا کون — جذبۂ شوق نام داری بس
رس بھری سنگ کھیل کے بہولے — رنگ سون بہرے انک و ساری بس
دل لبھانے کون عشق بازان کا — غمزۂ شوخ مہ عذاری بس
مجہ ہوا تجہ فراق سون معلوم — زندہ کے تجہ بناہی بہاری بس
محو تجہ راہ پر رہیں انکھیاں — گل سون کھینچی جو انتظاری بس
چاند مکہ اچھپا کے کہو نکہت میں — نظر آکے نگہ اندھیاری بس
یک نگہ تیری مہر سے دیکہ میں — عشق بازان کون غمگساری بس
رات و دن ہی فراق میں بلبل — گل فتنہ سون کرے یاری بس
منہ ہرن پر نثار کرنے کوہ — گوہر اشک شاہواری بس
مونس چشم و دل جدائی میں — بیقراران کون آہ و زاری بس
ار سے دیکہ بیسو بن صابر — اج کھینچی ہے شرمساری بس

ہو

دلم آشفتہ حال ہے کہ مپرس — زلف کا کلمین جال ہے کہ مپرس
رات اور دن کے انتظار میں — تجہ درس کا خیال ہے کہ مپرس
دل لبھانے کون تیرا غمزۂ شوخ — اج صاحب کمال ہے کہ مپرس

کیوں نہ پامال دل کرین خوبان — گن بھری تیری چال ہے کہ پھرس
ہر پلک تجھ نگاہ و غمزہ کے — تیر و برچھی کے بھال ہے کہ پھرس
ہر طرف نوں پھری ہے میرا دل — تیری قد سوں کے نال ہے کہ پھرس
زندہ کانی تیری جد ایسے ہیں — عاشقاں کوں وبال ہے کہ پھرس
کیا کہی تجھ کوں شرح غم دلبر — عرض کے وقت لال ہے کہ پھرس

تجھ رہ میں انکھیاں طاق ہوں کچھ انتظار ای پرس — تجھ درس کا مشتاق ہوں کچھ بیقرار ای پرس
تجھ ہجر میں از تاب و تب گندری ہی تر بہت روز و شب — آنے ہی تن سوں جان بلب کچھ جان نثار ای پرس
مشتاق ہے دیرینہ سوں آیا ہی روشن سینہ سوں — ای ماہ رو آئینہ سوں کچھ خرم بہار ای پرس
تیری پلک کے ہر سناں کرتے ہیں چشم و دل نشاں — تجھ پر فدا ہی مال و جاں کچھ زخم کاری ای پرس
تیری او پرای گلبدن شائق ہے ہر غنچہ دہن — تجھ عشق سوں دل ہے چمن کچھ نو بہار ای پرس
درخواب زلفاں کے گتھا دل دیکھ کے ذرذرا تھا — پھرنا بکہ آشفتہ جھنا کچھ نا بکہ کار ای پرس
دلشاد و خوش ہر حال کر اپنا فزوں اقبال کر — دامن لگن کوں پال کر کچھ خاکساری ای پرس
تجھ ہجر میں کھینچی جو دکھ صابر ہے بھولے عشق سو — دیکھلا یکی نہ بس جانا بکہ کچھ آہ و زاری ای پرس

برہ میں جھو سڈا ای جب سیں نوں پردیس — بہاو ناہی میرا دل کوں جو کینے کا بھیس
بین کے کیمر دل گیری بہوت مل مبکہ کوں — درس کے بھنک کے کارن بھرون کی ... ن برس

دکھاتی ہے پردی جس نی سون نونہالی کون — کھڑی ہی بہنس بدل کر چمن مین چھوڑ کی کیس
کہے کہون کہ ہی جا کی اس ہتیلی کون — بزم رہا ہی جو پردیس مین کبھی آدیس
نظر مین آئینہ دل مین دیکھ کر صابر — خیال یار کون پہچانتا ہون ہر ہر بس

ھو

رہی ہی فکر جہان سون ہمیشہ جیو اداس — سجن کی عشق سون لے لاکی بہولی وسواس
چرا نہ آئی وطن مین ہودی پریشان دل — کہ خوش دماغ ہی کاکل مین از معنبر باس
صبا جو زلف کی لٹ مین گذر کری ہیہو — کہ دل کی آج پریشان ہین تجہ بغیر حواس
نہ فکر سر کی رکہی ہے نہ پانو کی مجنون — جو گرد باد ہی فارغ ز خورد و خواب و لباس
جہنون نی عشق مین ناموس و ننگ ترک کیا — نہ ان کون نام کی پروانہ خلق سون ہی ہراس
شراب عشق کا رکہتا ہون شوق دی ساقی — کہ میکدہ مین رہون مست مے پرستان پاس
نگاہ مہر سون رکہہ شاد خاطر صابر — کہ آج دور سون آیا ہی کر کی تیری آس

ھو

کہو نکہت الست کی چند کہ دکہا کر جوبن ردس — چلا ہی تیری تغافل سون میرا گہر ور موس
بہتی ہین ہم کی جلنا نہ کار ہر کس نیست — وہی جلی کہ کری دل کون شمع و تن فانوس
برہ کی درد کا سنجو کہین علاج نہین — کری ہزار دوا کر حکیم و جالینوس
وطن کی یاد سون آزاد ہو کبھی ای دل — رہیگا زلف کی پہندی مین کب تلک محبوس
پلک کی پک سون گراہر پلک مین طی رہ عشق — کشش سون کہینچی ہی دل کون جو شوق در کہ طوس

سجن کے خاک جرن سوں نظر کوں روشن — اگر ز شوق میسر ہووے مجھے پابوس
گدا ہوں شاہ ولایت پناہ کا صابر — کہ خانہ زاد ہے اس در کا قنبر و کاؤس

مجھے ہے ساقی مہ رو سیں چشم داشت ہمیش — کہ بیک شام میں اٹھا دل صبا ز مستی خویش
دکھا ہے آئینہ نے جب سوں اس چندر مکھ کوں — رہی ہے چشم و نظر بر ز نور و محو ہمیش
لگا ہے زلف کے لٹ بیچ دل نہیں ہے خبر — کہ اس مسافر آشفتہ پر چہ آمد پیش
چمن میں کیوں نکرے نالہ بلبل شیدا — کہ ہے گا گل کے تغافل سوں سینہ اس کا ریش
عجب نہیں کہ ہوویں عاشقاں برہمن آج — صنم کے دوش اوپر دیکھ زلف کافر کیش
نہ [illegible] کہ گلشن کے سیر میں تجھ بن — نظر میں ہے گل و گلزار [illegible]
لہو نکہت اپنے کے چندن [illegible] بادہ کوں — کہ شرم سوں زر زمیں بوس سر رکھیں درویش
درس کے داں سوں کھو نکہت کے خیر دیا ہے — کہ تیری راہ میں بیٹھا ہے صبا بدرویش

دیکھ چشم دل سوں روی یار خویش — دل ہوا آئینہ از انوار خویش
دل کوں فکر یار و من در فکر دل — ہر کسے خوش ہے ز کار و بار خویش
کیوں کے آوے اس کوں ہجر امیں قرار — عمر کاٹے جس نے با دلدار خویش
دیکھ گل کوں خار سوں ہم بستر ہیں — ترک بلبل نے کیا گلزار خویش
طاقت آشفتہ کے دل کوں نہیں — زلف کھول مت چھو بر رخسار خویش

اری سیت دیکھ دریوشاک سرخ — تا نہو وی عاشق دیدار خویش

شیشہ ساعت ہی تن کہرپال دم — تا نہ ہووی غافل از کردار خویش

شاد کر زاہد ہی از زہد و نماز — رند خوش ہی از مئی سرشار خویش

برہمن عاشق ہووین گر صنم — دیوی تار زلف سین زنار خویش

دیکھ درسن چاند مکھ کا صبا — دیدہ روشن کو زمہ رخسار خویش

ہو

ہی جو ساقی کا ثنا خوان و بلبکار ہمیش — ہی شب و روز مئی عشق سوں سرشار ہمیش

کیوں نہ آیینہ صفت اس کا ہی دل روشن — جس کے انکھیاں ہیں منور ز رخ یار ہمیش

محو روشن ہی نظر ان کی تجلای سوں — جن کا دل سیر ہی از لذت دیدار ہمیش

ای صبا زلف کوں آشفتہ نکر ہر ساعت — اس کے ہر تار میں ہر دل ہی گرفتار ہمیش

زاہدان نشۂ تقوی سوں اگر خوش دل ہیں — پیر کنعان ہی مئی عشق سوں سرشار ہمیش

عشق کے داغ سوں ہی جس کے نظر گلزار ای — چشم و دل اس کے بہاری ہی ز گلزار ہمیش

جب سوں دیکھا ہی چند مکھ کا تجلا صبا — دل چو تصویر ز صد شوق ہی بیدار ہمیش

ہو

دل سوں خوبان ہیں جس کے رام ہمیش — عاشقاں میں ہی اس کا نام ہمیش

زلف میں خوشنما ہی چاند سا مکھ — کہ دکھا دی ہی صبح و شام ہمیش

عشق میں رہو ہمیں خوش و سرشار — بیخودی کا جو ہیوی جام ہمیش

کیوں نہ دل عاشقاں کے صید کری — زلف تیرے لٹ کے چھوڑ دام ہمیش
طبع میری ہے شہد سوں لبریز — میٹھا جب جپے سجن کا نام ہمیش
عشق کے رہ میں بادیہ زن — جو کری منزل شوق کام ہمیش
نکری طواف میکدہ جب تک — میکش نہیں ہی رند خام ہمیش
مہ و خورشید کو نہیں مشتاق — پوجتے کیوں ہیں تیرا بام ہمیش
مہربانی ہی ہنسکے کر دیوی — درس کا دان فیض عام ہمیش
عاشقاں ہو دیں برہمن صابر — کر صنم بولے رام رام ہمیش

جس کوں جس کا ہی عشق کا کم و بیش — مہ رخاں کا ہی کوچہ گرد ہمیش
عاشقاں کا ہوا برہمن دل — دیکھ آشفتہ زلف کافر کیش
کرم مہ رو سیں آشنائی کر — دل سے بیگانہ از عزیز و از خویش
دیکھ کچکول عشق کے لذت — سروراں شوق سوں ہوئے درویش
جب سوں بچھڑا ہی وہ گل خوبی — ہی مژہ خار و چشم و دل پریش
زلف میں جب سوں جا بہی دل — ہی پریشاں بہت ز کردۂ خویش
کیوں نہ دل خوش ہو دل میر الصابر — عشق کے داغ سوں جگر ہی ریش

تماشا ہی چند دم کہ کر زلف عنبر افشاں — کبھی آشفتہ ہی کاہی پریشاں کا دفتر

ہوا ہی مہکہ کے سرخی سن عرق یاقوت رمانی | کہان ہے جوہر دیکھی مرصع حسن رخشانش

عجب کیا ہی کہ یاد زندہ کے تصویر پہ رنگ پوچ | تبسم مین اگر اوی جو نبیسے لعل خندانش

نجانو کس بچاری کا گری یسا جیو آشفتہ | کہ پیچ و تاب کہا دی ہی خم زلف پریشانش

قمر نور تجلا سون شرف رہتا ہے شمس اوپر | کہ دی دل بوسہ تا نکلا ہے از چاک گریبانش

نپاوی کیون حیات خضر خال گنج لعل او | ز آب زندہ کے لبریز ہی چاہ زنخدانش

جہکی شمشاد جلوہ دیکہ از شوق قد سو | لٹک سون کر چلی گلزار مین سرو خرامانش

دکہی کس نظر سون چاند مہکری کی جہلک صابر | کہی تصویر محو آرسے از شوق حیرانش

یوم القیمۃ — ہو

مجہ نظر سون کر دیکہی جو ربادلہ پوششش | کیا عجب کہ جنہ در ہی ہووی محو و مدہوششش

رکی نہین طاقت مجہ دل پریشان کون | زلف کے لٹان مت کہول ای نسیم بدوششش

ہم ہلال ابرو کون کیون نہ دین مبارکباد | مشتری و زہرہ ہی آج حلقہ در گوشش

کب تلک دلا اون یاد صبح و شام کے وعدے | رات دن کر ملنے کے ہین بچن فراموشش

دیکہنین ساقی کے ہوش کیون رہی برجا | مست دل کون رکہتے ہی ہر نگاہ مینوشش

طور و نور موسے کا بت کہو نگہ ت کون دیکہا | جس نے دیکہا وہ لت کا ہی ہنوز بیہوشش

کر گئی ملک دل تاراج زلف عنبر افشان نی | فتح کا سناوی ہے آج مژدہ در گوشش

کیا عجب کہ جان پاوی یک نظارہ سون تقوی | جون مسیح کر بولے ہنسکی لعل خاموششش

عاشقان کے دل ذرذر جا گتے ہی سینے مین | زلف عنبرین کے دیکہ تا مکہنے در آغوشش

شاہزادہ

خانہ زاد ہوں صابر جانی دل سوں سیدی کا | تا شراب محبت سرشت دیوے جام مرتضوی

ہو

گلشن میں دیکھ رقص و رخ گلعذار رقص | تا دیوے نو بہار کے لذت بہار رقص
مردنگ کے ٹکور میں کھنکرو کے تال سوں | دل تازہ کر ز نغمہ ساز نکار رقص
سر منڈلاوتیں کے دھن میں بہلا کے ہد | مطرب کہیں بخش طاقت و دل کر نثار رقص
عیش و بہار وقت غنیمت ہے عشق کا | سرشار رہ ز شوق کر توں بی خمار رقص
عشاق با کبار تماشا کے ذوق سوں | رہتے ہیں رات و دن ز خوشی در دیار رقص
مطرب سیں سن کے ساز جیتے ہیں بار بار | کر رقص و بیخودی کا مزہ لے زیار رقص
خوش دل ہوا کہ کھولے کہے نکہت آفتاب رو | تا ذرہ ذرہ دل کا دکھوں ہم کام کار رقص
جو مست ہیں شراب محبت سوں صبا | ساقی کے یاد میں ہیں خوش از یاد کار رقص

ہو

شراب عشق سوں زہرہ مست دیکھ جالے رقص | کرشمہ بخش ہے از جلوہ پر نکالے رقص
عجب نہیں کہ ہووے تازہ نو گل قابلے | رکھی جو نقش قدم ہنسکے نو نہالے رقص
ستارو ہیں و پکہاوج کے سر میں پائل دیکھ | کرنج کے سمت کری ہے زلاو بالے رقص
ہزار جلوہ حور و پری کہو نکہت میں دیکھ | رکھی ہے محو دل و دیدہ بی مثالے رقص
صباح عید کریں روزہ چھوڑ رمضان کا | دکھاوے آج جو وہ ابرو سے ہلالے رقص
نہ زلف ہے کہ گمر کوں کھلا و تیرے لچک | دلاں کوں کھینچ ہے آشفتہ چھوڑ بالے رقص

نہ بوجھے رقص و مے عشق و عیش یکبار — کہ یادگار ہی مستی و خوش جماعے رقص

خون دار رو رو سنا اون غم ہجران خالص — مجہ کون خلوت مین ملے کرشمہ خوبان خالص
بوسہ دل دین زلبش تازہ کرون مرحمی پان — کہ میری ہاتہہ نکچی وہ لب خندان خالص
دیکہون جون آیئنہ کر جلوہ کری مہ روبکی — بر رخش محو رکہون دیدہ حیران خالص
ای صبا کاکل مشکین کون پریشان مت کر — دیتی نہ برباد دلان کا سر و سامان خالص
بادہ نوشانمین کرون فخر ز مستی صابر — کر مغان دیوی مئے عشق سون پیمان خالص

مجہی سیچ بادہ کشان سیکہنا ہی اخلاص — کہ دیوین نشہ بعشق مغان ز شیشہ خاص
ز شوق رنگ حنا بوسہ دل دار تازہ رکہون — رہون سیچ کہ قدمون مین اگر جو خواص
نجانون شوخ کون کیا دشمنی تہی مجہ دل سون — کہ باندہ زلف کے لٹ ساتہہ کہینچتا ہے قصاص
صبا جو پہنچی خم کاکل معنبر مین — سلام کہیو پریشان دلان کا از اخلاص
نچہو رون ہاتہہ سون دامان پاک او صابر — جو پایا اون شاہ کے خدمت مین رہ جو سعد و قاص

دل نہو وے مرہن بن آج ہجران سون خلاص — کب ہوا یوسف بنا یعقوب احزان سون خلاص
مانگتی ہی بلبلان شیدا خدا سون نوبہار — تا گل خندان کری فریاد و افغان سون خلاص
جلے گر کر شمع رخ پروانہ از شوق وصال — بیم کے آتش مین جل جل کر ہوا جان سون خلاص

دل پریشان حال اپنا ہی وو زلفاں کون سودا
جون اسیر بے گنہ زنجیر زلفاں سوں خلاص

درد میری کا مگر بوجھی مسیحا خو علاج
عشق کا بیمار کب ہووے دوا درماں سوں خلاص

لوک کہتے ہیں کہ تہا دیوانہ مجنوں ہی غلط
عشق میں لیلا کے تہا ہشیار فکراں سوں خلاص

می پلا ساقی کہ بجھ دلبر و پوچھن پای خم
شیشۂ دل تا رہی لبریز پیماں سوں خلاص

کون ساوہ دن ہووے صابر کہ جیند مہکہ دیکھ
منہ بہراں ساز دل غمناک ہجراں سوں خلاص

پروانہ ہو ہو جو جلا اس کون کفن سوں کیا غرض
جو شمع رو پہ ہو رلا اس کون زاکی سوں کیا غرض

سہکہ سنوں بدا اجن لیا منہ عشق کی رہ میں دیا
زودنی سوں جس خو کیا اس کون سخن سوں کیا غرض

جو عشق کا دیوانہ ہی بدنام ہی افسانہ ہی
جو خلق سیں بیگانہ ہی اس کون ملن سوں کیا غرض

ہر دل کہ در زلف رسا گہر بار تجھ کی جا بسا
آشفتہ کان او ہے ہمیشا اس کون وطن سوں کیا غرض

دیکھا ہی جس نی چاند مکہ ہو لا ہی تجھ من سوں دیکھ
در سیں کلہی جس دل کھلہ بہکہ اس کون محن سوں کیا غرض

جو دل ز عشق گلرخاں داغ و خونابہ فشاں
ہی لالہ زاری چشم جاں اس کون چمن سوں کیا غرض

طالب ہی جو صابر یار کا مشتاق گلرخسار کا
بلبل ہی جو دلدار کا اس کون سمن سوں کیا غرض

ہو

تجہ آئیکہ کیوں نہ ہووی گل و غنچہ خوار محض
تجہ عشق سوں ہے لالہ دل داغ دار محض

دیکھا ہوں تجہ کہو نکہت کی تجلا سوں بار ہا
آئینہ تجہ جمال کا ہی شرمسار محض

انکہیوں میں آکی جلوہ کری با دیکھہ داغ کی
تا دل میں گل کری چمن لالہ زار محض

درس کا دان دیوی اگر حسن کے زکات / مجہ مینوا کون ہنسکے رہی یا دکار محض

گل کے بہار دیکہ دو روزہ نہ بہول غم / دم زند دیکہ باغ میں ہے نوبہار محض

ساقی نہیں ہی مجہ کون مئے ناب کا خیال / ہی تجہ نگاہ مست کا دل میں خمار محض

آئینہ رو سیں عشق کے جذبہ سون جا ملے / سیماب وار دل نہ ہووں بیقرار محض

ضیا بہ خدا دکہاوی کہ مہ رو کہ درس کہنہ / جان برلب آرہی ہے بشوق نثار محض

هوا

ای دل نہ مانگ از لب لعلش زلال محض / آتش سون آب کرنا طلب ہے خیال محض

تا چاند مہکہ کے نقش قدم پر ہووی نثار / پہرتا ہی سایہ ہو مہ و خورشید کے نال محض

آئینہ سرخ و زرد کہ ہوتا ہی ہر گہری / ہی گلرخان کے عشق میں در انفعال محض

ہی شوق میکدہ کے در او پر کریں مقام / مسجد میں دیکہ غلغلہ و قیل و قال محض

جن عشق میں مزہ نہ لیا ہجر و وصل کا / وہ عاشقی کے پہنت میں ہے بی کمال محض

جو دم سجن کے یاد میں گذرے حیات بوجہ / ورنہ خیال و خواب ہے عمر و وبال محض

ضیا بہ ہوا ہی زلف سون جس دن سے دل جدا / رہتا ہی بیقراری و آشفتہ حال محض

هو

چندر سے مکہ کے کہو نکتہ یہ ہی مجہ کر اباو فرض / درس کے شوق ہے عاشق کون چنوا ہے فرض

زکات حسن سون مشتاق کون نکر محروم / کہ مہرخان کون گدایان سون ہی بہلاے فرض

شراب عشق کے مستی میں جو رہے ہیں / ہی جن کون بادہ پرستان کے رہنمائی فرض

پینے دے آتش دل کے مست کو ساقی
کہ ہووے زہد کی مستی سوں پارسا یہ فرض

رکھی جو شوق کو دشت جنون کی سیر کریا
اسے ہے عشق کے رہ بین کو رہنما یہ فرض

غبار میری نظر کوں ہے درد دوری کا
غبار خاک شفا کے ہو سیلے دوا یہ فرض

ہمن کوں روز جدائی سوں خوف ہی جابر
وگرنہ فرض ہے خوبان کے آشنائی فرض

ہو

لیا ہوں ساقی سے ہر گھڑی نشۂ مل فرض
کہ دیوے شیشۂ مستی نوائے قلقل فرض

میری سلونے سجن کا پرا ہے آوازہ
کہ مانگتے ہیں نمک سے رخان کا بل فرض

بچرا نہ سنبل تر باغ کوں کری خوشبو
کرے کیسے ہی سحر رنگ بوز کا گل فرض

میری نوا سوں کہ ہوتے ہیں مست گلرویاں
کہے ہے گل کے رجھانے کوں لیکے بلبل فرض

شگفتہ لعل لبش دیکھ غنچہ سیان لیے کر
کہلا ہے ناز و تبسم سوں رنگ و بو گل فرض

میری نظر سوں چند مہکا کا گرد کہی ہر تو
کہو نکہت سوں لیوے ہر جلوہ تجمل فرض

نہ ماہ نو ہے کہ ہر ماہ نو ہووے ہلال
گیا ہی شکل لیے از نقش نعل دلدل فرض

چلا ہوں شاہ خراسان کے طوف کوں جابر
رضا کے شوق سوں لیے توشہ توکل فرض

ہو

شاید کہ آج لاوے قاصد نگار کا خط
دل نقد اس کوں بخشوں پہر پہر کے یار کا خط

قاصد کے پانو پر ہنس لے اور بلیان
پہنچاوے گر سجن کوں مجھ بیقرار کا خط

مہکے ہیں کبھی لگا اور رکھوں کبھی سر اوپر
کر چشم و دل سوں دیکھوں کاکل عذار کا خط

بیشک شہید اس کا عمر دوبارہ پاوے — گر قبر کوں دکھاویں اس یے نگار کا خط
خاطر ہووی شگفتہ دل تازہ سیر گل سوں — گلشن میں آ کے پہنچی گر گلعذار کا خط
انجھوں کے در تصدق کر خط او پر لٹا ں — گر بیکسی میں آوی غم خوار و یار کا خط
انکھیاں نپہر گی کی صبا دیتے ہیں خوش رت — بیشک کہ راہ میں ہی عہد و قرار کا خط

سجن کے چاند سے مکہڑا او پر جو اور خط — جو ہالہ نام خدا اکسر دمہ سہاوی خط
بہار نو گل خورشید ہووی تازہ و تر — بنفشہ سبزی ریحان میں کر دکھاوی خط
ز جلوہ سنبل مشکین سکے پرورش کر کر — عجب کیا کہ تماشای گل پہلاوی خط
پہرایا جو مصحف رخسار کا ورق دل سوں — نظر میں نور کے تحریر سوں لکھاوی خط
حبش کے فوج بلا ملک روم کہیر لیوی — جو شاہ حسن سوں غارت کا حکم پاوی خط
عجب نہیں کہ کری مشق دلربائے زلف — دلاں کے صید کے تسخیر کر سکھاوی خط
نظارہ محو ز روشن رقم ہووی صابر — گہو نکہت کے جوت میں کر ماہ رود کہاوی خط

ملنا ہے مہرخاں کا غلط وعدہ ہا غلط — امشب غلط ہی آج غلط ہی صبا غلط
کہو نکہت کوں جو الت کے نہ دکہلاو رو ماہ — درسی کے اس نگار سوں امید ہا غلط
ای عندلیب ناز نگر نو بہار کر — غنچہ کے آشنائی و گل کے وفا غلط
چشم کہڑنت ز بنا بیکسی کے دن — رہکنا ہی چشم داشت زمنا دو کدا غلط

زبو خط

زاہد نے غمزہ کہو بیجا نا ہر ظریف — جس نے حدیث نہیں پڑہی وہی غلط
جو عاشقان کا درد نہ بوجہے زرنگ و بو — لقمان وقت ہو کے دیوی گر دوا غلط
اس آخری زمانہ میں جز فضل کردگار — گر آشنا ہے اس سکہی آشنا غلط
تا راہ عشق میں ولے نگرے سر سوں پسار — رہبر ہوا اگر کہاوی غلط راہ نما غلط

۹۳

سو بچن تجہ چند ر مہکہ یہ تجلا کا خدا ہی فقط — رہی گر نور ہو مجہ چشم دل امین مصطفی فقط
ہوا تجہ جلوہ رخسار سوں خورشید منور روشن — تیری یا حسن در رخشان کا علی مرتضی ہی فقط
کہو نکہت ہے کہ خیر گر دیوی خوشبو سوں دان و در گہ — کہوں تیری سنی مدت کا حسن کان سخا فقط
کرشمہ تیر ہے ابرو کمان ہے غمزہ قاتل ہے — کری گر قتل مشتاقان شہید کربلا ہی فقط
لباس سرخ جیوں گل پہن کے کرے سیر گلشن کے — کہ بلبل کہوی گل کہوی ہے شہ زین العباد فقط
جو کوئی عشق کے رہ کہنہ در اول قدم گر گر — ہی اس کا حضرت باقر امام سخا ہی فقط
چمن میں عشق کے ہے جس کا دل پر جعفر مائل — ہی اس کہ رنگ و بو کا جعفر صادق و صفا ہی فقط
جنہوں کے ذکر ہی والکاظمین الغیظ کا آیہ — انہوں کے ورد کا ہی موسیٰ معجز نما ہی فقط
مجہے ہے عشق کے دولت منیں فقر و فخر عالم ہی — تیری فقر و قناعت کا علی موسیٰ رضا ہی فقط
محبان کے بہار دل ہیں گلزار محبت سوں — تقی کے گلستان دل کلی صبح و صفا فقط
ہوا ہی عشق کے پرتو سوں دل پر نور و خرم — میری یا قوت دل اپنے کا نقی شہ کے میا ہی فقط
حسن ہی عسکری شہ ہے دو جگ میں دوستان پرور — اگر مشکل پڑی مت ڈر کہ ہی مشکل کشا ہی فقط

خداوه دل کر اس مہدی کا درس دکھیہ مشتاق ہیں | کہیں نور ظہور کا خدا حافظ خدا حافظ
رکھا ہوں عشق مرد یا چھپا کے خانۂ دل میں | کہ مردم ایک نظر سوں سرور ہر دو سرا حافظ
جو پروانہ فدا ہوں شمع رو پر شوق سوں جا کر | ہماری سوز و ساز عشق کا شاہ ولا حافظ

ہو

چندر مہکہ تجہ تجلا کے صفائے کا خدا حافظ | کہو نکہت کے باد لے میں رخ نمائے کا خدا حافظ
بچن تیری کہ مصری سوں شکر سوں باج لیتے ہیں | چکھا کچہ چاشنی ہنس ہنس مٹھائے کا خدا حافظ
تیری بانکی نگہ کو قتل پر باندہی کمر ظالم | بھنواں کے تیغ و عاشق آزمائے کا خدا حافظ
تو شہ تیری ہی نہمو سناں سے ہر پلک بھالا | ہر بچن تجہ شہید کربلائے کا خدا حافظ
زکات حسن کے کارن گدا ہیں جان و دل تجہ کے | ہماری جیو لیئے کا گدائے کا خدا حافظ
تبسم تک کے سو نازنیں سوں دل کوں لبھائے ہو | تمہاری ناز و حسن و دلربائے کا خدا حافظ
کہو کہ مہدی بیٹھے ہو زاہد خرابے میں | کہ کہو میں رند دیکھو پارسائے کا خدا حافظ
مجھی میخانہ کے در کے ملی خدمت اگر ہا کر | کہوں مل جبیں اس جبہ سائے کا خدا حافظ

ہو

دل لبھانی سجن خدا حافظ | ہت بہری منہ جن خدا حافظ
مہک سوں کہو نکہت الفت ہنس ہنس | در مس دینا ہمن خدا حافظ
سن کے تجہ حسن و ناز کے تعریف | دل کے لاکے لگن خدا حافظ
نون شہ حسن ہی گدا ہیں ہوں | دی زکات بمن خدا حافظ

دل نے تجہ زلف مین بسرا کر … آج بہولا وطن خدا حافظ
سن صفت تجہ نہال ذہن کے … ہی بہاری چمن خدا حافظ
کیون پہندا اندالتا ہی توکون … یہ ری گل کہ سرسن خدا حافظ
قتل کرنے تیغ ابروسون … تیری بانکی پہن خدا حافظ
صابرا نے کون ہنسکے رانی ریکہ … بیتہی گہ گہہ بچن خدا حافظ

ہو

دل آج چاند مکہ کے جہنکارسون محفوظ … بجلیان آئینہ زحیرت وجیلارسون ہی محفوظ
کیون غنچۂ لب خوشبوان گلکہ گر نہ تعریف … دل کی شگفتہ باگ گلزارسون ہی محفوظ
ہی اس کون زندہ کی مین عیش جنان میسر … گلشن مین عاشقی مین جو ہا تو محفوظ
بلبل کون ہر نظارہ مارا نظر مین نشتر … دیکہہ اگر چہ گل خارسون ہی محفوظ
مشتاق جان فدا کون آرام کیون تو ہی … عاشق ہمیشہ کردلبر اغیارسون ہی محفوظ
مجنون زشوق لیلا کہ کن بعشق شیرین … بتخانہ مین برہمن زنارسون ہی محفوظ
زاہد ز زہد و تقوا رند و شراب خانہ … صابر ز جوش مستی اسرارسون ہی محفوظ

ہو

آج ہی سرشار ہوہ میرا شرابی الحفیظ … کیا دلان او پر بلے آوے کا خرابی الحفیظ
گل کی مستی کم نہ تہی پہر آج پہرپی کے شراب … گالیان دیو ہر گو کر بلے مجا بی الحفیظ
کیون نہ دل ہو وے شہید اس چشم فتنہ خیز کا … ہی نگہ تیغ و مژہ تیر شہابی الحفیظ

حاب ہی حبیب سوں دل اس کا کل شبرنگ میں زاری اشفتہ ہر از پیچ و تابی الحفیظ
جھوٹے بنبان کوں سیجی کر نار سوں انداز سوں پھر ہوا ہی من ہرن حافظ جوابی الحفیظ
ہجر کے رُت باہیں دل گھنیچی جو شعلہ اد کا مجہ نظر آدی چراغ و ماہتابی الحفیظ
کون براوی سخن کر امس کے آنکے صابرا جو جابی کون کہی ہے بحابی الحفیظ

ہو

جانمن تجہ بن ہمن کون زندگانی سوں چہ حظ بن رخ مجہ سب عشن جاودانی سوں چہ حظ
کر نہ دکھلاوں چندر مکھ ہنسکے کھو نکت کھول کے تجہ درس بن کے کون نت دمانی سوں چہ حظ
تا نہووی آرسی دل کی مصفا عشق سوں جلوہ دیدار و روے یار جانی سوں چہ حظ
جو نہ بوجہیں عشق کے مجنوں و لیلا کی کتہا پہر اسے فرہاد و شیریں کی کہانی سوں چہ حظ
د و بے دل سوں مائل من ہرن عشاق پر مہربانی ظاہر و لطف نہانی سوں چہ حظ
جشم کے آگے نہووں ساقی و گرماد عشق بیمازاں کوں شراب ارغوانی سوں چہ حظ
صابرا غیش و تماشا چہا چہتا ہی یار سوں یار بن ور نہ خوشی و کامرانی سوں چہ حظ

عشق میں اس چاند مکہ کے ہوں پریشاں ہور چو شمع ہر نفس روں صبح تک ہر شب در افشاں ہو چو شمع
یاد کر کر وصل کی باتاں شب ہاے فراق گاہ خنداں ہوں ز شوق و گاہ گریاں ہو چو شمع
تا کروں روشن ز داغ عشق دل کا بند بند رات میں برہا کے ہر مو آتش افشاں ہو چو شمع
کر سینہ کا ہمس مجلس بیچ ز عشق و نواد ہیم کے ہاتی میں جلبل داغ ہو چو شمع

ہجر کے آتش سے دو دن رگ رگ منے میں و جگر
جوش سوں دل کے زدیدۂ اشک بہاں ہوں جو شمع

کب بجھے آتش جگر کے اشک عنابی بنا
خون دل لبریز کر کر گرچہ سوزاں ہوں بجو شمع

عشق میں مہ طلعتاں کے گر جوانی صرف و غم
ہیر ہو در جان گہ زر شاد و خنداں ہوں جو شمع

سوز کے پروانہ رنگ میں داغ کھا کھا در جگر
گاہ ہوں خاموش و گاہی زار و نالاں ہوں جو شمع

دیکھ کہو نکہت کے جھلک ہتا چاند سا مکھڑا
شوق سوں فانوس میں دل کا کے قرباں ہوں جو شمع

ہمو

ای چندر مکھ دیکھ تیرے عشق سوں ہے زار شمع
مو ہوا آتش فشاں گر ہی جگر انگار شمع

جب سیں کہو نکہت سے بدر یا میں کہا ہے مو درد
عشق کا کھا داغ دل پر ہی مژدہ خونبار شمع

شب نشیناں کا تماشا دیکھ سوز بیح خیز
صبح تک گاہی خموش و گہی در گفتار شمع

طعنہ دار عشق میں ستیاں کو لے پروانہ سنگ
شوق سوں ہر رین کوں جلتی ہی کر سنگار شمع

کر نہیں ہی برہمن جلتے ہیں کیوں بتخانہ بیچ
ڈال کے کلمیں صنم کے زلف کے زنار شمع

شب نشینی کے طرح کر شوق سے ار شمع سہکہ
رات کوں کر کو دبے ہی خلق ہی بیدار شمع

ہو وی چندر مکھ سراج جس رات کو زمہماں تو
کہر سوں باہر کر دل خاموش اس پر وار شمع

شیہ کے آتش میں جلنا دل کو نہ تلنا ہے سا برا
جان گداز اں کس سبب میکند اظہار شمع

چو ار سے ہوں تیری یک نظارہ پر فراغ
کہو نکہت کے جوت سے ماہ و ستارہ پر فراغ

چمن بہار دیکھ لالہ رخاں کے مشتاقاں ہوں
زداغ عشق ہیں دل کے ہزارہ پر فراغ

نہیں ہے باغ و ہزارہ اگر نظر آگے | ہوا ہی دل جگر پارہ پارہ پر قانع
جو نور چشم نظر میں دکھا اون آب و ہوا | جو شوخ ہووے انجھو سیتی بہارہ پر قانع
نین سوں جھاروں مغاں دیوار کر مجھ خند مت | شراب خانہ کے دل ہی اجارہ پر قانع
انجھوں کے موتیے کے ہمن پرو کے پلکاں میں | زشوق وصل ہی از استخارہ پر قانع
کفن کوں کھول کے نظارہ کر کہ تیرا شہید | درس کے شوق ہی عمر دو بارہ پر قانع
زکات حسن کے کردیوے بوسہ صابر کوں | نگر شمار کہ ہی بے شمارہ پر قانع

ہو

قسم خدا کی کہ ہی عاشقاں کوں وقت نزاع | جو فہ عذار سوں ناچار ہو وینے ہیں وداع
ازبسکہ مدرسہ میں قیل و قال دیکھا ہے | اری ہے جانب میخانہ دل زشوق سماع
ہو … اوجھا محب فتح دشمناں اوپر | کہ رات و دن ہی انہوں کے مدام دو دشاہ …
چمن میں رات کوں تہی شمع رو ملک مہماں | کہ عندلیب و پتنگ میں ہی ہنوز نزاع
خرید عشق کیا نقد دے کے دل صابر | کیا گنوا دن کر نہیں میرا پاس اور متاع

ہو

آج ہی انکھوں میں مرے دیں اندھیار اور دیغ | دیں کیوں کہ غم سوں گذرے بہار وادریغ
پت جھڑ باد خزاں نے کر کے گل ہے باغ میں | چشم بلبل سوں کیا خونابہ جاری وادریغ
غنچہ گلزار دیں کوں ظلم سوں پامال کر | غم نے کے کلیجہ کاں کیا غم بہار وادریغ
اس زمرد رنگ گل نہ بیکہ او پر یلے کر قتاب | خاک میں غم سوں رلائے نو بہار وادریغ

وہ گل مجھا کہ تھا گلشن میں جس گل کی رنگ — جگ سوں شگفتہ سینہ ہو دامن نگار داغ

کیوں نہ کہاوں داغ دل چلا لالۂ رنگین — کربلا بیچ ہی در خون لالہ زار و داغ

جب سیں گلزار شہیداں کا دکھا ہی جلوہ گاہ — در چمن کرتی ہی بلبل آہ و زاری و داغ

سرو قد آل نبی کے دیکھ خنجر سوں قلم — فاختہ کرتی ہی نت کو کو بچاری و داغ

نو گل خورشید نیزہ پر شگفتہ دیکھ ماہ — دل ہوا جوں لالہ غم سوں داغ دار و داغ

نونہالان نبی جدم کرے در خاک و خون — ہوئے طوطی پات جھڑ جھڑ سوگوار و داغ

غم سوں ہر گل کوں خار در گلزار دہر — غرق خون جب سوں ہوا ہے گلعذار و داغ

باغ میں حیدر کے خار و خس کا زور دیکھ آہ — گلرخاں ہیں درد و غم سوں بیقرار و داغ

کاکل گلچہرگاں سوں یکہ تر از اشک و خون — پیچ کھا کھا ہوئے سنبل شرمسار و داغ

مہ رخاں کے تشنہ لب کر یاد دو دو نت کربلا — سر زمیں پر مارتا ہی آب جاری و داغ

صابرا لکھ مرثیہ شاہاں کا دیوانیں ز غم — دوستاں کوں دل ہی غم کے یادگار و داغ

ایضاً

جو دل زداغ عشق درخشاں ہی جیوں چراغ — خوناب و اشک از مژہ ریزاں ہی جیوں چراغ

مہرونی جب سوں چاند جیسے مکھ پر لیا نقاب — دل آتش فراق سوں سوزاں ہی جیوں چراغ

پروانہ دیکھ شمع کوں مہرو کے عشق میں — روشن ہوں بند بند و بلب جاں ہی جیوں چراغ

جس کا جگر انگار ہی بریاں کے آگ سیں — سینہ بہشتی میں یہ بھی بریاں ہی جیوں چراغ

پرنور جس کا دل ہی شہ دین کے مہر سوں — روشن دلاں میں صاحب ایماں ہی جیوں چراغ

جس رات دیکھتا ہی خندہ ربیگہ گون رو برو
دل سون عشق سون خوش و خندان ہی جیون چراغ

پروانہ کیوں نہ بلبل شیدا ہووی ز شوق
لالے کا داغ شمع گلستان ہی جیون چراغ

جلنے بنا نہ آوی اسے جیون صابرا
جس کے جگر مین شعلۂ ہجران ہی جیون چراغ

ہو

لالہ رخان کے ہجر کا انکھیوں مین دیکھ داغ
دل نے کیا ہی ترک تماشا و سیر باغ

سنبل کے رنگ و بو سین پریشان ہوا ہی دل
کو زلف کے نسیم کر خوشبو کری دماغ

جون لالہ میری چشم کرے روشن ز داغ عشق
مجھ گلشن نظر کون نہین حاجت چراغ

چھوٹے ہین زہد خشک و دریائی نماز سون
پیر مغان کے عشق سون ہیر جرعہ ایاغ

دنیا کے فکر و ذکر مین گذرے ہی جن کے عمر
صابر نہ ان کون عیش کے لذت نہ ہی فراغ

ہو

اگر عشق مین ہی نظر ہر طرف
تجے دلبر شوخ کے گھر طرف

جسے مہر ہی شاد کے کیمیا
نہ دیکھی کا اکسیر کے زر طرف

سنوں گر سلونے کے شیرین بچن
نہ دیکھوں کبھی قند و شکر طرف

گری ہر طرف وحشی و رام وحش
بھری کو نظر دل کے دلبر طرف

جو مجنون رکھی عشق مین جو قدم
کری ننگ و ناموس کون بر طرف

شہ حسن کا ہی خال و خط ہی سپاہ
کیا دل کی تسخیر پر ہر طرف

ترا دل ہی آئینہ حق نما
تون کیوں جاوتا ہی سکندر طرف

ملے فقر بین اس کون دنیا و دین | اگر شاہ آوے قلندر طرف
جو ہے زلف کے بو سیں خوشبو دماغ | نہیں دیکھتا مشک و عنبر طرف
میرا دل ہوا صابر اکھر با | محبت سون ڈھلتا ہے حیدر طرف

ہو

مجھے حق دکھاوے بہار نجف | کہ ہون بلبل شاخسار نجف
مبارک ہے زاہد کون حور و بہشت | مجھے جلوہ گلعذار نجف
اتے قدسیان کا م اتب ہے آج | جو آسودہ ہے در جوار نجف
کرون چشم کے زور سون راہ طے | مدد گر کرے راہ دار نجف
محبان کے ہے درد دل کا شفا | غبار در شہریار نجف
اگر شیخ حاجی ہوا کعبہ دیکھ | میرا حج ہے طوف دیار نجف
صبا سر اٹھاوے نہ باغ نعیم | ہووے دفن جو در مزار نجف
بہشتی ہے وہ پاک دین صابرا | لگی جس کے تن کون غبار نجف

ہو

ملے کرون چشم و سر کون راہ نجف | ہووے اس پر جو فضل شاہ نجف
دیدہ روشن ہووے تجلا سون | تا نظر آوے جلوہ گاہ نجف
بادشاہان زچشم و سر جہاں ہیں | خاک درگاہ بارگاہ نجف
دیوے درویش کون شہنشاہی | گر رکھے شوق بادشاہ نجف

بیر پائے رتبہ ز خلق جہان　　　جس کون حق دیوے عز و جاہ نجف
شیخ ہی کہ امام زاہد کا　　　پیر میرا ہے دین پناہ نجف
شاہ عبد علی ہے مقصر کہلاون　　　کہ کنین مجہ کون در سپاہ نجف
گون سادات ودن ہوور صابر　　　بہر نظر دیکہن مہر و ماہ نجف

ہو

اغیار سون ملا ہی میرا گلعذار حیف　　　پہرا ہی گل کون خار نے دل ہی فگار حیف
بلبل ز نالہ کیون نکری دل کون غرق خون　　　پت جہڑ خزان کے فکر سون ہی شاخسار حیف
جون لالہ داغ دل نہوا میرا زیب گر　　　گذری ہی آرزو مین خزان و بہار حیف
گلشن مین دیکہ غنچہ گل مر شگفتہ نر　　　ہی عندلیب نالہ و زاری سون زار حیف
آئینہ رو کون سن کے رقیب سون ہمکنار　　　سیماب وار دل ہی میرا بیقرار حیف
اپنے کا وعدہ دلدار نہ آیا کیا سبب　　　انکہیان ہوئین سفید رہا انتظار حیف
پردیس دیس چہوڑ بنا راجون ہرن　　　از دیدہ خواب دل سون گیا ہی قرار حیف
سینے مین دیکہ زلف پرت کون صابرا　　　آشفتہ ہون کہ کیون نہ ہوا دل شکار حیف

ہو

آتا ہی وہ ابرو کمان لیے تیر مژگان یکطرف　　　ای دل نشان ہو یکطرف قربان ہوا ی جان یکطرف
کس شمع رو کی عشق نے آتش لگائے در چمن　　　ہی داغ لالہ یکطرف پروانہ قربان یکطرف
کیا آج وہ غنچہ دہان ہنس ہنس چلا ہی باغ سون　　　بلبل ہی خوش الحان یکطرف غنچہ ہی خندان یکطرف

کیا

کس کے خرام ناز ستی پھر شور ہی گلزار میں ... ہی سرو و نہو دیکطرف قمری ہی نالان یکطرف
سب غم ہی کے اندوہ و غم دل ستی بیزار ہو ... ساقی و مطرب یکطرف شیدا ہی مہمان یکطرف
جس دل کون تیرے نور سے روشن کیا تجھ ذات نے ... وہ ہی درختان یکطرف عشق ہی حیران یکطرف
دنیا کے لیکن ہر خبر کہنا تجھ سن رات دن ... درد و جدلیے یکطرف اندوہ ہجران یکطرف

تون زیب گلشن خوبی ہی کیا کہون تعریف ... پھرا ہی بلبل و گل تیری حسن کے تصنیف
چمن کے شوق کبھی عاشقان کے مکھ کون دیکھ ... کہ ہر نظر میں دکھا دین تجھی ربیع و خریف
ہما جو دیکھی میری استخوان نہ پہچانی ... ہوا ہون تیری جدائی ستی یکہ زار و نحیف
تیری نثار کون موتی کے تھال بھر کے لیے ... بھری ہی شوق ستی انکھیان میں لاؤ نگ شریف
کہو نکہت اتھا کے دکھا وہ رو کہ دل دارون ... تیری چرن کے اوپر میرا ہی یہی تکلیف
رقیب سون نہ ملا عاشق وفا خو کون ... قیاس کس کہ برابر نہین کثیف و لطیف
تجھی ہی نام خدا گلعذار خان ستی کیا نسبت ... کہ وہ ہین خار و خس و تون ہی گلعذار و شریف
نہین ہی تجھ کون خبر صبا برتنا خوان کے ... کہ تجھ فراق کے اندوہ ستی ہی زرد و ضعیف

جس پاکباز کون ہی رسول خدا کا عشق ... ہو وی مبارک اس کو نہ علی مرتضی کا عشق
برجائی عاشقان نہین کر فخر کس زفقر ... جس پاکدین کون ہی حسن مجتبی کا عشق
روز جزا اتھین کے شهیدان میں سرخ رو ... حق نے دیا ہی جن کو شہ کربلا کا عشق

نت پاس سے انہوں کے عبادت قبول و زہد　　ہی جن کون در جہان شہ زین العبا کا عشق

از دولت بقا ہی دو عالم مین ہر پا　　ہی جس کے دل مین باقر کان سخا کا عشق

ہی جس کا دل شگفتہ ز گلزار جعفری　　چہاجی ہر اس کون جعفر صدق و صفا کا عشق

جون خضر زندہ دل ہر ز اعجاز موسوی　　جو رکہتا ہی موسئ معجز نما کا عشق

کچکول اس کا نعمت الوان سون بہر رہے　　حق جس کون دیوی شاہ خراسان رضا کا عشق

ان کون نہین ہی فکر رہ پل صراط کے　　ہی جن کا حرز جان تقی رہنما کا عشق

مولا کے عاشقان سو انہی کا بروز حشر　　جس کا انیس ہے نقی پارسا کا عشق

کر جادہ تا ہی اہل ریاضت کا مرتبہ　　مولا سون مانگ عسکری مقتدا کا عشق

یہ ظہور مہدی ہادی کا صابرا　　جو حق سون پاوی حضرت آل عبا کا عشق

ہیں

ظہور نور حق کا ہی نشان عشق　　یہ حق معشوق و عاشق کا بیان عشق

دکہی آئینۂ دل مین تجلا　　ہووی گر جلوہ گر در چشم و جان عشق

کبہی دیوانہ گر ناموس کہووی　　نکل وا وی کبہی نام و نشان عشق

کبہی عاشق ہووی معشوق کا یہ　　دکہا کے جلوہ مہ طلعتان عشق

کبہی در زہد و تقوا آزماوی　　کبہی سرمست راکہی در جہان عشق

کبہی صنعان کے گل مین باندہ زنار　　دیوی بتخانہ کے در پر مکان عشق

کبہی راکہی جوان کون پیر کر کر　　بناوی پیر کون کا ہی جوان عشق

کبہی

کبھی صبا بر کون دکھلاوی بہار بہشت
بلا ہے نشہ از شوق نعمان عشق

انکھیون مین جلوہ گر ہی میرا گلعذار عشق
کیون باغ باغ دل نہووی از بہار عشق

آئینہ خانہ لالہ رخان کا ہی جس کا دل
ہی داغ دل کے سیر سی لالہ زار عشق

دیوانہ وار تا نہ پھرے کوہ و دشت مین
لذت نہ پاوی پھول کی در خار خار عشق

تا حال رقص مین ہی دل عاشقان ز شوق
ز بس کہ مطربان ہین سحر بار بار عشق

آئینہ رو کے وصل سون کیون ہووی کامیاب
سیماب وار تا نہ ہی بیقرار عشق

کب شمع اس کے سنگ جلی گر سعی کا ہو
جلبل کی گر پتنگ نہ ہووین شکار عشق

بس ہے ناصحان کے بچن دق ہین صبا
اب شوق ہی کر جا کے بسین در دیار عشق

ہو

ہوا جو عاشق و مستانہ عشق
پڑا ہی بر در میخانہ عشق

جو موسی محو ہووی از تجلا
جو دیکھی نور آتشخانہ عشق

کری دیوانہ کی کہر بار نج بک کے
ز مجنون جو سنی افسانہ عشق

اگر چاہی رہی باز اد جگ سون
جنون مین آکے ہو دیوانہ عشق

رہی خوش کاکل مشکین کے لٹ مین
ہووی گر شوق سون دل شانہ عشق

رکھون نظر و نمین نور چشم کر کر
نین مین آوی گر جانانہ عشق

مغان کے شوق سون سرشار ہوئے
دیوی ساقی جسے پیمانہ عشق

اگر دیوانہ کئے پاوے لذت — جنوں میں یک رکھی فرزانہ عشق
اتھی اس شمع رو کے سنگ فدا — ہووے مرد جو پروانہ عشق
مژہ سوں جھاڑوں یک مستاں کے صابر — جو پاؤں خدمت میخانہ عشق

۱۹۶

ہووے خوناب دل سوں جوش کر چشم تر عاشق — بہے گنگا و جمنا ہو سرشک احمر عاشق
صدف کے چشم سوں نکلے ہے کیوں انجھو ہو غلطانے — نہیں کر در نیساں خانہ زاد گوہر عاشق
جو آئینہ قناعت کر رہے نظارہ او پر — دکھاوے کر چندر مکھ نے کے خاطر پرور عاشق
غرض گویاں کے کبھی پر پہنو آزردہ عاشق سوں — کہ غم خوار و نہیں کر ڈھونڈیں نپاوے ہمسر عاشق
پھراوے کب تلک مر کے انھاکے لوٹ کانڈے پر — خدا وہ دن کرے تجھ پر فدا ہووے سر عاشق
نگاہ مہر تیری کیمیا ہے کر نظر ہنس ہنس — کر اکسیر محبت سوں ہووے مس مغش زر عاشق
ہووے در حسن روز افزوں سدا گرمانے صابر کو — کہو نکہت میں مت چھپا مہکر از چشم انور عاشق

اے ناز بھرے دیکھ کہ کبھی زاری عاشق — تجھ عشق میں ہے نالہ بسیاری عاشق
جس دن سوں کہو نکہت ہے چندر مکھ کر تپ یا — لوہو ہو بہا اشک زخونباری عاشق
تجھ چشم کے مستے کے تصور سوں ہمیشہ — ہے بیخودی و نشہ سرشاری عاشق
نے آج تیری زلف کے پھندے میں پڑا ہے — میثاق کے دن سوں ہے گرفتاری عاشق
آئینہ کرن مکھ حیا نے ساہنس کے نزد ہلا — عاشق ہو مبادا ہووے اغیار [illegible] عاشق

بینک کے تبسم سوں دیوی شربت دیدار   معلوم ہووی تجہ کوں جو بیمار ہی عاشق
ہجران کے اگن سوں جو جگا ز علاء انتہا   جز دیدہ تر کوں کری یاری عاشق
صابر دل و جان نقد تبسم کا بہا دوں   گر شوخ ہووی خوش ز خریداری عاشق

٭

آگے بوتی کہول اندیشہ دیکہ فال اشتیاق   کب میسر ہو کا ہمنا کوں وصال اشتیاق
سیج پر تڑپہوں پڑیا ہوں من ہرن کے درد سن   دل کے مہچلی پر پڑا ہی اج جال اشتیاق
جیوں کہنت سوں آرہا ہی بر لب از شوق نثار   کب دکہوں درس کی داروں از خیال اشتیاق
کہیو ای قاصد نہ پائی ہیچ تی ہوتے پیام   انتظاری عدد سوں کذری در کمال اشتیاق
سیر گلشن سوں نہووی اج کیوں کر دل ادس   سرو ہی گل ہی نہیں ہی نونہال اشتیاق
بوسہ ما دوں جب حنا پائی نگار نیز رنگ   دیکہوں کر خونابہ دل پائمال اشتیاق
عشق میں آئینہ رو کی صابر اسیماب وار   بیقرار ہی تن او پر ہی بال بال اشتیاق

٭

ہو آئی جب سوں دل و دیدہ داغدار فراق   کہلا ہی چشم و نظر آگے لالہ زار فراق
نہووی بلبل شیدا طرف سمن مائل   اگر اثر نکری نالہ بہار فراق
نپاوی لالہ رخاں کے وصال کی لذت   جو دل کہ داغ نہ رکہی زیادہ کار فراق
لہو ہوں میں غرق کروں گر فراق ہاتھ لگے   جو چاہی خون بہادی او سوں دل بیمار فراق
شب وصال کی دیوی اگر شتاب خبر   در رشک کروں روز و شب نثار فراق

کیا وصال کا جس کا ہی عشق بازاں کون
کہ جس کے شوق سوں خوش ہین نہ کیر د داغ فراق

شب وصال میسر ہووی اگر صابر
سنا اوہ شوخ کون ہجران کے مار ڈالی فراق

۲۹

جنون عشق مین کر جشم و سر سون قطع طریق
جو گرد باد جہان کا لذر دکھا تحقیق

مکان ہی دور واندہیاری رات اورہ پر خار
کہاں ہے جذبہ شوق و کشش کہ ہووی رفیق

زکات حسن کے کارن کہر اہون مدت سون
کہ ہمیکے درس دکھاوی ز جلوہ توفیق

شب فراق مین دل خون ہو جشم سون نکلی
خیال وصل سحر تک اگر نہ ہووی شفیق

نگین دل کے اوپر نقش کر کہون صبا
سنون جو اس لب یاقوت کے بچن جو عقیق

۳۰

دکھا ہی کس کے نظار سے نے حسن فرنگ
کہ ہی ز جلوہ کبہی سرخ و کاہ زنکار رنگ

سحر تہی باغ مین وہ شمع رو مگر مہمان
کہ نا بحال ہی در بلبل و پتنکا جنگ

چمن مین سن کے پہ بہار سون بیو بیو آواز
اداس ہین کہ ہوا عاشقان کا حوصلہ تنگ

اٹہی ہی سینے سون درد کے دل پریشان ہو
کہلی مین دیکہ کے زلفان کے کار نامہ بہجنگ

زہجر لالہ رخان جب سون دل ہوا ہی داغ
سرشک میری مژہ سون ڈہلے ہی گلگون رنگ

سجن کے دل مین میری آہ نے اثر نہ کیا
کہ نوک تیر کہاں ہووی کارگر در سنگ

بہشتی ہین ہم کے جلنا و جان فدا کرنا
بعشق شمع رخ یاد دیا ز شوق پتنگ

جنون نہین عشق کے جن پک رکہا ہر عالم جہم
اسے نہ پوچھ کرنا و نشان نام سون ننگ

ری بہ ملک جنون شہ بے عشق سون آباد
جو دیوہ حکم ہین اسو کے ریہن دو جوش پلنگ

اگر جہ جب ہی مجب ان نواز رد کر لکھین
جگر ہین دشمن دین کے زبغض کینہ خدنگ

نہ بکھی عشق کے دریا مین یک ججز زہر
کہ دور سینہ ہین زہر موج ہر طرف نہنگ

نظر ہی جن کے سپاہ زعشق کلر وبان
نہال و گل کے طرف دیکھنا ہر ان کو خدنگ

زشوق بلبل دگل ہووی اس اپر قربان
رکھی جو حسن کے اوپر حسن ہران گل اور رنگ

ہزار سال ہی یکروز ان کون ہجر الحمت
جہنون نے غم کنداری ہی یاد زیاسنگ

ستار و بین کے نغمہ سون دل کا غم نہ گیا
الکا خوشی کے مغنی ٹکور بر مردنگ

شب برات ہے ساقی کہان ہی شیشہ دم
کہ دل کون زندہ رکھی دور بادہ گلرنگ

ہووی مغان کے محبت کے راز اس پر کشف
پہری جو ہر طریقت سون عشق بے فرہنگ

کشش کے شوق سون ملتا ہی دل سر جن سون
کتہین ہے عشق کے ہر چند راہ صد فرسنگ

ہنوز رقص مین دل عاشقان کی دین صبا
پیا کے دہن مین جو مطرب نی گل لگیا چنگ

ہو

جو فن مین عشق کی ہے رندوی خورد چالاک
اگر ہزار دیوی طعنہ خاص و عام چہ باک

بمیفروش و بیت ہی پیر ستان کی
اگر شہید ہووین دفن کر بسایہ تاک

مغان کی عشق مین آمت تلدی زاہد
ہوو یکا زہد ریائے سون ورنہ خوار و ہلاک

کہان سون ایک طرح رہوں حال عالم کا
کہ چرخ مین ہی مہ و خور زگردش افلاک

لیا ہون عشق چند رہے کا نقد دل دیکر
کہ میری پاس نہین کیا کرون جز این املاک

دکہاو جلوہ کہو نکہت کہول کے چندر مہک کا ‎ ‎ نہ ڈہانپے نور خدا کا زچشم عاشق پاک

جنون عشق خدا دیوی تار ہون آزاد ‎ ‎ قبای اطلس ناموس و ننگ کر کر چاک

تیری جمال کا مشتاق ہون بیا ساقی ‎ ‎ کہ تجہ نگاہ کے مستی بنا ہی دل غمناک

صبا مغان ہمیکے چرن ساتہہ لگ اتہہ صد بر ‎ ‎ جو آج ہو کے رہی مینگن ہے در کی خاک

ہو

وو ناصحان کہ نہین ہے انہون کون حق نمک ‎ ‎ ہمن کون ان کے ہدایت مین بی شبہہ ہی شک

میری انجہون کے کہر کر کری بے خند سجن ‎ ‎ قسم خدا کے فدا اس ادپر کرون پلک

چندر مکہی سے میرا جی مثال نام خدا ‎ ‎ کہ اس کے نام کے عاشق ہین لکہون جور ملک

خیال دوست کون ہر رات دیکہہ انکہیون مین ‎ ‎ ز شوق نیند نہین میرا دل کون صبح تلک

جو ماہ نو خم ابرو کہو نکہت اتہا کے دکہا ‎ ‎ کہ بادلے مین چہپی شرم سون ہلال فلک

کیا کہو نکہت مین تجلا ہی چاند سے مہک کا ‎ ‎ کہ چشم آئینہ روشن ہی دیکہہ دیکہہ جہلک

حیات خضر ہی بلبل وصال عاشق کون ‎ ‎ خدا نہ رکہی جدا من ہرن سون ایک پلک

بتان کون رحم نہین ہے کہ عاشقان کی قتل ‎ ‎ لہو سون دیتے ہین ہاتہی مین حیرت شام نمک

خلل ہے قمری و شمشاد کے محبت مین ‎ ‎ خرام سرو رواں کے مگر دکہی ہے لٹک

نہووی دل مین محبت اگر چندر مکہ کی ‎ ‎ نظر مین نور تجلا کے کیون کے ہووی چمک

نہ ڈہونڈ شہ کے محبت بنا ولایت کون ‎ ‎ طعام بامزہ کب ہووی گر نہووی نمک

نگین دل کے اوپر نام دوست کر نقش ‎ ‎ خیال غیر کیا ہون زلوح خاطر حک

برہ سے آگ میں جلبل کے داغ ہوتا دل
شعلۂ لالہ رخاں سے اگر میا سے ٹمک

طلا جو صاف تپاتے ہیں آگ میں صراف
تہی میں ہجر کے جلنا ہے عاشقاں کوں محک

کس شمع معنی ہمکر سوں کہولا چمن میں انجل
کر شوق غنچہ و گل ہوتی ہیں سب گل گل

دل میں خیال اس کا لیونگر تو سر ار لیوی
وو شوخ ناز داری ہے میں دلسربا و چنچل

مہ طلعتاں کے باتاں سب خوب ہیں ولیکن
درس کے وقت ہر جنس کئی ہیں اج باکل

ہجران کے چاشنی کی لذت نہ پوچھ مجہ سوں
پائے ہیں زہر قاتل خواب و خورش ہیں حنظل

یو خال تجہ سہ ہور درس دلربا کے
تفسیر زلف و خط سوں تو ناہیں سینہ حل

کیا عاشقاں کے عقل کے زر و طپش سنا اوس
تجہ نیہ کی اگن میں جلبل ہوے ہیں کاجل

تجہ زلف ہمسا نپیئے کا دل جاننا ہی منتر
گل میں کہ پلا پہر آیا ہی آشفتہ کی کے ہیکل

دل میں چراغ روشن کر داغ کا چولا لہ
از نور عشق خورشید ہجر دیو کیا بہر سوں ہیل

برگ حنا مہ یاد ہی کیتوں مرقبہ چمن میں
جوں رنگ لگ رہا ہی کا جہر کان کے پل

کھونکر نہ شمع دیوے گل رنگوں لگا کے عزت
صابر پتنگ اس پر جان وار تاہی جلبل

ہو

جن دل کوں پتنگا نہ کیا شوق سوں جل جل
درس سوں کہا شمع نے تار کا بل بل

کس کے نگہ گرم سوں ہے شور چمن میں
جہڑتا ہی شگوفہ کہ ہو بس کہیں گل گل

ہوتے جو حنا سبز اگر بخت ہمارے
اس پاے نگاریں کا مزہ لیوتے مل مل

مین عرض کیا بیت یکی کہو نکہت دان دُرِ شعر　　　بستہ ہنس کی تغافل سَتی کہا اَنکھون چل چل

کہو نکہت نہین تجہ چاند سی مہکہ پر کہ پر اے　　　ہی ابر طلا و شفق نور کا جہل جہل

کیا طرح ہی خوبان مین کہ دی وعدۂ دیدار　　　کہتی ہین ز ناز و ز ادا آج نہ کل کل

کر بس ہو ون مجہ دل کا تیر گل سون لگیا نت　　　بن ہار چنبیلی کا تی پہولو مین کل کل

مجہ چشم مین جس دل سون کہلا داغ محبت　　　خوش ہین کہ ملا لالہ صفت تخم کا پہل پہل

آباد کیا گوشۂ ویرانہ کون صابر　　　آبادی عالم مین بہت دیکہ یکی کل کل

بو

چمن کی سیر کون ہی شوخ گلعذار نکل　　　تیری درس کون کہری گل ز شاخسار نکل

نہ داغ ہر جگر لالہ سی یو تجہ دیکہن　　　کہلی ہی چشم تماشا ز لالہ زار نکل

خرام دیکہ تیری قد کا سرو گلزاری　　　کہری ہی راہ مین تیری ز جویبار نکل

اندہیار چشم کی آئی ہی تیری درسن بن　　　بہو نکہت کہ ابر سون جیون ماہ دہ چہار نکل

غزال ہاتہ مین جان لی کہرا ہی تجہ شہین　　　شکار کا ہی اگر شوق تہ سوار نکل

شب وصال و سحر رو برو نثار فرور　　　کہ ہو چشم سون ای اشک شاہوار نکل

ہوئی ہین محو تیری رہ مین چشم مشتاقان　　　کبہی ز خانۂ آئینہ مہ عذار نکل

گر اب صابر مداح تیری در او گی　　　خبر کون اپنی ثنا خوان کی شہریار نکل

رام رمن ہو نہو تجہ سون جدا ایک پل　　　صاتہہ میری آنہ آہت اوپرای مرشکل

مجھ سوں کبھی مل نہ مل مہ جبیناں کے نال — درس مجھ کوں نہ دی وعدہ کرا آج و کل
بات میری سن نہ سن غم کے جھوٹا نہ جھوٹ — گھر میں میری چل نہ چل اپنے کبھی گھر چنچل
یاد وفا لے نہ لے جور و جفا کا سبق — دل میں میاں رکھ نہ رکھ بغض پہ جوں بغل
گل سوں میری لگ نہ لگ اور کے بہتی او — گر سنے کہا جا نہ جا ہمرہ اہل دغل
دل میں گذر کر نہ کر اور طرف کا خیال — نور نظر رہ نہ رہ چشم سوں دور ایک پل
اول شب سو نہ سو آخر شب صبا را — ذکر کا پہل لے نہ لے غنچہ کا اب ہیں بہل

ہو

آج ہوں ایسا اداس تک کوں پینجانہ چل — بادہ پرستاں کے پاس جیب و ہم پیمانہ چل
شیشہ ناموس توڑ زہد ریائی کوں چھوڑ — مستی کا کر ہو وی زور بر در خمخانہ چل
خوش ہو جنوں میں رہی خلق کہ بیاباں منے — جو کوئی دیکھی کہی آکے پری دیوانہ چل
سبحہ کرو کو دو دوی عشق کا نشہ ہوئی — پیر مغاں سوں لیویں خدمت میخانہ چل
گر کے سینے کا سنگار شمع کر شد دل انگار — جل کے ہو جیوں نثار آگ میں پروانہ چل
عشق کے مے کا خمار نگوری جو منصور وار — نعرہ بر روی دار کھینچ کر مستانہ چل
صابر آشفتہ حال کس کی نہ کہہ یو خیال — دل او پر ڈالا جال زلف کا جیوں شانہ چل

گر سیر گل کا شوق ہی ای نونہال اچل — نا سود وکان نہال کری میں نال چل
ماری یہ لاف غنچہ و گل از بہار حسن — کر ناز و دلبری سوں نہیں پائمال چل

مشتاق دیکہنے ہین کیر ماہ نو ز شوق
کہو نکہت اٹہا دکہا خم ابرو ہلال چل

روشن تہی عاشقان کے نظر تجہ جمال سون
کس نے کہا کہ مہکہ کے اوپر پردہ ڈال چل

ای دل وطن بسار کے بیچارہ و اسیر
کب لک رہی گا زلف مین آشفتہ حال چل

کہ شوق سے کہ یو جی قدم سے و ناز کے
جون سایہ جس چمن مین چلے تون نہال چل

گر چاہتا ہی مرتبہ در بزم می کشان
میخانہ کے طواف کون رندان کے چال چل

ہی بات کہات عشق کے مشکل اگر چلے
اس سنگ لاخ مین نہ ڈیک سنبہال چل

ہا بردو روزہ عمر کہ خواب و خیال ہے
مت اس خیال و خواب مین بے اعتدال چل

ہمو

ٹک سون چلا جون میرا نو نہال
ہوا آسرو و گل در چمن پایمال

فراموش بلبل کری عشق گل
جو سنبل کے لٹ دیکہی بر خط و خال

کہو نکبتہ بیچ مت ڈانپ چند ر سا مکہ
کہ عاشق درس دیکہ ہو وین نہال

میرا شیشۂ دل ہی زلف مین
پریشان نکر دو سش اوپر سنبہال

ہووی کون سب دن کہ صلوات پہر
تیری مصحف حسن مین دیکہو نہ فال

تیری سنگ ہی خضر کے عمر کم
جدا اپنے سون تیری ہے دن ماہ و سال

تیری آکے دل کیون نہ لٹ گٹ پرے
پلک کے ہی تجہ غمزہ کے ہاتہ بہال

اگر دیکہتی ہی مہ نو کون خلق
مہ نو ہی مشتاق ابرو ہلال

درس دو لت حسن کے دی زکات
کہ در دلبرا بے ہووی تجہ کمال

تيري

تیری زلف کے لٹ کون سینے مین دیکھ — میری دل کا ہی آج آشفتہ حال
جو کچھ ہو سکی خیر اسہ و زکر — کہ ہی وعدہ فردا کا خواب و خیال
جو دم عشق مین کنہار دہ غم بوجھ — بجز عشق ہر ذرہ کا فی وبال
جو طالب ہین مولا کے آزاد ہین — بد و نیک کے چھوڑ کر قیل و قال
جسے عشق کے ہووی دولت نصیب — نہین اس کے نعمت کون ہرگز زوال
خدا دیوی عشق مغان صابرا — کہ بے عشق دم سے ہی جیونا محال

ہو

ای چندر مہکہ کبھی دکھا و جمال — کہ دیکھون مصحف جمال مین فال
مت چھپاو گے ہو نکہت مین آیہ نور — جس کے زیر و زبر ہے خوش خط و خال
تیری بانکی نگہ سون کیون کے بچی — دل عاشق کہ ہر پلک ہے بھال
چاہتا ہون کہ تجھ کنے حال کہون — آکے تجھ پاس ہوتا ہون لال
موبمو شانہ شکوہ کرتی ہے — زلف کے اس کے ہاتھہ مت دیوی بال
خدمت میکدہ مجھی دی کے — ساقیا اپنے میکشان کون پال
تیری خدمت مین عمر خضر ہی کم — تیری دوری سون دن ہے دہ سال
جن کیا ہی طواف میخانہ — بزم میکشان کے ہی خوشحال
آج ساقی نے دل کون مست کیا — دی دی ہے جام عشق مالامال
مرد کر سیہ بقا کے عشرت فی ہوند — عیش دنیا ہی ورنہ خواب و خیال

عمر کا دم حساب سیتی پوچھا
ہنس کے بر لیا کہ ہے ہوا کا مثال

پیر جن کا ہی ساقی کوثر
ان کوں کیا ڈر ز نامہ اعمال

ایک دروازہ کا گدا ہو وہ
ہر کسی آگے آبرو مت ڈال

عشق بہو لے ہی سرو و قمری کا
دیکھ تجہ قد دلربا کے چال

ماہ ان کا تمام خوش گذرے
جو تیری ابروان کے دیکھی ہلال

تجہ نگہ کوں دیا ہوں شیشۂ دل
طاق ابرو سوں مت گرا دو سنبھال

بس اگر ہو دین عاشقاں کا چلیں
سایہ ہو ہو تیری قدم کے نال

پوچھ مت ہجر کے جلوں کا علاج
یو اگن کب بجھی بغیر وصال

اپنے صابر کوں پھر جدا مت کر
کہ اسے جیونا ہووے کا محال

ہو

کبہو نکہتے ہیں چاند مکھ کا ز ابرو دکھا ہلال
لوگوں کے عید کل ہی میری آج بے مثال

اس زلف سانپنے کوں کہ چھوڑا ہی مکھ اوپر
دل ڈس نہ لیوے ہیں زہر مبادا اجھر سنبھال

کافر بچی کا دیکھو تماشا کہ سحر کر
خورشید رو کے مکھ سوں لگا ہے ہیں مشک خال

زلفاں کے لٹ جو ماہ زناں چھوڑیں دوش پر
آشفتہ کے کے کلمیں کرین عاشقاں کوں جال

سایہ کوں دیکھ جو تن ہیں کیوں کر نہ آوے دل
میرا رقیب ہو کے پھرا ہی سجن کے نال

گل رت ہے سن کے ساز جینے سوں بار بار
دل پھوڑ کے بزم ہیں ہی محو تا بجال

جن عاشقاں کا نقد ہیں نکلا ہے آج نام
فردا ہیں کامیاب مجازی ہے در دو بال

ہو مکھ

کہو نکہت نہیں ہے حسن کے صاحب کوں زکات
نظارہ کہ تیرا دعا گو ہے اہ وصال

اج کہو نا کوں ہے تیری غم سوں پر احوال حال
لرزتا ہے صبح تک جوں رات تن پر بال بال

اشک دریا میں انکھیاں ڈوبتی ہیں تا کمر
دیکھ تجھ ہجران کا دل کی مچھلی اور جال جال

کیوں نہ ہووے گھاو الانت تیری خنجر کا
تجھ نگہ کے تیر کے کھٹکی ہے دل میں بھال بھال

سرو جھک جھک بو جتا ہے تجھ عمر لک کے نقش کوں
دیکھ تجھ سرو خرامان کے لٹک کے چال چال

ہووے گلشن کا تماشا عاشقان کوں زہر ٹھار
پیو پیو کر کر پکاری گریہ پپہا ڈال ڈال

مثل آئینہ قناعت کے رہوں نظارہ پر
کر دکھاوے مکھ سجن ماہ ماہ وصال سال

عارفاں ہر وقت در میخانہ کرتے ہیں نماز
دیکھ در مسجد ریا یہ زہد کا سب قال قال

صابر و مسکین لگا ہے تیرے دامن سوں تو شوق
ہو مثل مشہور ہے جی دامن لگو کوں پال پال

ہو

کیا ہووے کہ کہو نکہت ہے تیرے گاہ پارہ دل
زکات حسن کی دیوے مجھے نظارۂ دل

نہووے سیر چمن کا خیال گلرو کوں
جو داغ عشق سوں دیکھے ہیرا ہزارہ دل

جو شمع جس کا جگر شعلہ زن ہے ہجر امیں
عجب نہیں کہ مژہ سوں جھڑے ستارۂ دل

زبسکہ جوش ہے انکھیوں میں اشک گلگوں کا
مژہ سوں موج اچھلتا ہے خوش بہارۂ دل

ہے چاک چاک زبس خنجر جدائی سوں
ڈھلے ہے اشک ہو ازدیدہ پارہ پارۂ دل

شب فراق میں روشن نہ ہووے کیوں ہر مو
کہ میری آہ سوں لبریز ہے شرارۂ دل

نہ آہ کا ہی اثر نے فغان و زاری کا … رہا ہن بت مگر اس کا سنگ خارہ دل
کری علاج سجن ایک کر سینے صابر … میری فغان و میرا درد بی شمارہ دل

ہو

اگر ہووی اسے معلوم زخم کاری دل … میاں سون رحم کری بر جگر فگاری دل
ستاری نیند سون بیدار ہو ہو جھرتے ہین … شب فراق مین سن سن کی آہ و زاری دل
نہووی وصل کا گر شوق در شب ہجران … انجھو مین غرق رہی چشم اشکباری دل
چمن کی سیر و تماشائی گل بسر جاوے … ز داغ عشق جو وہ دیکھی لالہ زاری دل
خبر جو آئے کبھی پوچھی دردمندان کی … کرون نثار در چشم شاہوار دل
جو نور چشم نہ ہووی جدا از دل شب و روز … نہووی جو شوخ کون معلوم دہ ستوارار دل
غم فراق ہی غم خوار و چشم تر مونس … چرا نہووی جگر خون ز بیقراری دل
بسا ہی زلف پریشان مین جب سون دل بر … ہوا ہون بی سر و سامان زیاد کاری دل

ہو

سنا تہی چمن مین گل کو عز بلبل داستان دل … کہ گل رو کی تغافل سون ہی فریاد و فغان دل
جو سوسن شرح دیوی دہن زبان سون در ہجران کا … نہووی مہر کر تجہ غنچہ لب کی بردہان دل
جرس کون نالہ شبخیز ہوا بنا بسر جاوی … سنی گر قصہ بار فراق کاروان دل
ہوا ہی زلف مین خوبان کی جب سون صید دل آشفتہ … کبہو ویران وہی کا ہی پریشان خان و مان دل
جو مجنون عشق لیلا کی ہو مشہور عالم مین … نہ نکلی کیون زر سوای میرا نام و نشان دل

اگر خون جگر مین غوطہ کہاوی آج ہر جا پر　　قبول لعل خندانش نہ ہووی رنگ پان دل

زپیچ و تاب ہوتا ہی زمو باریک تر صابر　　کہ زنا ہی نظر آیکہ تو جز موی میان دل

حق

کہو نکہت الٹ کی دہلا شمس الضحی شمایل　　پر نور تجہ درس سون تا ہووی رخ شم سایل

خورشید رو سندر ہی تون ہر خان کی صنف مین　　جون ذرہ تجہ اوپر ہی دل عاشقان کا مایل

حور و پری تجہ آگی کرتی ہی شان اپنا　　جب سندر سا مہہ دیکہیکی ان کا حسن زایل

ہر رات چشم میرا ہی محو تیر سیارہ مین　　کر مجہ طرف کون اون جہین جہین بجاو بایل

بانکی نین کون سمجہا و دل ہوہ عاشقان کا　　بر جہی سون ہر پلک کی کرتی ہی جیو گہایل

سب گلرخان کی خوبی نام خدا ہی تجہ تن　　پہرتی ہین عندلیبان تجہ حسن کی فضایل

کیون حنبلی غبار سن وصف مالکی سون　　تیرا ہی دین اعظم ہر شافعی ہی قایل

نادیدہ حسن تیرا کرتی ہین بحث زاہد　　کہو نکہت الٹ کی چل کر یکم دکن سون سایل

صابر طرف خدا را تک مہر کی نظر کر　　تا غیر کا نہ ہووی دل بیچ عشق مایل

ہو

نگار اشفتہ بر رخسارہ کا کل　　کہ ہی ہر تار سون دل کون توسل

مگر دیکہا سب گلرخان تیرا　　کہ گل کا عشق بہولا ہی ز بلبل

نگہ ساقی کی کیون سرخوش نہ راکہی　　کہ ہی گردش مین اس کی نشۂ مل

دل مستان برقص آوی اس سن　　نوای چنگ مین مینا کی قلقل

رکھی کر سر او گل وو چند ربھکہ — اتا ہی شمع اپنے سر سوں جل گل
میری من موہن کے دیکھنی کون — زدل مشتاق ہین خوبان کابل
ہووی خوب سوں رنگا رنگ دو ہن — کری کر پہن سکے زیور تجمل
نہووی کر سجن کے دستگیر سے — برہ کے دیکہ مین جاوین عاشقان دل
تبسم کر رکھی سب زندہ دل کون — کری سب قتل کر تیغ تغافل
جو دیوی کار قیبان کون دلاسا — رہیگا کیون سکے عاشق کا تحمل
طلب کر فقر کی دولت کون صابر — کہ چہاجی ہے قناعت مین توکل

بیو

گلشن مین اج یار وہی کیون اداس بلبل — شاید کہ خار سوں ہی ہم بزم غنچہ و گل
بادِ نسیم دل کون کرتی ہی اپریشان — اشفتہ کیا ہوی ہی گل چہرہ کان کی کاکل
گلرو کی زلف مین دل جس کا ہی صید و والہ — گلشن مین کیون سہاوی اس کون بہار سنبل
اتا ہی رقص مین دل از شوق میکشان کا — سن سن کی چنگ و دف مین مینا سون نائی قلقل
ساقی کی مست انکھیان دیتی ہین مرنگہ سون — کیون میکشان نہ ہوویں مستی مین نشہ مل
مہ طلعتان جین کا کیا نک کہ دل لبہاوی — زیور سوں وہ رسیلی جسم کری تجمل
سن سن کی چینچلا جب ہندا پر سر خان کا — مشتاق ہین درس کی خوبان سند د کابل
بانکی نگہ پلک کی برچھی جو دیکہ اوی — مشتاق جان فشان کہ کیون کر رہی تحمل
خوبان کر از تبسم دیتے ہین زندہ کانہ — کرتے ہین قتل لیکن از تیغہ تغافل.

در کنج فقر صابر دل جو بپا استقامت ۔۔۔ کچکول پر ہی میرا از نعمت توکل

گلشن میں آوی گر وہ غنچہ دہان گل ۔۔۔ بلبل ثنای حسن کہی از زبان گل

شمشاد ڈوبی دل شرق انفعال میں ۔۔۔ گر دیکہن جلوہ قد سرو روان گل

بلبل نوا سوں قفس میں لا او چمن میں پہول ۔۔۔ گر رات دن نہ ہوی بفکر خزان گل

کیوں کر قفس نہ چاک کرین کا عندلیب ۔۔۔ کرتی ہی یاد شاخ گل و آشیان گل

توں نو بہار عمر سوں غافل مباش دیکہ ۔۔۔ تیرا بو دم ہی بلبل وتن بوستان گل

قمری و عندلیب میں ہوتی ہی تازہ جنگ ۔۔۔ جوں دیکہتی ہی سرو کی سر پر مکان گل

رنگہ زلہہ کی گلعذار نی گلدستہ سر اوپر ۔۔۔ افزوں ز آب و رنگ کیا عز و شان گل

گلچہرہ کان سین چشم وفا صابر انکہ ۔۔۔ سن سن کی بلبلان کی زبان داستان گل

کب عشق کے پہندے میں پڑی دیدہ چمن گل ۔۔۔ بلبل کے اگر گلمیں نہ ہووی رسن گل

گل شاخ سوں جہڑ جہڑ کے کری شوق سوں پک پر ۔۔۔ گر ناز سوں گذری زچمن گلبدن گل

معلوم مجہی رمز ہی تجہ غنچہ دہان کی ۔۔۔ بلبل کی بنا کوئی نہ سمجہی سخن گل

تجہ غنچہ دہن شگفتہ اوپر سرخی پان دیکہ ۔۔۔ لبریز ہی تجہ شرم سوں رنگ دہن گل

پروانہ ہووی داغ اوپر بلبل شیدا ۔۔۔ روشن جو دل لالہ کریگا بچمن گل

کہرا جگر سوز سوں بلبل نی جلایا ۔۔۔ از باد خزان دیکہ کے ویران چمن گل

صبا ہر گل و بلبل ہر دل از شوق پریشاں — آشفتہ بکر زلف سے گلپیرہن گل

بلبل نے جام عشق سوں پیا ہے ایاغ گل — سر مست و خوش رکھے ہے نوا سوں دماغ گل
عاشق کا سوز دیکھ ہنسے کیوں نہ گلعذار — گزراہ عندلیب ہے روشن چراغ گل
لالہ نے داغ دل کے ہزاروں کوں دی سند — مشہور عاشقاں میں کیا عشق داغ گل
دل کے چمن کے سیر کری آ کے کر سجن — انکھیوں میں نو بہار دکھا اون زباغ گل
دل خوش ہے گلرخاں کے تصور سوں ہو صبا — مانند عندلیب جو پاوے سراغ گل

ہو

چمن میں چل اے بہار گلشن کہ وصف تیرا ہے پیشۂ گل — نثار ہونے کوں تجھ اوپر ہے زشوق بلبل اندیشۂ گل
شعاع تجھ حسن لالہ کوں کا نگر بسا ہے چمن کے دل میں — کہ شاخ رنگیں سوں سرخ رومی زفرق پایا فو ریشۂ گل
نرگس از شوق گلعذاراں پھرا ہو بن بن چمن چمن میں — رسیلے نین کے دہن میں شگفتہ نرگس سے بیشۂ گل
کدام غنچہ دہن زمستی چمن میں آوے ہے سیر کاں — گرائے گھر ہے پیالہ نرگس زمے لبریز شیشۂ گل
دکھا ہے کلچھ کاں کے سو بر زشوق گل لتہ جبہۂ صابر — ہمیشہ در فصل نو بہاراں شگوفہ ریزاں ہمیشۂ گل

مایل ہوا ہے جب سجن گل بر صدای بلبل — کھلتا ہے غنچہ ہنس ہنس از خوش نوای بلبل
ہوا ہے گل چمن میں از خواب ناز بیدار — سن سن زگوش غفلت آواز پای بلبل
ہر خار کے جفا کوں سہتا ہے نالہ کر کر — کیوں آفرین نہ کہوے گل بر وفای بلبل

خوبی ہی رنگ و بو ہی گلشن مین گل کا جا بجا
ہی آہ و شور و نالہ گویا ہر ای بلبل

کا کل مین کل رخان کی دل کیون نہ کہ بنا
سنبل کی شاخ او پر آج جا ی بلبل

کب رات و دن چمن مین رہو ل اسیر و شیدا
کر عشق گل نہو وی پہند ا بپای بلبل

نو داستان سنا و ہر وقت گل کن صبا
کر گل رکہی خوشی سون ہنس ہنس رضای بلبل

خندہ ر مہکہ پر زا شجا ز تبسم
غرق ذ ہل ذ ہل ہوا یا قوت انجم

ہوا ہی سبز سن تخت طوطی
رسیلی لعل سون شیرین تکلم

سجن کی مہربانی دیکہ مشتاق
بہلا تی ہین رقیبان کی تظلم

صنم کر زلف کی زنار بانتی
کہان بر جا رہی اسلام مردم

سلامت حق رکہی انکہیون کی کشتی
اتہا ہی تجہ انجہون کا تلاطم

برہ کی آگ مین دل داغ ہوتا
نکر نا دیدہ تر کر ترحم

تیری فرمان سون کیون با ہر رکہو ن ایک
کہ ہی تجہ عشق کا مجہ پر تحکم

پریشان دن بدن ہوتا ہی صابر
ہوا ہی جب سین دل تجہ زلف مین گم

دل تجہ سون رام ہکا تون مجہ سیتی نکر رم
تیری نگہ کی وحشت تروا یس سون تہین کم

تجہ وصل کا تصور مونس اگر ہوتا
ہجرا نمین خض زردیدہ زن بہاوتا غم

خاموش کر زبان ہی تجہ شوق سون جو مورت
تجہ ذکر خیر سون دل ہر مو زبان ہی ہر دم

تجہ وصل بن گہر کون کیوں کر ہو جیوں امرت   بلبل ہین تجہ برہ مین مجہ دل کون سانس سم
درپن مین نگہ نظر کر کون کرے نزاکت   نام خدا غرق ہے گلچہرہ پر جوں شبنم
آشفتہ کان بکٹ دل کے ہووے مراد حاصل   کر باد صبح کہولے کا کل کے پیچ کا خم
مے عشق کے پلاوے ساقی جیسے میان کون   سرمست و شاد رہوے در میکدہ مکرم
موج نفس سون غافل یکدم نرہ جہان مین   دریای زندگی مین مثل حباب ہے دم
جون آرسی ز حیرت ہی محو در تماشا   مہ رو کے دیکھنے کا ہی جس کون شوق ہمدم
مہتلو نہ نام صابر حب جب کے من ہرن کا   بر لوح دل لکہا ہو نت حرف اسم اعظم

ہو

گر گل مین گاہ بلبل شیدا سخن مین ہم   رہتے ہین ہر طرح رن سجن کے چمن مین ہم
روشن برہ کی آگ سون کر دل کا بند بند   کی شمع گہ پتنگ ہین ہر انجمن مین ہم
بہجرای جب سجن کا کل شکن لٹ عزل   ہین گاہ جمع و گاہ پریشان وطن مین ہم
گلچہرہ کان کے عشق مین ازبند بر وصال   ہین گاہ رنگ و باس ہین گاہی سمن مین ہم
پہچانتے ہین ہم کون بہر شکل گلرخان   گاہی کنول ہین گاہ بنفشہ ہین چمن مین ہم
جس دن سون دل نے شعلہ اٹہایا ز نور عشق   نایب ہین گاہ و گاہ چندر ہین گگن مین ہم
پروا نہین ہے تیری شہیدان کون حور کا   رنگین ہین تجہ درس کا تجلا کفن مین ہم
تجہ خاک در کا باد صبا لاوی گر غبار   جوں سرمہ کر نظر مین رکہین گے نین مین ہم
آخر اج لے پتنگ سون در عشق شمع رو   کامل ہوئے ہین آج شہادت کے فن مین ہم

لالہ رخان کن غنچہ وار ادب کے صبا برا | مشہور داغ عشق ستی ہین مدون ہم

حباب عشق مین مشہور ہین ہم | کبھی سرخوش کبھی مغرور ہین ہم
مئے گلرنگ پیے از دست ساقی | کبھی بیخود کبھی منصور ہین ہم
کشش کے شوق ستی جون مجنون و لیلا | کبھی نزدیک گاہی دور ہین ہم
چو ذرہ عشق مین خورشید رو کا | کبھی روشن کبھی پرنور ہین ہم
خماری دیکھ کے ساقی کے انکھیان | کبھی مست و کبھی مخمور ہین ہم
ملن کے شوق ستی ہجران کے دیکھ ہین | کبھی غمگین کبھی مسرور ہین ہم
کبھی شمع و کبھی پروانہ شمع | زجلوہ ہر طرح منظور ہین ہم
کبھی عاشق کبھی معشوق صابر | ز عشق سرخان بھر پور ہین ہم .

ہو

تیری درشن کا طلبکار ہون خدا کی قسم | فدای جلوہ دیدار ہون خدا کی قسم
زبسکہ شوق چند رہا ہے درشن دیکھین کا | دو چشم آئینہ ستی چار ہون خدا کی قسم
شعاع جلوہ خورشید دیکھ کھونگٹ مین | چو ذرہ عاشق جھلکار ہون خدا کی قسم
ہوا ہے جب ستی مجھی عشق خوبرویان کا | ہو دیدہ محو رخ یار ہون خدا کی قسم
نگاہ نرگس مستانہ دیکھ ساقی کی | ز شوق بیخود و سرشار ہون خدا کی قسم
طواف دار کہ میخانہ کر بعشق مغان | گدای ساقی خمخوار ہون خدا کی قسم

خیال یار جو نور نظر نین مین دیکھہ
نثار کو ہمیشہ ہو ار ہمن خدا کی قسم
اپس کی حال پریشان کی کیا کہون صاکی
اسیر کا کل خم ہوا ہون خدا کی قسم

ھو

عشق تیرا مونس جان ہی محبت کی قسم
چین ہی تجھ عشق سون مجھ دل کون راحت کی قسم
اری تجھ حسن کون تا کون سون ہو وین رنگ رنگ
مجھ نظر سون جلوہ گر دیکھ ملاحت کی قسم
دل کی خاطر سون عرق ہو چو دلو بوسہ کی ہوس
کر تصور ساوی تجھ لب کا زلالت کی قسم
خوشنوائی وقت گل بلبل سون سنی در چمن
دل شگفتہ تا رہی جن غنچہ بہجت کی قسم
کر ملی معشوق رہی تا قیامت گل سون لگ
شمع و پروانہ صفت از شوق الفت کی قسم
بینوا ہی درس کی ہی عاشقان کون سلطنت
ہی گدا اپنے ارز و مجھ کون شفقت کی قسم
یار کون خلوت مون کر پا اون قدم کنہ توج
لعل و در قربان کرون انجھو کی ہمت کی قسم
صابرا ہجر انین خوش دل ہمن خیال وصل سین
کر ہین عشرت غنیمت غم ہی محنت کی قسم

ھو

دل شہید ناوک مژگان ہی قاتل کی قسم
جان فدائی عشق کی لذت ہی بسمل کی قسم
شیشۂ دل دی نگاہ مست خوبان کہنہ زرشون
ان سین پہر لینا بہت دشوار ہی دل کی قسم
کب کر دیوانہ کی کا در جنون عشق دو
بات سن ناعقل کی ہی تلخ عاقل کی قسم
زلف میں جو ہوا صید و شیفتہ ہی خستہ حال
ا س ا بہندی سون چہوٹنا مشکل ہی مشکل کی قسم
عشق کی دریا مین ترنا کار ہر رہرو نہین
جس نے کشتی ہی بنی ساحل ہی ساحل کی قسم

شور مجنوں سوں جو میں نالہ گرتا ہر فغان
کاروان عشق میں لیلا کے محمل کی قسم

دل ہی پروانہ ہے اس شمع پرات و دن
جس کے مکھ سوں ہے اہل دل کی روشن محفل کی قسم

مبارا پیر مغان کے درکا جو ہووے گدا
عشق کے بیتے رہو [illegible] کامل کی قسم

زندہ تیری شوق سوں ہوں زندہ کانی کی قسم
عشق تیرا حرز جان ہے یار جانی کی قسم

مہربان تجہ کوں رقیباں پر ہے ناز و غمزہ دیکہ
دل حزیں ہو جان غمیں ہوں قدر دانی کی قسم

درد کہنا ہر کسے سوں کام ہے بیدرد کا
میں خموش ہوں درد سوں آہ نہانی کی قسم

سینہ کے آتش سوں روشن ہوں ز عشق شمع رو
دل جو پروانہ فدا ہی جلوہ فشانی کی قسم

چاہتا ہوں روبرو دیکہ سہ مکہ سر تجہ سجن کوں
دیکہنے مکہ دیکہ بہولتا ہوں بیزبانی کی قسم

وسمہ داری تیغ ابرو کہن ز قتل عاشقاں
کام آئے اج کے ہی تیغ رانی کی قسم

لشکر خط سوں کیا ہی ملک دل زیر و زبر
جہر کے شاہ حسن صاحبقرانی کی قسم

دل کیا آئینہ کہو نکہت کے جہلک سوں صبا
مکہ دکہا کے چاند سا یوسف کے ثانی کی قسم

تجہ عشق سوں ای ناز بہری مست الستم
کیا ڈر ہی اگر شیشہ ناموس شکستم

جب دل سوں ہو اساقی نہ رو کا سلامی
کہ عشق میں سرشار ہوں کہ بادہ پرستم

بدنامی سوں کچہ باک نہیں عشق کی رہ میں
جو کچہ کہ ہی خلق کہے ہستم و ہستم

دل کیوں نہ برہمن ہووی از شوق صنم کا
مدت سے کہ اس زلف کی زنار بہ بستم

کبھو یوسف ثانی کے محبت میں جوانی / صابر چو زلیخا بسر راہ نشستم

ہوا ہوا ہی بر در میخانہ جب سے اگے مقیم / دیوی ہی دردکش میکشان مجھے تعظیم
خدا مراد بجاوی کہ شمع رو کے سنگ / رہوں ز شوق وچو پروانہ جان کروں تسلیم
دماغ سنبل تر سوں ہوا ہی اشفتہ / کہاں صبا کہ خم زلف کے لیاوی شمیم
رفیق کہتی ہیں بے توشہ راہ عشق نہ چل / کماوی وہ کہ تہی دست جاوی نزد کریم
چمن چمن گل و سنبل ہوا ہی خوشبو تر / مگر کہ مشک فشان زلف کے کھلی ہی نسیم
بہشت دی کے لیا آج عشق گل و یاں / قرار یو کہ بجا ہوں صبا بہشت نعیم
وسیلہ ساقی کے کوثر ہے در جزا صابر / مغان کے بادہ پرستاں کو ز اجام حریم

عشق کے میخانہ سوں دبوی مغاں کیجام جام / مستی سرشار سوں از نشہ پاؤں کام کام
کیسوں کہو نکہت کوں اٹہا کہ مہک دکہاوں ماہ رو / دان درس دیونا اس کا ہے فیض عام عام
برہمن ہو ہو صنم کے پاس رہو سب عاشقاں / زلف کے زنار دی ہنس ہنس کہی کر رام رام
تا نہ ہوویں عشق کے آتش ہیں معشوق دل جو زر / ہی نظر میں عاشقاں کے دھکد از عشق خام خام
زلف کے لٹ کوں جنہ بکہری او پر اشفتہ کر / در طلوع صبح دکھلاوں سب مہ رو شام شام
نہ لیلا سوں لگایا ترک ناموس ننگ / در جنوں عشق مجنوں نے نکالا نام نام
گھر میں میرے دیکھ مہی شمع وجود سکھی رات / تا سحر پھرتا ہی مہ پروانہ سا بربام بام

زلف کے پھندے سوں مشکل ہے نکلنا عنبرا　　عاشقاں کے گلمیں ہر تار اسکا دام

ہوا ہے جب سوں صنم پنے عاشقاں سیں رام　　ہمن کوں اس کے پرستش بنا نہیں کچھ کام

بلیاں تیری لے اوں نقد دی کے دل انعام　　جو یو نے دی کے میرا ور منبر ہراں کے پیام

برہ میں چھوڑ رسدا ری ہو جب سوں دیس بدیس　　نہ بھیجتے ہو سندیب کبھی نہ خط و سلام

کبھی ہوں جمع و پریشاں کبھی ہوں آشفتہ　　خیال کاکل مشکین کا دلمیں دیکھ مقام

نظر ہے اس کے چو آئینہ رات دن روشن　　چندر نکھی کے درس کا ہے جس کوں شوق مدام

رہے ہے دل میرا رنجور و ضعف مدت سوں　　کہ وہ مسیح شفا دیوے از خجستہ کلام

پڑے ہیں بادہ پرستاں مغاں کے در اوپر　　کہ بخشے میکدۂ عشق سوں نظر رحمت جام

چندر سے مکھ کے اوپر زلف کے جولت چھوڑے　　طلوع صبح دکھاوے سجن ز جلوۂ شام

ہمن کوں زہد کے باتاں سوں نہیں تھک زاہد　　کہ تیری پند نہ مانے کے میکشاں کے غلام

رہوں چو آئینہ خوش یک نظارہ اوپر　　کہو نکہت کے خبر اگر دیوے ماہ رو انعام

زکات حسن کے طالب ہیں عاشقاں صابر　　کہ مکھ دکھاوے چندر مکھ ز فیض و رحمت عام

تجہ شاہ کوں ہیں سرور دین کا نکھوں کیوں　　دل نقش تیری نام و نگین کا نکھوں کیوں

از عرش اترتا ہے تیرا لطف کوں جبریل　　درگاہ تیرا قبلہ زمین کا نکھوں کیوں

ہے عرش تیری صورت پر نور سوں روشن　　خورشید تجھ عرش برین کا نکھوں کیوں

پروانہ تیری شوق سوں ہے ہر دل مشتاق
رخسار تیرا شمع یقین کا نکہوں کیوں

تجہ نور سوں روشن ہے مہ و مہر شب و روز
توں مظہر انوار ہے دین کا نکہوں کیوں

صد مشک ختن ہے تیری گیسو کے تصدق
ہر مو میں تیری نافہ ہے چین کا نکہوں کیوں

توں علم کا ہے باب و نبی علم کا ہے شہر
استاد تجہے روح امین کا نکہوں کیوں

در راہ خدا بیچ کے بر بر میں اپس کوں
سایل کوں دیا تحفہ زرین کا نکہوں کیوں

توں عرش اوپر تہا نبی خاص سوں ہم خواں
ہمراز شہ پردہ نشین کا نکہوں کیوں

ہوتے ہیں تیری مہر سوں مشکل میری آساں
درمان دل غمناک و حزین کا نکہوں کیوں

صابر ہوں تیری در کا بکہاری ہوں گدا ہوں
تجہ کوں شہ ایمان و یقین کا نکہوں کیوں

تجہ مکہ کے صفت نور تجلا پر لکہا ہوں
یو معجزہ موسے ید بیضا پر لکہا ہوں

جوں آئینہ حیرت زدہ ہے چشم تماشا
تصویر کہ تیری دل شیدا پر لکہا ہوں

تجہ عشق کے گلشن کا گل داغ محبت
از سوز جگر لالۂ احمر پر لکہا ہوں

تجہ یوسف ثانی یا کہو نکہت کا یو تجلا
جوں نور نظر چشم زلیخا پر لکہا ہوں

تجہ غمزۂ طناز کے رم دیکہ ز شوخی
وحشت یو تیری چشم چکارا پر لکہا ہوں

کر باغ میں تجہ چشم کے مستی کا تصور
مستی سند نرگس شہلا پر لکہا ہوں

طے عشق کے رہ چشم سوں کر خار کے لذت
از نوک مژہ آبلہ پا پر لکہا ہوں

سینے کے وعدہ سوں سر تجہ سکہ بڑ بین
ملنے کے کشش فرد تمنا پر لکہا ہوں

دل دی ہے چندر مہک کو تجہ لیا جلوہ قمر کا | ہر سو دو زبانی عشق کے گیسو دراز لکھا ہوں
مسایہ مجہی اس چاند سے مہکو ہے قسم ہے | لکھو نکہت کے جہلک دیدہ بینا پر لکھا ہوں

چندر کے تجلا بری و ر درس کو لکھا ہوں | تشکل مہ نو تجہ خم ابرو سوں لکھا ہوں
تجہ مصحف رخسار کے تفسیر کے آیات | اوراق دل او پر مژہ ہو سوں لکھا ہوں
ریحان کے قلم کر گل و سنبل کے ورق پر | تجہ زلف کے تحریر کوں خوشبو سوں لکھا ہوں
کیوں رام ہووے دل سوں ترا غمزۂ فتان | تجہ چشم کے وحشت رم آہو سوں لکھا ہوں
چنچل نگہ شوخ کے طومار کوں قصا بر | عاشق کے نظر پر خط نیکو سوں لکھا ہوں

ہو

اسیر حلقۂ زلف رسا ہوں | چو دل آشفتہ گیسوں مبتلا ہوں
چو آئینہ چندر مہا جلوہ کر دیکھ | ز حیرت محو نور کبریا ہوں
نہوں بیگانہ کیوں خلق جہاں سوں | سر تجن کے صبا کا آشنا ہوں
خم زلف شکن کے بوسہ کارن | اگہت نہ کہب باد صبا ہوں
گل و بلبل ہے خوش میرا سدا سیں | زبس از شوق گلرو خوشنوا ہوں
بہار رنگ و روے عاشقان دیکھ | چو گل مشتاق رنگ کہربا ہوں
اگرچہ رند ہوں در عشق خوبان | ولے خوش ہیں کہ مست و بے ریا ہوں
کوئے زاہد کا کوئی شیخ کا ہے | شہ معجز نما کا ہیں گدا ہوں

فدا ہو ہو شہیدان بکے چرن پر | ثنا خوان شہ کرب و بلا ہوں
دوا ہے چشم کے خاک شفا ہے | خدا دیوے کہ مشتاق شفا ہوں
سر بجن کون وفا مین دیکہ مجکو | اپس کا نقد دل ہدیہ دیا ہوں
کبہی خوش ہین ز شوق وصل صابر | کبہی ناخوش ز ہجر دلربا ہوں

ہو

جس دن سون میں عشق سون مستانہ ہوا ہوں | مشتاق رخ ساقی جانانہ ہوا ہوں
در زلف رسا جن دل آشفتہ وطن کر | ہر تار مین ہر چاک مژ شانہ ہوا ہوں
خوشبو دیے من را الکنیہ سر دیکہ خلیہ | جس عشق مین لیلای یکدیوانہ ہوا ہوں
کہو نکہت مین پر پرو بکے سحر دیکہ نکلا | آئینہ دل محو پریخانہ ہوا ہوں
مسجد مین بہت قال و مقالات سد پایا | جاروب کش در کہ میخانہ ہوا ہوں
سلطان یکہ نکہ دیکہ میں ناز سون لبوکر | مدہوش میں و غافل پیمانہ ہوا ہوں
صابر مجہی ہوش کے کہا جب عہد پیمانہ | خوش ہو بجد اجر مین فرزانہ ہوا ہوں

ہے

تجہ شمع رو کا جب سون پروانہ ہو رہا ہوں | باداغ عشق جلیل ہمخانہ ہو رہا ہوں
کیوں احتیاج ہووے مینا و مے کے مجہ کون | تجہ بہدہ بہاری نگہ کا مستانہ ہو رہا ہوں
جس دن سوں لو لگی ہے تجہ عشق پاک مجنوں | وارستہ ز خلق عالم بیگانہ ہو رہا ہوں
تجہ زلف عنبرین سوں جن دل لپٹ لپٹ کر | بادنسیم کا ہی کہ شانہ ہو رہا ہوں

خلق جہاں کی پس سن بیہودہ کی بکا باتاں — اہل جنوں ستی اے دل دیوانہ ہو رہا ہوں
طے راہ عشق کر کر انکھیاں کی رو رو سابر — از شوق رہرو انہیں فرزانہ ہو رہا ہوں

خوش دل ہووی کہ شوق دل ذکر کر کہوں — دل کا انس وحشت کا انوار کر رکھوں
ہی عشق من ہرن کا بیر چشم دل کا چین — کیوں کر اسے نہ جیو کا ادھار کر رکھوں
انکھیوں نہیں بکاہ سرمہ کبھی ہاتھ میں حنا — کہ سبس پھول کا چندر ہار کر رکھوں
کہنما لہ کر کے گل رنگ الکا ان کیہر شوق — چنپا کلی میں کو ہند کی سنگار کر رکھوں
انکھیاں میں تیری رہ میں جو تصویر محو آج — تک اکہ نور دیدہ بیدار کر رکھوں
جس رات کوں نہ آتا وی چندر مکھ رین توں نقاب — گل کر خموش شمع شب تار کر رکھوں
جوں لالہ داغ عشق اگر دیکھوں در نظر — دل نو بہار و چشم کوں گلزار کر رکھوں
جاتا ہی دور دور چمن میں رقیب نالی — اس گل کوں کیوں یک خار سوں ہزار کر رکھوں
گر اس کوں شوق ہووی کبوتر کا صابرا — یا ہو نہ کہا کے دل کا خبردار کر رکھوں

ز بس کہ چندر سی مکھ کے گہو نقش پروا کروں — دل کی انکھیاں ستی تماشہ نظر بیدا کروں
صفحۂ کاغذ ہووی روشن رقم سوں آرسی — کر صفت خورشید رو کا حسن سے پیدا کروں
بخیہ بنائی کو ہر مقصود چشم تماشا کر — کیا عجب ہے رو رو جاری اشک کا دریا کروں
لاف ماری ہی کہ ہر مجلس میں شمع شعلہ ور — چاند مکھ دکھلا کے اس کی کر خجل رسوا کروں

گرم ہے تجہ عشق کا بازار آ یوسف مدن — تا زلیخا وار دل نقد دل سودا کرون
دی اوان راہ عشق مین مجنون نے تعلیم جنون — قطع کر بیابان یک یک کون دشت پیما کرون
میرا من مہ ہر جبد مجہ سون کیا دو دن ذراج — شکوہ اس کے ہاتھ سون تا چند در ہر جا کرون
نور دیوی گر در سحن ماہ رو مجہ چشم کون — بیوفا باشم نظر کر مہر و مہ پروا کرون
عندلیبان آشیان اپنا جلاوین سوز سون — در چمن گلرو بنا کر نالہ و غوغا کرون
ساقی مہرو کا از دل ہو گدا خانہ زاد — ہے بجا کر وصف جام و بادہ و مینا کرون
صبا اجہ کون مغان کا عشق ہے آب حیات — کیون نہ دل کعبہ بیریا از نشہ صہبا کرون

ایضاً

ای دیدہ و دل عرش کے پابوس کری تون — گر طوف در خاص شہ طوس کری تون
گر آج ملے توشہ رہ لیلی کہ فردا — خالی نرہی دست کہ افسوس کری تون
پاوی چو دل لگن شمع گل داغ کی لذت — گر تن کون تپانیہ مین فانوس کری تون
رسوا کری مجہ دل کون تیری زلف کا سودا — گر نافہ تا تار مین محبوس کری تون
کیا شک ہے کہ پانی ہو بکس جاوی چو سیماب — در پن کون زنظارہ چو مایوس کری تون
میخانہ مین از عشق مغان نام نکالی — گر زہد ریا ترک چو ناموس کری تون
صبا بزمنی عشق طلب نشہ اسرار — تا عشرت جمشید یو کاوس کری تون

گر جام مئی عشق مغان نوش کری تون — دل مست و خوش از نشہ سر جوش کری تون

بدل زا

پوشاک زردی پہن یکے جلوہ دکہاوے
سب صفحۂ آئینہ زری پوش کری توں

آشفتہ ہوویں شوق سوں دل در بر عاشق
جوں زلف پریشاں کنم ہم دوش کری توں

جوں شیشہ میں چشم کوں گرا اوی بکڑ نس
دلبا نگہ مست سوں مدہوش کری توں

انجہو ہیں پیرا گوہر یاقوت سوں خوش رنگ
گر ژال یکے بالے ہیں در گوش کری توں

پینک کہ ہوویں طوطی تصویر شکر ریز
گر میٹہی بچن از لب خاموش کری توں

مشتاق نوائی ہے کسر از شنیدہ دلنواز
غارت کری ہبر و دل و ہوش کری توں

کیا ہووی کہ صبا یکے رفتار ہکہ تیز بچن
اغیار یکے ملنے کوں فراموش کری توں

ہنس ہنس یکے چند زر مہکہ سوں کہو نکہت جو بہاری توں
خورشید درخشاں کوں بدلیں چہپاوی توں

آئینہ کیا شک ہے سیماب ہو بہ جاوے
گر مہکہ یکے تجلا کا جہلکار دکہاوی توں

خوباں یکے تجہ سوں ہی چہاجی ہی مبارک ہے
خلخال یکے گر نوبت ہر وقت بجاوی توں

مشتاق تجہے دیوی دل نقد جو گل ہر بر
گر مہر یکے اوپر رکہہ کہ گلدستہ بناوی توں

ہر گز نکری عاشق پہر خوف مٹہائی کا
باتاں لب شیریں سوں کہنکے سناوی توں

ایدل ہی بہت مشکل در عشق قدم رکہنا
جز مرشد رہداری یو راہ نپاوی توں

ساقی یکے محبت سوں مست و خوشی رہوے
گر جام میں وحدت یہو ل و پلاوی توں

مطرب بجد انجہو سوں عل تجہ کوں خرد بجہ کوں
گر ساز حسینی ہیں خوش نغمہ بجاوی توں

کب تک نہ ملے کا توں دیدار یکے دل و عدہ ہی
یارات کوں یا دن کوں کیا ہو وا کراوی توں

انکھیاں نہ ہار اوپر کبھو سینے کبھی صابر
جوں نور اگر ایکہ نظر دیمیں سماوی توں

کبھو نکہت میں چاند مکھ کی زناخ کوں دیکھ توں
نور خدا کے جلوہ فشانی کوں دیکھ توں

دھو صفحہ نظر سوں خیالات غیر کا
درپن میں دل کے دلبر جانی کوں دیکھ توں

ہوتا ہی حال خلق کا پلپل میں اور کچھ
یو گردشات عالم فانی کوں دیکھ توں

آشفتہ کر دلاں کوں نہ یہ تجن کے گوش میں
کہتی ہے زلف راز نہانی کوں دیکھ توں

لکھ تیری خط و خال کی تحریر ہی خموش
روشن قلم کے چرب زبانی کوں دیکھ توں

دیکھا نہیں سب کر دریں نیساں کا برسنا
میری مژہ کے اشک فشانی کوں دیکھ توں

بلبل کے قدر گل نے نجانے ہزار حیف
پہونچتی ہی نالہ کسر تئیں دوانی کوں دیکھ توں

سن سن کے میری عشق کے باتاں کوں معو ہے
کبھو نکہت میں مہک چھپا کے کہانی کوں دیکھ توں

صابر کبھو نکہت میں چشم زلیخا کے شوق سوں
کر کر نظارہ یوسف ثانی کوں دیکھ توں

درپن میں چاند مکھ کے صفائی کوں دیکھ توں
کبھو نکہت الٹ کے نور خدائی کوں دیکھ توں

دلبا اسیر زلف میں کر کو بسر گئے
آشفتہ کاں سوں اپنے بھلائی کوں دیکھ توں

تجھ حسن کے زکات کوں نہار ہیں عاشقاں
کچھ درس داں دل کے گدائی کوں دیکھ توں

گلشن میں پایمال ہو تجھ خوش خرام کا
گل سرخ رو ہی پای حنائی کوں دیکھ توں

پھرتا ہی تیر عشق میں رسوا ہو دربدر
عاشق کے رنگ کاہ ربائی کوں دیکھ توں

گر نہ

گر نہ بادہ نوش ہی زاہد ہی شیخ وقت | تجہ کون کیا پری ہی کہا شکر فکر توں
پیہ پیہ شراب عشق ز اسرار معرفت | جام جہان نمای و غایہ کون دیکہ توں
میخانہ کی طواف کون چل چل ز چشم و سر | پیر مغان کی راہ نمایہ کون دیکہ توں
گر عشق مین رضا و قضا اوپی صبر | خوشحال رہ قضا سون رضایہ کون دیکہ توں

نہیں دیکہا ہی جس نے دن کون خورشید و سنہری کون | کہو نکہت کی جوت مین دیکہی سبہی کون شو اپنی کون
نین کا نور و دل کا حرز و تن کا جیو کر راکہو | ابکام خونین یا اون جو فی مون پیاری کون
تماشا لالہ و گل کا سری بجن کمتی خوش و ایسی | ز داغ عشق دکہلا اون اکہ دل کی بیقراری کون
نہو تا تہا جدا جن نور مجہ انکہیون سین یک ساعت | تجا نون کس نے برمایا میری جی کی سہیلی کون
بجاری مردمان کا گہر گیا ناسک کہ بہ جاوی | ز جوش چشم و دل کہو تون انجہوی کی بہاری کون
جگر ہی شمع و تن فانوس ہی ہجران اگ سب بہی | ہووی پروانہ دل جلبل نکالو کر شراری کون
پہر انجہون کی قربان کر لتا اون آہین یک ادہر | جو کوئی وصل کی بتیان سنا وی مجہ بچاری کون
رکہی جو غرق کی دریا مین بی مرشد عقل ہیکر | بہت مشکل ہی گر پہنچی سلامت اس کناری کون

چہپاوی کس طرح عشاق عشق گلعذاری کون | کہ رنگ زرد سون پہچانتی ہین دل فگاری کون
بلا لالہ رخان کی عشق کا جس دن سرنجہ منصب | سند کر دیدہ و دل مین رکہا داغ ہزاری کون
شکایت کر لکہون ہجران کی بہیجی اشک سون نامہ | زبانی کہیو ای قاصد حقیقت غمگساری کون

کیا شک ہی کہ جن تصویر انکہیان محو رہے جاو حیلا
نہ دیکھے کر سریجن آکے میری انتظاری کون

ہوا ہی آئینہ رو جب سون میری چشم سون او چبل
کیا ہون وقف جون سیماب دل کے بیقراری کون

عجب کیا ہی کہ من موہن موتن کا ہار گر لاکہ
اگر دیکھے مری انجہون کے در تشہواری کون

نظر ان کے پو آئینہ منور ہیں تصور مین
دکہا ہی دل کے انکہیان سون جھنون نے رہ گذاری کون

ستاری نہ فلک پر صبح تک بیدار رہتی ہین
شب ہجر انہین سن کے میری فریاد و زاری کون

مبادا عاشقان کا دل پرت لیکے کبہی دیوے
نہ دی باد صبا کے ہاتہہ زلف تابداری کون

کبہی کہو نکہت تا تھا کے مہکہ دکہائے ہنگے رافی کر
رکہی کا کب تلک دل کس کے وعدون پر بکہاری کون

تیری در پر سیراہی صبا بر مستانہ ای ساقی
میا ہی کوزہ جام عشق بنوازی خماری کون

ہو

کہو نکہت یہ جند مہکے کہا جلوہ گری کون
تا عشق سون مبہوت کری حور و پری کون

دل شوق سون رہتا ہی کئی دن سون پریشان
کلیمین جو رس ڈالی کے زلفان کے لری کون

جون لالہ چراغ عشق نہ بجہی گلشن دل مین
روشن جو کری نور سون داغ جگری کون

البتہ کہ دل نرم ہووی سنگ دلان کا
حق دیوی اثر گر میری آہ سحری کون

کہتا ہی مسافر کون جرس دل کی زبان سون
کہنچ لیلی کہ جہوری کا سر اپنے دہدری کون

رندان کی خبر زاہد بیدرد نہ مت پوچھ
اسرار کی کب ہو دل جہو بیخبری کون

ہوتا ہی کبہی محو و کبہی فکر سون حیران
نقاش کہ کس ڈہب سین لکہے مو کمری کون

دل شوق سون پروانہ کری شمع کون تجہ بن
گر بولے کہو نکہت بہن کی پدنگ زری کون

یو دم کہ حیات کا غنیمت ہے سیا کر — پہر کون دیوی خم گرای یہ کبری کون
خوباں مین تجہی ڈہونڈ کے صابر نے دیا دل — جن دیکہا کہا عشق ہی صاحب تجکون

گل کیون نہ دیوی باج تیرا غنچہ دہن کون — تجہ عشق مین بلبل نے کیا ترک چمن کون
کیون زندہ نہووی دل مشتاق وفا کیش — خاصیت عیسی ہی تیرا میٹہا بچن کون
مدت سون بکہاری ہی چمن تیرا دہان درس کے — کیا ہووی کہ کہو نکہت یک دیوی خبر ہمن کون
ہی جس کے نظر ماہ رخ یار سون روشن — کب ماہ و ستارون سیکہا وپر کہو لینین کون
شب ہاے ہجر مین کیے نکری یا شکوہ و زاری — جو مونس [illegible] کون
گر سرو خرامان کے نہین عشق مین قمری — کیون بہرتے ہی گل دل پے طفل پیار سون
تا حشر رہی قبر شہیدان کے معطر — گر خاک شفا کا ملے کافور کفن کون
کب چین ہووے دل کون پریشانی سون صابر — اس زلف کے سودا مین بسار اہی وطن کون

ہو

اگر دیکہی لالہ رو جگر پارہ پارہ کون — البتہ خوش کرے میری دل کے ہزارہ کون
قیمت سنے جو حسن درخشان کے نور کا — دیوی ہزار جان تیرا مہکیہ نظارہ کون
وہ دن خدا کری کہ کہون حال روبرو — کب لگ لکہون ہجر کے غم بیشمارہ کون
بیشک کہ پڑی ہو ہواری جبین کتان پر شوق — گر دیکہی آرسی میری اس ماہ پارہ کون
ہی رشک ہوار جہ صدف چشم کے گہر — لے یک جہرا و تازہ گہر کو شمارہ کون

باہر نکل نظر سوں ہوا اشک بیقرار — کیوں کر نہ طفل یاد کری کا ہوارہ کوں
ہر مو سیں اچھلی آتش ہجراں کا شعلہ — جوں شمع کر جگر سوں نکالوں شرارہ کوں
کب رام ہووے ہم سوں وو طناز فیارا — شوخی سکھاو تا ہی جو ہر خس چکارہ کوں

انکھیاں ہیں آنوازی اگر مجہ حقیر کوں — تجہ رہ ہیں پتلیاں یکے بچھاوں حصیر کوں
کر توں نکالے حسن کے اموال کی زکات — بھیجیا کا شوق ہووے امیر و فقیر کوں
کر تجہ حرم کی خاک شفا ہووے حرز جاں — باہر کریں شہید کفن سوں عبیر کوں
جوں آرسی یہ چشم و نظراں یکے پاک و صاف — روشن دلاں کی منز کے جو بوجہیں ضمیر کوں
کر کوئی شیخ کا ہے کوئی عمر و زید کا — ہم ہر جانتے ہیں شہ دستگیر کوں
سنگیں دلاں کی منز ہیں کریں چند گب اثر — آہن اپس کے بر ہیں نہ جا دیوں تیر کوں
محنت و الم سوں چہرا دیری صبا ہوا — کرتا ہوں یاد دل سوں جو مشکل میں پیر کوں

پھر وں دو نکل ہیں کرتا دعلی کوں — تب ادن دشمناں اچھلی کوں
کیے کا ہیر سب شیخ زمانہ — کوئی بوجھے سب رہبر حنبلی کوں
کوئی مالک کا کوئی شافعی کا — کوئی ڈھونڈ ہی مذہب کے کلی کوں
مجب ہووے مبارک دین اعظم — کہ یہ جہا ہوں بحق حق کے ولی کوں
سہاوے یہ سہ بجن کمنہ چند رنار — کہ اس کے زیب ہی ہیمنا کلی کوں

کہو نکہت مین دیکہ جب مہک سے چلا — چمن در سے جوت دی ہے باد سے کون
ہوا از در زمین سرا زاد صبا بر — دیا دل جس نے اس صندلیا کون

کہو درد دل صاحب درد کون — سنا او نہین درد بیدرد کون
زبس عشق کا رنگ ہے دل پسند — رخ چاہتا ہون رنگ زرد کون
جو درپن رہین ان کے پرتو زبان — جو پوچہین تیری پانو کے گرد کون
لکہا قدرتی دست نے کر ہلال — فلک پر بہنوان کے تیری فرد کون
دعا کرم جحت سون مقبول ہے — اثر کب ہووی نالہ سرد کون
انجہون روی رو دل ہوا بیقرار — دکہون کیون جدا ناز پرورد کون
بہت مفلسی سخت ہے در جہان — شدید ہی خدا مفلسی مرد کون
تجا زلف کی بات ہے ایک مرتب — غنس کا بہت خوف شب گرد کون
غبار رہ در شاہ دین ہے صبا — شفا ہی میری چشم کے درد کون

ہو

لکہ سکی ہی نقاش حیران شوخ کے تصویر کون — مو قلم سون لطف ہو کے کہنچی ناز کے تحریر کون
وعدہ دلدار وصل کا سینے مین سمایا نہین — خوش ہوا وہ دن سنا دن روبرو تعبیر کون
عشق مین یوسف کے کب دیتی زلیخا نقد دل — گر نہ لکہتی عاشق و معشوق کے تقدیر کون
درد ہے کب تلک پنہان رکہی کا زنگ دو — تازہ کر ہی ہنس جو غنچہ خاطر دلگیر کون

دل او پر لیوی ہی تیر ناز کا خوش ہو سناں / شوق تجہ فتنہ اک بوسے کا کہہ ہی نخچیر کوں
قلب اس کا زر ہوا بیغش میں توحید سوں / جس کوں حق دیوے مغاں کے عشق کے اکسیر کوں
ملک دل کے فکر سوں فارغ ہوے ہیں دلبرا / عشق کا اخراج دے اے حسن عالم گیر کوں

مہر کے تعلیم کر تک غمزۂ خونریز کوں / جس نے جلا دی سکھا ترک چنگیز کوں
تجہ نگاہ مست کے مشتاق ہیں پیمانہ کشاں / لاو مستی سوں بگردش شیشۂ لبریز کوں
تجہ برہ کے آگ سوں دل آج میرا جوں سپند / بیقراری میں سبق دیتا ہی جست و خیز کوں
اشک گلگوں سیں کیا ہوں نقش دل کا جلوہ گاہ / تا خیالش خوش ہو دیکھے چمن رنگ آمیز کوں
گوشوارہ دن ہے خاطر اس کے دیوں لعل بے بہا / مشتری در جوش لاوں چشم گوہر ریز کوں
ملک دل ہا لشکر مژگاں سیں کر زیر و زبر / ناز کے جولاں دے اے شاہ حسن شبدیز کوں
قتل سوں عشاق کے شمشیر ابرو تیز ہے / کیوں سیہ کرتا ہی دل اور وسمہ تیغ تیز کوں
ساقیا بے خود رہوں سن کے پند ناصحاں / عشق کے جام دے کہ توڑوں زہد کے پرہیز کوں
بیکسی میں دوستی کرتا ہی بعد از صبح تک / ہم نفس دل کیوں نہ بوجہوں دیدۂ شبخیز کوں

دل کے صدف میں پرورش اشک سوں پا کر بہت / دیتا ہوں آب تاب جوش لعل و در نایاب کوں
جب سوں ہوا دل جدا اس نا گہاں شہر نگہ سوں / رہتا ہی پیچ و تاب تے زلف دے پیچ و تاب کوں
کیوں ذرہ دل اشتیاق نا روشن کرے مہر سوں / جن نور سوں رخ نے کیا خورشید عالم تاب کوں

بہی

ہنگی جنوں عشق میں خاک ننگ زہن میں کر دا — کت ابکتی میں دوست وہ وصال ...
پیر مغاں کے عشق میں جو رات بہوں نراب آؤ دن — وہ بو جھتی ہیں زہر کر جام شراب ناب کون
جس چشم و دل میں ماہ و مہر جا ہے تجھ نور نظر — خوش ہے دریں کے شوق سوں کرنگ خورد و خواب کون
جن فقر کے جگلوں کے جا کہے لذت صبا — نے شوق دولت کا رہے نے خوش کر اسباب کون

جن نور سوں روشن کیا مہر و مہ و سیار کون — پر نو نہ دیوی عشق کا کیوں دیدہ بیدار کون
موسیٰ نبی سوں پوچھی نور و تجلا کا خبر — کہو نگہت میں دیکھا طور پر جس حسن کے انوار کون
گل سوں ادا سیکے بلبلاں بہار میں باغ و گلشن — کیا پھر نظر دیکھا نہیں اس گلشنی رخسار کون
سنبل کے بو سیں جا چمن کب لگ رہی آشفتہ دل — کا گل کے لٹ کھول دی تنگ نافہ تاتار کون
دمہ کے آب و تاب سوں ابرو کے خم کون تیز کر — کر ہر سپاہی تیز دیکھ شمشیر جو ہر دار کون
جوت ارسے من میں رچا جس کے تجلا حسن کا — و دیا دکر ماہی سدا ان تجہ جلوہ دیدار کون
کر مہر و مہ عاشق نہیں تجہ حسن کے انوار کا — کیوں پو جتا ہی رات و دن تیرا در و دربار کون
موتیں بہری چنپا کلے جہا جی زرین پوشاک پر — ما لا حمائل ڈال کے پہنی جو چند سار کون
میرا سجن نام خدا معدن ہی حسن و ناز کا — دل موہ لیوے حور کا جے دام کر سنگار کون
کر غندلیہ یا مجہ نظر دیکھیں پیارا گلبدن — خاطر سوں جاویں بھول کے باغ دل و گلزار کون
یار و وہ حسن صندلی مجہ درد سر کے ہی شفا — ناحق طبیباں درد سر دیتی ہیں بین مجہ بیمار کون
نے دل کون ٹل کوں چین ہے رات اگنہ تاب و توں — ہجراں کا دکھ کس کر کہوں جا کے سنا وں یار کون

بسکہ زردی ہے بہا دامن سحر تک پر ہووے
در جوش ہا اون کی شبنمی سن چشم کو ہر بار کون

سہتا ہوں ہر شب ہجر میں نالہ کنان ہر صبح تک
یارب خبر کیوں کر ہی مجہ دہکہ کی موسیقار کون

پوچھا کبھی نہ درد دل شیرین نے جب فرہاد کا
یک تیشہ سر پر مار کے دیکھو کہ کیا کہسار کون

در میکدہ کا چشم سوں جاری ہے مستان روز و شب
پیوی مغان کے عشق سوں جو نشہ سرشار کون

صابر میری ہر بیت ہے گوہر بچشم جوہری
کو جوہری قیمت کری تا گوہر اشعار کون

جو عشق میں مجنوں ہوا کر ترک نام و ننگ کون
بو جھہی ہے تن پیر پہول کر طفلان کے خار و سنگ کون

کیوں بیخودی کے راہ پر قربان ہو وین عارفان
لیتے ہیں بلبل دوست سوں کر قطع صد فرسنگ کون

پیر مغان کے در اوپر انکہیاں ملی جن میکشان
پیوے جام عشق سوں زاہد میں کلرنگ کون

کیا شک کہ آوی رقص میں دل عاشقوں کا شوق سوں
مطرب حسینی ساز میں ہر گہ بجاوے چنگ کون

ہوتا ہی شگفتہ کبھی کا ہی پریشان آج دل
بر لحظہ لحظہ یاد کر اس کا نہ مشرنگ کون

پہچانے دل سوں خاطر اس مصحف رخسار کا
جو مہ رخان کے عشق میں اول پہری فرہنگ کون

کلدستہ سر پر دیکھ کے گلرو سجن کے صابرا
پہولوں منت در چمن دانہ گل نورنگ کون

جب سیں ... بخہ بہادرین کے آب و تاب کون
دیوتا ہوں بیقراری کا سبق سیماب کون

پیچ پڑتے ہیں مرے دل میں سحر تک شام سوں
دیکھ سینے میں تیری کاکل کے پیچ و تاب کون

جلوہ کر انکھیوں میں کنج گوشہ میں چھپا جب سیں
دیدہ و دل نے تجا آرام و خور و خواب کون

ہر زرہ

نذر دیکھ ناہوں انکھیاں کی صدف میں اشک سوں
بلکہ نرمہ ہو کری خواہش در نایاب کوں

جب سوں وو کلرو رقیباں سوں ہوا ہے ہم سخن
ہر مژہ ہے خار چشم و دل اوپر احباب کوں

کیوں نہ دیوے ذرہ دل کوں زجلوہ روشنی
نور بخشی ہے جو دیکھ کر سوں مہر عالم تاب کوں

فقر کے دولت سوں جس کا ہو رہا ہے فرش خواب
کب نظر میں لاوتے ہیں مخمل و سنجاب کوں

میفروشاں کی محبت سیں جو ہیں مست الست
کیا کریں لے کر شیشہ و جام و شراب ناب کوں

نرگس مستانہ ساقی کا ہوں پیمانہ نوش
جور کبھی ہے مست و مدہوش غمزہ سوں شیخ و شاب کوں

پاوتے ہیں نشہ وحدت مغاں سوں صابرا
بو جیسے بدمہر آسودہ دل جو میکدے کے باب کوں

عشق کے میخانہ سوں بہبہ میسے کلفام کوں
میپرستاں بو میں دیتے ہیں خم کر تمام کوں

جو مغاں کا بچو آکبلاوتا ہے روز و شب
پاوتا ہے ساقی اسرار سوں انعام کوں

نشہ ہوتا ہے مجھے جیسے دام میں کلرنگ کا
یاد کرتا ہوں نگاہ نرگس بادام کوں

دل لیا ہے رس بھری انکھیاں نے جب سوں موہ کے
گاہ خوش ہوں گاہ بیدل ترک کر آرام کوں

جو بھری تجہ عشق میں مجنوں ہوئے ہیں شوق میں
طاق پر رکھتا ہے ہم نام سو سکوں ہم نام کوں

جلوہ دیکھا تجہ جبیں رہ کر کا خورشید نے
لوح تا ہے کا تیری در کوں کا ہے بام کوں

کیوں نہ دل ہوئے مشتاقاں کیے ہر لٹ میں اسیر
زلف نے جھوں رکھی مگر بند و دام کوں

سوں سیکھی بچانوں مرہرن نے کاج نو
جب ذرمیں کا داں مانگے ہے کبھو شام کوں

کیوں نہ باندیں عاشقاں زنار جیوں صنعان ذو
زلف کری ہے صنم کی برہمن اسلام کوں

دھوم ہی جگ مین کرشمۂ حسن دیہا ہر زکات | خبر کہو نکہت کی درس کا دان خانہ بخانہ کرن

گل بنا دشوار ہی بلبل کون کرنا زندہ کی | بہیجوں کس کی ہاتہ سون کلرو طرف پیغام کون

دل مرا ہوتا ہی جون غنچہ شگفتہ نمارا | مشوق سون جیتا ہون جس دم کلر خان کی نام سون

جن حسن نی اخراج لیا حور و پری سون | تسخیر کیا ملک دلان جلوہ گری سون

کیون ذرہ دل کون نکری مہر جہان تاب | روشن جو کیا آئینہ روشن نظری سون

لبریز ہووی شیر و شکر سون دل مشتاق | اُس ہنس جو سنی میٹہی بچن اب شکری سون

آشفتہ ہیں ان دیکہ کی ہر مو مین گرفتار | ہی شوق کہ دل باندہی زلفان کی لڑی سون

البتہ کہ نقاش ہو ملک فکر مین حیران | تصویر لکہی شوخ کی کر مو کمری

ہر راز چہپی عشق کی عشاق کی دل مین | ظاہر نکری اشک اگر پردہ دری سون

از شوق تماشا کہ دکہی جلوہ دیدار | آئینہ دل نقش ہی خون جگری سون

حضور نہ پری مجہ کون سہاوی نہ رخ حور | واللہ کہ میرا عشق ہی رشک قمری سون

جن مصحف رخسار کہا زیر و زبر سون | انکہیان مین خط و خال لکہا نور نظر سون

کیون اچمن عشق کا گل لالہ چہپاوی | مشہور رہی ہر باغ مین وہ داغ جگر سون

صد بار کہا دل کون نجا زلف کی لٹ مین | شب کی کو بہی خوف نکلتا ہی جو گہر سون

ہر گز نہووی نرم جیا سنگدلان کا | جب تک نکری نالہ اثر دل پہ اثر سون

تبسم کر غزل دیکھ مجھ انجھواں سیتی بہایا — جہاں جی ہر اگر باج لبوں کی لعل و گہر سوں
تجہ عشق نے جس دل سوں کیا دل میں بسیرا — الفت مجھی اس سوں دھوپ ہے ہم نگر ست
رہبر جو ہوا شوق ترا عشق تجھ ہیں — کر اور چلیں پاؤں سے پانی چشم سر سوں
تجہ میں پچن کا ہی جب عشق میں بس کا — بر آری وہ قند سوں مصری سوں شکر سوں
تجہ جلوہ کر سوں ہی بجان لعنت رام — نکہ تاب وفا ان بخش دنجا دل یک گذر سوں
یو ماہ تو نہیں نو کہ ہلال ست فلک پر — ہی شکل تجہ ابرو دیکھ کر خوش نقش ہی زر سوں
آشفتہ کیتی شوق سوں ہی کاہ پریشاں — دل جب کا بندا ہی تیری زلفاں کی گرہ سوں
پلکاں سیتی سناہ دیکھ تیری غمزہ کی ہاتھوں — جاتی ہے نگہ تیری ارے فلک بے خبر سوں
کیوں تری کہو نکہت سوں نہ ہو آئینہ روشن — تجہ حسن نے اخراج لیا مہر و قمر سوں
کہو نکہت کوں اتھا جلوہ کری کر تجلا — تا جھیں لبوں تیری وحور و بشر سوں
صاحب سے تیری درسن کا مشتاق مدامی — [illegible]

ہو

انجھی عاشق کا دل وحشت سوں کیوں تجہ چشم جادو سوں — کہ لیتی ہے نگاہ شوخ تیری باج آہو سوں
نزاکت تجہ میاں یا سن کے حیران فکر ماتی ہی — کہ کھینچی کس طرح لنکا کمر کا خامہ مو سوں
نہ ہو آہوں تجہ نگاہ شوخ کی مستی کا مستانہ — کر اہی شیشہ مری دل کا تیری طاق ابرو سوں
عجب الحان داود دل سنایا آج مطرب نے — کہ دلہا عاشقاں کی رقص میں ہیں نغمہ ہو سوں
پھرا ہر باغ میں بن بن میں جنم قمری فغاں کر کر — الگی ہر بیت جس کی تجہ نہال سرو دلجو سوں

شمیم سنبل و گل کا مشامان کو مگر کت یا ہے / مشام دل معطر ہے جو زلف عنبریں تج سوں
نہ گل کے آرزو رکھتا ہوں نے شوق چمن تیا ہے / بہار زلف و نقطہ ہر خیال گلشن رسوں

میرا دل کہ تو چہنی او سجن کر مہربانی سوں / بلبلیاں نے اون امن کے مری اتنا نہ ناتوانی سوں
تصدق جان کرتی ہے منتان جیسے فرہاد بلبل تیں / اگر شیریں بچن بخشیں سجن بولے قدردانی سوں
سنا ہوں خضر کے معجز زبانی سوں کہ عاشق کوں / وصال یار بہتر ہے حیات جاودانی سوں
زلیخا ہمہ پیری ہیں ملی مجہ عشق کے دولت / جوانی میں لگایا نہ جب یوسف کے ثانی سوں
کری جوں بانسلی کو نالہ و فریاد ہر جاگے / پڑی سوراخ جس دل میں فراق یار جانی سوں
زداغ عشق میرا دل ہوا ہے جب سوں گلزار / تیری رخسار کے زینت ہیں رنگ ارغوانی سوں
لیا ہی ہر کسی نے توشہ صابر راہ باقی کا / محبت شاہ کے میں نا لیچلا ہوں ملک فانی سوں

گر چاند مکہ تہ دونا ہے سریجن نقاب سوں / لیوی خراج نور مہ و آفتاب سوں
ثانی نہیں ہے اس شہ خوباں کا در جہاں / سنتا ہوں منہ ہر ایک سے سفت شیخ و شاب سوں
گر دیکھے انجمن میں نظر بھر وو چاند مکہ / بیشک کہ شمع آب ہووے آب و تاب سوں ۱
کم زاہدان کوں زہد سوں ہے شوق رات دن / ہیں شاد میکشاں طریقت شراب سوں
کب لا دیتے ہیں خلق کے در پر وو التجا / جو پا دیتے ہیں مطلب دل شہد و باب سوں
تا حشر ان کوں خوف نہیں کچھ خمار کا / مست ہے جن کے پیر مغاں کے جناب سوں

فردا اٹھاوی وو صف مستاں ہر ہا | مجھ ہی امید ساقی یوم الحساب سوں
جو چشم وو ادا ہی جلوہ دیدار دیکھ سیر | مانند ار سیے ہی ہرن نور دو خواب سوں
جب تکیں ہے زلف کے تعریف صابرا | لک کھن قرار دیتن ہیں پیچ و تاب سوں

زلف میں جب سیں کیا ہی دل نے گھر نہ ہر سو | اُس گھڑی جھن دیوانہ کاں ارام ہی زنجیر سوں
عشق کا نقشہ میرا ماتھے اوپر سیں کب مٹے | در ازل قدرت کے کاتب نے لکھا تقدیر سوں
وقت خط لکھنے کے شوق وصل کرتا ہی ہجوم | کیا لکھوں ہجراں کا شکوہ مجھ موں تقریر سوں
تجھ درس کے یاد میں کل رات اسرار جاگ کر | باج انکھیاں نے لیا ہے پیچ تک تصویر سوں
زخم کیا کیا جان بلب رکھتا ہی از ذوق نثار | ہی نیر یا قربان کر انداز کے شمشیر سوں
ہی طریقت میں محبت میں قیامت تک درست | سلسلہ جس کوں ملا ہی بندہ کے کا پیر سوں
آج ہی خونریز چشم شوخ وہ شاہیں صفت | ہر گھڑی کافر ہرن فتراک کوں نخچیر سوں
گھر بائے رنگ نے یو قلعہ میر از رکیا | کیمیا مجھ ہوں حاصل عشق کے اکسیر سوں
صفحہ آئینہ کیوں روشن نہووے صابرا | چاند مہکہ دیکھی ہی پلپل نور کے تحریر سوں

دریا میں سیر چاند کے کر روی ماہ دن | ہر موج ہی ستارہ تیری جلوہ گاہ سوں
کل اپنے سر سوں دور کری شمع انجمن | توں کل کے خانمیں اوپی جو زرین کلاہ سوں
کہو نکہت جمال کے دیکھنے کہیں آسمان طرف | تا باج لیوے حسن میں خورشید و ماہ سوں

غمزہ دیتا ہے بادہ سوں اگر جوہر بے
لیوی خراج ملک دلاں کہیر شاہ سوں

حق چشم ہے سجن تجہ کوں رکہیا اپنا امن ہیں
مہ رو اگر چہپاوی نہیں خیر خواہ سوں

جس کا شفیع روز جزا ہیں ہی شاہ دیں
کیا ڈر اسے حساب و کتاب و گناہ سوں

حاجت نہیں چراغ کی ہجراں کی رات کوں
روشن ہی میرا بیت حزن شمع آہ سوں

ساقی کی چشم مست کی تعریف کیا کہوں
سرشار دل کوں راکہی ہی جام نگاہ سوں

دل میکدہ کی طوف کوں دوڑی ہی بے سابرا
آیا ہی تنگ مدرسہ و خانقاہ سوں

مشتاق درد عشق نہ کہوچی طبیب سوں
دل کی دوا ملی ہی انہوں کوں حبیب سوں

گرچا ہی چشم بد سیں اماں میں رہی سجن
پوشاک سرخ پہن کی مت مل رقیب سوں

مکھ کوں نقاب سیں کل خورشید کوں نہ ڈہانپ
گل کیوں نہ چہپاوی جلوہ کری عندلیب سوں

زاہد کوں زہد رند کوں می مجہ کوں عشق یار
قسمت ملی ہی روز ازل سوں نصیب سوں

حق کی جناب کیوں نہ دعا ہووی مستجاب
عرض و نیاز دل سوں ہی میرا مجیب سوں

جو نور ہو نظر میں سی دل کی آسن پاس
کیوں جاوی دور دیدہ و دل کی قریب سوں

اغیار بے حیا کوں نہ دو انجمن میں راہ
خوباں ڈریں کی دیکھ کی شکل عجیب سوں

مہ طلعتاں کی پاس کروں فخر صابرا
وہ شوخ ہنس کی بولے اگر مجہ غریب سوں

[illegible]

مت وہ کیوں پریشاں ہووی زار اس کی ہت سوں
آشفتہ دل ہوی ہیں زلف شکن کی لٹ سوں

خورشید از خجالت چھپتا ہی بادلے مین — پرتو دکھاوتا ہے جون چاند مکھ کہولت سون
کیون ناوک نگہ سون زخمی نہووے دل یہ دلبا — مر مر کے دیکھتے ہین عالم پلک پلٹ سون
ودون خدا دکھاوی مکھ دیکھنے ہر ان کا — بلبل مین ہون قربان جیون گل کے نکہت سون
سمجھا امین کس طرح سون دل کون کر رہی دھنا — رکام عاشق کا اکے ہمراہی نت سون

رہ عشق کے کرا طے جو چشم و سر کے پا سون — جا کے ملی کشش سین دلدار باوفا سون
ہجران کے درد و دکھ مین طاقت ہے طاق دل کی — سنجھ کر مانگتا ہون ہر رات ہور دن خدا سون
اکے خیال کا کل دیتا ہے پیچ دل کون — آشفتہ ہے کا قصہ کون کہوے دلربا سون
پابوس سین مشرف ہوتے ہی رنگ دیدے — کیون دوستی نہ باندھین مہ طلعتان حنا سون
اکسیر عشق نے زر بخشش کیا ہی دل کا — مجھ عشق سون ملی ہے نعمت نہ کیمیا سون
بیگانہ ہون زعالم تجھ عشق مین سریجن — اسرار سن کر خفیہ کہتی ہین آشنا سون
زینت ہے عاشقان کے رخسار زرد کا سے — امن واسطے ہے الفت مجھ رنگ کہربا سون
میرا علاج صابر کب ہووے از طبیبان — خاک شفا دیوے کے درمان مجھے شفا سون

ھعہ

ہنس ہنس کے وہ چندر مکھ کر بولے دلبری سون — بیشک کر مرہ لیوے دل جور سون پلک سون
افسون گری کا منتر کر مہرپا نہ ہووے — کر تکیہ سبب رکھون دل موہن کے بکتری سون
طے راہ عشق کر کر انکھیان کے زور پہنچون — خورشید وقت کہینچی کر ذرہ پرور ا سون

مانند گل ہمیشہ ہرے سبز و سرخ رو ہے
ہے جس کے دل کو رونق گلزار جعفری سوں

فدن مت ام خوشبو رہتا ہے عاشقاں کا
جس دن سوں دل بندہا ہے تجھ زلف عنبریں سوں

فانوس میں چھپاویں ہے کہ شمع انجمن میں
جس رات آکے بیٹھے توں چہرہ زریں سوں

میٹھی تیری زباں سیں جب سیں بچن سنے ہیں
کہتا ہو امیرا دل قند و شکر تری سوں

آئینہ خانہ دل کا گر آج آکے روشن
خورشید رو دکھا کے پوشاک احمری سوں

جادو نگہ نے تیری ڈالی ہے دھوم جگ میں
کیا شک کہ باج لیوے استاد سامری سوں

سرشار ہے ہمیشہ پیپہ بیپہ مئے محبت
جو عشق میں مغاں کے خوش ہے ثناگری سوں

میخانہ کے در اوپر زنہار رہیں صابر
کیوں مست و خوش نہ ہوئیں ساقی کے یاوری سوں

ہو

پی بادہ ساقی مینای آتشیں سوں
رہکنا ہے مست دل کوں گل رنگ مغنی سوں

مشتاق کے منور ہووے نظر جو در ہے
کہو نکہت الست کہاوں کے چاند مکھ خوشی سوں

قمری کا نالہ سن سن شمشاد و گل ہے مائل
کب تک توں خم نہ ہوئے جیں مہر و سرکشی سوں

مہلونے تیری بتیاں بھاتے ہیں مجھ سلونے
خوش رہوں کرے سنا وہ ہنس ہنس نمک جنی سوں

ظاہر ہے تجھ حجر سوں ہر چند دور سا ہے
رہتا ہے پاس تیری باطن میں دل کشی سوں

ہو

کہو نکہت الست کہا ور کر چاند مکھ جھلک سوں
تجھ دیکھنے کوں آوے جو رو پرے فلک سوں

جوں نور چشم رہوے کر لحظہ نظر میں
انجھو سے کہ در فدا کیک جہاں دو مردمک سوں

کر ہمت ہے درس سوں خوش رنبق ہووے تو   وہ عشق ہے کہ اون طلی کر مرن سوں کر ملک سون

کیون کر نہ ہووں مشتاق تجھ درس کا   تجھ چشم کن بھوں نچھیا ہے دل ملک سون

تجھ حسن سانورے سون زیبندہ ہے ملاحت   ہر شے ہے ابرو ہے نام خدا نمک سون

تجھ عشق کے اگن میں دل کیون نہو بغش   سونے کون تاو دے دے اپنے کرین محک سون

صابر کا کیون کے رہوے صبر و قرار رجا   پامال دل ہوا ہے تجھ چال کے لٹک سون

ہو

دکھا ہے آئینہ جس دل سوں ای سجن تجھ بن   نفس ہے زہر و پلک نیش در نین تجھ بن

میری نظر میں نپٹ ہے برا بہاری رو   مجھے نپٹ ہے عار اگر دیکھوں تماشا چمن تجھ بن

فغانِ بلبلِ شیدا سوں مجھ ہوا معلوم   نظر میں خار ہے نظارہ و سمن تجھ بن

شہیدِ عشق کوں تجھ رہ میں ای کمان ابرو   او دو چشم مجھ درس کون ہیں درکفن تجھ بن

تیری نگاہ کے شوخی کوں حسن کے صحرا میں   پھرے جا ای وحشی و دیوانہ ہو ہرن تجھ بن

نہ دیکھوں در شبِ مہتاب چاندنے کی طرف   کہ جوت ماہ و ستاروں کے ہے اگن تجھ بن

بجھا اول شمع و جلا اول جگر جوں پروانہ   خدا نخواستہ دیکھوں کو انجمن تجھ بن

چرا نہ صابر مہجور ہووے دل افگار   اگر شگفتہ ہو ہو نکلت ہے ہر چمن تجھ بن

ہو

کس دل سوں جا کے دیکھوں باغ و بہار تجھ بن   گلشن کا ہر تماشا انکھیوں میں خار تجھ بن

جس دن سوں مکھ دکھا کے چندر سا پھر چھپایا   میری نظر میں جب سیں ہے کالا اندھیار تجھ بن

بلبل میں رہت تا ہے یو سیج دیکھ سونے / کیوں کر منا اوں جو بن ہر بار بار تجھ بن

ہر بار کے دوں لگی ہے از بس جو شمع تن کوں / جلبل کے جوں پتنگا دل ہے انگار تجھ بن

جب کر جیتے ہیں بادل اندوہ کے گلستاں میں / پرسیتے ہیں نیر انجھوں کے گلگوں بہار تجھ بن

کیوں آج دل نہ لیوے سیماب کا طریقہ / آئینہ دیکھ گل سوں ہوں بیقرار تجھ بن

صابر کے کیوں نہ ہوویں تجھ رہ میں محو انکھیاں / زیں گذارتا ہے در انتظار تجھ بن

هو

تلتے ہیں جگر غم کے بھتی ہمیشہ اگن میں / جلبل کے انگارا ہوئے مشتاق بچن میں

پروانہ پڑا ہے شمع بنا گنبد فانوس / لازم ہے شہیداں کوں کریں دفن کفن میں

دل زلف سوں آتش میں ہوا آج پریشاں / ہنجوں کہ مسافر ہوویں آشفتہ وطن میں

بلبل صفتم عشق میں اس غنچہ دہاں کے / پھرتا ہوں سدا نالہ و غوغا میں چمن میں

دل زلف کا گل پیچ پہند از الکے خوش ہے / قمری کوں کہاں چین ہووے طوق رسن میں

من موہ کے موہن جو ہوا چشم سوں او جہل / تن برہ کے آتش میں جگر داغی ہے من میں

سن سن کے یہ پیہا کے خوش آواز سنو پیو پیو / جیو روس کے جاتا ہے کہ کیوں رہوں الگی بن

دیکھ صابر غمگین کا کبھی پوچھ و خبر لے / بیتاب بہت ہے تیرے دردسن کے دکھن میں

هو

ہنسا ہے جب سوں دل امیر ابرار کا گل کے جالے میں / کبھی شاد و کبھی ناشاد ہے آشفتہ حالے میں

ہوا ہے صفحۂ آئینہ زنگار رنگ جلوہ [illegible] / تجلا دیکھ تجھ مکھ کا تیرے غوث [illegible] کے لالے میں

کھڑا ہو ماہ نو ہر مہ مبارکباد دینے کوں — نہ دیکھیا ہے نور ایسا جو تجھ جبہ پہ مطلب ہے

کیا شک ہے کہ تجھ نقش قدم کوں سجدہ دل کرتا ہے — کہ انجا ز قدسی بھی آ تجھ پر و سجدہ کیتے ہیں

تیری یا سرشار انکھیاں کا جو ہے سرمست تجھ سے — کہ تو نشہ نہیں دیکھیا شراب پر نکلا ہے

کہو نکہت الفا کے دکھلا خال خط ابرو — کہ دیکھیں فام مشتاق لے تیر مژہ کے جلائے ہیں

نہیں کوئی تیرا خوبی و حسن نادر نگار تو بی — کہ توں نام خدا محفل ہر اسباب نہایت ہے

غزل اس ریختہ سن شعر ہر یک نس بیکس دعا — کہ تیری شوق کمن شہہ ہر رنگین خیالی ہے

جن درس مستی کا پہر اتجہ عشق کی اوراق میں — دفتر بھلا یا زہد کا رکھ مدرسے کی طاق میں

کیوں کر نہ دیویں نقد دل مشتاق ہو تجھ شوق میں — تجھ سا نہیں ور صرخان خلاق ہیں اخلاق میں

کر چاند کی ہے روشنی اول الملک سرات دن — نام خدا تجہ حسن کا ہے نور سب آفاق میں

یوسف اگر تھا حسن میں مطلع ناہیں نامولد — توں بہلے بدل ہے حسن میں اور عہد میں مشتاق میں

خورشید و مہ کا دیکھنا جب ہے ابھال نے شوق میں — جب حسن یاں ہم نور ہو توں دید مشتاق میں

پروانہ کیوں جا ذوق ہو کرتا ہے قربان شمع پر — کر جان فدا نہیں طرح وفا عشاق میں

چندر رکھی عشق نے خوش ہو کہ اول ابتدا — قسمت محبت کے مجھے ہو لانے ور میثاق میں

سرشار ساقی نے کیا دل کوں نگہ کے جام میں — رکھتا ہوں چشم مست سے عشرت بلا انعام میں

جوں ارسی قانع رہو دل رات ایک نقد پر — دیوں ورس کا دان کو وہ شوخ بیچ شام میں

قاصد کہے کا رو برو میری حقیقت حال کے ‏ — ‏ شرح غم ہجران لکھوں کب ایک خط و پیغام میں

جس وقت دے تجھ عشق کے کرنا ہیں اظہار شوق ‏ — ‏ دیوانے ہی لذت آتا کہ جو جشم ہیں کہ کام میں

یوسف زلیخا کے کنہا دل میں بہلا خوف بے ‏ — ‏ جس جا جو تیرا عشق نکا دیکھا یو خاص و عام میں

زاہد نے مطلب ڈھونڈیا جو عمر کاٹی زہد میں ‏ — ‏ مطلب یہ جب سیں رند نے پایا پیئے گلفام میں

زنار گل میں باندہ کے بھولے ہیں ہم عاشقاں ‏ — ‏ خلق وو فاسوں دلبراں دیکھی جو لچھمن رام میں

لوح جگر سوں نقش کا دھو دھو کے نقشہ صابرا ‏ — ‏ دیا ہا ہوا ہی سب وہی کیا دیر و کیا اسلام میں

نہ کا ہیں عشق میں ڈ غم و شوق یار جانی ہیں ‏ — ‏ کیا خط عشق بازاں کہ جیات جاودانی ہیں

کوئی کر خضر سوں پوچھے کہ خوش رہتا ہے یا ناخوش ‏ — ‏ لگی ہے موش و یا در ہوں قیامت زندگانی میں

بجانوں کس نگاہ شوخ کے بیمار ہیں نرگس ‏ — ‏ کہ عاجز ہے کہا ہے دیکھنی کوں ناتوانی میں

بغیر از نالہ و زاری نہوا پہل اسے تا فلک ‏ — ‏ چہ بلبل جس نے باندہا دل گل وگلزار فانی میں

جو مجہ سوں عشق کے باتاں کہے بہ بیدپسر جا ہے ‏ — ‏ اثر ہے عشق بازی کا میری دیکھ یکہ کہانی میں

کیا شک ہے کہ خجلت سوں نہ برسے ابر نیسانی ‏ — ‏ اگر مجہ چشم کے انجہو کوں دیکھے دُر فشانی میں

چرا رنگین نہو شعر میرا تازہ مضموں سیں ‏ — ‏ کہ میں میں عمر کاٹنے ہیں شبانہ کے مدح خوانی میں

انیس جان ہے مجہ کوں عشق پیری میں از ان ‏ — ‏ کہ جس کا عشق مجہ کوں نہ برا ہی نوجوانی میں

عشق کہ بلبہ کرے دل کے شبستانی میں ‏ — ‏ وہ وہی ہر ذرہ خورشید درخشانی میں

ہی تو آئینۂ نظر محو تماشا شب و روز | جب سیں ہوا ہی بسا دیدۂ حیرانی میں
جلوہ گر ہو کر تیری قامت رعنا کی الف | نقش ہی نقش میرا دل بہ گلستانی میں
عید قربان ہی کہو نکہت گل کو منتہ نہ رشو | نام پاوی نہ شہادت تیری قربانی میں
بچ کون پوچھی وو جو حسن کے ہی نام خدا | خلق کہتی ہی نہ تہا یوسف کنعانی میں
تدن اگر جلوہ کری در دل مشتاق کرا | مردم چشم رہیں تیری ثنا خوانی میں
شب ہجر انمیں کہ مجھ چشم سوں خونابہ بہے | ولولۂ اشک کا تھا کشتئ طوفانی میں
لالہ رویاں سوں لگا عشق میرا جس دن سیں | داغ دل شمع ہی مجھ کلبۂ احزانی میں
خاتم عشق سوں مجھ عیش سلیمانی ہے | بلکہ یو عیش نہ تھا ملک سلیمانی میں
صابرا شکر خدا کا کہ میسر ہے مجھے | دولت فقر و خوشی گوشۂ ویرانی میں

ہو

سرمست ہیں جو عشق کے جام ایاغ میں | بو یئی شراب زہر ہر ان کے دماغ میں
عاشق کے زندگی ہی مرے بچن کے عشق سوں | کیوں کر جلی جو تیل نہو دیئ چراغ میں
کم تی نہیں جو لالہ ز دل عاشقاں جدا | لذت نہ بس کہ عشق کے پائی ہی داغ میں
ہی جس کا دل شگفتہ زگلزار جعفری | کیوں جاوی سرو و گل کی تماشا کوں باغ میں
آشفتہ آج ہی دل عشاق صابرا | افسردہ دیکھ سنبل تر باغ در راغ میں

ہو

دل سیہ اوا من بزم تماشا کی آس میں | مطرب کباں کہ راگ سنا وین ہیبا من

اے کاشکے بہنور ہو کنول نین کا ذشوق
دل غم کوں گذارتا ہو لن کے پاس ہیں

ہو کر خاں کے عشق ہیں شید اچہ عندلیب
پھرتا ہوں در بہار و خزاں یک لباس ہیں

دل مجہ کوں چہوڑ جا کے بساجب سوں زلف موں
رہتا ہوں صبح و شام پریشاں ہو اس ہیں

ناز و عتاب دیکہہ ہتیلی کا عشق باز
ناخوش ہی گاہ و گاہ خوشی کے ہراس ہیں

ہر روز چہار وں در کہ پیر مغاں ز چشم
کر یکدمے کے در کے رہوں آس پاس ہیں

صابر بہار غم خزانے اوپر نہ بہول
دو دن کا آب و تاب ہر رنگ کپاس ہیں

ھو

کب چشم و دل کوں چین ہو وں اشتیاق ہیں
رہتے ہیں تو مرشک سوں انکہیاں فراق ہیں

خوش دل ہو کر دیکہو جو نور نظر ز ذوق
بلو چند رکہی کا پلک کے رواق ہیں

مجہ چشم کے صدف کا در اشک آب دار
شکر خدا پر اہی سجن کے بلاق ہیں

چین بر جبین نہو کہ مبادا دیوار شکست
بیٹہا ر کہا ہوں دل کا تجہ ابرو کے طاق ہیں

اہل عراق مست اگر ہو وین کیا عجب
کر یو غزل سنا وں مغنی عراق ہیں

ازاد تہا ز فکر تیری زلف و خال نے
مجہ دل کوں کہیر صید کیا اتفاق ہیں

صابر کا حال زرد رخ و چشم تر سوں بوجہ
رہتا ہی بری عشق ہیں نسد فراق ہیں

گر مہر و مہ کے راہ ہو وں تجہ مقام میں
جوں سب پہ لگ رہیں نہ در و دیوار و بام ہیں

زلف غمیں دیکہہ چاند سا مہکہ تیرا جلوہ گر
کاری گہٹا کے دہوم ہر سب خاص و عام ہیں

چل باغ میں کہ سرو و صنوبر ہے نازنیں — ہے تجہ قد نہال کی نازک سرا میں

آئینہ مثال کد انیری ہو بھن کا ہووے وصال — گر یک نظارہ دیوی تجہے صبح و شام میں

کیوں تجہ بچن سوں زندہ نہ ہووے زندہ دل — ہے دم مسیح کا تیری میٹھے کلام میں

خورشید و مہ نہیں تیری نکہت کے گرد ا — کیوں صبح و شام دین تیری در سلام میں

پاتے ہیں کس طرح سوں لکھوں دکھ فراق کے — قاصد کہی کا میری حقیقت پیام میں

مجہ درد کا علاج طبیباں سوں کب ہووے — میری شفا ہی آج میسے … فام میں

بتخانہ میں طواف کری قبلہ تیں کا — جلوہ صنم کا دیکہی جو بیت الحرام میں

کیوں بند ہیں ہاتھ وہیں کہ ہنس صنم آج — دل عاشقاں کا ہووے لیا رام رام میں

کرور ذی حشم اعظم شہ کامیاب ہوں — پایا ہی ذکر سوں مزہ فرخندہ نام میں

باہر نہ ہووی از در میخانہ ضبارا — لذت جو پاوے عشق کے مینا و جام میں

کیا نشہ عشق کا ہی میسے خوشگوار میں — ساقی جو ہے پلادے نہ ہووی خمار میں

گر راز عشق فاش نہ کرتا نہ بیخودی — منصور کیوں کے پاوتا اسرار دار میں

از شوق گلرخی میں گلرنگ نوش کر — تم ہیں … شاد رہو خزان و بہار میں

کیا مہ رخاں طرح ہی دل ہووے نازسوں — رکھتے ہیں عشق باز کیتے دار و مدار میں

کھاتے داغ غم سوں جوں لالہ خوبرو — خوبی و ناز دیکہ میری گلعذار میں

درس دکھیں پیامہ خوبی کا رات و دن — سبکہ کیوں کے ہووی جشن و دل مغرور میں

گر آشیاں کری تیری کاکل میں دل مرغ
ہوتا ہی عندلیب کا گھر شاخسار میں

صابر ہوں تجہ درس کا یکبار ہو مہربان
آیک کبھی مراد بکا انتظار میں

تجہ مکہ کا تاب دیکہ خط مشک ناب میں
غوغا ہوا اگر ہالہ پر آفتاب میں

پیدا ہی چو آئینہ درس تجے شوق سوں
اے مہکہ نے جب سیں جلوہ کیا چشم خواب میں

تجہ زلف کا خیال زبس ہے انیس جان
آشفتہ دل ہی گاہ دکہی پیچ و تاب میں

سن سن یہ قصہ لیلی و مجنوں کا خلق سوں
پہر جا ہی تیر عشق کا ہر شیخ و شاب میں

چودس کے رات آیک کبھی چاند مہک دکہا
تا شمع جل کے آب ہووے آفتاب میں

کیوں تیرا معتقد نہووے حضرت مسیح
توں کان معجزہ ہی سوال و جواب میں

گستاخ دیکہ تجہ لب شیریں سوں رنگ پان
دل عاشقاں کا غرق ہوا خون ناب میں

بوسہ کا وعدہ دے رکہا آج و کل کے بیچ
رکہتے ہو کیچ دیا نہ دیا سب حساب میں

ہرگز نہ پیویں بادہ گلرنگ دل کے چاہ سوں
تجہ عشق کا جو نشہ نہووے شراب میں

آشفتہ کیوں دماغ ہیں مشتاق باس سیں
گر بو نہیں ہے سنبل تر کے گلاب میں

ذرہ ہی جس کے مکہ کی جہلک دیکہ آفتاب
کب وصف اس کے حسن کا آوے حساب میں

مطرب نے آج محو کیا دل کوں صابرا
سنوا کے یار بلکہ ستار و رباب میں

مطرب سنا و عشق کا گر نغمہ ساز میں
بیشک کہ آوے رقص میں زاہد نماز میں

خوباں

خوبان دہر میں ہی اگر ناز و دلبری ‌ ‌ ‌ ہی حسن ناز و مہر مسری دل نواز میں
جو ہیں ہمیشہ حق کے محبت میں پاکباز ‌ ‌ ‌ پاتے ہیں ستر عشق حقیقت مجاز میں
پیر مغاں سے بادہ کش ان کوں ہی آشکار ‌ ‌ ‌ پنہاں جو راز عشق اس ساقی مجاز میں
دل میرا آج موہ لیا ست پچ حسن نے ‌ ‌ ‌ درسن دکھا کبھو نگہت غمزہ اتہا ہنسکے ناز میں
جو شمع روئے عشق میں قرباں ہیں جوں پتنگ ‌ ‌ ‌ رکھتے ہیں ان کھن اہل وفا جان نیاز میں
کب عشق میں ملا اپس کے کریں مرضعاں قبول ‌ ‌ ‌ کر خلق دکر وفا نہووی عشق باز میں
دل کیوں نہ ہوویں گاہ پریشان و گاہ جمع ‌ ‌ ‌ رہتی ہی جیہ سا سے دل خم زلف دراز میں
بیغش نہ نکلی عشق کے آتش سوں صابرا ‌ ‌ ‌ دل جیوں طلا کہ تاو نکھاوے گداز میں

ہو

سنیاں کا عشق دیکھ کے جلتے ہیں آگ میں ‌ ‌ ‌ شاید لکھا ہی دہر سیتی ان کے بھاگ میں
کل رات سوں ہی رقص میں دل مرا شوق سوں ‌ ‌ ‌ سن سن کے بار باب مغنی سوں راگ میں
شب زندہ رہکے صبح کا دیکھی ظہور نور ‌ ‌ ‌ سوویں کا کب ملک کے کھایے جو جاگ میں
زاہد نے دیکھ گنبد دستار بھول مت ‌ ‌ ‌ مکر و ریا کے پوشت ہی سب اس کے پاگ میں
صابر محبت قبول ہی کچکول فقر کا ‌ ‌ ‌ الوان مزہ ہی جو کہ چپاتی و ساگ میں

میری موہن کا حسن و دلبری ہیں ‌ ‌ ‌ نہ تاپنے حور میں ہی نے پری میں
چندر مکھ کے کہو نگہت کے وہ جلا ‌ ‌ ‌ نہ دیکھا ماہ میں نے مشتری میں

چنبیلی آم کے مٹھی بچن سے
مٹھاے تلخ کے شکر تری ہیں

کنب در چن نے نہو نکہت ہیں دکھایا ہے
کہ ہوتے ہی مرصع ہر گھڑی ہیں

وطن ہیں کیوں پری ارام دل کوں
کہ خوش ہی تیری زلفاں کے لی ہیں

نکہ سوں مار و غمزہ سوں جلانا
یو کن ہے تیری چشم کن بھری ہیں

کہتا ہیں ہجر یک دل کا منیا ہے
کہ کیوں گذری کے انجھوں کی جھڑی ہیں

چھپی کب رنگ ورخسار محباں
کہ ہی اعجاز عشق حیدری ہیں

سلامی دل سوں ہوں پیر مغاں کا
کہ ہی امید جام کوثری ہیں

خوشی ہوں منقبت خوانی سوں صابر
شہاں کے بندہ کے میں شلکوی ہیں

٣٧٢ — بھو

ببھلی کر بجنت ہوئی اولی ہیں
لنگ رہتی چو در حیمپا کلی ہیں

اپہ بیبہا کے طرح سوں پیو پیو کر
پکاروں کا سر بچن کے کلی ہیں

چند و مہک سوں ہی تیری چشم بد دور
کہ جھلکی ہی کہو نکہت کے بادلی ہیں

بچن سن تیری شیریں تر شکر سوں
مزہ کب رہی مصری کے ڈلی ہیں

عبث دیتے ہیں درد مرطبیباں
شفا میری سب حسن صندلی ہیں

میری دیکھ کے سدا ہجر انہن سن
پری سوراخ غم کے بانسلی ہیں

پھر کیتے انگہ سب اوی کا موہن
کرامت سے میری فال بہلی ہیں

نہ حق مانیے نہ پہچانیے بحق کون
شناسائی کہاں ہی اجولی ہیں

کیا ہیں

کیا ہوں ورد صبح و شام صابر — کہ ہر مشکل کی حل ناد علی ہیں

۳۷۳

گر ہووے جلوہ گر وو ماہ جبین — در نظر آوین مہ رخاں پروین
کیوں نہ خورشید و مہ ہوویں زدہ شن — روشن ہیں نور سوں جس کے زمین
جلوہ دیکھے سو چاند سے مکھ کا — جس کے دل کوں ہے دیدہ حق بین
زندہ کیے نہ پاوے وہ لذت — جس کوں مہ طلعتاں کا عشق نہیں
دل جگر کاٹتا ہے جوں فرہاد — یاد کر کر تبسم شیرین
عشق کے کیوں نہ باندھے وہ زنار — جن دیا ہے صنم کے عشق میں دین
صبا دل کوں مت کر آشفتہ — کھول کے من ہرن کے زلف کے چین
میکدہ کا ہوا ہے دل خادم — کیوں نہ پوجے مغاں کے در کی زمین
خوش ہیں دیکھن کے شوق سوں شب و روز — ہم نہ خاطر میں لاویں حور العین
اے چندر مکھ سجن خدا کے قسم — ہے گنہگار تیرا صابر مسکین

۳۷۴

دیکھا ہوں چشم شوق سوں مہر و قمر منیں — تیری کچھ نکہت کی جوت نہیں چندر منیں
انکھیوں میں آکے جلوہ گر اگر ہے زشوق — کہ نور کر سکے دل میں رکھوں کہ نظر منیں
شیریں ہے تیری بچن کی جکھی جس ہر چاشنی — لذت نہ پاوے اتنی نبات و شکر منیں
بچہ مصحف جمال میں کہتا ہوں فال دیکھ — ثانی تیرا نہ حور میں ہے نہ بشر منیں

پایا ہی زاہد اللہ نی اکسیر نا نور زہر مین   مجنون کا نام و غلغلہ ہی دشت و بحر مین
لذت ہی جس کون عشق کی بار زہر کی چو گرد با   رہتی ہین کوہ و دشت مین نسدہ سفر مین
گر جو ہر انجہون کی مین ہک دیکہ ش ہو   ہی کہ اب و تاب نہین لو گہر مین
بعید اثر ہ کہ ہند دل شب ہووی کامیاب   ہونی ہی مستجاب دعا ہر سحر مین
جون لالہ سرخ رو ہی خزان و بہار مین   جس دل نی داغ عشق رکہا ہی جگر مین
ای شاہ حسن جلوہ بعابر کہنہ دار کات   نور خدا کہ دیکہی کہو نکہت تیری چہرہ مین

حق تیری صبکہ سون دور کی اچشمہ بد کی تین   کہو نکہت سون چاند پر کہ ستارہ دسند دیکہ تین
البتہ ہووی فاختہ و سرو مین نزاع   گر دیکہین در چمن تیری شمشاد قد کی تین
منصب ملا ہی مجہ کہنہ ہزاری ز داغ عشق   از مہر لالہ دل مین رکہا ہون سند کی تین
ہجران کا سن کی نالہ تغافل دیوی ای شوخ   ای آہ بہنچہ وقت مدد ہی مدد کی تین
لذت سی زندہ کی ہی جگ کی عشق سون   بی یار و عشق حیف ہی عمر ابد کی تین
راکہا ہون راہ عشق مین جس روز سین قدم   چہوڑا ہی خلق و خلق کی سب نیک و بد کی تین
سہد بہد گنوائی جس نی محبت کی راہ مین   وہ کیا کری کا صبر و قرار و خرد کی تین
زاہد ہووی زنشہ اسرار باخبر   مستان کا دل سون دور کری کی حسد کی تین
بتخانہ مین ز طوف حرم ہووی سرفراز   پوجی صنم کی عشق مین جو دل صمد کی تین
کو ذوق راہ عشق ہی کر شوق خود فیق   ہمرہ لیوی دشت مین رہرو بلد کی تین

ہی اسم اعظم نہ دین ورد نسا برا   سبحہ ہی کہ نغمہ زن دب وہ بجا نہیں

بسند رنگھی ہے دلبر جلوہ گری نہیں   کہو نکہت ادا پر کیا ہے تفرقہ دل کا نہیں
منہہ سنے ہین جب سون ہی مہ عذار کے   بھولا ہوں قند و عنبر و شکر کا نہیں
ہوتے ہین عاشقاں کے پریشان زلف دل   زلفاں ہے دیکہ چاند میں ہالہ پرکا نہیں
مہکہ عاشقاں کا جلوہ گاہ ہے رنگ و بو   رنگتے ہین سو اور پہ جو گل بعفر کا نہیں
ایسنہ آج رنگ بے کلپے ہی ذوق سون   کاکون نباہین دیکہ پہو گل تن بہرکا نہیں
دل کون کیا ہے وحدت سون سرفراز   کیون کہ تر اکہون دوست عیسی عمر کا نہیں
بہر نیر میرا شیشہ دل ہی ز نور عشق   در جلوہ دیکہ پیش نظر شمع پہر کا نہیں
حل ہووتے ہین ان کے مہمات و مشکلات   جو پوچھتے ہیں سر ورد ین پرور کا نہیں
ہین اس چندر رکہی کا تماشا ہو روز و شب   بخت ہی جس نے نور مہ و مشتری کا نہیں
بجہ چشم کا ہووی در بحر ین خانہ زاد   میری انجہون کے دیکہن کبھی گوہر کا نہیں
گذری ہی عمر جن کے سر انجمن عشق میں   وہ بوجھتے ہین عیش بقا ہر گہر کا نہیں
روشن ز عشق دل کا کر آئینہ صفا برا   دیتا ہون طعنہ عشرت اسکندر کا نہیں

ہنس ہنس دکھا کے لالہ عذار اس کے نہین   مت کر زداغ عشق فقہ ار ہے کا نہین
بہولنے کہ بار ڈال کے ہون بے حال پر   زنور کا کرنہ بار بکنار اس کا نہین

جھلکار رخ سوں کہو نکہت میں دکہایا ہی کیا ظہور — تجہ در سن میں نہیں جو قرار آرسی کے تئین

سنبل کے شاخ چہو ہے خورشید رو اور — کر گلشن نکہ رخ سوں بہار آرسی کے تئین

جب تک کہو نکہت الت کے نہ دکہلاو چاند ہو کر — ہرگز نجا دی دل سوں غبار آرسی کے تئین

سرشار دیکہ تجہ نگہ فتنہ بخش کوں — ہی دیکہنی کا دلمیں خمار آرسی کے تئین

زلفاں کے لٹ کوں کہول کے چند رسی مہکہ ادا — کر غمزہ وادا سوں شکار آرسی کے تئین

دیکہا ہی جب سوں مہ رخ دلدار در نقاب — ہی چشم و دل کے آنکہ اندھار آرسی کے تئین

مجلس میں دیکہ غیر کے گلشن کوں صبا برا — ہی چشم و دل میں ہر مژہ خار آرسی کے تئین

ہو

عشق کے فن میں تجا جس نے خور و خواب کے تئین — جوں کتان جا کے بلا جلوہ مہتاب کے تئین

بیقراری کے قسم سیتی تجہ اجوں سیماب — آئینہ رو کے طلب ہی دل بیتاب کے تئین

نوخطاں دیکہ چرا دل نہو وں زیر فلک — کہ بنشہ حسن کے سنجر ہی اجاب کے تئین

واقف سر مغاں ہو دن زیر مستی عشق — بو جی جو صبح وما میکدہ کے باب کے تئین

مستی عشق سوں سرشار ہی تار و زجرا — جس کوں ساقی نے پلایا ہی مے ناب کے تئین

سرد کرتا ہی مری آتش دل انجہو سوں — دوست کیوں نکر نہ رکہوں دیدہ پر آب کے تئین

ای پری آئینہ دل ہی ترے جلوہ کا مکاں — اے کہ پر نور کر اس چشم کے سرداب کے تئین

سرسوں کرنا ہی ترے عشق کے رہ بیچ چلے — اج ارام نہیں اشک کے سیلاب کے تئین

مثل تصویر ترے درس کوں ہی محو نظر — نیند انکہیاں میں کہاں عاشق بیخواب کے تئین

نعمت فقر سے ہے پر خوان قناعت باوے — جو نجی ملک جہاں دار و اسباب کے تئیں
بوریا کے بی جسے فقر میں لذت سماوے — یاد کرتا وو نہیں بستر سنجاب کے تئیں

چندر مہک کہو نکہت کو اٹھاتا نہیں — کیے دل ہوے درسن دکھاتا نہیں
اٹھا شمع و گرد دور مینا و جام — پیالا بن مجھے عیش بہاتا نہیں
مغنی زمسور شہ ہی خاطر اداس — حسینی نوا کیوں بجاتا نہیں
ملا وے خدا وہ چندر مہک سجن — کہ جس در میں بن چین آتا نہیں
فدا ہوں خیال رخ دوست پر — کہ انکھیاں تے ایک پل جاتا نہیں
نظر جس کے روشن ہی از نور عشق — اسے عشق بن کچھ سہاتا نہیں
کہوا جس نے دل جلوہ زلف میں — پریشان ہی جب تک کہ پاتا نہیں
دکھا جس نے دیدار دلدار کا — دل اپنا کہیں اور لگاتا نہیں
پڑا ہی جو میخانہ کے در اوپر — بجز نشہ انس کچھ بہکا آتا نہیں
تصدق ہوں ساقی اوپر ہاڑ — کہ پیمانہ کس کن کچھ بہلاتا نہیں

پیر مغاں کے عشق کی جن مے پیا نہیں — جام جہاں نما کی طلب میں جیا نہیں
فردا کہاں سو نفع کر اس کا نقد حال — جن آج جنس عشق کی بہت سو لیا نہیں
اندہار رین کوں جو کری پوچھی ادہیں — کب پاوی جس کے ہاتھ دیا کا دیا نہیں

وہ کیا کریں کے حشر کے بازار میں صلح | بیپار دین اج جنھوں نے کیا نہیں
کب بہرہ مند ہووے قناعت سوں صابرا | جس نے کہ خرقہ صبر کا تن پر سیا نہیں

ہو

جو صدق دل سوں عترت ور کا گدا نہیں | گر شاہ ملک فقر کہاوے روا نہیں
کیوں پاوے زندگی کا مزہ وہ جہاں کے بیچ | جس تن کہ عشق دلبر کا گویا قبا نہیں
مجھ دل کا درد دیکھ طبیباں نے رو کہا | ہم کیا کریں کہ خاک شفا بن دوا نہیں
ہے قفل مشکلات میں حب شہ کے کلید | جن کوں ہے تو ہے خوف ز رنج و عنا نہیں
خالی ہے جس کا دیدہ و دل شہ کے مہر سیں | اس کے نظر میں جلوۂ نور خدا نہیں
محشر میں ہو کا شربت کوثر سوں نا امید | جس کا وسیلہ ساقی روز جزا نہیں
کیوں مدح و منقبت شہ دیں کا کریں پسند | جن کوں کہ دل میں حب شہ کربلا نہیں
شکر خدا کہ مہر شہنشاہ دیں بنا | مجھ دل میں نقش غیر کا نشو و نما نہیں
کب پاوے راہ عشق کے لذت جو گرد باد | جو دشت و بر میں سر کوں قدم کر چلا نہیں
آشفتہ عاشقاں کا چمن میں ہوا دماغ | سنبل میں دیکھ بو کہ ز زلف رسا نہیں
بلبل نے گل کے عشق میں کہو عمر صابرا | اتنا لگا نا حیف کہ گل میں وفا نہیں

چمن میں چل کے اکڑ دو جو گل کل کا کہیں دوں | کنول تجھ چشم سیں ملا کے دہن کوں ہنسکے کھل جاویں
تیری سرو خراماں نا نک کی دیکھ گلشن دوڑ | کیا شک مر کہ از خجلت نکل شمشاد گل جاوے

نظارہ کر زکات حسن دیو خبر کہو نکہت سے
خدا کہنوں کر یہ دل ایک خروار اندوہ کا جاوے

کبہت ایک تماشا دیکھ خیساں ہے ہر سینے کا
کہ مجھ انجہوں کے ہر بچہ اور بر قربان ہو دہل جاوے

نہ ہووے گی کہ شفقت من ہرن یک عاشقاں صبا کر
جو مجنوں سنگ طفلاں سوں کلی کوچ میں دہل جاوے

دکہا درس حسن کہو نکہت لفظ سے تا منتقل جاوے
رقیباں سنگ سوں دل بغض کے آتش میں جل جاوے

اگر خورشید رو تیرا چمن میں گل کا خاں دیکہیں
کیا شک ہے کہ حیرت سوں جگر جیوں غنچہ گل جاوے

تیری مہک کے تجلا یک کی طاقت ہے دیکہیں سے
اگر کہو نکہت سے بہلک شمع ہا دل پگہل جاوے

بہنور سوں کر سینہیں تعریف تیرے زلف پریشاں کے
عجب کیا ہے کہ سنبل مرجہا کے گلشن سوں نکل جاوے

دکہیں بہ چشم کے بانکے نگہ کر قتل پر مائل
تیری انکہ سوں بانکی سے یک در فرنگ تا [illegible] جاوے

خدا وہ دن کرے دیوان زکات حسن ہنس ہنس کہ
درس کے دل کہ ہم ہو گدا بانال [illegible] جاوے

میری ہر شعر میں مضمون ہی [illegible] لکہا
کہ رس [illegible] خوش ہو [illegible] جاوے

ہمہ گشت

ہی شوق چاند سا کو مہماں کبہی بلاوے
آئینہ خانہ دل کا تنگ نور سوں بساوے

انجہوں کا کر کے چہرہ کا دو حسنی نہ ہی
انکہیوں کے [illegible] سفید کر خوش چاند سا بچہاوے

پتلی کے مسند دل کہنہ کر فرش پلک کے بچہی
پلکوں میں رکہہ چہرہ کے آب ہو دکہاوے

جنت کا نقیب بہیجیں ملک محبت اندر
صنعت کا ایک ہر ہر جگہ تے ہو [illegible] منگاوے

جو بہ فراق لیکر رنگ لاجوردی
خوش ذوق کا چہرہ کہنہ [illegible] گبراوے

چھلو ادکھولنکے پاے خونابہ سوں رنگلا کے   درد و الم کے چٹیاں اندوہ سے جڑیں
ڈنڈی وفا کی کر کے جھہڑ سے ہم کے راکھوں   سہاگ کے نوار لا کے من ہاتھ سوں بناویں
تو شک میں بہر کے روی ارام کے خوشی سوں   راحت کے چادر اس پر بچھوا کے چین پاویں
تکیے قرار کے رکھ من موہنے کے خاطر   جھبی گند ہا عجایب اس سیج کوں گٹاویں
سونے جتن سکے لیکے آہوں کے بانت دہا کے   پردی حیا کے سیکر چاروں طرف لگاویں
مینے عشق سوں لبالب مینا کر آنسوں کے   انکھیوں کے طاق اوپر جبنز روشنے جلاویں
مژگان کے سیخ اوپر لخت جگر پرو کر   برہا کے آگ اوپر یمی کے گزک بھناویں
نور نظر کا کر کر در چشم و دل چراغاں   سہاگ ہاتھ شمع دہکہ کے خوشی تے بجھاویں
سامان یو کر کے تیار کر جمع خاطر اپنے   ہوش و قرار و طاقت لیکے پیشوا کوں جاویں
غالیچی حب دل کے کر فرش سار رہ میں   رحمت کے سایہ نیچے عزت سوں لیکے آویں
گنج آر نو [illegible] پاؤ کر کے چند سیں مہکے   جو [illegible] لعل و گوہر سیں بکرہ لٹاویں
جب خبر شفاعت کی پہنچیں مکان ایس کے   شکروں کے نوبتوں سیں لا سیج پر بٹھاویں
امیں کے خوش ندا کر [illegible] گوں جگا کا   بانو دائی کے خاطر بخت آپنا جگاویں
دیکھیں جو مہر بانی [illegible]   ساقی کے جا کے خدمت لیکر مراد پاویں
پیمانہ ثنا میں بہر بہر مئے محبت   ہر خوش ہو ہو شاد ہو ہو از شوق دل بڑھاویں
بل بل کے گئے سہگیاں ہنس ہنس کہیں مبارک   قند و نبات جب کے من شاد کہلاویں
مہ رو کوں منت کر کی کل بیچ ڈال [illegible]   [illegible] ازبیچ در سلاویں

[illegible] سوں سلا کے [illegible] مت [illegible]　　[illegible]
من کے مراد ہو دس وقت میری تا عمل　　تمنا برسے ہما گنے جن [illegible] کیا دین

کیا ہو دی اگر مجھ کہ [illegible] مہمان [illegible]　　خنداں دیکھ کر من کے مراداں چشم دل پاوین
کبھی ہنس ہنس ہو [illegible] قربان کبھی [illegible] موہن کے [illegible]　　کف [illegible] خنا کوں کبھی انکھیاں سوں سہلاوین
ہر یک اک یک دل میں پھولے جو [illegible] لیک　　پچھے در ہیں جیالک اگر سینہ من یک داک دہکلاوین
میا سو بہر سوں دیکھنے سبھ کے باتاں [illegible] کر پوچھی　　گہنا داں راتاں [illegible] جو جنی ہر سو اوین
نظر کے نور سوں آئینہ خانہ دل کا روشن کر　　چراغاں کا دکھا کے [illegible] ملک یک اک بھجو اوین
نین پر نور دل خوش کر چند رمکھ کے تجلا سوں　　مبارک سیج پر لاکر جو نور چشم سہلاوین
[illegible] کا بلوا کے ہر منزل محبت کا　　خوشی سوں ہیج دل کے بزم میں ناز سوں تجدوین
اگر یک بجہہ نوا سوں عیش کے بنیاں [illegible] من موہن　　انجہوں موہن سوں بہر بہر تھال قربان کر [illegible]
مبارک باد دینے کون مل مل آوین [illegible] سکھیاں　　[illegible] شکر یاراں خوشی کے شیرینی خشتہ [illegible]
[illegible] دیکھ کے مجھ کون مہماں کون حتی سوں [illegible]　　جگر حسرت کے آتش میں حسد [illegible] کھا کھا کے جل جاوین
[illegible] دل کریں پاوین [illegible] دل [illegible]　　کرم [illegible] خدمت میں رات دن سبھ [illegible]

مرن کا خاصہ خندہ شکار کہلاتا ہوں میں　　نت حنا پانو کون انکھیاں سوں سہلاتا ہوں میں
[illegible] نظر مہ رو کا صاف پاک ہو　　اشک کے دریا ومتی دن رات نہلاتا ہوں میں

گر خراباتی ہوں زاہد توں نہو معذور رکھ — میکدہ کا طوف کر دل کوں ٹہلاتا ہوں میں
مجھ سوں روٹھا ہی کئی دن سوں جیند سبک کا خیال — پانو پڑ پڑ کے بلیاں لیلے بہلاتا ہوں میں
جس کے پرتو سوں نین پُر نور دل کوں چین ہے — بیخودی کے فن سوں صبا دم میں وہ لاتا ہوں میں

بیخودی کے رہ سوں نت در میکدہ جاتا ہوں میں — بادہ اسرار سوں نہ جرعہ پاتا ہوں میں
بینوا ہے کو مغاں کے در سوں جام بیخودی — مست ہو وحدت کے خم سوں بھر پیا آتا ہوں میں
خوش ہو دل وو دن کہ دیوان جس کے ہر روز کا — درس کا رات دن کو چھو نہیں منڈلاتا ہوں میں
دیکھ اس گلرو کوں نا فرماں چمن کے سیر میں — خون دل جوں لالہ سینہ داغ کر کھاتا ہوں میں
اس ہتیلی کوں نہیں کچھ فکر میرا درد کے — درد دل ہر چند کہ کر حال دکھلاتا ہوں میں
مز ہرن کا دل نہیں آتا ہی میرے ہاتھ میں — دیکھ کے سبک کے بات کہ گرچہ پھسلاتا ہوں میں
جب سیں ساقی نے محبت کے پلایا ہی شراب — بینوا اچھا پیر مغاں کے گھر کا کھلاتا ہوں میں

بندہ ہے مستاں کے خدمت موں نزول دہتر ہوں میں — منقبت پیر مغاں کے روز و شب پڑھتا ہوں میں
جس کے مکھ کے صفت والشمس ہی واللیل زلف — پھر وہ اس کے کہو نکہت اوپر فدا کرتا ہوں میں
ہل اتی ہی وصف جس شہ کے کلام اللہ میں — دم محباں بیچ اس کے مہر کا بھرتا ہوں میں
آیہ تطہیر جس کے شان میں ہولا نزول — دشمناں سوں دیکھتے ہیں اس کے کب ڈرتا ہوں میں
انما ہی جو [illegible] یہ فرقاں کوں — وہ لعین منکر ہی اس کا وسیع کرتا ہیں میں

حرز جاں یاد پتلی کے در دگر ...   شاہ درین ... ہوتا ہوں ہیں
جلوہ دکھلا کبھی [illegible] نور چشم عاشقان   شوق تجھ درسن کا [illegible] ہوتی ہیں

جوں مشک تری زلف سوں بل بل کیا ہو نہیں   عنبر مہک کے خط و خال ہ بل بل کیا ہو نہیں
پروانہ وار ہم ہے آتش میں شوق سوں   تجھ شمع رو کے عشق میں جل جل کیا ہو نہیں
میخانہ کے طواف کوں مانند گرد باد   گھر سوں گاہ [illegible] سوں چل چل کیا ہو نہیں
گرگی ملن کے شوق سوں طے راہ بیخودی   خدمت میں مہ عذار کے پل پل کیا ہو نہیں
آباد کرنے کوں دل ویرانہ صابرا   خلق جہاں کے چھوڑ کے کل کل کیا ہو نہیں

[illegible]

میرا دل ہی کہ مہمان کر [illegible] کوں بلا دل ہیں   نظر کا نور کر پتلی کے مسند پر بٹھا دو ہیں
کھلا نے اشک سوں خستی [illegible] مژگان نیچ [illegible] گر   سفید [illegible] چاندنی [illegible] بچھا [illegible] ہیں
تماشا دیکھنے ناز [illegible] کے رکھے پلکاں ہیں   [illegible] مو مژگان [illegible] ہوتی ہیں
رکھی گر شوق پینے کا محبت [illegible] پیالے کوں   شراب عشق سوں بھر بھر خوشی سوں [illegible] ہیں
کرنکے گر کرے خواہش [illegible] اشک سوں دھو   کباب آتش [illegible] کے آگ میں [illegible] ہیں
چھپر کھٹ گر کرے آرام خاطر خاصہ فرمائش   منکا کے چاہ کا [illegible] مبارک دل [illegible] ہیں
بچھونا [illegible] جگر کو رنگ [illegible] دیکھ کے [illegible]   الکا [illegible] خوش کے [illegible] ہیں
وفا کے گر کبھی [illegible]   [illegible] سرخ دوروں کے نوا [illegible] ہیں

روپے آرام کے بہار بہر کے توشک میں نہیں ہوں
قرار و چین کے چادر چہیر کے پر چھپاؤں میں

رکوں کے بھو خمیر ریشم سوں مقیش کوں بھد کے
مبارک کے سیج پر راحت کے تکیے بکساؤں میں

سلا کے لاج کے پردے لگا کے ہر طرف ستوں
محبت کا بنا زر لفت جھمر کر چھپراؤں میں

جو نور چشم انکھیاں سوں لے آ کے خانۂ دل میں
خدا کے شکر و احساں سوں مراد اپنے پاؤں میں

چند مکھ کے تجلا سوں جو دیکھو چشم و دل روشن
مہ و خورشید کے پرتو کوں خانے میں لاؤں میں

بدہاوا مجہ کہ آدیو یو خوشبے ہو ہوا سہگیاں
کبھی ان کے بلیاں لوں کبھی گل سوں لگاؤں میں

خدا وہ دن کرے مہ رو کوں صبح کا جرنگ دسا
نظر میں چشم میں آئینہ ناہیں چھپاؤں میں

میری پیا کے انکھیاں طرار ساحری ہیں
در فند دلربائی استاد ساحری ہیں

دریائے حسن پر تو زلفاں کے سانپ لٹ
دل ڈسنے عاشقاں کا تجہ مکھ پر آ پڑی ہیں

کہو نکہت کا نیت الت کے دبلا ہلال ابرو
دیکھیں کوں ماہ نو کے مہ طلعتاں کھڑی ہیں

تجہ ہر نین کے جہنوں کوں حاصل ہوا ہے لذت
گہہ بارنج اپس کا رند و قلندری ہیں

آئینہ دیکہ تب ہی کہیجی جو شرم ساری
کیسے دن سیں میرا انکھیاں خونابہ سوں بھری ہیں

شیر چ لباں نہ دیو کیتا باج حسن تجہ کوں
تجہ لب کے میٹھی بتیاں قند و شکری ہیں

کہو نکہت کے بادل میں چند سلو کر مکھ کرا
ہر رات مجہ نیناں سوں خوناب کے جھری ہیں

میری چند مکھ سوں ہوتے ہیں کب بر
ہر چند خوبرویاں شوخی میں کی بہری ہیں

مستاں کے صف میں فرداً شہ ہوا تہیں کے
از جام عشق ہنجہ دج اج ہر کہری ہیں

جون گل ہمیشہ ان کا رخسار سرخ چہرہ — جو چشم و دل شگفتہ از شوق جعفری ہے
دل نقد کیوں نہ دیوین سو این من ہرن کے — جون وحشی رنجا جو جان سون نشتری ہے
کیوں عشق میں صنم کے اشفتہ دل نہ ہوئے — زنار جن نے کل میں اس زلف کے پری ہے
ساقی کے آج انکھیاں کرتے ہیں مست دل کو — گویا کہ شیشہ می بھر ہر یک نے لے بھری ہے
مجھ عشق کے لگی ہے جب سوں لگن یو ھابر — دنیا میں وو لعنہ ہمنس سبکیا بکر جری ہے

خوب رویان جو ناز کرتے ہیں — عاشقاں جان نیاز کرتے ہیں
صید ہوتے ہیں دل پریشان ہو — زلف کی لٹ جو دراز کرتے ہیں
دیکھ محراب لب خم ابرو — عشق بازان نماز کرتے ہیں
پھول کا گل کے بیچ مہکہ او یا — غمزہ خوبان دراز کرتے ہیں
ہر کسی سوں نہ مل کہ گلرویاں — خار سوں احتراز کرتے ہیں
شمع رخسار پر جو یک دو انہ — عاشقاں دل گدا... تے ہیں
مہ ہرن کے خیال سوں مشتاق — رکھ کے انکھیوں میں ر... تے ہیں
ریختہ نو بنو سنا صابر — کہ پسند اہل راز کرتے ہیں

جون بتان رام رام کرتے ہیں — برہمن خاص وش... تے ہیں
زلف کون گو بند گو بند و کر حلقہ — دل بکہ سنے کون دا... تے ہیں

چهوڑ نورشید رو اد پر کاکل — روز مشتاق شام کرتے ہین
تازہ پانی ہین عشق باز حیات — جب مسیحی کلام کرتے ہین
نشہ کے وقت چشم کے گردش — شیشہ و غمزہ جام کرتے ہین
دل کے ہرناو نے کون ہنس کے — کب لٹک سون رام کرتے ہین
خوش خرامی سون نازک دلبر — سرو و گل کون غلام کرتے ہین

۲۰

گلرخان گر سنبہال کرتے ہین — دل عاشق نہال کرتے ہین
آپ وسمہ کے دل ابرو کون — تیغ کون بیدمال کرتے ہین
صید کرنے کون عاشقان کا دل — پیچ کاکل کا جال کرتے ہین
تاب دے زلف عنبر افشان کون — دل کون آشفتہ حال کرتے ہین
دیوین تا عاشقان مبارکباد — خم ابرو ہلال کرتے ہین
وعدہ دیدی کے مکھ دکھانے کا — آج و کل ماہ و سال کرتے ہین
دل عشاق ناز و غمزہ سون — جون حنا پایمال کرتے ہین
صلح سون بیچ جنگ کے پیغام — روٹھنے کا خیال کرتے ہین روٹھنے
موہ لیتی ہین جنکے دل صابر — جب جواب و سوال کرتے ہین

گل ہین جیتے سنے نار ڈالے ہنا — موتی انجھون کے وار ڈالے ہین

خار سون دیکھ کیا گون ہم زانو	بلبلان نے بھی خار ڈالے ہین

تیشہ کو ہکن نے شیرین بن	شور مین کوہسار ڈالے ہین

تمکنت خان کے دوست اور رقیب	کہ تیری راہ مین خار ڈالے ہین

دل نے تیرے دہن سون کھیل کھیل قمار	راحت و ہوش ہار ڈالے ہین

شوخ نے عاشقان کے قتل اوپر	خوش کمر مین کٹار ڈالے ہین

چشم ظالم سون کر حذر اے دل	کیے عاشق کہ مار ڈالے ہین

اے صبا زلف کے لٹان مت کھول	ان مین مشک تتار ڈالے ہین

بیقراران کے کیون نہ لیوے خبر	جس نے دل مین غبار ڈالے ہین

آتش غم نے در شب ہجران	میری تن مین شرار ڈالے ہین

[illegible] شعلہ ہو ہو نکلی ہے	منہ مین دیکھ کے انگار ڈالے ہین

بزہ نے لالہ رو بن صابر	داغ دل پر ہزار ڈالے ہین

ہم سے کہا وہ آج رستے ہین	عرخ انجھون کے مینہ برستے ہین

[illegible] کب آوے ان کون سیج اوپر	جن پردیس بیچ بستے ہین

[illegible] ان کون زہر قاتل ہے	زلف کے ناگ جن کون ڈستے ہین

[illegible] سون کہو نکہت اٹھا کے مشتاق	دیکھنے کون درس ترستے ہین

نسبت ناز و غمزہ کر سو جاہ	کہ کہین عشق باز سستے ہین

دل مشتاق کہاں تی ہیں لچک | ماہ رو مو کمر جو کستے ہیں
خوب رویاں کوں مل نہ دل صابر | طعنہ بیدردی دل ہنستے ہیں

ہو

جان زردوری ادا اس رکھتے ہیں | گرچہ دل تیری پاس رکھتے ہیں
یاد کر چہرہ او ہجران سوں | کہ پریشان ہواس رکھتے ہیں
جو تیری نام کے بکھاری ہیں | تجہ شفقت کے آس رکھتے ہیں
گلشن حسن کا تماشا دیکہ | دل میں سنبل کے باس رکھتے ہیں
تجہ حیا کے بہار میں پہر پہر | مثل گل خوش لباس رکھتے ہیں
اپنے صابر کوں مت بہلا دلکوں | کیہی التماس رکھتے ہیں

ے

جب سوں دیکھی تیری رسیلی نین | منہ کے کہوئے قرار و تن کے چین
دل چرا ناز سوں ہوا منکو | غمزہ شوخ کے کہوں کیا ہیں
تجہ کرشمہ کا جو نہیں قربان | اس کے اوپر ہی تجہ نگہ کا دین
جگ میں کاری کہتا کے دہوم پڑے | کہولے کر چاند مکہ اوپر زلفین
میری انجہوں کے آبداری دیکہ | در طلاطم ہے صابر البحرین

تلاطم

بحر

چہپا وے گا ہمسوں چاند مکہ تا چند ایمو ہیں | رہیں کب لگ درس کے شوق سوں خورسند ایمو ہیں

نین مین اگہ تیری چشم بد یکے دفعہ یکا کار
جگر بر ہاکے آتش پر گرو لالا سپندا ہمو ہین

بہتی ہین ہم یکے جیون شمع دل ہماہے آتش ہر دو
جلانا وعدہ نا دینا نہ آنا چندا ہو ہین

نگاہ شوخ تیر نے جگر کر یکے سو ہیلیے
پلک یکے مہال لسو دل کون کیا پیوند ہمو ہین

بلبل چادر تجہ او پر وارنے کون شوق سون صابر
اپس یکے جا فشان کون یکا بنب مین سندا ہمو ہین

رہس تجہ ہجر یک شب نا مین ہو بیتاب اہمو ہین
نہ راحت ہی نہ طاقت ہی نہ خور و نہ خواب اہمو ہین

لگا ہی نیہ تجہ آئینہ رو سین جب سون مجہ دل کا
رہی ہی بیقرار روز ار جیون سیماب اہمو ہین

چو ذرہ تجہ درس کون عاشقان کا دل ترستا ہے
کہو نکہت مین مت چہپا خورشید عالمتاب اہمو ہین

بلبل ہے جان و ذرہ چشم و دل مشتاق درسن کا
نہ آوے گر بہ بیداری بیا در خواب اہمو ہین

تجلا دیکہ کہو نکہت مین تیرا چند رسے مہکری کا
فدا ہوتا ہی ہر شب تجہ او پر مہتاب اہمو ہین

شکایت کے چہ ہی ہر وقت لکہنا شرح ہجران کا
حقیقت کس کے قاصد سون کہی دریاب اہمو ہین

مبارک دن ہو دل وہ دن کر پوچہی حال صابد کا
کمر بندہا ہی تیری درسن بنا بیتاب اہمو ہین

ہو

مجہی ہی عشق مین یو آرزو دکہال سجن
کہ سایہ ہو ہو پہرون تجہ چرن کے نال سجن

نہ دل اسیر ہوا پہندی مین زلف کے تنہا
بندہا ہی تیری محبت مین جال بال سجن

صباح عید ہی رمضان کے آج کہو نکہت کہو ل
کہ تجہ بہنوان کا دکہین عاشقان ہلال سجن

نظارہ دل دل کہ مکہرا چہپایا کہو نکہت مین
نظر ہی مجہ چو تصویر راہ وصال سجن

صبا کے ہاتھ تیری زلف عنبر افشاں دیکھ — دلعہ کھٹی ہی زباں کہیں بحال سجن

خوش بحال حنا ہی کہ بوسہ مادر دی — اپس کے رنگ سوں ہی تیرے پا کمال سجن

چمن میں سرو و صنوبر ہیں منتظر تیرے — خرام ناز کے لئی سوں کر نہال سجن

نہ خال ہی یہ تیری محراب ابرواں کے پاس — رکوع و سجدہ میں مشغول ہی بلال سجن

برہ میں میرا انجانو کیا ہو دی احوال — انیس کر نہو ورد وصل کا خیال سجن

تیری درس کا بکھاری ہی رات دن معبر — نظارہ دی و اپس کے گدا کوں پال سجن

ہو

نہ پوچھ اپنے جدائی سوں حال زار سجن — نہ دل میں چین ہے نے طاقت و قرار سجن

کبھی ایسنہ جس دن سوں تیری درسن بن — ہوا ہوں زار و جو سیماب بیقرار سجن

بہار دیکھ تیرے داغ عشق کے دل میں — نہ ذوق گل ہی نہیں شوق لالہ زار سجن

ملا ہی جب سیں چو گل جا کے توں رقیباں سوں — چمن کے سیر ہی مجھ دل میں نیش خار سجن

امیدوار پریشاں دلاں رہیں کب لگ — کمند زلف کے نت کھول دو شکار سجن

کھنگوٹ الٹ کے دکھاتا نہیں سو کیوں درسن — نہیں ہی جیو میں نری اگر غبار سجن

تیری نثار کے جاں کب تلک رکھوں بر لب — لٹک سوں آکہ مبارک ہو دی نثار سجن

زر رنگ جوش میں آتا ہی خون دل میرا — کہ رنگ پان ہی تیرے سوں کام کار سجن

زکات بوسہ کر دیوی خیر کھو نکہت کا — تیری دعا میں رہوں خوش زیاد کار سجن

دکھن سوں ہند کے کر سیر ملک چین ڈھونڈا — نہ پایا تیری مقابل کا مہ عذار سجن

کیا ہووے کہ خبر لیوے آ کے صبا برنگ
کہ پہنچتا ہے شب و روز انتظار سجن

تجھ لب یاقوت سوں بے قیمتی ہے سس بجن
غرق ہے خوناب دل میں شرم سوں لعل یمن

جس کے انکھیوں میں ہے جلوہ تجھ گل رخسار کا
کیوں رہے مشتاق گل کا کیوں کرے سیر چمن

جب خیاباں سوں گذرتے ہو خرام ناز سوں
پوجتے ہیں نقش پا کوں قمری و سرو و سمن

کیا خبر تجھ کوں کہ تیری درس کے مشتاق کوں
تجھ تغافل سوں ہے ہر دم سال از درد و محن

بسکہ تجھ برہا کی آتش سوں نفس ہے شعلہ خیز
تا سحر مجھ آہ سوں روشن ہے شمع انجمن

ہے بلاگرداں جو شانہ تیری زلف و خال کا
جب سیں مجھ دل نے کیا ہے تیری کاکل میں وطن

ہے شہیداں کے دہن میں کا شوق از بس رات و دن
وار جوں تصویر ہیں انکھیاں بجا ریں در کفن

جب سوں خط نے ہالہ باندھا ہے چندر پے مکھ کے
خانہ آئینہ سوں نکلی ہے کہ میرا سجن

عشق کے مے کا پیا ہے جس کہیں جس کا درجہاں
بے پیے و معشوق اس کہیں زندہ کلیا ہے کفن

کاش میخانہ کے در پر تن میرا ہووے غبار
رات و دن تا ساقی مہرو کے دل یوں جی چرن

مانتے ہیں پیر کر پیر مغاں کوں اے صبا
بوجھتے ہیں مے پرستاں ہے ہمارا ایک سخن

سن کے موہن سوں خوش جواب سخن
دل ہوا میرا کامیاب سخن

اہل معنے پسند کرتے ہیں
تازہ مضمون و انتخاب سخن

خوش ہووے نغمہ ہائے رنگین سوں
منہ ہر اک کہ بجتے رباب سخن

فیض بادی ز شہر علم کمال | ہر کہ از صدق یوجی باب سخن
نوسہ ... | دل سے زاب و تاب سخن
نئے مضمون سون خوش کہون خاطر | کر ملی شوخ بیٹے جا ب... س
کیا عجب ہے کہ گوشوارہ کری | وہ سخندان در خوشاب سخن
شعر سن کے خوش ہووار موہن | کھولوں گر عشق کے کتاب سخن
سر کو ملکو ہووی ظاہر | صابر اکر اٹھی نقاب سخن

ہو

حسن جن ہی سر زخان کے صف مین تون ای سیمتن | سیمتن دیکھی نہ دیکھا جگمین تجہ سا من ہرن
گلبدن خط غلامی تجہ کون دیتے ہین زشوق | شوق سون تیری پکہاری دیکہ جگ کے گلبدن
کہول کے زلف شکن مکہ پر نکر آشفتہ دل | دل ہزاران صید ہین تجہ زلف مین در ہر شکن
درد و محنت کیا ٹک کہینچین گرد مین عاشقان | عاشقان پر مت روا رکھہ محنت و درد و محن
تجہ چرن بوسے کے صابر کون نہ لی آرزو | آرزو بر لا کر آیک شوق سون یوجی چرن

ہو

چہورا ہی جب سون زلف کا دل نے شکن شکن | آشفتہ رات دن ہی زشوق وطن وطن
پایا نہ چاند مکہ کے مقابل کا دلربا | سب ہند و سہند دیکہ کے ڈہونڈا دکہن دکہن
کہو نکہت اتہا کے جب سین دکہایا ہی ماہ رو | روشن ہین عاشقان کے چو درپن نین نین
گر سرو خوشخرام کے شیدا ہی فاختہ | کو کو پکارتی ہی کہ پہر پہر چمن چمن

بر

تجھ غنچہ لب کے غنچہ کری کس برابری — اس کا کری نسیم پر از خندہ دہن میں
دی دی شکنج زلف کوں باد صبا کے ہات — یوں مت لٹا و نافہ مشک ختن ختن
اس سن کے وصف تجھ لب یاقوت کا شرر — خوناب دل میں غرق ہی لعل یمن یمن
کر حسن کے زکات نگاہ نظارہ — ہیں مستحق ہوں ای شہ خوباں بمن
آہو کوں میں سنا ہوں کہ لاتے ہیں دام میں — تجھ کلمیں کیوں نہ زلف کے ڈالو رسن رسن
تیری شب فراق میں شوق وصال سوں — عشاق کھینچتے ہیں بردے کے اگن اگن
پہنچی ہی جس شہید کو تجھ راہ کا غبار — خوشبو ہی اس کا خاک شفا سوں کفن کفن
حد ہی کے آرزو ہی کہ از شوق رات دن — رہوی تیرے حضور سیں اوجی چرن چرن

ہو

مت چھپا مہ کر اکھو نکہت میں از نگاہ عاشقاں — خوش نہیں ہی دیکھنا بادل میں ماہ عاشقاں
خوبرویاں کی تجھی در ہر خدا نے سلطنت — نوبت پایل بجانے جابجا راہ عاشقاں
من ہرن کے مہربانی سوں در آ معلوم آج — خوب رویاں کے میانے عز و جاہ عاشقاں
آئینہ دیکھن سوں ہوتا ہی پرت دل از شوق — جلوہ زلف و رخ زرین کلاہ عاشقاں
اشک کے گوہر کا خزینہ دیدہ کرتا ہی نثار — جوں گذرتا ہی نظر آئی سو شاہ عاشقاں
عشق کا پرتو پڑا ہی جب سوں دل میں شوق سوں — ہی جو آئینہ منور جلوہ گاہ عاشقاں
عشق کے دولت سوں خوش دل ہیں بلک تکیے — بوریا ہی تخت و افسر ہے کلاہ عاشقاں
دردمنداں کا گذرتا ہی شیشہ سنگ بر — جا نمن شافی نرد از درد و آہ عاشقاں

کیون نظر در تسین ہین خورشید و مہ سون صبرا	چاند معکر بہ بدنے ہر در نگاہ عاشقان

جشم بردن او چہپایا ہی جوں بس سون نکار عاشقان	رات دن در خون دل ہی جشم زار عاشقان
ای صبا کہیو ذرا کاکل کی ات ہین کہر گر	قصہ آشفتہ کان در گوش یار عاشقان
جون صدف دل پرورش کرتا ہی انکہیان ہین کہر	تا قبول منہ ہران ہو وی نثار عاشقان
یار ہین پہولن کی مالا کر پرو بہیجا ہون دل	تار کہی کلہین سر بجی یاد کار عاشقان
صبح تک آتہ نہین ہی نیند انکہیان ہین زشوق	خواب بی ... س رات اور ہی نکار عاشقان
جب سین کہو نکہت سی بدلیا ہین چہپا ماہ رو	دن شب ... رہی اندر دیار عاشقان
... ہو وا ہی منور من کی ر دشت ... رب	او تا ہی جون خیال مہ عذار عاشقان
کا شلی ... مہکہ ... سیو با کاکل کی دام	منہ ہر ... ہنس کر اجہہ دل شکار عاشقان
سنبلستان ار ... ہر جلوہ دیکہہ دیکہہ	زلف جب جہوڑی ہی مہکہ ہر گلعذار عاشقان
صابر اعمر دو روان کی یاد سون ہر رات دن	تر ہر شک سرخ سون ہی جویبار عاشقان

ای تصدق تجہہ او پر تہ بنہ و تو ان عاشقان	مہکہ دکہا آکی کر پا وی جین جان عاشقان
... پہ ... گل کا ... شا ہی نظر ہین خار خار	جس کلستا ہین نہین غنچہ دہان عاشقان
غشتہ ... ہو ل باور سرو کا در چین	جابہ کر دیکہی قد سر و روان عاشقان
رشک کی آتش سون جل جاوی رقیبان کا جگر	... ہو ور اگر نامہ بان عاشقان

زلف میں گر گرا ہے دل سجن کان میں / کبھو از آشفتہ ہے از پنہان عاشقانہ
کیا عجب ہے وصل کا پیغام بھیجے جب تجھ / ہجر کے قاصد کبی کر داستان عاشق
کون ساوہ دن ہووے صبا بر کہو نکہت پھول کی / چاند مہکہ ہن جس دکھاوے قدردان شفاد

چند رکھیں ہیں در شکل ہی جو کسی پردہ پنہان / ز جلوہ گاہ تماشا ہر اس کون جبید پنہان
دو وقت دیدگہ میخانہ کے زیارت کر / کہ قفل نشہ کو شوق کی ہے کلید پنہان
اٹھے کاسو ز جنوا مج ور شہید انجمن / جو کوئے اج ہو دل مرغ رو سفید پنہان
کفن میں اُس کے نظر مجھ ہی درس کارن / براہ عشق ہوا دل ترے جو شہید پنہان
ہمیشہ مست ہے پیر مغاں کے رحمت سیتی / شراب عشق کے جس کون زخم رسید پنہان
ہمای وقت ہوا بیخودی کے جذبہ سون / جو راہ عشق کے طی کر ز خود برید پنہان
وہاں وصال سو ہو دیکھا شعلہ ماں صبا بر / شب فراق میں کر دل جفا کشید پنہان

مطلع ۱

مشہور ہے جب سوں رقیباں پر ہوا ہی مہربان / عاشقاں کے دل کیا دیر لکتے ہیں غیرت کا سنان
ای صبا تجھ کوں خم زلف پریشاں کی قسم / کافو نہیں کہیو سجن کے قصہ آشفتہ کان
عشق بازاں بوجھتے ہیں قدر ہجر و وصل کوں / جس میں رہتے ہیں گہہ غمگین و گاہ شادمان
جوں زلیخا نقد دل دی در بہا میں درس کے / ہو رہی مشتاق ہو نکہت کے جھلک کے عاشقان
آج شاید گلبدن آتا ہی گل کے سیر کون / کر شگوفہ شاخ گل پر زیب ہی در گلستان

جو محبوب لے کے نمرتا پھرتے ہیں کوہ و دشت میں
ان سوں پوچھو منزل و مقصود کا نام و نشان

کیونکہ یار راج در نسا جب غم انے کا سجن
اس کے ہی تسخیر میں ملک دل پیر و جوان

مہربان باطن میں ہے ہم پر سر سجن ہمارا
گر رقیباں کے کہے ہے ظاہری نامہربان

ہو

جب سوں ہوا ہے آشنا مجھ دل سوں وہ شیرین زبان
لبریز ہے شیر و شکر میرا سخن سوں ہر زمان

بر طور موسے نے دکھا جب سوں تجلا نور کا
طالب ہوئے دیدار کے از شوق درس عاشقان

ہوتے ہیں دل عاشقاں کے بلبل پرشیں ذوق سوں
کرتے ہے آشفتہ صبا چمن کا گل مہ طلعتان

آئینہ کا ہے سرخ ہے کہ زعفرانے جا من
پوشاک تیرا دیکھ کے جلتے ہیں برنگ ارغوان

نازک خرامی کے لٹک سیں کے تیرا در چمن
گڑتے ہیں جھک جھک شرم سوں سرو و صنوبر قامتان

جب سیں چمن کے پت جھڑے ہوئے خزاں کے جور سوں
بلبل بچاری رات دن ہے در فراق و در فغان

عاشق کوں عیش و زمزمے خوش ہے جیا کا سنگ میں
جن خضر ورنہ کیا کرے تنہا حیات جاودان

زاہد کے شیخی دیکھ کے مسجد میں قیل و قال کے
مستاں نے گز ترک ریا مرشد لیا پیر مغان

جن کوں جنون عشق کا جس کا پیرا ہے ہمارا
مجنوں صفت ہیں عاقبت در کوہ و دشت و بر دوان

رہیں کل رات کا اب تک جو تجھ بن کہیں انکھیاں
انجھو کے جوش سوں کنکا ہو جمنا بہ چلے انکھیاں

برہ کے رین میں دل دیکھ دشمن غم کے آتش سوں
انگاروں کیا ادہر تے بیچ تج بن تلملی انکھیاں

ہوا جب سوں جدا توں مجھ نظر سوں اے گل خوبی
جگر پر داغ کیا جوں لالہ خوں رو و ر کلی انکھیاں

پہنچو

نہ چھند دیکھتی ہیں یہ لسانی بیاد بیدہ میں　　کہ ہیں تجھ وصل کے شب ہا میں درس کے بیکی نگہ
کیا ہو وی جبر نور نظر بخشے کر صانے　　رکھیں ہیں تیرا دیکھن کفر چو دیں سقائی ہماں

دکھا مت ہر کسے کوں جانمن کاجل بھری انکھیاں　　کہ چشم زخم سوں رہو ہیں امامنین مت ہری انکھیاں
نہ ہوں کیوں تیری جادو نگہ کے بند میں عاشق　　کہ پہرتے ہیں نظر کر افسوں ساحری انکھیاں
عجب کیا ہے کہ ہوئے سامری شاگرد غمزہ کے　　نظر پہر دیکھتے تیری اگر افسوں بھری انکھیاں
دلاں یک ملک ہے تسخیر کرنے یک غمزہ کافی ہے　　چہرا و بے عمدہ کی فوج سوں غارت گری انکھیاں
اپس کا بی بہا دل عشق بازاں نذر کرتے ہیں　　تیری جوہر شناسی دیکھ ومز کے جوہری انکھیاں
سنانے تیری آئے یا خبر حسن دوں قاصد سینے　　خدا کیسوں اسیدوں سوں کہلے ہیں تو پری انکھیاں
کہاں تک ناز سوں غمزہ سوں دل محرم رکھتا ہے　　کبھی کہو نکہت الفت کے ہنسی کہا ہے پرور انکھیاں
ہوا ہی صابر مستانہ بچھڑ داج ایسی ساقی　　زمستی دیکھ سرشار ہو تیرا زمن بھری انکھیاں

جہ

دکھا ہے دل کے انکھیاں سوں جنھوں نے جلوۂ جاناں　　جو آئینہ کبھی ہیں محو ازشوق کبھی حیران
کہا صد مرتبہ دل کوں نجا زلفاں کے پھندے میں　　کہ ہو دل کا کبھی آشفتہ کا ہے صید بی سامان
نجا نو وہ چنچل ہمت اس نے کشش چنچل سوں بیکہر ہے　　کہ دل گہوارہ ہوتا ہے خیالاں دیکھ جز زجان
جو آئینہ تجلا سوں نہو دل چشم و دل روشن　　نہ دیکھا دل چمن مہکہ آینا کی خوبان
مبارک باد دیتے ہیں میرا کلو کوں مروباں　　ہجوم سنبلستاں دیکھ کر دوخط ریحان

نہ کیا یاد اغ دل پر عشق کا جمع از جس گل پنے — رکھا گلشن پہ اُس کا تا تو عشاقاں نے نافرمان

مگر شور و فغان سن شوخ جا پروا کو نہ پہاوے — کہ تلملاتا ہے جگر مشتاق کا در آتش ہجران

اپس کے پاس دل فانوس ہے شمع دی فن کوی جا — پتنگا شمع پر از شوق جب کہ تا ہے جان قربان

سخن میرا سو صاحب طبع خوش بھتا ہے مجلس میں — کہا یا ہوں جگت میں جب سوں مداح شہ مردان

بنا یا خانۂ آئینہ مجہ دل کا تجلا سین — ہووے یا اس چاند سے مہکہ کہو نکہت کا خانہ آباد

رچا ہے عشق میرے دل سوں جوں سیماب و آئینہ — مبارک باد مجہ کو نہ کیوں نہ دیویں رات اہل سپہ کیان

شگفتہ ہے نظر جوں لالہ داغ عشق سوں پیار — ہوا ہی جلوہ گر انکھیوں میں جب سعدی وہ گل خندان

تو گل رخسار سوں ہے تازہ باغ بزم حسن — کیوں نہ سنبل سوں رہے خوشبو دماغ بزم حسن

لالہ رو یاد کا جگر ہے رشک سوں جل بل انگار — دیکھ غنچے کے بغل میں خال داغ بزم حسن

لٹ نہیں ہے زلف کے آشفتہ گل رخسار پر — ہے بنفشہ زار میں دود چراغ بزم حسن

کیوں نہ رہو مست انکھیاں آج اس ہشیار کیں — ناز کے خلوت میں پیتی ہیں ایاغ بزم حسن

منہ ہرن کر ہنسکی کہو نکہت کو نہ اٹھا دیں صابر — پا دیں در سن سوں میرا انکھیاں سراغ بزم حسن

کر اٹھا و چاند مہکہ نے جس نقاب بزم حسن — شمع ہو در آب گل کا لگے نہ تاب بزم حسن

طور کا نور و تجلا دیکھ جس ہو سینے زنو — جس تک آیا سو اٹھا ابر حجاب بزم حسن

مہر خشت نہ ہووے ہر ذرہ عشاق وقت — شب تیرہ دل سوں ہو نکلی آفتاب بزم حسن

ای صبا گل رنگ پریشان ہو گیا ہو دار کر
بوی خوش لا دو زلف مشکناب بزم حسن

نہیں ساقی کی دکہن چشم و رنگ سرشار دور
رات و دن ہو مست از شوق شراب بزم حسن

سنبل تر کیوں نہ خوشبو عاشقان کا دل کیا
از گل خورشید با دو ہی گلاب بزم حسن

تازہ و خوش در بہار عشق رہو صبا برا
جس کا دل جو بن خیال ہو دو کامیاب بزم حسن

کبہو نکہت کا دیکھہ تجلا بہار آتش حسن
کہلا ہی دل مین پہول لالہ زار آتش حسن

ہو دی از شوق چو پروانہ جلی کی شمع خموش
جو بیحجاب ہو وے مہ عذار آتش حسن

نگاہ شوخ کی چمن برق کر کری جلوہ
سپند وار جلی جان نثار آتش حسن

دوبارہ موسی عمران خیال طور کری
جو دیکہی نور تجلا سوں نار آتش حسن

اٹھی ہی موج سمندر سوں آتش بیدود
برا ہی اس کی جگر مین شرار آتش حسن

نہ خط ہی نا صفت اس چہرے سی مہکہ اوپر
زدود سنبل تر ہی حصار آتش حسن

بنفشہ رنگ نہ ریحان ہی نہ گل خورشید
زجوش دود لالان ہی بخار آتش حسن

جہی شمع کیون نہ ہو وی صبا برا جگہ روشن
کہ دل پتنگ ہی در شعلہ زار آتش حسن

ای مہ رخان کہو نکہت کہنہ اتبل کی دہرم گرد
در حسن کا دان دوری ہمن پرکرم گرد

گر جلوہ عاشقان کی نظر مین زگلعذار
در چشم و دل نظارہ بہار ارم گرد

مشتاق پاکباز کی انکہیان سوں گر حجاب
کس نی کہا رقیب بہ محترم گرد

ابرو دکھا کے قبلۂ دل اسود ی حجر — عاشق کا دل زجلوہ بیت الحرم کرو
تا کے فریب وعدہ سون دیکھ کرو کے اب — خوش دل ہو وعدہ وفا از کرم کرو
ندن ہی آرزو کہ جفا چھوڑو جور چھوڑ — مہر و وفا سون سخت دل اپنا نرم کرو
کب لگ رہون فراق مین تر چشم و دل بخون — مجھ پر نہین جو رحم بچشم نرم کرو
صابر کا دل مدام محبت سون رام ہے — تم اس کے چشم و دل سون مبادا کہ رم کرو

ہو چشم و دل کے نور نین مین بسا کرو — کس نے کہا کہ دور نظر سون رہا کرو
دل دردناک و دیدہ درس کا ہی بیقرار — کہو نکہت الت کے مہک کہن دکھا کر دوا کرو
آشفتگی کی تاب نہین میری دل کے تئین — لٹ زلف کی نہ چھوڑو کے کا کہا کرو
کب لگ کرو گے جور و جفا عشق باز پر — کا ہی میان سون مہر کرو کے وفا کرو
ندن کا روہت ناؤ نہ ملنا نہ آونا — لائق نہین تمہاری نصیحت سنا کرو
نرگس ہی شوخ چشم مبادا نظر لگے — گلشن مین اس کون مہک دکھا دحیا کرو
تم شاہ حسن و صابر مشتاق ہی گدا — درسن سون کچھ زکات کہو نکہت کی دیا کرو

ای مردمان کہونکہت کی جھلک پر نظر کرو — نظارہ محو جلوہ و دل بیخبر کرو
گر چاہتے ہو راہ ہو دی بیخودی کی [illegible] — ملنے کی شوق کون زکشش راہبر کرو
بی جہت و جو نہ ہاتھ لگی منزل کی آرزو — گر ذوق ہی بقا کا فنا تی سفر کرو

گر جوہری ہوا اہل طریقت کے خنجر دم — مجھ چشم کے ... بچھو گوہر کرد

تا زندہ رہو عشق کے ہر سو دھیان — میخانہ کے طاق پہ تسبیح کو دور کرد

دنیا کے فکر و طول امل کا نہیں شمار — بہتر کہ کار و بار جہان مختصر کرد

صابر شرابی بر در میخانہ اج مست — جا محتسب کے گھر میں اطراف سوں خبر کرو

اے عاشقاں سجن کی گلی میں وطن کرو — روشن غبار خاک چرن سوں نین کرو

دل کوں ز داغ عشق رکھو تازہ ہر بہار — گر سیر باغ لالہ و سرو و سمن کرو

جوں بوی گل گلی سوں نکو لک کے رات دن — ہر گز نظر نہ بر رخ گلپیرہن کرو

اس شمع رو کے عشق میں سلگا کے بند بند — جاں کوں پتنگ و نور فشاں تن میں من کرو

گر گر کے یاد اس نگہ چشم شوخ کوں — آزاد کس غزال کوں تعظیم ہرن کرو

اس زلف مشکناب کے لٹ کے خیال میں — لوہو میں غرق نافہ مشک ختن کرو

سو بے بقا ز دار فنا کر کے دل سو عز — خاک شفا سوں میر ا معطر کفن کرو

کہو نکہت کوں دیکھ میری نظر سوں رخ شوق — روشن نگاہ دل ز رخ من ہرن کرو

صابر کی غزل ہی گہر اوس کلا خالہ — جنت ابس کے مہ کوں بیت الحزن کرو

دل کے انکھیاں سوں نگہ بر گل رخسار کرو — خس گلگوں سوں نظر صفحۂ گلزار کرو

عشق سوں عمر کی لذت ہر ہوا مجھ معلوم — زندہ کی تازہ ذوق رخ دلدار کرو

دیکہ اینہ صفت مادہ رخاں کا درسن ‎ ‎ ‎ دیدۂ روشن چو دل از جلوہ دیدار کرد
خیرہ کر ہووی نظر دیکہ کہو نکہت کا پر تو ‎ ‎ ‎ دل کے درچمن سوں تماشائے رخ یار کرد
شوق کر ہووی کدھا کہو مژہ مستی عشق ‎ ‎ ‎ دل کوں از یاد مغاں بیخود و سرشار کرد
سرمہ خاک شفا چشم کوں کر خواہش ہے ‎ ‎ ‎ چند روزی دل اشتاق کوں بیمار کرد
عشق کے بیخبری تحفہ رکہی ہے لذت ‎ ‎ ‎ عقل دہر تے ہوا کر دل کوں خبردار کرد
رات گذری وہو آروز و چلا قافلہ لاد ‎ ‎ ‎ خواب غفلت کوں کہی آپ کوں بیدار کرد
شمع رخسار کوں کر شوق ہی ہنس ہنس کے جلو ‎ ‎ ‎ دل چو پروانہ جلا عشق میں انکار کرد
تا خزانی میں شہنشاہ کے مقبول پڑی ‎ ‎ ‎ در نیساں کے طرح اشک کوں شہوار کرد
گزر کہو عشق کے رہ بیچ قدم جن صابر ‎ ‎ ‎ جذبۂ شوق و کشش رہبر و رہدار کرد

ہو

دوستاں مجہ دل دیوانہ کی تدبیر کرو ‎ ‎ ‎ زلف کے لٹ سوں جگر تار کی زنجیر کرد
چین بن درس نہیں دل کوں کہی مجہ زشوق ‎ ‎ ‎ چشم حیرت زدہ پر شوخ کی تصویر کرد
ای صبا زلف میں کر شانہ کری مت رودیکہ ‎ ‎ ‎ کانوں میں میری پریشانی کی تقریر کرد
آیۂ مصحف رخسار کوں پہر پرور زبر ‎ ‎ ‎ دل او پر نو خط یاقوت کی تحریر کرد
نشۂ عشق کی کر چا ہو کہ پا او لذت ‎ ‎ ‎ میکشاں مرشد اسرار و مغاں پیر کرد
عمر فانی کی ہے تا موج نفس ہے جو حباب ‎ ‎ ‎ دم غنیمت ہے میں عشق سوں تعمیر کرد
شوق کر ہووی [illegible] زر ہووی مس قلب جو ‎ ‎ ‎ پیر و مرشد کے نگہ مہر کی اکسیر کرد

خوبرویاں کوں کہو ملک دل مشتاق کا | شکر خطا سوں کبھی آپ کی تسخیر کرو
نقد دل لے کے سر راہ کھڑا ہے صابر | ناوک ناز سوں گر شوق ہے نخچیر کرو

ذوق کر ہووے کہ مشتاق کا دن شام کرو | مکھ اوپر زلف چھپا کفر میں اسلام کرو
تم کوں شوخی کے تغافل کی قسم ہے گر کبھی | چھوڑ وحشت کوں دل اہل وفا رام کرو
نظر بد سوں رہو حق کے امان میں شب و روز | حسن کے خیر اگر جلوۂ انعام کرو
گر کبھو شوق کر پی بادہ ہیں عاشق مست | غمزۂ ساقی و نگہ شیشہ ادا جام کرو
خط غلامی کا دیویں شاہ و گدا خوش ہو کر | دان در حسن کا کبھو نکہت کبھو لب کا اگر عام کرو
ہے مری چشم کے غنچے آ میں خوش آب ہو | رات کوں دل کوں کبھی آپ کی آرام کرو
شوق کر ہو دل کہ مشتاق کا دل کر کر صید | اپنے فرمان میں رکھو زلف کمند دام کرو
کب تلک ہجر کی محنت میں رہے صابر زار | کبھی آنے کا کبھی صلح کا پیغام کرو

لطف ہے لطف کہ ہجر الم خوردہ یاد کرو | خط سوں پیغام سوں خاطر خوش و دل شاد کرو
لطف ہے لطف کہ مشتاق کے کلک المعروف | جلوۂ خوش سوں خرام قد شمشاد کرو
لطف ہے لطف کہ اس غنچۂ خنداں کی نکات | اپنے بلبل خوش الحان کوں کچھ امداد کرو
لطف ہے لطف کہ آشفتہ دلاں کوں کر صید | زلف میں باندھ رکھو کا دو کہ آزاد کرو
لطف ہے لطف کہ دلدار پئے امداد مغاں | بیخود بادہ کشاں کوں کبھی ارشاد کرو

لطف ہر لحظہ کرے اگر شہ نیستان ہیکے ہمر
پرتو عشق سون نیا بر کا دل آباد کرے

کس نے کہا سیر گل ای شہ خوبان کرو
چشم کے گلشن مین آ دل کون گلستان کرو

غنچہ و گل کے وفا جگمین نہین جز دو روز
عیش کا مت اعتماد جیون گل خندان کرو

لالہ رخان کا خیال گر ہووے مہمان بچشم
عشق کے بہر کا کے داغ دلین چراغان کرو

حاتم طے کا رہا جگمین سدا نیک نام
تم بہی غریبان او پر نیکی و احسان کرو

چاند سا کہو نکہت مین مہکر اکہو کے تک جہپا
دام ورس دل دراج سن دمحبان کرو

دولت کے اپنے خیرانی کے ای مردمان
اشک کون بہر نثار کو ہر غلطان کرو

ہر خم شبرنگ مین دل نے کیا ہی وطن
زلف کے لٹ کہول کہول دل نہ پریشان کرو

ہا برغمناک کا محنت واندو پوچہ
کیا ہووے گر ای یکہ مہر سون درمان کرو

چند رمہکہ پیاری کا درس کرو
تجلا سون انکہیان کون درپن کرو

جلا من کے من کے کون دردی ز شوق
مسیحا نا تو جب جب کے سمرن کرو

شگفتہ نظر کر از داغ عشق
نظر لالہ زاری ز گلشن کرو

جلا کے محبت کا من مین چراغ
دل از پرتو عشق روشن کرو

مغان کے محبت سین پیپہ شراب
چو مستان ہمیشہ نہ مسکن کرو

صنم کے اگر عشق کا شوق ہیت
بند دل کون زنار برہمن کرو

مرے جن یک نسخے کہ صبا بر　　　اگر باندھے سوں ہووی کامن کرو

کر پند مکھ و پر نگاہ کرو　　　مہر قربان بروی ماہ کرو
چاند مکھ دیکھ دل کون جن دو جن　　　خوش نگاہون کا جلوہ گاہ کرو
عشق کے دور ہی اگر منزل　　　سر کون کر پانو قطع راہ کرو
نور حق دیکھو در دل ظلمات　　　اِرشبی جاگ صبح گاہ کرو
دولت عشق کی ہی گر خواہش　　　ترک دنیا کا عز و جاہ کرو
حل ہووین مشکلات گر سجدہ　　　بر در شاہ دین پناہ کرو
شرح غم کر سزا او ہجران کا　　　شوخ کون چشم تر گواہ کرو
چاہو گر مسند ہر ایک خوشنود سب　　　شکوہ تا مت ز درد واہ کرو
شوق کر وصل کا ہی جز صبا　　　صبر ہجر ان مین سال و ماہ کرو

دل مہجور کون محتاج طبیبان نکرو　　　عشق کے درد کی تاتاب ہی درمان نکرو
دل کون طاقت نہیں ایما یہ آشفتہ دلان　　　زلف دلدار کی صبا ہاتھ پریشان نکرو
رنگ یاقوت کون کیوں نکہت کی تجلا سون دیا　　　میرا دل نور سون کیون لعل بدخشان نکرو
قیمت جلوہ دیدار ہی صد جان و جہان　　　وعدہ دلدار کی درشن دان کا ارزان نکرو
دُر یکتا ہو کب قطرۂ نیسانی کون　　　اشک میری کون جز گوہر غلطان نکرو

رنگ و بو غنچہ و گل کوں جو دیا گلشن
دل مشتاق چرا بلبل خوش خوان نکرد

سیر گلزار کہ کرتے ہو شب و روز ز شوق
اے مجے چشم مین کیوں دل کوں گلستان نکرد

ذرّہ کوں مہر سوں روشن جو کیا صابر کا
دل چرا عشق سوں خورشید درخشان نکرد

ہو

مہک کوں کہو نکہت مین چہپایا نکرد
وقت درس کے کہرا یا نکرد

عشق باخدان اگر احوال کہین
غیر کوں راز سنایا نکرد

دل مشتاق شب ہجر امہین
آتش غم سوں جلایا نکرد

پہن پوشاک چہ گل رنگا رنگ
ہر گہری باغ مین جایا نکرد

دیکہ اغیار طرف ہر ساعت
دل محب ان کا کہپایا نکرد

نظر بد سوں اگر چاہو امان
مہک رقیبان کوں دکہایا نکرد

مجہ نہین تاب پریشانی کے
زلف کے لت کوں کہلایا نکرد

عاشق آیئنہ صبا داہو دے
درس دری کے رجہایا نکرد

گت پرین کے گدے مشتاق ز شوق
چہرہ نکہ دار بندایا نکرد

دان درس کے اگر دار او زکات
صابر اپنے کوں بہلایا نکرد

ہو

کہو نکہت مین چاند مہکا دیپو کب لگ ایسے سمجہو
ترہتی ہین درس کوں پا کبازان کے نین سمجہو

رقیبان ساتہ ملنا سیر کرنا باغ مین جانا
نہین لایق کہ گلر و یان کے خوش خرام سخن سمجہو

صبا دا نرگس بیمار و گل کے چشم بد تا بکے
نجا اوہر کبھی گلزار مین شہلا نمین سمجھو

مقیش باندہ کے نکد پہ پہنتا کبھی سون نکلو
نہ عاشق آپ مین کف کف مر جائین ہر نہ بجھو

نہین اشغنہ کے بے تاب دل اہے پیش گون
نہ بابا کے باندہ مت دو حلقہ زلف شکن سمجھو

دلا نمین عقدہ مشکل پڑی ہے عشق زان
کرو حل مزہ کے کہندی کہو کیا پتہ دہن سمجھو

درس کے شوق ہی صابر مقیم کلبہ احزان
چند رہے کہ سون کبھی روشن کرو چپ آنکھ کا سمجھو

جو

شب ہجران کا ای قاصد مرا دکہ یار سون کہیو
جو شمع شعلہ ور جلتا ہے دل دلدار سون کہیو

نہ باہجی کر مبرا پاس حیا سون یا تغافل سون
زبانی شرح مجہ غم کے در و دیوار سون کہیو

نہ کہیو بہ عاشقان ہر ایک سون درد و الم اپنا
طبیب مہربان و دلبر غم خوار سون کہیو

بہار لالہ ہی ساقی ہی مطرب ہے گل و مل ہے
تیری گلشن مین جا خالی ہے گل رخسار سون کہیو

چو قمری تجہ خرام ناز کے مشتاق ہین عاشق
کبھی آ جلوہ دکھلا مرد خوش رفتار سون کہیو

نہ پوچھے وہ گل خندان اگر احوال عاشق کا
چو بلبل خوش نوائی سون گل گلزار سون کہیو

کیا ہووی ز کاث رنگ پان یکبوسہ دیوی
میری بہ عرض ہے مس لعل شکر بار سون کہیو

میری فریاد کذری ہی چو ناوک سنگ خار استون
کلی ہین میری فریاد کے نہ اغیار سون کہیو

نہین طاقت پریشانی کے صابر کو نہ خند بکلا
نہ کہولے زلف کے لٹ کو صبا دلدار سون کہیو

ہے

ایدل چراغ عشق کا پروانہ ہو پروانہ جو
جل بل بہشتی ہین نبہ کے فرزانہ ہو فرزانہ جو

آزادہ کے چاہے اگر ننگ و بدی کے فکر سوں — یک رنگ جنوں عشق میں دیوانہ ہو دیوانہ ہو

بے منت شیشہ مغاں لذت نہ بخشے زندگی — پی پی شراب معرفت مستانہ ہو مستانہ ہو

گر چاہتا ہے سرمہ کر انکھیاں میں اکھیں سرخاں — بیٹھ کے یک خاک سوں بتخانہ ہو بتخانہ ہو

گر شوق ہے یہ دو ہو دل واقف تیرا احوال سیں — دکھ سہ کے یک بیتیاں شرح کر افسانہ ہو افسانہ ہو

گر عشق کے رہ میں تھکے پا چشم و ہر یک زور سوں — ہر چند منزل دور ہے مردانہ ہو مردانہ ہو

گر چاہے ہو کے آشنا دلیں بیے ذو من ہر — کہت سوں نکل کے آپ سوں بیگانہ ہو بیگانہ ہو

ہے یار مہ عالم چشم میں جاوے میہا دا ابرو — بہر نثار اے اشک تر دُر دانہ ہو دُر دانہ ہو

آشفتہ کے پا شوق سوں گر گھر گیا ہے زلف میں — لگا ہے شمیم و کہ صبا کہ شانہ ہو کہ شانہ ہو

گر دست بوسے آرزو ہے میکشاں کے ساغرا — مر میکدہ کے خاک کر پیمانہ ہو پیمانہ ہو

نسدن جرس ہے در فغاں ہشیار ہو ہشیار ہو — الدک چلا ہے کاروان بیدار ہو بیدار ہو

گر عشق کے رہ کے خبر پوچھے ہے سناؤ مختصر — سر کوں قدم کر در سلوک طیار ہو طیار ہو

گر شوق ہے دیدار سوں صلابا ہند عشق یار سوں — عالم کے کاروبار سوں بیزار ہو بیزار ہو

میخانہ کے کر بند دیکھ تا خوش کیا لذت زندگی — ساقی کے رکھ خور سند کے سرشار ہو سرشار ہو

جو درد ہجراں کا سہیں مشتاق درسن کے رہیں — گر تجہ سوں غم اپنا کہیں غم خوار ہو غم خوار ہو

آتا ہے وو بیداد کر شمشیر ابرو تیز کر — گر کر تصدق جان و سر ایثار ہو ایثار ہو

جعفر تیم کے بہتی جلے عاشق وہے دل کو نہ تلے — گر چاہے سیاں کوں رلے انکار ہو انکار ہو

زبلی و ... زردکا ہر شوق ... [illegible] ... ہو بیمار ہو

یہیں دریا بتوں شور و ادہر تو ہو دہر تو وو | بہر نکا و چمنا ہو ادہر تو ہوں ادہر تو وو

پتنگ و شمع ہے اوہیں بڑہ کے آ سلگا و ننا | دل و جانا مہر بہر کا وہیں دہر تو ہو ادہر تو وو

بیابن جو بنا و سے برہ خونابہ دلا دو سے | غم و اندوہ کہڑ دو سے دہر تو ہوں ادہر ہوں وو

درس کہہ چشم و دل اثر ہیں اپنجا ہو کہ لبنا دیتیں | اتہیں اہ و فغاں کہڑ ہیں ادہر تو ہو ادہر تو وو

نظر دیدار کہہ بشکلی ملن کون جستجو ہا بہشت کے | عجب ہیں ... کہ لبنکلی ادہر تو ہوں ادہر تو وو

نہ پوچھی کوئی دیکہ میرا چند رہمکہ ہز ہر اندہیرا | الم نے غم نے آئیرا ادہر تو ہوں ادہر تو وو

کبھوں کر درد و دیکہ اپنا چہپا دل شوخ ہمکہ بنا | تجا ہو عیش وسہمہ بنا ادہر تو ہوں ادہر تو وو

چمن ہیں قمری و بلبل خزانے دیکہ سرو و گل | سنا نے ہیں فغان و غل ادہر تو ہوں ادہر تو وو

خوشی نے نعار و تو رم فراق و وصل ہیں ہر دم | اگر ہی عیش یا ہی غم ادہر تو ہوں ادہر تو وو

بنا ہے شوق رستو ہوں پیغمبر یا اللہ | نفس کا دور زدل کر غبار یا اللہ

گناہ کار و خجل ہوں ز شر نفس شقی | ہوا ز خجلت نکو شرمسار یا اللہ

ہمیشہ دیدہ و دل ہی گناہ پر مائل | ا پس کے امن امان میں دار یا اللہ

بغیر جرم نہیں تو شہ بحر عصیان کا | اتار موج رحمت سوں پار یا اللہ

بخشنے کہ از کرم و مغفرت کے محبت خشک | کہ ہر بار ہوں از کارہ بار یا اللہ

طواف میکدہ رکھتا ہوں از دو دل میں
دکھاو بادہ کشاں کا دیار یا اللہ

چہ خوش کہ بوج چراں چشم و دل سوں ساقی کے
کروں زعشق مغاں افتخار یا اللہ

بہار عمر خزانی ہوئی ہے گلشن دہر
خزاں بہار کر از گلعذار یا اللہ

زعشق لالہ رخی دل کوں یادگاری دے
کہ جوں داغ دار کہا اوں زیار یا اللہ

رضا یکے حب طلب ہے کہ بوسہ اس در پر
ہزار مرتبہ دوں بار بار یا اللہ

سرشک چشم کہ کہنا ہی پرورش دامن
گہر کے آب سوں کرشا ہوار یا اللہ

کھڑا ہو نوید کا ہوں منتظر کہ کہو نکہت گل
دکھاوی چاند سا مکھ مہ عذار یا اللہ

بلبل ہے جان گرامی ز شوق قربانی
کہ ہووی شہ کے قدم پر نثار یا اللہ

تیری حبیب کے در کا گدا ہوں صابر ہوں
ہے جب دمن کے مراداں ہزار یا اللہ

ہو

زنور عشق ہے مستہ نور حسن کے چشم و نگاہ
نہ لیلی کوں حیا جیت خورشید ہے نہ جلوہ ماہ

کوچہ سوالی ہے عقبا کا کوچہ دنیا کا
نگاہ مہر ہے میری طلب زحضرت شاہ

زکات حسن کے نظارہ مجھی دینا
کہ ہم فقیر ہوں تجھ در کا ہم ہوں دولت خواہ

شراب عشق پیالے میں چور رہتی ہیں
جنہوں کوں نشہ پلاوے ہے ساقی جم جاہ

پڑا ہوں بر در میخانہ تا سوالی ہوں
کہ دیویں جرعہ می میکشاں حق آگاہ

جدا کیا میری گلرو کوں جس نے تو نا گر
جو لالہ ہووی جگر اس کا داغ و بخت سیاہ

چرانہ خون جگر ٹپکی چشم بلبل سیں
کہ گل کے نال شب و روز خار ہے ہمراہ

من کا

ملن کا شوق زبس رات دن ہی عاشق کوں   رہی ہی محو جو نقشہ بر چشم و دل در راہ
ہمن کوں فقر کے نعمت سوں سب میسر ہی   کہ بخشش تا ہی مرادان دلاں کی شاہنشاہ
شب وصال کہ کر آوے خوش خبر صابر   رہوں فراق میں دلشادمان زنالہ و آہ

هو

کلرونی دیکھ برہ کا جب سوں کیا حوالہ   انکھیاں لو ہو کی تر ہیں دل داغ ہی جو لالہ
نی گل سینے ہی دیکھ اپنی باغ کی حکایت   بلبل عبث چمن میں کرتی ہی آہ و نالہ
اغیار ساتھ ملنا سر کش من ہرن کا   بہتا ہی تجہ نین سوں انجہواں طرح ژالہ
خدمت میں مے سخان کے جس نے کہ عمر کاٹی   ہجرانمیں زہر اس کوں ہی آب و ہم نوالہ
مغرور نازنینان جو اپنے حسن پر ہیں   درسن دکھا کہاں کوں کرکی غرور دوالہ
آتے ہیں دیکھنے کوں خوبان چین و ماچین   تجہ چاند مکھ کا تس پن مشکین خط و ہالہ
پیر مغان کے در کا ہوں رات دن سلامی   میخانہ نہ رضا سوں دی کا میئے دو سالہ
صابر کا حال پوچھی البتہ وہ چندر مکھ   شرح فراق و غم کا ہر گہ پہری رسالہ

هو

جن مجہ نظر سوں دیکھا وہ شوخ ماہ پارہ   جوں آئینہ ز حیرت ہی محو یک نظارہ
انجہواں شرہ سوں ڈہل ڈہل از شوق ہو در سمن   عاشق وصال کار ن دیکھیں جو استخارہ
یک مرتبہ دکہن سوں ہوئے نہاں تسلا   ای ماہ رو خدا را درسن دکھا دوبارہ
پہر لالہ دیکھنے کا تجہ کوں نہ شوق ہوئی   از داغ عشق دیکھ مجہ دل کا گلزارہ

مہتاب کے نین میں داغ جگر نہ بوجھو — مجہ دل کے یادگاری ہے آہ کا شرارہ
تقوا او زہد سوں ہے کر تجہ کوں خضر زاہد — مستی دے تجہ دل سوں خوش دل ہے بادہ خوارہ
ہووے یو ماہ و زہرہ حلقہ بگوش آپ کے — موتی جڑی جو بہنی کانو منین کوشوارہ
میری نظر سوں دیکھو جلوہ کری شرف کے — چمکی ہے چاند مکھ پر ڈھل ڈھل کے جیوں ستارہ
ای شاہ حسن دینا ہے حسن کے دان درسن — تجہ در اوپر پڑا ہی صابر گدا بچارہ

کہو نکہت میں جن تجلا تجہ ماہ رو کا دیدہ — جوں آرسی ہے روشن اس کا نگاہ و دیدہ
آیا ہے کیوں نہ دیوے لالہ عذار تجہ کوں — تجہ عشق میں کہ غنچہ در خون دل طپیدہ
سنبل کے بو سیں گلشن امروز ہے معطر — شاید کہ مشک چیں سوں باد صبا رسیدہ
تجہ عشق کے چمن سیں حاصل ہے سرخ روئی — جوں لالہ داغ دل کا خونابہ پروریدہ
پیر مغاں کے رحمت ہے بیش اس کے اوپر — از جام عشق ساقی جن درد می چشیدہ
یوسف کے کر بہا میں کو ہر دیا زلیخا — مہ روئی عاشقاں کا ہنس ہنس کے دل خریدہ
میرا چتر چھبیلا من موہنا ہی صابر — ثانی جہاں منین اس کا نئیں دیدہ نی شنیدہ

جوں آرسی دکھا ہو اُجل دل سوں حسن سادہ — ہوئی ہے مجہ نظر کے پور روشنی زیادہ
کیوں مہر کے نظر سوں دل پھانسہ راکہ روشن — خورشید مکوں جنے کہو نکہت سوں نور داد
وہ تل نہ بوجھو مشکیں چاہ ذقن کے اوپر — زمزم میں رہ غلط کش دحبش فتادہ

زاہد نے پایا مسجد میں زہد و تقوا | در میکدہ ملا ہی رنداں کوں فسق و بادہ
پیر مغاں نے مطلب تج رند سوں جو چاہا | جن ہو نہ میکدہ کا دل میں ارادہ
خوش ہوں کہ مجہ کوں زاہد ہر مست دیکہ بولے | پیر مغاں کے در کا ہے رند و خانہ زادہ
رہ عشق کے کتہن ہے ای شوق پا دریگ | ہیں رہرواں سوار و ہی صابرا پیادہ

دیکہ وہ زلف و خال کہچہ کا کہچہ | ارے کا حال کہچہ کا کہچہ
عیش باقی کا دم غنیمت بوجہ | کہ ہوے آج و کال کہچہ کا کہچہ
ہے مری غم سوں فکر بیں رمال | کہ نکلتے ہے فال کہچہ کا کہچہ
دل ہوا ہے ادا اس سن سن کے | زہد کا قیل و قال کہچہ کا کہچہ
عشق بازی کا جن کوں ہے چسکا | ان کا ہیکا خیال کہچہ کا کہچہ
چل لٹک سوں کہ در چمن ہوئے | حال سرو و نہال کہچہ کا کہچہ
صابرا کوں جواب تلخ نہ دے | اس کے میٹھا سوال کہچہ کا کہچہ

کبہو نکہت کا جو تجہ مکہ سوں جھلکار ہوا تازہ | مشتاق کے انکہیوں کا انوار ہوا تازہ
تجہ سنبل و گل رو دیکہ لایے جو صبا خوشبو | جوں غنچہ زر رنگ و بو گلزار ہوا تازہ
تجہ لعل سخنداں سوں سن کے بچن شیریں تا | طوطی کا مٹھائی سوں گفتار ہوا تازہ
تک لعل مسیحی سوں ہنس کے دوا دینا | جس شوق سوں دل میرا بیمار ہوا تازہ

کیوں نکر نہ کہیں طالع در بن کسے کہ کہو نکہت میں — یک جلوہ روشن سون دیدار ہوا تازہ
سر کر کے قدم دل نے جنہ عشق کے رہ چلے ہے — ہر آبلہ پا سون رفتار ہوا تازہ
کیوں شیر سون شیرین کے انکہیاں نہو وے ہم پر خون — فرہاد کے لو ہو سین کہسار ہوا تازہ
میخانہ کے در اوپر صابر کے خبر تو جہو — ساقی کے محبت سون سرشار ہوا تازہ

ہی تجہ نگاہ شوخ کا میخانہ آینہ — ہی گاہ محو و گاہ ہی مستانہ آینہ
رہتا ہی مست ماہ رخاں کے خیال سون — دیوے ہی جسکون جلوہ پیمانہ آینہ
جب سین ہوا ہی چاند سا مکہ دیکہ سرفراز — روشن ہی چشم و دل ہی پریخانہ آینہ
دیکہا ہی کس کے زلف کا لٹکا کہ رات دن — آشفتہ گاہ و گاہ ہی دیوانہ آینہ
گر مجہ نظر سون شمع رخ یار دیکہتا — ہوتا نگاہ شوق سون پروانہ آینہ
پر نور ہی ز جلوہ دیدار چشم و دل — ہو مہ رخاں کے عکس سون ہمخانہ آینہ
کیوں آبرو نہ پاوے سجن پاس صابرا — کرتا ہی در دس دیکہ کے شکرانہ آینہ

ہو

ہوئی ہی بو قلموں نو بہار آینہ — قبا ہی سرخ نگر گلعذار آینہ
کہو نکہت الف کے چندر جبکہ نہ دیوے گرد سن — تجا وی دیدہ و دل سون غبار آینہ
نظر ہی نور تجلا سون روشنے افزون — ز جلوہ دیکہ رخ مہ عذار آینہ
چرانہ صید ہو دین اس کے زلف مین دلہا — کری جو ناز و ادا سون شکار آینہ

ہوا ہی

ہوا ہی جب سوں سبد درپھک نکا سوں جبل ‌ درس درس کی گدائی کا ر آئینہ
دکہاوی جلوہ اگر مجہ کوں اس سیجی کا ‌ کروں ہزار پر یرو نثار آئینہ
نہ کھولوں چشم و نظر ہر دعا دیہ ہرگز ‌ نین یکے جوت ہووی گر نکار آئینہ
درس نہ دکہاو کبھی جنگ اپنے صفا کوں ‌ کہ تجہ کہو نکہت یک جہلک یوں ہر بار آئینہ

کیوں نہ تجہ درس کا مشتاق رہی آئینہ ‌ کہ تری جہلک یکے تجلا سوں ہی روشن سینہ
ناز سوں جلوہ سوں خوباں کوں کرشمہ سوں رجہا ‌ سرخ پوشاک او پر پہن یکے خوش زرینہ
بسکہ تجہ درس کا ہی شوق میرے انکھیوں کوں ‌ محو تصویر صفت ہیں ز شب دوشینہ
کیوں کہو نکہت ہیچ چھپائی ہو چند رمکہ کوں ‌ عہد و نکرار فراموش کر انسیاپینہ
ساقیا بادہ گلگوں ہی تیری خالی جا ‌ کیا ہوری زندہ کری آکی شب آدینہ
خوش ہیں کراف زرین سوں شہاں در عالم ‌ تاج ہی فقر ہیں مجہ کوں کلہ پشمینہ
آتش رشک سوں جیوں لالہ جگر ہووی داغ ‌ جو کبہی تجہ گل خورشید کا دلمیں کینہ
مہر سوں داں درس بخش چند رمکہ یکے زکات ‌ ہوں تیرا صابر وہم مستحق دیرینہ

دل ہی تجہ عشق سوں کہ عاقل و کہ دیوانہ ‌ غم تیرا مونس جاں درد تیرا ہم خانہ
جس کوں تجہ برہ یکے آتش لگی دوں ہیں ‌ ہی کبہی شعلہ کبہی شمع کبہی پروانہ
تجہ خم زلف ہیں مجہ دل کا ہوا جب سوں وطن ‌ ہی کبہی قبلے دہی کبہی جنگ و جدل با شانہ

جس کو عدم تجہ شوق سوں ساقی نے دیا جام شراب   ہی کبہو مست وکبہی محو وکبہی مستانہ

گل جو انکھیاں سوں انجہو ہیں او ڈھلا خون الود   تہا کبہی لعل بدخشان وکبہی در دانہ

خال تجہ خط رخسار میں دیکہا جس نے کہا   یا بنفشہ کا کہلا پہول ہی یا بہ دانہ

جب سوں مجہ دل نے لیا بادہ گلگوں کا شرب   جبہا رہتا ہی زمرۂ خاک در میخانہ

سر سوں جو قطع کری عشق کی رہ اہروان   اس کوں کہتے ہیں بکولے کے نمط فرزانہ

نیند انکھیاں میں نگہ ناز بہرے کوں نہیں   گر میری عشق کا ہر رات سنے افسانہ

صابر اشوق ہی تا محو رہیں جوں در بیں   دیکہ کہو نکہت کے تجلا میں رخ جانانہ

ہو

مجہ دل نے کیا جب سیں تیری زلف میں خانہ   را باد صبا دست دکہ پیاں سیں چو شانہ

گر نور نظر ہو کے مجہ انکھیاں میں سما دے   وار دوں تیری اوپر زد دل دیدہ خزانہ

صد بار کہا دل کوں نجا زلف میں ہر گز   ہو دیکہا پریشان کہ دکہہ صید دو دانہ

سن سیع کے نوا رقص میں آوے دل مشتاق   جوں مطرب خوشخوان کری آغاز ترانہ

جل بل کے ہوئی شمع و پتنگا جگر انگار   گر دیکہی میری عشق کے آتش کا زبانہ

در مدرسہ ہے زاہد و بتخانہ میں برہمن   ہر یک سیں ہے ترا عشق میں خوش خانہ بجانہ

انکھیاں کے فدا ہوں کہ فدا کرنے تجہ اوپر   دیوی ہی کبہی لعل وکبہی در یکانہ

تجہ عشق سوں گر تازہ نہیں دل کا ہزارہ   انکھیاں میں شگفتہ ہی چرا داغ نشانہ

دو شام میں خورشید نہیں دیکہا کسو نے   زلفاں میں نہ کہیا ہنسکے نکو عذر و بہانہ

هی یاد جو تھا پرت کھا دان درس دی — فرمایا نہ سمجھوں میاں سوں کہ چرا نہ

چندر مہکہ سوں کبھی کھو نکہت اتھا آہستہ آہستہ — خدا یکہ نور کا جلوہ دکھا آہستہ آہستہ
مسیحا بے بچن جو نہ دل رنگیں ہیں عاشق کے — لب جان بخش سوں ہنس ہنس سنا آہستہ آہستہ
نکر آزردہ خاطر پاکبازاں کوں مرت گردم — اگر رو تھیں کلی لک لک منا آہستہ آہستہ
شہیداں تجہ درس کوں جاں بلب ہیں چشم در رہ ہیں — دکھا درسن کہ جاں ہوویں فدا آہستہ آہستہ
جو آئینہ اگر دیکھیں بجلا تجہ چندر مہک کا — کھو نکہت یکہ ہو رہیں شاہاں گدا آہستہ آہستہ
نہیں طاقت پریشانی کے مجہ دل کوں جم کا کل — صبا ہاتھوں نہ دی صبح دم سا آہستہ آہستہ
تبسم ہیں تیری درمان درد عشق بازاں کی — مسیحی خصلتاں سوں دی شفا آہستہ آہستہ
ہوا ہی شاہ توں مہ طلعتاں کا ملک خوبی ہیں — زکات حسن دی مجہ کوں بلا آہستہ آہستہ
غرور حسن کر رخصت دیوانہ کوں آنے کی — جو نور چشم شب آ دلیں آ آہستہ آہستہ
خیال زلف نا کہیں ہو جگر دستہا صابر کا — مجہ منتر کبھی آیکہ سکھا آہستہ آہستہ

چندر مہکہ سوں اتھا ہنس ہنس نقاب آہستہ آہستہ — جلا پروانہ کر شمع اب آہستہ آہستہ
جواب تلخ راحت بخشی تجہ لعل شیریں کا — کبھی مجہ ضعف کوں دی گلاب آہستہ آہستہ
عرق ہے معجزہ پرور تیری لعل مسیحا پر — کہ دکھلاوی سب آتش تجہ آب آہستہ آہستہ
بچن تجہ صلح یکہ نگہ بہانہ ہیں مجہ دل کوں — سنا مسکا کے از ناز دعتاب آہستہ آہستہ

صبا ہی عید و مردم منتظر تا ماہ نو دیکھیں
ہلال ابرو کوں دیکھ انتخاب آہستہ آہستہ

کبھی زلفاں الٹ یک مکھ دکھا کے دیدہ روشن کر
کہ نکلے ہے گھٹا سوں آفتاب آہستہ آہستہ

مجھی کو خدمت میخانہ پیر میکدہ ن دیوے
زمے میں غوطہ کھا اوں در شراب آہستہ آہستہ

سبھی یکے عشق کے پاس ہر تنہا ہے بن جن ہنر
دیا ہی ترک جب شیخ و شاب آہستہ آہستہ

شکایت ہی مجھے باد صبا کوں شانہ زن کھا بر
کہ دیتے ہیں خم کاکل کوں تاب آہستہ آہستہ

ہو

چمن میں حسن کے ای گلعذار آہستہ آہستہ
شگفتہ کر کھلی ہی نوبہار آہستہ آہستہ

کمند زلف تیری یک پڑی ہے دھوم خوباں میں
کہ کرتی ہی دل عاشق شکار آہستہ آہستہ

صبا کے ہاتھ مت دے کاکل مشکیں سرنگوں
کہ لیجاوے کی بوئے مشکبار آہستہ آہستہ

چمن میں شوق کر ہو دی کہ گلدستہ رکھی سر پر
شگوفہ وار تجہ پر شاخسار آہستہ آہستہ

جنوں کی راہ کا گر ذوق ہے مجنوں کی صفت ایدل
بچشم آبلہ کی دیکھ خار آہستہ آہستہ

بدل کا جوش ہے شاید نکار آوی ہے انکھیاں میں
کہ ڈھلتا ہے انجھوں بہر نثار آہستہ آہستہ

قیامت تک رہے محو تماشا چشم مشتاقاں
دکھاوے گر چندر سا مکھ نگار آہستہ آہستہ

کہاں تک خوبرویاں لاف مارین بزم خوبی میں
کہ اُن کوں مکھ دکھا کے شرمسار آہستہ آہستہ

ہوا آخر شہو رجب سوں فقیر کے دولت سیں صابر
دیا حق نے مجھے عز و وقار آہستہ آہستہ

پتنگ و شمع کے رسن لگن آہستہ آہستہ
ہری ہے غش کرے دل میں اگن آہستہ آہستہ

کدا یا نہیں حرف یاراں در گوش ہمدم ہو — کہو نکہت الٰہی کہ کردیوی ہمن آہستہ آہستہ
نہ کر محرم نسیم صبح کم کو منزل زلف بہلک بیچ — نہ کہلوا نافہ مشک ختن ا خدا آہستہ
ہری تجہ عشق کے داغ محبت سے جو ان انکہیاں نہیں — کہلے جیسے لالہ مجہ دل کا چمن آہستہ آہستہ
سنا ہوں آہواں کو نہ دام اپہندے بیچ پہنسے نہ دو — نہ باندہو کیوں نہ مجہ کلمیں رسن آہستہ آہستہ
ہمن ہیں تجہ لب یاقوت کے تعریف سن سکے — چہپی ہر سنگ میں لعل یمن آہستہ آہستہ
شب ہجراں منتظر تجہ رہ میں بیٹہ دن گوں سا ہوئے — کہ دیکہیں مہکہ تیرا اپنے کفن آہستہ آہستہ
خم کاکل کے پیچ نہیں کیا آرام جس دل نے — بسارا اس نے خاطر سوں وطن آہستہ آہستہ
زنار زلف کردیوی صنم زنار رای صیاد — ہووے دل عاشقاں کا برہمن آہستہ آہستہ

ہو

پریشاں کر کے زلف مشکفام آہستہ آہستہ — نکر مہکہ اچہپا کے صبح شام آہستہ آہستہ
نگاہ دم مست سوں سرشار کر کہ دل غنقبازاں کے — کہ جی میناسوں تا آئی یہی بجام آہستہ آہستہ
کیا شکر کہ یا دی زندہ کے تصویر کے لب طوطی — سکہنے تجہ لب سوں کر معجز کلام آہستہ آہستہ
زاہد نہ بدسوں مسجد میں کر مشہور ہی زاہد — نکالا رند نے مسنے میں نام آہستہ آہستہ
کشش کے شوق سوں پہنچی حرم بوسے کو مرشد — رکہا جو عشق کے رہ بیچ کام آہستہ آہستہ
نہیں ۞ شنیدم کہ خانہ زاد اس شاہ خوباں کا — چرا ملتے ہیں مہکہ در پر مدام آہستہ آہستہ
کری کر جلوہ وہ محراب ابرو در نظر آنکے — مری مسجد ہوئی بیت الحرام آہستہ آہستہ
۰ الٰہی صید کرنے کا نہیں گر شوق کیوں مہکہ پر — خم کاکل کہلاوے ہے چہ دام آہستہ آہستہ

صنوبر قامتاں کہنے تجہ اوپر قربان کر ڈالا
دکھاوے گر تو نازک کا خرام آہستہ آہستہ

دکھا سرو خراماں کے لٹک آہستہ آہستہ
چمن کے نونہالاں کوں ہٹک آہستہ آہستہ

تیری چاک گریباں میں اگر اکے چھپی چند
ز چاک آستیں ہنس ہنس جھٹک آہستہ آہستہ

چندر مکہ پر فدا ہونے کا کر تجہ شوق ہے ان
نکل کے گھٹ سوں آبر لب اٹک آہستہ آہستہ

شہادت کا رتبہ عاشق کہو اہیں کہوں کا کہو نہیں
نگاہ و ناز کے ناوک کھٹک آہستہ آہستہ

پریت کیوں لتر ہوے دل میرا لعل کہ ہر شدن
خیال زلف کے دل میں کھٹک آہستہ آہستہ

ہو

مہک اوپر کھولی کے زلفاں کے لٹ آہستہ آہستہ
نکر درس کے دینے وقت ہٹ آہستہ آہستہ

نوالے ہو ہو تجہ درس کے آتی عاشقاں مل مل
کبھی ہنس ہنس کبھو نکہت کا ہٹ الٹ آہستہ آہستہ

نہو اس غمزہ دشمن نگہ کے رو برو ای دل
کہ من کوں صید کرتا ہے جھپٹ آہستہ آہستہ

اگر چاہے کہ را کہیں نور کر انکھیاں میں مردکوں
تماشا ئے نظر کے کھول پٹ آہستہ آہستہ

ہمن پر مہرباں تھا غرض سوں ملک آتا تھا
گئے دن سو نہیں ملتا نہٹ آہستہ آہستہ

بجا نوں میری من موہن کوں کس دیتی سمجھایا
کر رکھی پاکبازاں سوں کپٹ آہستہ آہستہ

خدا دعا کری تھا جو کہ کل تک سر بچن کے
پہند الگل کا کرن کا کل کے لٹ آہستہ آہستہ

امیرل کہو نکہت میں جاند سے مہکہ کا ظہور دیکہ
زریں شفق میں مہر و رخ کا نور دیکہ

موسے طرق پردۂ قدرت کے دور   کیا ہی ظہور نگاہ تجلای طور دیکھ
خورشید و سب جاگ رہیا کون ہو نمود   نکلا ہی آستین سوں ہاتہ کا شعور دیکھ
گر ہو دیا تجھ نین کا مشرف جو آفتاب   دل ہر یا در کون پوچھی ز نزدیک و دور دیکھ
تجھ بن انجھوں کے بحر میں جاتے ہیں ڈوب ڈوب   لگتے ہیں کے مردم آبی کا پور دیکھ
تجھ شیشۂ نگاہ کے گردش سوں پینے شراب   دل مست ہی ز نشۂ سرشار چور دیکھ
رہتا ہوں تجھ جناب سیتی ہر چند دور تر   ملنے کا شوق مونس دل در حضور دیکھ
ہی صبح و شام عشق کے آتش میں صابر   پروانۂ دل کہ شمع رخاں کا بخور دیکھ

اے دل درس کے شوق رن کھو نگہتیں فال دیکھ   تحریر خط سبز میں مصحف جمال دیکھ
جس باغ میں چلی ہی لٹک سوں وہ خوشخرام   کبک دری تصدق دِ گل پا مثال دیکھ
جوں لالہ سرخ رو ہی خزان و بہار میں   دل تیری داغ عشق سوں تن کا نہال دیکھ
بھولا ہی عشق سرو کا قمری نہ باغ میں   تجھ قد کا نو نہال و نزاکت کے چال دیکھ
ہر ماہ نو سلام کون نکلی سب ماہ نو   چرخ فلک اوپر تیری ابرو ہلال دیکھ
عاشق نہیں ہی کر مہ و خورشید تجھ اوپر   جلتا ہی سایہ ہو ہو جرا تیری نال دیکھ
ہر رات تا صباح پریشان رہی ہی دل   سینے میں تیری زلف کے آشفتہ بال دیکھ
رگ رگ کفن اپس کے شہیدان کا جاک جاک   انکھیاں کون تجھ و چہرہ بجو ناب لال دیکھ
تجھ سا نہ عمر خضر و مسیحا کے ہر پلک   تجھ بن ہی ہر پلک مہ و ہر ماہ سال دیکھ

جس دن سوں دل ہوا ہے تیری زلف میں اسیر
آشفتہ گاہ و گاہ پریشان ہوں حال دیکھ

تجھ لعل سوں خواہش دل چشمۂ حیات
آتش سوں آب میطلبد بو خیال دیکھ

دن رات لگ رہا ہے گل آفتاب سوں
خط کے بنفشہ زار میں مبتلو نہ خال دیکھ

یک جلوہ سوں گیا ہے دو عالم کہن بر زنہ
چندر مکھی کے حسن کا جاہ و جلال دیکھ

جوں آفتاب خیرہ نہ باد ا ہووے نظر
کہو نکہت کے آب و تاب کہن نہا بر سہال دیکھ

انکھیاں میں آ کے گلشن دل کا بہار دیکھ
جوں لالہ مردماں کا جگر داغدار دیکھ

ظاہر کا دیکھ نقش گل آپ نہ بھول
باطن کا رنگ و رونق آئینہ دار دیکھ

یک رنگ قدرتی سوں بنائے ہزار رنگ
ہر رنگ بیچ صنعت پروردگار دیکھ

گلشن کا چار دن ہے تماشا و رنگ و بو
گہ رنگ و بو کا گاہ خزان و بہار دیکھ

گر حق نے دیا ہے چشم حقیقت نما تجھی
دل کے نظر سوں جلوۂ دیدار یار دیکھ

تجھ راہ میں گا رہن محو تصویر چشم
تک آ کے اشتیاق دل و انتظار دیکھ

ذرات کائنات کے روشن کیا ز نور
میری طرف بہی مہر سوں خورشید وار دیکھ

ساقی نے آ کے چشم کے مے نئیں کے شوق سوں
صابر کوں گاہ مست و کبہی ہوشیار دیکھ

بلہ بلے بلہ

اج دل شاد ہی بلہ بلے بلہ لا
درس سک کے یاد ہی بلہ بلے بلہ لا

تجلوہ حسن کے پروبان سوں
خانہ آباد ہی بلہ بلے بلہ لا

پرتو عشق سوں امین دل نقش بہزاد ہی بلہ بلہ بلا
خم زلف میں جو دل ہی اسیر تن سوں آزاد ہی بلہ بلہ بلا
دل لبہانے کون تیرا غمزہ شوخ آج استاد ہی بلہ بلہ بلا
دولت فقر سوں ہوں مستغنی حق کی امداد ہی بلہ بلہ بلا
عشق کا روز ازل سوں صابر دل میں بنیاد ہی بلہ بلہ بلا

بہار گلشن جنت تازہ از کلام حیدر ہی چمن مذہب ایمان کا ذکر دیدہ پیمبر ہی
گل دباغ و نہال و غنچہ کی رونق اس گل کی کہ جس رنگ و بو سوں جنت الماوا معطر ہی
ابی طالب کا گھر تھا بنا کعبہ اجاگر کہ اس کی مہر سوں مقبول حج اکبر ہی
نسدر بی کعبہ ورون الا امین دایہ جبریل وہی بر حق خدا کا خانہ زاد و پاک گوہر ہی
چراغ عرش روشن کیتا بند دیا از رخ حیدر کہ ماہ و مہر پیش نور او از ذرہ کمتر ہی
خدا کی عرش پر صورت بنی شاہ مردان کی ز نور صورتش کون و مکان و عرش انور ہی
شب معراج و منکر کو کہو یہ نکتہ حقیقت سن علی دست ید اللہی ہی ہمچون با پیمبر ہی
اگر منکر نمانی با نبی معراج حیدر کا گواہ پردہ قدرت کہو ظاہر انگشتر ہی
ہوئی عرش پر گر باقی معراج احمد کا یکی میں ظاہری وہ نقش نبی معراج حیدر ہی
وہی ہی رب شکن اور دوتا ال کنا عا کہ جس کی بازوا میں قوت [illegible] و اکبر ہی
زمین کی پہلی وہی شاہ جبر [illegible] قیامت تک علی ضرب ازدر خیبر ہی

علی گر چہ نکتہ سنج ... — کہ از ... اللہ ... حصہ ... ہے
شہ دین کے علما ... ہمارے ... — کہ محشر میں محبان کا انیس و یاور ہے
محبت سے امیر المومنین کے خلق جھوٹے ہے — نہیں ہے جس کو اس ... محبت ... وہ کافر ہے
جو کوئی امت اکبر کا دریغ از دو سینان ... — قیامت میں خجل ہوگا کہ سب نبی مشہر دادر ہے
وہی ہے شہر محبت اور وہی کان سخا ہیگا — وہی ہے معدن رحمت وہی قدرت کا مظہر ہے
وہی ہے غائب و حاضر وہی ظاہر و باطن — تمامی قدرت حق کا وہی اول ہی آخر ہے
وہی قرآن ناطق ہے وہی ہے قول ... صادق — وہی ہے عاشق و معشوق کا محبوب دلبر ہے
وہی دین ہے وہی ایمان وہی ہے روشنی دل کی — وہی ماہ و وہی ... وہی مہر منور ہے
وہی حلال ہر مشکل وہی ہے شمع ہر محفل — مراد اس سے ہوئی حاصل وہی سلطان مظفر ہے
محبان کے ہی خاطر ... زہے ہنگامہ محشر — کہ محبوب خدا احمد شفیع روز محشر ہے
چہ شد گر پل صراط اور اوہی تیز خنجر ہوئی — امام المتقین اس راہ کا رہبر اور رہنبر ہے
اگرچہ سخت ہی اس شب محشر کا دران کرے — لواء احمد محبوب الہی سایہ گستر ہے
شفاعت خواہ خاصان قیامت میں محبان کے — خوشی ہے دو ... بشارت ... مژدہ کہ طاہر ہے
حسن کان سخا کے فیض سے خوش دل ہیں عدا ... — کہ وہ شاہ نجف کا ماہ رو ہی دوست پرور ہے
حسین ہمارا روز اول سے بکہاری ہوئے — کہ از اندوہ و درد او جگر خون ہی مژہ تر ہے
گدا ہیں شاہ زین العابدین کے در و پر ہیں — کہ سب یال اس کے فیض عام سے خوش ہر تونگر ہے
ہمو کو دین ایمان ہی محبت شاہ باقر کی — زکنج فقر خوش دل ہیں ... خفہ فسر ہے

بہار جعفری جعفر کے رحمت سیں کہتی ہیں
محبت کے ثمر سوں گلشن جہاں تازہ و تر ہے

کرم ہے موسی کاظم کا جبذے گدایاں پر
کہ اس شہ کے عطا و مہر سوں ہر یک توانگر ہے

رضا ہے سرور روشن خراسان و عجم پر
کرم اس کے سوں آسان مشکل و نعمت برابر ہے

شفقت سوں ہر روشن ہے تقی شہ ہم ہور دو پر
کہ فیض شاہ سوں خورشید روشن ذرہ پرور ہے

نقی شہ کے ہو نہ مستغنی رکھی اپنے محبان کوں
کہ اس سلطان دین کا دوستاں پر لطف اکثر ہے

گدائے عسکری شہ کوں شرف ہے بادشاہاں پر
کہ گنج فقر سوں جاہ و حشم اس کوں میسر ہے

ظہور مہدی ہادی دکھا ور حضرت ہر دوں
کہ دل درشن کا مشتاق و نظارہ محو ہر ہے

خداوندا دکھا ہم کوں ظہور نور اس شہ کا
کہ روشن جس کے پرتو سوں مہ و خورشید و اختر ہے

حدیث سید کونین سوں ظاہر ہوا ہم کوں
کہ احمد علم ہے شہر و حیدر شہر کا در ہے

خداوندا مراداں دی ہمن کوں شہ رسول دریوں
کہ طوف اس شہر و در کا دوستاں کوں حج اکبر ہے

الہی دوستداراں پر در اپنے فضل کا بکشا
کہ تیری فضل و رحمت بن ہمارا حال ابتر ہے

الا ای پیر مینوں ان شفقت سیں پیالہ دے
کہ خواہش میکشاں کی قطرہ کا رنگ احمر ہے

بدوش پیر مغاں کے عشق سوں بکرم عمر ہے
کہ دل پر در کہ میخانہ رات و دن مجاور ہے

اگر دل رقص میں اوی زمزمے تعجب کیا
کہ مست میکشاں کب بن شفق جام کوثر ہے

نظر اس کی منور رات و دن ہے نور سیں پیارا
محبت شاہ دین کی نقش جس کے چشم دل پر ہے

ہر ذرہ جس کے دل روشن زمرہ آئینہ
درخشاں حشمہ خانہ بہین بزرگ آفتابی ہے

برابر کیوں کرے اس سے لطافت گل کہ اس مکھ خوبی نوں — کہ نازک تر وہ نور ... انتخابی ہے
اگرچہ وہ بانکہ ناز و دلربائی ہر نزاکت میں — مہ وی چنچل نین وہ بھی ادا ہر بےحجابی ہے
تصدق عاشقاں کے تئیں ہیں دل اہل پردہ وہ — رنگیلا ہے چنچل ہے شوخ ہے حاضر جوابی ہے
نہ ہو کیوں کیونکہ اس کا موسم ... دیکھی — کہ جامہ تنگ ہے تنگ بند ہے پہنا گلابی ہے
میرے انکھیوں میں آئے گلشن دل کا تماشا کر — کہ خوش آب و ہوا ہے سیر گل ہے کامیابی ہے
دکھا ہوں جب سوں تیری زلف پیچیں میں میرے دل کوں — پریشانی ہے ہم آشفتہ بکے ہیں پیچ و تابی ہے
ہمن کوں عشق کے میخانے میں ابنا آرام کب آوے — کہ طوف میکدہ کا شوق ہے دل کوں شتابی ہے
کہاں مانے نصیحت ناصحاں کے رند مینوش — کہ سر خوش ہے خراباتی ہے بیخود ہے شرابی ہے
حذر کر اے رقیب بےحیا بےراہ کے شب ہائے سوں — کہ ناوک ہے سناں ہے تیر ہے تیر شہابی ہے
لیا ہوں جب سوں دل داغ عشق کا ... لالہ رویاں — بجوں ترچشم ہے دل داغ ہے انجھوں شتابی ہے

میرا غنچہ دہن نام خدا گلگوں عذاری ہے — کہ اس کے جلوہ خوبی سوں آئینہ بہاری ہے
لگی جب سوں لگی ہے لالہ رویاں سنگ میرے دل کی — ز داغ عشق انکھیاں کا گلستاں لالہ زاری ہے
چمن کوں زینت ہے رنگ گل نازک خراماں سوں — کہ بلبل ہے ترے مشتاق و قمری انتظاری ہے
کہاں تیری نگاہ مہر جن مرہم اثر بخشے — کہ تیرے تیر مژگاں کا جگر پر زخم کاری ہے
ترے ہیں ... گذرے بعد کے درد و محنت سوں — نہ پوچھا آ کے لیکے دیکھ ہے کیا فریاد و زاری ہے
محبت آئینہ وہاں منور رکھنا کوں مشکل ہے — کہ جوں سیماب کر یکدم نہ دیکھی بیقراری ہے

ورمیں کا دامن کر دیو تو پنیہ و نبلی ناہو　　دیا ہی میں نے اسی لطف و کرم ہی یاد گاری ہے

شہ خوباں ہی توں تجکو ہی خدا ئی مہربانی ہے　　نگاہ مہر تیری حق میں رحمت کی نشانی ہے

نہو وین کیوں زلیخا وار تجہ پر مصر خاں عاشق　　کہ توں اعجاز حسن وو یوسف میں یو ثانی ہے

خیال وصل یہ رکھنے ہی بچہا کیوں نہ دیں عزت　　انیس دل ہی نور چشم ہی حرز جانی ہے

شب ہجراں یکی کر باتاں سناوں تجہ کوں خوش ایتی　　کہ دو یکہ مہک یک کہتا ہی داستاں ہو کہانی ہے

کری کر ہاتہ میں شیشہ نہو آزردہ ای ساقی　　کہ مستی ہی سرشار ہی ایام جوانی ہے

حیات خضر خوش ہی عشق کی ہو وہیں مجکوں کا　　وگرنہ عشق بن جنجال عمر جاودانی ہے

خیال اس مو کمر کا جب سے ایس کی دل کوں لگا ہی　　قیامت تک میاں یکی فکر میں آشفتہ مانی ہے

سنے ہیں آج آنے کی خبر انکہیاں میں مرور کی　　بلیں یک شوق ہیں دل کوں خوشی ہی شادمانی ہے

نہو وی کیوں تماشا ہوں بہار چشم و دل عالمگیر　　خیال اس گلعذار کا انیس یار جانی ہے

رخش گل ہی دہن غنچہ قدش سرو نہالی ہے　　نین نرگس ہیں سنبل زلف خال ریحاں کی ڈالی ہے

نگہ ساقی ہی گردش جام غمزہ شیشہ مستی ہے　　کرشمہ خم کی لبریز از شراب پرتگالی ہے

انہوں کوں عید ہی ہر روز ماہ نو ہی خوش دل میں　　نظر پر نور جن کی از رخ ابرو ہلالی ہے

نہو نکہت یکی جہلملا ہٹ سی مبارک فال ہی آئی　　نظر میں نقش جن کی نو خط مصحف جمالی ہے

نظر میں جلوہ گر ای مہ رخ تو جیا ہیں بستہ　　کہ تیری راہ پر ہی محو چشم و دل خیالی ہے

تیرا مکھ چاند کہو نکہت سے ہے رس طور کا بلور | کہ عاشق موچ جن موسی زانوار جلالی ہے
ترے شہد تری شکر ہیں تجن مصری | شتابت شہد تنکر قند یک تج لب کا ہے
بو کا کل نا ہکو ورطہ کر دم وہی سانپ کیو | کہ ہر دو دل یہ تن دسینے کو بلا ہے ہم مثالی ہے
ہیرا جب سوں مجھ دل یہ کیا تجھ زلف کے لت میں | پریشان ہے کبھی کر جمع کہ آشفتہ حالی ہے
کف پا نے حنا سی ہیں ترا ہے رنگ قدرت کا | کہ بس شگفتہ خرام ناز سوں گلزار قالی ہے
کھڑا ہے جیوں صنوبر سرو ترا رہ میں یک پگ | کہ تجھ نازک خرامی سوں اہو عین انفعالی ہے
فصیح طبع سوں تجھ عشق کا جب سوں ہوا شیدا | مسیحی لعل میں دل مایل ابت لالی ہے
اگر تجھ وصل کا جو یا ہوں پا تجھ وصف میں گویا | ریاضی فہم سوں دل تیرے درس کا سوالی ہے
لیا دل دلربے خالص عشق تجھ فیض طبیعت کا | کہ تجھ غمزے کے شوکت پر فدا چشم غزالی ہے
نہ کہو دیں کیوں کے تیری باتیاں لذت نہیں کوں | کہ توں من موہنا نام خدا شیرین مقالی ہے
مغنی شعر میرا کر جسے بساز میں بولے | کہ وہ مہ رقص میں آوے کہ میرے شعر حالی ہے
اثر کب پند بخشے ناصحاں کے عشق بازاں کوں | کہ ہر یک شوق سوں مہ طلعتاں کے لاوبالی ہے
جسے شوق طواف میکدہ ہر رات و دن سہا ہے | مغاں یک عشق میں سرمست ہے نساجب کمالی ہے

مے غروش یک جن پر مہر و مہربانی ہے | جام عشق سوں مست ہے تن جاودانی ہے
مست گر کروں زاہد میکدہ کے در او پر | مدت کری ملامت توں شام جوانی ہے
داغ عشق گلرونی دل میں کر کیا ہی گل | شوق لالہ [illegible] رجانی ہے
چشم تر سوں پہچانو عاشقاں مولا کوں | رنگ زرد و شوق [illegible] ہے

جس کوں عشق خوباں کا درجہ نہیں چکا — اس کے تئیں طریقت میں عمر رایگانی ہے
جب سیں میرے نظراں سوں ماہ رو ہوا اوجہل — رات و دن مجہ انکہیاں کا کام خوں فشانی ہے
خضر کے حیاتی سوں مجہ ہوا ہے یوں معلوم — وصل دلبر جانی عیش زندگانی ہے
خاتم سلیمانی عشق کے ملی جن کوں — ان کوں فقر میں حاصل دولت شہانی ہے
شعر صابرا ایرا کیوں نہ تازہ دل راکہے — ہمیشہ رات و دن میر شہ کے مدح خوانی ہے

باغ چشم و دل میرا آج لالہ زاری ہے — داغ عشق سوں خاطر تازہ ہی بہاری ہے
کر کہو نکہت کوں التفات کے چاند سا دکہاوے تک — لطف ہے شفقت ہے مہر و یادگاری ہے
جب سوں آئینہ رو کے عشق کے لگن لاگے — صبح و شام جیوں سیماب دل کوں بیقراری ہے
کیوں نہ ٹپکے انکہیاں سوں ان کے اشک خونابے — بیم کے کٹاری کا جن کوں زخم کاری ہے
چشم تر کے آگے سوں جب سیں ہی سجن اوجہل — ہر مژہ سوں خونابہ جیوں سرشک جاری ہے
جن کا ہے سجن پردیس ان کوں چین کب آوے — رین کوں ہے بیتابی دن کوں انتظاری ہے
صابرا محبت کی راہ ہی بہت مشکل — اس میں وہ قدم راکہے جس کوں حق کے یاری ہے

کیے دن میں کرم موہن بنا دل بیقراری ہے — سرشک سرخ انکہیاں سوں صباح و شام جاری ہے
درس کا دی کیا ہے وعدہ جب سوں وہ مہ خوبی — نظر ہر لحظہ جیوں تصویر دل کوں انتظاری ہے
داہی جب سوں وہ نور نظر مجہ چشم سوں اوجہل — طپش سوں داغ کیا کیا تو سرشک اشک کہاری ہے

بدا ہی اس گل خوبی سوں دیکھیا ہی بلبل شیدا | چمن میں نہ کام اس کوں نالہ و فریاد و زاری ہے
کہاں اس سے نظر ہو دو رشتہ غنچہ و گل سوں | زعشق لالہ رویاں داغ جس دل کا ہزاری ہے
نظر جس کی ز شوق نو گل رخسار ہی گلشن | دل اس کا ہی گل خورشید و خاطر نو بہاری ہے
درپن صفا ہے میں اگر ہی بی بہا ہے | میرا انجھوں کا گوہر ابدار وشا ہوا ہے

پیرامن موہنا نام خدا صاحب کرامت ہے | زخط سبز اس کوں خوبرویاں کی امامت ہے
قیامت کا ہمیں ہی خوف فردا عشق بازاں کوں | ولیکن آج من موہن کی درسن میں قیامت ہے
رکھیا جس نیں قدم دیوانگی کی دیں میں جوں مجنوں | نہ اس کوں ننگ کی حاجت نہ پروا ئے ملامت ہے
تیری ہر پیچ کاکل میں سر و ساماں ہے عاشق کا | نہ پہنچی ہاتھ کر دل کا پریشانی کی شامت ہے
شدی ہی عاشقاں کوں طعنہ ہر ہر بات میں زاہد | کہ رنگ زرد و چشم تر محبت کی علامت ہے
کبھی ان کوں تماشا سیر گل و شمشاد خوش نہیں آئی | زخوبی جلوہ کی جن کی نظر میں سرو قامت ہے
جنہوں نیں عمر کاٹی ہے مغاں کی عشق میں خوش ہیں | جو ساقی کی محبت سوں بری ہے در ندامت ہے
بجھو رہیں بادہ نوشاں حقیقت عشق و مستی | مے و میخانہ پیر مغاں جب لگ سلامت ہے
خیال یار کوں کہتا ہوں صبا بر آ و دل میں | کہ عاشق کی نظر میں دل کی درپن میں مقامت ہے

چشند رہبکہ تجہ درسن کی شوق اور تن چشم بینا ہے | جو درپن دل مرا یا نہ ہوا از نور تجلا ہے
نہ دیوں کیوں درسن دیکہا کے نقد دل عاشق | کہ تیری عشق کی بازار میں یوسف زلیخا ہے

اگر ہے سنبلستان بار سون بہار حسن تج زلف نپٹ	ولیکن نام خدا ہے خط ریحان رونق افزا ہے
نجانوں کیا دکھایا ہے تماشا گلشن بلبل کوں	کہ بن ہی میں چمن میں وہ الم نالان و شیدا ہے
لکیے ہیں ملک دل تسخیر مشتاقاں کی غمزہ سیں	کہ شاہ حسن خوبی کا وزیر و کار فرما ہے
ہوا ہوں عشق کے مے کا کیا ہیت و متوالا	محبت میرا ساقی ہے سوں زشوق جام و مینا ہے
پریشان کا رہتا ہوں گھبرا شفتہ ای صابر	نجانوں میرا دل کیس کاکل کا پھندا ہے

ہو

سنا ہوں عشق کے مفتی سوں فتوی یا مین روایت ہے	کہ غمزہ عاشقاں کے قتل کرنے کوں کفایت ہے
پھرا ہوں مصحف روی صنم جو دیکھ چشم حیرت سوں	کہ ہر خال و خط اس کا آیہ نوری کی آیت ہے
درس کا دان جن کہیں کہو کہ نکہت راست و دیعت ہو	ان اوپر آہ زریاں کی شفقت کی نہایت ہے
اری قاصد زبانی کہیو میرا حال موہن سوں	کہ پانی میں جو کیا درد و دکھ لکھنا شکایت ہے
حقیقت شمع کی پروانہ سوں روشن کیے جیو راہ	کہ شرح ہو سوں سازعشق و دفتر ہی حکایت ہے
سلامت ہو کے دل یک راہ سوں پہنچا ہی منزل کوں	جسے مرشد کی پیر حق پرستاں کی ہدایت ہے
میسر ہی طواف میکدہ جن کوں زہے قسمت	انہوں پر بادہ نوشاں طریقت کی عنایت ہے
کہاں در چھوڑ کے پیر مغاں کا جاویں ہم نوشان	کہ ان میخواروں پر ساقی کی رحمت ہور رعایت ہے
شہاں کا مدح خواں ہوں گوشہ عزلت میں جا بیٹھا	کرو نا کر فخر ہر جا ہی کہ فقرا کی حمایت ہے

ہو

ہمن کوں فقر کی تونگی و نوافس برابر ہے	پرانا بوریا و شاہ کے بستر برابر ہے

نہ ہو دل کوں چراغ و خانہ آئینہ کیا حاجت ۔۔ جسے اندر رنگ رد شمع و پروانا برابر ہے

نہ ہو دل کوں قبا زر تار کیا درویش کے بر میں ۔۔ برابر ہی تو دری برد و شش شال زر برابر ہے

جو کوئی عشق کا دیوانہ ہو پھرتا ہے صحرا میں ۔۔ اسے ملک جنون و ملک اسکندر برابر ہے

بگولے کے نمط جن خاک چھانی کوہ و جنگل میں ۔۔ اسے دن رات کے پھرنے سوں گھر اور در برابر ہے

نہیں ہے جن کوں جز چشم کا دہ خال کے شوق بازی کا ۔۔ انہوں کوں جلوہ حور و رخ دلبر برابر ہے

شناسا نے نہیں ہے جس کے دل کوں عزت کے قدرت ۔۔ نظر میں اس کے خورشید و مہ و اختر برابر ہے

نہ بوجھا جس نے شعر و شعر کا مضمون نہیں پایا ۔۔ اس آگے دفتر و دیوان و خیر و شر برابر ہے

شراب عشق بن جو مست و چکنا چور ہے صابر ۔۔ اسے صد جام و یک جام مے احمر برابر ہے

مستاں کے اوپر ساقی مے روکی عطا ہے ۔۔ طوف در میخانہ انہیں مروہ و صفا ہے

کعبہ کی زیارت ہے اسے دل میں میسر ۔۔ جن بوسہ تیری در اوپر از شوق دیا ہے

مقبول نماز اس کی شب و روز ہے حق پاس ۔۔ محراب تجھ ابرو کا جسے قبلہ نما ہے

ہے مست شب و روز ہے از نشۂ وحدت ۔۔ تجھ عشق میں جن بادۂ اسرار پیا ہے

تجھ مکھ کی صفت کیا کہوں اے مظہر خوبی ۔۔ درپن کوں تیرا حسن درخشاں کی جلا ہے

نے مہر جہاں تاب ہے نے ماہ درخشاں ۔۔ کہو نکہت میں تیری جلوہ نما نور خدا ہے

تجھ زلف میں دل نے کیا جب سوں بسیرا ۔۔ با باد صبا دست و گریبان دفعہ اب ہے

تجھ عشق میں گر شعف نہیں نرگس شہلا ۔۔ اس عاشق تھ میں کیوں تیرا محبت کا نشا ہے

یہ بچہ ... بین ... ہر ... [illegible] ... ہے

بجلی کے ہری پیچہ ابر دہن گر ہے — جس ڈر سوں رقیب کے لساں بیچ دہر ہے

روشن نہ ہوئی ... اپنا مشتاق جو دو — کیوں نکہت یتیم ہر پھر درختاں کے بہر ہے

کیوں رات کوں آتا نہ دسے خواب بیچ دل کوں — ہر تار میں تجہ زلف کے ناگیں کا مرگ ہے

مشتاق ہیں شوکت ... موتی حمزہ دوست — شوخی سوں جو تجہ چشم کا آہو کے بہر گ ہے

نساں ہیں سو نہ پوچھی کہیں ہجراں کی حقیقت — ... ارکا جہم کا ... دلمیں ترک ہے

جس بزم میں توں دلبر شفت جمال ہے — عاشق کے ہر نظارہ میں فرخندہ فال ہے

روشن ہیں اس کے چشم جو آینہ نور سوں — جس دل میں نقش تیرا اسو جمال ہے

کر ماہ نو سوں عید ہے رمضان کے خلق میں — تجہ مکھ سوں عید تیری ابرو ہلال ہے

تجہ لعل سوں ہے چشمہ حیواں کے آرزو — آتش سوں آب حیات تاگرچہ خیال ہے

بانکی تیری نگاہ سوں دل ... — ناز و ادا کے ہاتھ میں بلماں ... ہے

جلوہ ہر ... [illegible] — ... [illegible] ... ہے

بس وقت ... تیری خرام کے — لوہو میں غرق ہی جو ہنسا پایمال ہے

... [illegible] زلف سوں جدا — دل ... [illegible] آشفتہ حال ہے

... تجہ خال ... [illegible] — مجہ چشم و دل کوں فکر سوں بہت ... ہے

ہوں محو تیرے رہ مین جون نقش پا رات دن	درسن دکہن کا شوق کہ مجہ کون کمال ہے
جو یار مہربان ہے جن سون ہوو جدا	واللہ کہ زندہ ہے ایسے یکدم محال ہے
دلدار قند دان کا کہا وے خدا کا جمال	ہر دن کہ اس کے ہجر مین مہ ماہ سال ہے
جب سین لیا ہون ملک قناعت مین گوشہ	کچکول پر زنعمت جاہ و جلال ہے
صابر ہمن کون فقر کے دولت کے فیض سون	کہنہ کلاہ افسر و بوخہ دو شال ہے

اس چاند مہکہ سجن کون ہمارا سلام ہے	خورشید جس کے نور سون روشن مدام ہے
درسن کے شوق کیون نہ رہین شاد عاشقان	کہت کے خبر اس کے سدا ان فیض عام ہے
گر زندہ ہے خضر کے آب حیات سون	پیری حیات و دل کے زمعجز کلام ہے
ساقی کے چشم مست کے گردش سون محو ہین	دلہا کہ ہر نگاہ مین مستی کا جام ہے
سرشار کیون نہ رکہی مغان جام عشق سون	خدمت مین اس کے مجہ کون ارادت مدام ہے
آشفتہ خاطران کون چہ حاجت کمند کے	اس زلف کے خیال کا ہر تار دام ہے
انکہیان صنم کے دیکہ برہمن ہوے عاشقان	اب دیر کون چلے ہین سکہی رام رام ہے
کرتے ہین راہ عشق کے طے سر سون عشق باز	ہر آبلہ اگرچہ نظر آئے گام ہے
ہے مہر کے نگاہ کے امید صابرا	اس چشم سون کہ جس مین حیا کا مقام ہے

اس ماہ رو سجن کون ہمارا سلام ہے	اس نور ذو المنن کون ہمارا سلام

ظاہر ہی جس کے لعل سوں عیسے کا معجزہ — اس صاحب سخن کوں ہمارا اسلام ہے

ہی جس کے یاد خیہ سوں آرام چشم و دل — اس حرز جان و تن کوں ہمارا اسلام ہے

دیتے ہیں باج عشق میں گلچہرہ کان تے — اس شاہ گلبدناں کوں ہمارا اسلام ہے

ہی تازہ جس کے حسن کی خوبی سوں نوبہار — اس رونق چمن کوں ہمارا اسلام ہے

وحشی ہیں جس کی چشم کی شوخی سوں آہواں — اس شوخ مہ ہراں کوں ہمارا اسلام ہے

پروانہ دل ہی جس کے محبت سوں صبا ہرا — اس شمع انجمن کوں ہمارا اسلام ہے

ہو

اس شمع رو کی عشق میں جس دل کوں ساز ہے — از شوق جیوں پتنگ بسوز و گداز ہے

رکھتے ہیں مہ رخاں ہیں اسے عاشقاں قبول — جس دلربا کوں مہر ہر شوخی ہر ناز ہے

خوباں زکات حسن کی دیتے ہیں رات دن — اُن عاشقاں کوں جن میں وفائی نیاز ہے

کاکل کے لٹ کوں چھو کر کہ در چشم عشق باز — ہر تار مونی شانہ عمر دراز ہے

بیت الحرم کے طوف کوں ہیں مست روز و شب — محراب میکدہ میں جھنوں کی نماز ہے

رہویں کے مست جام محبت سوں میکشاں — در پیر میفروش کا جب تک کہ واز ہے

رکھتا ہی دوست خاک شفا کے غبار کوں — کحل الجواہروں کے جیسے امتیاز ہے

کرتا ہوں ہے فخر در صف عشاق صبا ہرا — دلدار میرا نام خدا دل نواز ہے

ہو

جس ماہ رو کے سرخ زری کی نقاب ہے — روشن جھلک سوں اس کے مہ و آفتاب ہے

مجمر سوں ننگا منہ موں جو توں ہے ... / دل پارہ گہی ہر زرہ کہ ہر ایک کباب ہے

رخشندہ دیکھ تجھ گل خورشید پر غرق / حیرت سوں غنچہ غرق بجوں ہر گل آب ہے

جب سیں لباں توں خندہ زرنگا ہے پر رقم / در سن کے شوق چشمہ مجنوں پر آب ہے

تکرار سے میں زلف کے تار گہن نوں دیکھ / یک سو ہر شام و یکطرف آفتاب ہے

جب سوں دکھا ہوں گل شکن خواب میں / آشفتہ سوں دل ہیں میرا پیچ و تاب ہے

جن نے نظر ہی محو تماشای روی یار / ان کوں کہاں چو آئینہ انکھیاں میں خواب ہے

جب سوں لگا ہی عشق میرا من ہر اک کے سنگ / ملنے کے شوق سوں دل من کامیاب ہے

ہر چند جگ کے لالہ رخاں شوخ و تند ہیں / وہ گلعذار دلبر دحافر جواب ہی

صابر عرق کمر بر گل رو رسی جلوہ گر / کوئے کہر کہی کوئے کہوئی گلاب ہے

جس دل کوں عشق نو گل رخسار یار ہے / ہر سو کہ دیکھتا ہی چمن ہی بہار ہے

کیوں اوی بلبلاں کوں نہ شور و فغاں ہزار / گلشن میں دیکھ خار سوں گل ہمکنار ہے

جس دن سوں داغ عشق کے دل میں لگی بہار / انکھیاں میں جلوہ گر چمن لالہ زار ہے

اے دل شکنج زلف کوں توں ہاتھ مت لگاؤ / ہر تار میں بہجنگ سیہ مار مار ہے

جن پگ رکھا ہی راہ حقیقت کے دشت میں / ہر زخم خاراں کوں گل ابدار ہے

دل یار غمک سوں حیران ہو ہوں دی / نی دل ہی میرا حکم میں نے یار یار ہے

آئینہ رو کیا عشق کے جس دن سوں ہے نئی / سیماب وار دیدہ و دل بیقرار ہے

صابر زکات حسن کی دی وعدہ [illegible] دلبا رکھی [illegible] شاد [illegible] وعدہ [illegible]

خوب رویاں کون غمزہ [illegible] درکار ہے بیوفایان کون دغا درکار ہے

تنگ چشمی مکر کون بھوت [illegible] ناہے میری انکھیاں کون نصیبا درکار ہے

عاشقاں کے دل لبھانے کون سجن مہربانی سون وفا درکار ہے

زلف عنبر فام کون [illegible] تار دل کلمیں مجھ دل کون پھندا درکار ہے

گل سون مجھ دل کون ہوا ہی دردسر [illegible] دلربا درکار ہے

ارسے اپی [illegible] جن [illegible] دیکھ عشق بازی میں حیا درکار ہے

میری درد چشم کون ہر صبح و شام سرمہ خاک شفا درکار ہے

میکدہ کے طوف [illegible] اس کون ساقی [illegible] درکار ہے

عزم ہی شہید [illegible] رہنما شوق [illegible] درکار ہے

جس کون شوق طوف شاہ طوس ہے اس کے [illegible] جنم از پابوس ہے

ارسے اس جس گلکون رنگ [illegible] زیب باغ [illegible] اوس ہے

عشق میں جس نے گذاری زندگی حیف ہے اس عمر کون افسوس ہے

اج [illegible] دیکھ [illegible] جمالی وہ نصیب [illegible] سون [illegible]

پاکبازاں کا ہو [illegible] کا [illegible]

کب پریشانی رسوں درتا ہے جو تن تنک یکے جو دل زلف ہیں محبوس ہے
عاشقاں یکے درد میں ہی مضطرب گر حکیم وقت جالینوس ہے
جس نے پیا ہی عشق یکے دیوانہ پیالا اس کہن ننگ از نام واز ناموس ہے
شمع رو دیکھا ہوں جب سوں صاحبا دل میرا پروانہ تن فانوس ہے

خوب رویاں میں اگر انصاف ہے مکھ دکھاویں اس کہن جو دل صاف ہے
نقد دل لیا لیکے پر کہیں ہی جو زر من ہرن نام خدا اسراف ہے
کیوں نہ پوچھے عاشقاں یکے حال کوں وہ سجن جس کا زحد اوصاف ہے
دل نہ دیوے ماہ رو بن غیر کوں عاشقی یکے فن میں جو اشراف ہے
چھپا چھپے ہی اس کوں حسن دلبری سرخ جس کا چہرہ زرباف ہے
چاند مکھ کا بس ہے چشم کوں دل کہ دو رس چاہی نا انصاف ہے
رات و دن سرمست و خوش ہیں صاحبا میکشاں کا جس اوپر الطاف ہے

ہو

عشق یکے ساقی کا دل مینوش ہے مست ہی سرشار ہی مدہوش ہے
رہی اس مجلس میں جس میں روز و شب جام ہی مینا ہی نوشا نوش ہے
رس بھریں ساقی کے انکھیاں دیکھ کے گل رنگ سوں مجھ دل کوں زمستی جوش ہے
عندلیباں کا ہی گلشن میں ہجوم گلبدن شاید کہ گلگوں پوش ہے

بلبل خوشخوان یکے سنے کوں صدا
ہر گل و غنچہ سراپا گوش ہے

دل میرا کیوں کر نہ کھاوے پیچ و تاب
زلف چندر مکھ سوں ہم آغوش ہے

گوہر یکتا ہی اس کا ہر سخن
بحر معنی بیچ جو خاموش ہے

پاکباز ان یکے سینے ہی دل سوں پند
عاشقی میں جس کوں عقل و ہوش ہے

عشق کے آتش میں جلبل صبا ہوا
شمع و پروانہ مرقع پوش ہے

عشق جن کا یار رخ محبوب ہے
شوق سوں جس پیش رہوں میں خوب ہے

عاشقاں کوں از حیات جاودان
جو گھڑی ہی وصل کے محبوب ہے

جن سینے ہی میری یوسف کے صفت
کہ زلیخا ہی کہی یعقوب ہے

عشق کے مذہب میں من موہن بنا
دل لگانا غیر سوں معیوب ہے

درد و غم جو روز ہجراں کا سہی
عاشقاں پاک میں ایوب ہے

خط کے کیا حاجت ہے مجن کے طرف
اندرون رفتہ نفس مکتوب ہے

جو سوا ہے میں شراب عشق کے
ان کوں ساقی کے میا مطلوب ہے

یوں سنا ہوں میکشاں سوں صبا
طوف کرنا میکدوں کا خوب ہے

عشق کے مستی سوں جو دل شاد ہے
نیک و بد کے فکر سوں آزاد ہے

ہے جو آئینہ نظر روشن ز شوق
جس کوں مہ رو کے درس کے یاد ہے

خوش ہوں اس شیرین بچن کے عشق میں   دل کبہی خسرو کبہی فرہاد ہے
ہی کبہی بلبل کبہی ہے فاختہ   عشق جس کا باگل و شمشاد ہے
من ہرن سنتا نہیں ہے عرض حال   داد ہی اید وستاں بیداد ہے
عاشقاں کوں بی کنہ کرتا ہی قتل   غمزہ تیرا شوخ ہی جلاد ہے
خال تیرا دانہ ہی کاکل ہی دام   عشوہ دل کے صید کوں صیاد ہے
طاق ابرو سیں تری ای نازمت   شیشہ میری دل کا ہی افتاد ہے
مہ رخاں کے توں نے دل موہ لیا اج   دلبری کے فن میں توں استاد ہے
نرم کب ہووی میری فریاد سوں   جیو جس کا سخت ہے فولاد ہے
کیوں کری بستی طرف دیوانہ رو   جب تلک بلک جنوں اباد ہے
جب سوں موہن نے نہیں بہجی خبر   مونس من نالہ و فریاد ہے
ہجر کی شب کا دہکہ کس کن کہوں   خاطرم غمناک و دل ناشاد ہے
بیخودی میں ہے ز جام عشق مست   پیر مستاں کے جیسے ارشاد ہے
کیوں نہ دوری میکدہ کے طوف کوں   صابرا دل میکشاں کے یاد ہے

اج دل مستی میں جکنا چور ہے   چشم بد ساقی کے مبک سوں دور ہے
جن شراب عشق کا جسہ پیا   کاہ بیخودی ہی منصور ہے
کیوں نہ روشن دل ہی جوں نار ہے   ماہ رو کے عشق سوں پر نور ہے

پہنچ تا ہوں بیخودی [illegible] — [illegible] گرچہ [illegible] دور ہے
شوق سوں [illegible] لعل [illegible] — [illegible] سوں دل [illegible] ہے
[illegible] دل [illegible] — [illegible] ہی معتبر [illegible]
جس کا دل ہر عشق سوں جوں نامہ [illegible] — از ہزاری منصب او مشہور ہے
[illegible] گل مشکیں میں [illegible] — [illegible] سوں توں [illegible] ہے
لوں نہ غزلت میں خوش [illegible] — [illegible] سوں جو [illegible] ہے
او انکھیوں ہیں کہ تیری در [illegible] — جان بلب ہے چشم و دل [illegible] ہے
وار نے کوں تجہ او پر [illegible] دل — سر کوں لے پہرتا ہی خوش [illegible] ہے
تجہ چرن کے خاک سوں روشن [illegible] — دیدہ مجہ دل کا یہی منظور ہے
کیا سنا اوں تجہ کوں دیکہہ [illegible] — [illegible] تجہ [illegible] زنبور ہے
کیوں نہ صبا خوش رہی تجہ شوق سوں — جان و دل تجہ عشق سوں معمور ہے

جس کا دل تجہ عشق سوں لبریز ہے — مہر سوں جوں ذرہ نور آمیز ہے
قید کرنے کوں دلاں تجہ دو نین — تجہ کوں دام زلف دست آویز ہے
کیوں نہ کہا وی غوطہ در خون [illegible] — غمزہ تیرا بازی خونریز ہے
آج تیری تیغ ابرو دیکہ [illegible] — قتل کرنے کوں [illegible] ہے
سنبل تر کا نہیں رکھتا ہی شوق — [illegible] تیری [illegible] ہے

جان فدا کرنا سجن پکا عشق ہین | شمع و پروانہ کوں درست او بر ہے
دیکھ سوق جان فشانی صبابرا | ذوقِ قربانی ز دل لبریز ہے

عاشقان کا مدعا شمشیر ہے | ارز دیوے جان فدا شمشیر ہے
کیوں نہو وین سرخ رو ہر کس شہید | خوش شہادت کے حنا شمشیر ہے
غازیاں پاتے ہین عالی مرتبہ | از شہادت رہ نما شمشیر ہے
بال و پر شہدا کوں دی یاقوت کی | فخر کرتے بر ہما شمشیر ہے
دشمنان کے قتل کرنے کوں زکین | شاہ دین کا اژدہا شمشیر ہے
یادگار ذوالفقار شیر حق | قاتل اہلِ دغا شمشیر ہے
نام رکھتے ہیں شہیداں کا مدام | زندہ از آبِ بقا شمشیر ہے
حورِ عین کے ہاتھ سوں شربت پلا | حق کا دکھلاتے لقا شمشیر ہے
گو تیغ کوں کافراں کا بند بند | معجزہ شیرِ خدا شمشیر ہے
قتل کوں عشاق کے اس شوخ کے | ہے نگہ تیر و ادا شمشیر ہے
دوستاں کے چشم و دل پر ہر نفس | در غم کلگوں قبا شمشیر ہے
جان فشانان کے ز دل جب طلب | صابر الصبح و مسا شمشیر ہے

ملک دل اس حسن عالم گیر کے تسخیر ہے | جس کے ابرو قوس و ناشکر خطا و مژگان تیر ہے

کیوں بچے دل اس نگاہ شوخ کے چنگال سیں — غمزہ شاہین جو اس کا دشمن نخچیر ہے
اے صبا مت زلف عنبر بیز کے لٹ اشفتہ کر — ہر دل دیوانہ کا ہر تار او زنجیر ہے
عاشقاں کا آفتاب وقت ہے ہر ذرہ — اے سپند رمبکہ تیری نور عشق کا تاثیر ہے
رات ساری تیری رہ میں محو ہے چشم و نظر — میری چشم و دل کا شاہد دیدہ تصویر ہے
کیوں نہ دوڑیں میکشاں کے دل سوی میخانہ — ہے طریقت کا مغاں ہادی و ساقی پیر ہے
تازہ کے خاطر کوں بخشی ہے غزل وہ صفا — جس میں گلرویاں کے ناز و عشق کی تقریر ہے

جس چمن کے زیب وہ سرو سراپا ناز ہے — رنگ و بوئے گل خرام اس کے کا پا انداز ہے
ناز سوں سہتا نہیں ہے زلف و خط بہار کو — حسن و خوبی میں کروہ نازکی ممتاز ہے
کیوں نہ تجہ درس سیں ہووے چشم روشن آرسی — نور دیدہ تیری رخسار کا اعجاز ہے
کوہ غم کا کاٹتا ہے درد میں فرہاد وار — عشق تجہ شیریں بن تیشہ کا جیسے دم ساز ہے
کیوں نہ موسیقار آوے رقص میں جوں شوق سیں — سر مرا طنبور ہے تن چنگ و رگ رگ ساز ہے
جب سوں میری درد سوں واقف ہوئی ہے بانسلی — ہجر کے سو راگ گہا گیان میں خوش آواز ہے
کیوں نہ جان قربان کرے پروانہ جل جل صبح تک — شب ہم آتش شمع ہم درد سوختن ہمراز ہے
کیا عجب ہے ملک دل غارت کرے گر شاہ حسن — غمزہ اس کا لشکر مژگان میں یکہ تاز ہے
جو فدا ہو دل جو سرمد من ہر دم کے نام پر — جان فدا ہے سرخ رو ہے عشق میں سرباز ہے
کب چھپی ہے عاشقاں کے دل میں دیکھ سہکہ جگر کا — دیدہ تر یک گواہ ہر سوں انجہوں غماز ہے

[illegible] دیوانہ ہے　　　میرا سودا [illegible] بازیب [illegible] ہے

کب [illegible] باغ میں [illegible]　　　مبتلا [illegible] پردہ [illegible] ہے

اج دل [illegible]　　　مست ہی سرخوش ہی از زہد دریا پرہیز ہے

عشق نے روشن کیا ہے جس کا [illegible]　　　ذرہ ذرہ اس کا جوں خورشید نور امیز ہے

باغ میں کا گل ہے خوشبو جب [illegible] نسیم　　　غنچہ و گل مجھ دسنبل مشک و عنبر بیز ہے

جھا جتا ہی بانکپن اس دلبر طناز کوں　　　لٹ [illegible] دستار و [illegible] جس کا دست آویز ہے

کس کی قدرت ہے کر دیکھے نظر ظالم طرف　　　ہر مژہ اس چشم کی یک دشنۂ خونریز ہے

نرگس [illegible] چشمہ دل　　　جو [illegible] ذکر [illegible] ہے

حسن دلبر کا تماشا دیکھ [illegible]　　　جوں نگاہ عاشق [illegible] ہے

[illegible]　　　[illegible] ہے

[illegible] جبین [illegible] درد [illegible]　　　[illegible] ہے

[illegible]　　　چشم [illegible] ہے

جس کے [illegible] جلوہ [illegible]　　　روز و شب جس فاختہ در نالہ و فریاد ہے

[illegible] باغ [illegible] دل　　　گرچہ ہی ہندی میں [illegible] ہے

[illegible]　　　جس [illegible] ہے

جلوہ تیرے حسن نے دکھایا ہی نجانوں کوں اب
جیسے تن ہو نقش جس کے سوں جوں نمایاں ہے

خانۂ آئینہ کے جب سوں بھلا ای بوالہوس
گوشۂ ویرانۂ دل عشق سوں آباد ہے

ہر سحر جس کن ہلال ابرو دکھاوے وہ پری
اس کن ہر دن ماہ نو کا عید ہر دل شاد ہے

جس کن درس دیوے گھونگھٹ کھول کے وہ گلعذار
عشق باز انہیں اس اوپر مہر ہر استاد ہے

ملک دل غارت کیا ہی عاشقاں کا صیاد نے
غمزۂ ظالم کے ہاتھوں داد ہی بیداد ہے

درد ہجراں سوں بلب ہر چند جان زار ہے
وعدۂ وصل سوں مجھ جیو کن ادھار ہے

ای صبا آشفتہ مت کر کاکل شبرنگ کوں
دل پریشاں خاطراں کا تیرہ در ہر تار ہے

چاند مکھ کہ دیکھتا ہی ہو دتا ہی گاہ محو
بخت جنکا آئینہ جس کا عشق ہیں بیدار ہے

کیوں نہ لیوی ہر بچن اس کا مٹھائی سوں خراج
معدن قند و شکر وہ لعل شکر بار ہے

مہر و مہ اوپر نہیں کرتے ہیں رات و دن نگاہ
جن کے روشن چشم و دل از جلوہ دیدار ہے

نقد جس نے دل دیا ہی اس نکیلی شوخ کوں
خوب گر آوی نظر کرنا اسے اوپر غار ہے

کب سہاوی ہی تماشا غنچۂ و گل کا اسے
جس کے انکھیاں سوں نظر سوں دور گل رخسار ہے

کہیو ای قاصد جو تجہ سوں پوچھے دلبر میرا انجن
کیا الکھ پاتی کہ تجہ بن زار ہی خونبار ہے

مانتے ہیں پیر کر اس کن برہمن دہر کے
جس کے گل ہیں اس صنم کے زلف کے زنار ہے

کل انہی کا بیکساں کے صف ہیں سرمست و خموش
آج جو پیر مغاں ہے خلق سوں سرشار ہے

جیو ابے جس نے کہ ہیں شاہ و دین کے دار و گیر
اس کن جانا ودر پہ نک ہر دو شہ ادب ہے

حول بخشے رسوں ہمیں کچھ خوف اِس کون حساب کا | جن محبان کا وسیلہ حیدر کرار ہے

مدح مجھ کون اس شہ کو نبی کے منظور ہے | جس کے در کا بکھاری قیصر و فغفور ہے
کیوں نہ دل جوں ویر قربان کریں اس پرز شوق | جس کے کُھو نکہت کے جھلک سوں مہر و مہ پرنور ہے
مست کر عاشقاں کون نشہ گلرنگ سوں | آج ساقی کے نگہ مستی میں چکنا چور ہے
عشق کے مستی کے لذت جس کون ہے تا روز حشر | نعرہ زن ہر مو بمو از شوق جوں منصور ہے
کب ہووے جگ کے طبیباں سوں دوا مجھ درد کے | دل میرا خاک شفا کے شوق سوں رنجور ہے
وارنے کون تجھ اوپر ای حرز جان مردماں | گوہر تر سوں خزینہ چشم کا بھرپور ہے
ہوت کاغذ ہیں پر رکھی پھرتا ہیں سر تجھ راہ سوں | تیری قربانی کے خاطر دل میرا اندور ہے
گر زکات حسن مانگی بوسہ دل برہم نہو | جیتا ہی عشق میں دیوانہ ہی معذور ہے
شمع مجلس ہو شب پروانہ ساں تا صبح تک | تجھ اوپر وارون دل و جاں جب تلک مقدور ہے
کیوں بر ابھی تجھ رسوں مشتاق کریں جو دو پری | تیری کُھو نکہت پر تصدق ہم پری ہم حور ہے
جس کے دل کون ہے تیرا داغ محبت کے سیند | جوں ہزارہ عشق کے گلزار میں مشہور ہے
تجھ قدم کے پاس دل رہتا ہے ہر صابر کا شوقی | باطن و ظاہر میں گر نزدیک ہے گر دور ہے

ومنہ

میرا دل زلف میں مہمان ہوا ہے | اسیر حلقہ پیچان ہوا ہے
جو مینہ جنندر مکھ کے جھلک دیکھ | کبھی محو و کبھی حیران ہوا ہے

نفز

بنفشہ زار یکے گلشن ارمن خال ل — لپٹ یکے ابجل خوشنجان ہوا ہے
درس کا دان دی دی یکے مرہجن — سنجی وصاحب احسان ہوا ہے
کبہی خوش ہے کبہی ناخوش ہرو مین — جو کوئی عاشق خوبان ہوا ہے
زخال و زلف دیکلا دام و دانہ — دلان یک صید کا سامان ہوا ہے
تیری خونین نگہ کا زخم کہا دل — شہید خنجر مژکان ہوا ہے
ملا ہی منصب پروانہ اس کون — جو شمع رو اوپر قربان ہوا ہے
طبیبان سون کہی یون درد صابر — سجن تجہ مہر کا درمان ہوا ہے

ہو

جیے تجہ عشق کا سودا ہوا ہے — جو مجنون خلق مین رسوا ہوا ہے
میری خاطر تیری کاکل سون ادل — بلا سینے ناگہن پیدا ہوا ہے
دیا ہی عشق مین خوبان یکے جن دل — کبہی حیران کبہی شیدا ہوا ہے
تیری سودا مین یوسف ہی زلیخا — زبس تجہ حسن کا غوغا ہوا ہے
زکات حسن تک درس دیا کر — کہ تون خوبان مین شہ پیدا ہوا ہے
جہر اا او دیکہہ تیری گوشواری — گہر مجہ چشم کا یکتا ہوا ہے
دیا ہی جب سین صابر نے تجہی دل — زخود ازادی پردا ہوا ہے

تیری کاکل کر مجہ دل کا وطن ہے — سرا پا نافۂ مشک ختن ہے

ہمیشہ وہ چمن زیبا رہ و تر — جو گل کے زیب تن غنچہ دہن ہے
تبسم کیوں نہ ہووے تیرا جاں بخش — کہ عیسیٰ کا تیری معجز میں فن ہے
پتنگ و شمع ہیں پروانہ تجھ پر — کہ روشن تیرے مکھ سوں انجمن ہے
جسے جب ہیں نشہ کرب و بلا کے — دل اس کا ہی شہید و تن کفن ہے
جو آئینہ نظر اس کے ہی روشن — جسے خورشید روہال کے لگن ہے
بہاری ہی دل اس کا از گل عشق — جو مستہ و ز خورشید پیرہن ہے
لگی ہے تلخ اس کوں قند و مصری — بغل بیچے سے بن کے و غنچہ کے ہے
تصدق کیوں نہ ہووین عشق بازاں — کہ وہ چنچل جھبیلا من ہرن ہے
نہ ہووین مست کیوں دل عاشقاں کے — نگہ ساقی کے مے ہی خم نین ہے
غزل میری ہی راحت بخش صابر — کہ خاطر خوش شنید مضمون سخن ہے

نہ تھا گل بر رخ گلگوں جبین ہے — کہ گل و خورشید سنبل ہمنشین ہے
نہ ہی گلدستہ اس گلرو کے سر پہ — بہار حسن کا گل خوشہ چین ہے
نگاہ و غمزہ اس جادو نین کا — ہمیشہ تسخیر دل سحر آفرین ہے
دو دل ہی کشمکش میں زلف و خط کے — جو شانہ جو اسیر مشک چین ہے
نہ رہ غافل سراپے دو در ہیں — کہ خنک چرخ گردوں زیر زین ہے
مناقب خواں ہوں اس سلطان دیں کا — ثنا خواں جس کا وہ روح الامین ہے

نہ پاوں ذکر سوں کیوں اسم اعظم
کہ نقش از نام او دل کا نگین ہے

ملایک کیوں نہ پوجیں تیری در کوں
کہ چیری تیری گہر کے حور عین ہے

بہر جا نقش پا ہی تجہ قدم کا
ز سجدہ قبلہ اہل یقین ہے

نگاہ مہر سوں رکہہ دل کمتر زدکشن
کہ میں ہوں ذرہ توں خورشید دین ہے

خبر لینا ہی صابر کے کہ تیرا
گدا ہی بندہ ہی گوشہ نشین ہے

چندر مکہہ تجہ رخ سوں روشن نہ سما ہے
مہ و خورشید کہو نکہت پر فدا ہے

تیری تصویر کوں نور نظر سوں
بلوح سینہ مجہ دل نے لکہا ہے

چندر سا مکہہ دکہانا عاشقاں کوں
خدا کیسوں بخوباں خوش نما ہے

ہووی جس بزم میں تو لال افشاں
ز خجلت شمع و پروانہ فدا ہے

جسے تجہ عشق کا جوہر ہی دانے
دل اس کا شاہوار بی بہا ہے

تیری نقش قدم کے جلوہ کوں
اگر میں کر سجدہ مشتاقاں روا ہے

نہووے کیوں غنی تجہ در کے سایل
کہ حاتم تجہ گدا کا گدا ہے

ز دل بیگانہ ہی تجہ دشمناں سوں
جو تیری دوستاں سوں آشنا ہے

کہاں بہوے ہی شربت سم رس کا
وہی جانے ہی جس نے دد چکہا ہے

نہیں ڈرتے ہیں بدنامی سوں جگ کے
جنہوں نے نیک نامی کوں تجا ہے

طبیباں سوں کہوں کیوں درد کا
دوا مجہ درد کے خاک شفا ہے

نہ هون اکسیر کا طالب نہ زر کا — محبت شہ کے مجہ کون کیمیا ہے
سہاوی کیون نہ مشتاقان کے مکہ پر — نشان عشق رنگ کہربا ہے
نہ کہی غیر سون مطلب دلان کے — وہی دیو یکا جو حاجت روا ہے
نہو بیدست و پا مشکل مین صابر — شہ [illegible] دنیا و دین مشکل کشا ہے

ہو

دلان مین جن کے مہر حیدری ہے — مکہ ان کا آفتاب انوری ہے
دکہا ہی جس نے چندر مکہ کا جلوہ — نظر پرنور اس کے ہر گہری ہے
نہووین کیون ملک درس کے مشتاق — کہ عاشق اس اوپر حور و پری ہے
صدف مین تن کے در تشا هوا ہی — محبت شہ کے ہی دل جوہری ہے
شراب عشق سون ہی مست و سرشار — جسے پیر مغان کے یاوری ہے
دیا ہی ساقی کوثر نے نشہ — نہ بوجہو میری مستی سرسری ہے
ہمن کون یاد اس شیرین بچن کے — نبات و قند ہی شکر تری ہے
نہ ہی مشتاق گلشن کا نہ گل کا — میرا دل خوش ز شوق جعفری ہے
میری باتان سین ای گلفام مت رنج — گل و بلبل مین جنگ زرگری ہے
تیری قد کے لٹک کر دیکہنی کون — چمن مین سرو یک پگ کون کہری ہے
معطر ہی دماغ اس دل کا جمن خال — کلو مین جس کے زلفان کی لڑی ہے
زکات حسن کل شہ سون مانگتے ہین — دکہاو رسن گدایان کے اری ہے

تبسم تیرا اعجاز مسیحا نگاہ مہر فضل داوری ہے
درس کا دان کر ہر صبح دیوی کہو نکہت کے خبر و تغافل پروری ہے
محب کوں شاہ کے امداد صابر عدو کوں ضرب تیغ دو سری ہے

محبت رشتہ یک جس دل میں نہان ہے جو آئینہ منور چشم و جان ہے
میرا ہر ذرہ روشن ہی جو خورشید کہ چشم و دل میں مہ رو کا مکان ہے
ہمیشہ عشق میں جن عمر کاٹے اگرچہ پیر ہو وے نوجوان ہے
کیا ڈر ہی رقیب بیحجاب سوں اگر دلدار تجہ پر مہربان ہے
شراب عشق سوں مست و خوش ہی جو پیر میکشان کا مدح خوان ہے
نہ مل اغیار سوں ای گلعذار ای کہ گل کوں خار سوں ملنا زیان ہے
نہ ہووے کیوں صنوبر تیری پامال کہ توں نام خدا سرو روان ہے
مکہ اوپر چہور زلف و آرسے دیکہ کہ سنبل گل کے اوپر سائبان ہے
اسے عشاق عنقا بو بجھتے ہیں جسے بجہ عشق کا نام و نشان ہے
دیا ہے جس نے دل کلیجہ دکان کوں نظر اس کے بہاری جاودان ہے
ہوئے ہیں رشک سوں گل آب صابر کہ گلرو پر بہار بوستان ہے

میرا دل عاشق گلرو ہے انکھیوں کے چمن میں جا دیکہ

نکہ پے سنبل و ریحان کا مذکور   مشام اس زلف و خط کا بوسون تر ہے

کبھی لیلا کبھی مجنون ہی از شوق   سبحن یو عشق ہے جس کون خبر ہے

کہان جاوی طبیبان کے دوا سین   جو رنگ صندلے کا درد سر ہے

نجا اس زلف کے لٹ بیچ ای دل   کہ شب گردی مین عاشق کون خطر ہے

ہوئے تجہ چاند مکہ کون چشم بد دور   کہ روشن عشق بازان کے نظر ہے

بباطن نور کا ہی توں سنوارا   اگرچہ ظاہری خیر البشر ہے

زبان میری مٹھایے سون ہی لبریز   کہ تیری نام شیرین کا اثر ہے

محبت تیری ہی اکسیر مجہ کون   کہ قلب مس میرا پا نقد زر ہے

نہ مجہ انکھیان مین داغ دل کہلی ہین   چو لالہ عشق تیری کا ثمر ہے

پہرا یو مصحف رخسار جس نے   کیا ہر خال و خط زیر و زبر ہے

چندر مکہ سون درس کا دان لینا   دعا سون بینوا یے سون ہنر ہے

جہنون کون شوق ہی راہ رضا کا   قدم اس راہ مین ان کا چشم و سر ہے

دکہاوی مجہ کون حق روضہ طلایے   کہ اس کے شوق سون روشن نظر ہے

ہوا ہون بال سون باریک صابر   کہ میری یاد مین نازک کمر ہے

ہو

ہتیلی شوخ و چنچل مین نہ ار ہے   غرور حسن و خوبی کے اگر ہے

نہ خط نے خال پر ہوتا ہی مایل   ہیر دل کا پہندا کاکل کے اگر ہے

مل

نہ مل ہر یک سوں اے گل روی خوبی — کہ حسن یک خار ہیں فتنہ کے جر ہے
نہ بو جیہی گلشنے رخسار پر خط — کہ باغ حسن کے چو گرد کہر ہے
بچی تجھ غمزہ شاہین سوں کیوں دل — کہ چشم شوخ و مژگاں سی کے پکر ہے
تماشا ہی میری انکھیوں ہیں ادیکھ — کہ انجہوں کے برسکالے کے جہر ہے
جو نور چشم رہ صاحب کے دل ہیں — کہ یہ بھی مردم آبے کا نر ہے

سجن تجھ تیر مژگان کے قسم ہے — مشبک ہی جگر جان کے قسم ہے
طپیدن آرزو ہی تجھ قدم پاس — تیری ابرو کے قربان کے قسم ہے
جو قمری تجھ گلستان کا ہوں خوش الحان — تیری سرو خرامان کے قسم ہے
فدا کرتے ہیں تجھ پر جوہری دل — تیری یاقوت خندان کے قسم ہے
ہوا آئینہ درس دیکھ روشن — تیری حسن درخشان کے قسم ہے
مجھی سینچو کب چین او جیا — غم و اندوہ ہجران کے قسم ہے
شہید کربلا کے غم سوں ہی سانس — جگر پر تیغ شاہان کے قسم ہے
جو لالہ داغ ہی دل آج صاحب — گل باغ شہیدان کے قسم ہے

مجھے تجھ سرو رعنا کے قسم ہے — دلم قمری ہی کہ شیدا کے قسم ہے
ہوا تجھ عشق کے سودا ہیں دل خون — تیری یوسف زلیخا کے قسم ہے

تبسم چاہتا ہوں تجھ لبؑ جان بخش ۔ تیری لعل مسیحا کی قسم ہے
اسیر حلقۂ سنبل نگہ ہے دل ۔ خمِ زلفِ چلیپا کی قسم ہے
جنونِ عشق کا دیوانہ ہوں کا ۔ تیری مجنوں و لیلا کی قسم ہے
کروں طئ عشق کی رہ چشم سر سوں ۔ گشتش سوں کوہ و صحرا کی قسم ہے
درس خواہش ہے دل کوں نکہت انتہا کی ۔ چمن در مہک کی تجلا کی قسم ہے
طلبگارِ شرابِ عشق ہے دل ۔ مئے و ساقی و مینا کی قسم ہے
ثنا خواں ہوں شہِ کرب و بلا کا ۔ شہیدِ تیغِ اعدا کی قسم ہے
گدا ہوں میں وا ہوں شاہِ دیں کا ۔ محبت کی تمنا کی قسم ہے
ہوا تجھ درس بن رنجور رضا یہ ۔ فغان و آہِ شب ہا کی قسم ہے

ہو

تیری زلف و رو کی قسم ہے قسم ہے ۔ گل و مشک و بو کی قسم ہے قسم ہے
لگی تلخ دشنام تجھ لب کی شیریں ۔ تیری تند خو کی قسم ہے قسم ہے
وطن تیری کاکل میں ہے میرے دل کا ۔ بہر تارِ مو کی قسم ہے قسم ہے
جو درپن ہی روشن نظر تجھ درس سوں ۔ تیری ماہ رو کی قسم ہے قسم ہے
حسینی نوا سوں کیا دل کوں ہے خوش ۔ مغنی نے ہو کی قسم ہے قسم ہے
ہوئے مست ساقی کی انکھیاں کی دیکھی ۔ مئے خوش سبو کی قسم ہے قسم ہے
میری دل نے پایا ہے مہرو گلشن رو ۔ مجھے جست و جو کی قسم ہے قسم ہے

مراداں دلاں کے محباں کوں بخشے
منزہ پاک ہر یک فہم تے قسم ہے

طلب ہے شہاں کے محبت کے شعابہ
سبھی گفت و گو سے ہم تے قسم ہے

ہو

مجہ عشق کا ہے حسن کا دلدار کے قسم ہے
مشتاق ہوں در حسن کا دیدار کے قسم ہے

آوے ہی سرو قد یاد بہاتے نہیں ہے شمشاد
سن قمریاں کے فریاد گلزار کے قسم ہے

شیریں بچن سنیں کے فرہاد ہور ہیں کے
در بیستوں بسیں کہسار کے قسم ہے

کر مجہ طرف قدم دہر آوے وو ناز پرور
دل وار دوں اُسکے یک پر رفتار کے قسم ہے

ابرو کے دیکہ دہارے دل آج ہم فگاری
لگتے ہیں زخم کاری تروار کے قسم ہے

ساقی کے ہم شفقت جام مئے محبت
بیویں کے در طریقت سرشار کے قسم ہے

مستاں کا جیو ہوں سر مست و بے ریا ہو
میخانہ کا گدا ہوں دربار کے قسم ہے

از شوق گلعذاری صابر ہوں بیوفا کے
خوں ہے ندیدہ جاری خونبار کے قسم ہے

ہو ۱۰۹

گلشن کے آبرو ہے وہ نونہال بس ہے
زیب گل صنوبر لنگی کے چال بس ہے

گر مرد ماں کے عنبرت ہر ماہ نوی ہر سر
تجہ دل کے عید وصل ابرو ہلال بس ہے

گر خضر کے عیاں ہے آب حیات سچ ہے
تجہ لب کا عاشقاں کوں آب زلال بس ہے

خورشید و مہ کا دیکہیں مشتاق کہو نکلا
یو نور بخش تیرا روشن جمال بس ہے

دیوانہ ہو کے پہرنا ہے عیب عاشقاں کوں
ہر بہس میں کہ رہوں عشق کمال بس ہے

گر نہیں ہیں نہ ہوویں اسباب و فرش شاہان — یک کہنہ بوریا و پشمینہ شال بس ہے

مصحف جمال مہ رو کبہو نکہت ہین گر چہ یاد ہے — خوش خط کے یادگار انکھیان مین خال بس ہے

وسمہ سون تیز مت کر ابرو کے تیغ ہنس ہنس — غارت کے مارنے کون بسمل کے بہال بس ہے

گر زلف کے لڑی کون دست طلب نہ پہنچی — صابر زشوق سامان آشفتہ حال بس ہے

ہو

در ملک حسن و خوبی وہ بادشاہ بس ہے — جس کے کرم کا سایہ بر خیر خواہ بس ہے

یہ خال و خط کا لشکر کرتا ہی جمع غمزہ — غارت کون ملک دل کے مژگان سپاہ بس ہے

در سینہ کہ داغ ہمیش عاشق کون گر نہ دیوی — انکھیان مین مجہ کبہو نکہت کا جلوہ کاد بس ہے

نی کیمیا کی خواہش رکھتا ہی دل نہ زر کے — اکسیر کے نظر سون تیری نگاہ بس ہے

جون آرسی درس کا رہتا ہون نت بھکاری — گر یک نظارہ دیوی ہر صبح کا تو بس ہے

زینت ہی گر شہون کے تاج زری و مسند — فقرا کون بوریا و کہنہ کلاہ بس ہے

توشہ اگر نہ ہوویں در راہ عشق خوش ہون — ملنے کا شوق دلبر مجہ زاد راہ بس ہے

محشر کے خیر و شر سون کیا ڈر ہو دوستا لیکن — محشر کے شافعون کا فضل و پناہ بس ہے

کبہو اپنی ہم گنہ سون منکر ہو دین کہ فردا — اشک ندامت ماہوون گواہ بس ہے

لا تقنطو ہی مژدہ از رحمت الہی — حق کا کلام صابر ہی عذر خواہ بس ہے

ہو

منہ موڑ کون مہ رو کا لکھو نقاب بس ہے — گر ذرہ ہین ہزاران یک آفتاب بس ہے

درس کے دیکھنے کوں عشاق منتظر ہیں | کہو نکہت کی خبر دیوی کر انتخاب بس ہے
کیا عاشقاں کے دل کوں زنجیر کی ہے حاجت | تجہ زلف عنبریں کا یہ پیچ و تاب بس ہے
بک بوسہ مانگتا ہوں کل ان زکات یاں کے | کر دیونا ہی دیجے ورنہ جواب بس ہے
کیوں رنگ کہربا ہے جب سے عاشقوں کا چہرہ | تجہ عشق کی اگن نے ہر آب و تاب بس ہے
سوہن کے اونے کا ہی آج رات وعدہ | سووی گا کب تلک توں ای بخت خواب بس ہے
اغیار ہیچیا کوں کوئی کہی جب در کر | ہی آہ میری دل کی تیر شہاب بس ہے
فقرا کے جھونپڑی کوں کیا روشنی کی حاجت | دل مہر کا تجلا شب ماہتاب بس ہے
میخانہ کے در اوپر جس کا ہوا ہی مسکن | اس کوں زعشق ساقی جام شراب بس ہے
اولاد مصطفی کے رکہتے ہیں جو محبت | ان کوں دو جگ میں یاور ہی بوتراب بس ہے
ہر ذرہ تا نظر میں خورشید اوی نسا بر | از نور مہر حیدر دل کا حجاب بس ہے

ھو

دل جس کا تن میں روشن از مہر حیدری ہے | ہر ذرہ ذرہ اس کا خورشید انوری ہے
اس حسن کے مقابل ہرگز نہ مہ رخاں ہیں | جس کے کی بو نکہت سوں دیتی زہرہ و مشتری ہے
او ہم اگر بجا ہی تجہ دیکھنے کوں خوباں | مشتاق تجہ درس کے ہم حور و ہم پری ہے
عاشق اگر نہیں ہے شمشاد تیری قد پر | کیوں ایک پگ کے اوپر تجہ راہ میں کہڑی ہے
تجہ سرو قد کا بندہ جیوں فاختہ ہوا ہے سرو | جس کے گلو میں بند تجہ طوق قمری ہے
جھکاو تارا گر دشمن کے مارنے کوں | ابرو کی تیغ تیری شمشیر دو سری ہے

آ دیکھ رات و دن کوں مجھ چشم کا برسنا — تجھ ہجر کے کہتا ہیں کیا اشک کے جھڑی ہے
کر ریختہ ولی کا لبریز ہے شکر سوں — مضمون شعر صائب قند و شکر تری ہے

ولی

یکذرہ جس کے دل میں حب علی ولی ہے — ہیں ہمنے اس کے روشن چون مہر و منجلی ہے
جن چشم و دل سوں دیکھا اس مکھ چاند سا جو درپن — اس کے نظر منور ہم خفیہ ہم جلی ہے
زاہد اگر خدا سوں حور و قصور چاہے — حور و قصور جنت اس کے مجھے گلی ہے
ابرو ہلال اس کا ہر رات و دن جو دیکھے — ہر دن ہے عید اس کوں ہر رات خوشدلی ہے
جو حق بخوبی بوجھے یا بوجھ کے نہ ہنسے — صاحب خرد دیکھے انکوں منکر ہے احولی ہے
جس دل کوں ہے محبت اس شاہ انبیا کی — وو دل محب کے بر میں قرآن حمائلی ہے
حرف و درود جن کا ہے نانو پنجتن کا — جن کے کرم سوں ان کے سر کے بلا ٹلی ہے
اس زلف سوں ہی خوشبو پر اتمام دل کی — کب مشک کے ہے حاجت کیا عطر کی چلی ہے
کیوں کھینچ نے میں ناحق یو درد بے طبیبان — مجھ درد سر کا درمان وہ حسن صندلی ہے
اس لعل شکریں کے باتاں ہیں گرچہ مصری — دشنام تلخ لیکن مجھ قند کے ڈلی ہے
شاید کہ آج قاصد لاوے سجن کے پاتی — سب پھر کے ہے انکھ میرا خوش فال بیلی ہے
در فقر کوں دیا ہے جو یاں ہم جس نے لذت — صائب حصیر اس کوں قالیچہ مخملی ہے

جو تیری عشق میں قلندر ہے — دولت فقر سوں سکندر ہے

مکھ تیرا کیوں نہ دل کری روشن
مثل خورشید ذرہ پرور ہے

دیکھ کہو نکہت میں جوت تجہ مکھ کے
رات و دن مہر و ماہ انور ہے

تیری گیسوی عنبرین کا خیال
دل کے ڈسنے کوں آج اژدر ہے

سرخ کہو نکہت نہیں ہی تجہ مکھ پر
شفقی بادلے چندر پر ہے

تیری ابرو کے تیغ کا قربان
شہدا میں شہید اکبر ہے

جس نے پیر مغان کا در پچا
مست و سرخوش زنشہ اکثر ہے

جب سیتی اکسیر عشق پایا ہوں
قلب میرا طلای احمر ہے

چشم روشن ہے اس کے جنہ دربر
جلوہ گر جس کے دل میں دلبر ہے

لالہ رویاں کے عشق ہیں حاصل
مجہ کمن خوش دماغ دیدہ تر ہے

عشق کا پہل ہلا میری دل کوں
گل شمشاد سوں کہ خوش بر ہے

حسن کے دی زکات صابر کوں
کہ تیرا مدح خوان و چاکر ہے

هو

جانمن تیری دلبری بس ہے
مہر کے ذرہ پروری بس ہے

تجہ کوں زرین قبا کی کیا حاجت
سر او پر چیرہ زری بس ہے

کیوں مٹھائی کموں طبع میا کری
تجہ بچن کے شکر تری بس ہے

صید کرنے کوں عاشقاں کا دل
حلقۂ زلف کی لڑی بس ہے

شب ہجر کے دیکھ سننے کوں
آہ طبل سکندری بس ہے

تجھ بر دے کہتا ہیں بجز دل کون | رات تو دن چشم کے تہہ بس ہے
مالا بر کہین کون اشک کے در بے | یار کر ہو دی جوہری بس ہے
عشق کے رہ میں جو قدم راکھے | کشش دل کے رہبری بس ہے
تاج اور تخت شاہ کون جہاجے | فقر اکون قلندری بس ہے
عمر گذری ہجر میں صابر | وصل کے ایک خوش گہری بس ہے

ہو

جس کا دلدار شوخ و سرکش ہے | وہ کہیں خوش کہیں مشوش ہے
زلف و کاکل کے دام و پھندے میں | دل اکش ہے
جب سیں اکہیں عشق مجہ کون بلا | قسب میرا طلای ہیبس ہے
حور کون در نظر نہیں لاتا | جس کے تئیں عشق یار مہوش ہے
گر خدنگ تیر ناز سوں صابر | پر کمان ابروون کا ترکش ہے

ہو

جس کون اس زلف و خط کا سودا ہے | گاہ آشفتہ گاہ شیدا ہے
گلشن حسن کے لطافت میں | غنچہ لب تیرا رونق افزا ہے
ہے جو آئینہ اس کا دل روشن | چاند مکھ تیرا جس نے دیکھا ہے
سیر کر چاندنے کا دریا میں | کہ خندہ مکھ کا جلوہ بر پا ہے
جس نے دیکھا تیرا جمال کہا | یا ہی خورشید یا چند رما ہے

غنچو

عشق بازاں کا دل ابھانے کوں
غمزہ ہی عشوہ ہر دلاسا ہے

کب دہراں ہے خبر الس تن کے
عشق تیری سے جس کوں لہرا ہے

تیری کہو نکہت کے جھل جھلاہٹ پر
نور بارش ہے یہ تجلا ہے

مست و سرشار ہیں ز شوق معاں
نشۂ عشق جس نے چاکہا ہے

محو رہتا ہے گاہ و گہ ہشیار
عشق کے می کا جس کوں چسکا ہے

اس لب لعل شرم کیں سوں زکات
لبا را بوسہ منت سے

اہو

جس کا دلدار چارہ سازی ہے
عشق میں اس کوں سرفرازی ہے

طاق ابرو کوں جن کیا سجدہ
کعبۂ عشق کا نمازی ہے

دل تبسم سوں نازکو خوش رکھ
کام خوباں کا دل نوازی ہے

مُبک او پر نہ کے چہو سے زلف دراز
بخدا غمزہ کے درازی ہے

نقد دل دے دی عشق کوں لینا
پاکبازوں کے کارسازی ہے

کیوں تیری تیغ سوں تلیں عاشق
تیری خدمت میں جاں نیازی ہے

عشق میں شمع رو کے مثل پتنگ
کام عاشق کا دل گدازی ہے

صنابر اہل صدق میں مجازی ہیں
ہر طرح خوب پاکبازی ہے

و

عشق جس کا انیس جانی ہے
اس کا دل خوش ز زندگانی ہے

شوق جس کوں نہیں محبت کا | جیونا اس کا رائیگانی ہے
میری دکھ سکھ کے باتیاں مت پوچھ | کر سنا اون بڑہ کہانی ہے
جب سیں تجھ عشق سوں لگا ہے دل | محنت و آہ ہم عنانی ہے
چشم کا کام تجھ جدائی سوں | ہر شب و روز خون فشانی ہے
انکہ کر مہر سوں خبر پوچھا | لطف و احسان و مہربانی ہے
اج یکے رات انتظاری میں | سیج پر لوٹتے بہانی ہے
مکھ کی زردی سے کیا کہے صابر | رنگ عاشق کا زعفرانی ہے

ہو ۵۰۰

تجھ کوں خوباں کے بادشاہی ہے | ناز و غمزہ تیرا سپاہی ہے
تجھ شفقت کی دلبری کی نگاہ | مجھ اوپر رحمت الٰہی ہے
زلف مشکیں اوپر کہی شبرنگ | شام پر مشک کی سیاہی ہے
دل لبھانے کوں عشق بازاں کا | خوش کرشمہ ہے خوش نگاہی ہے
تیز رہکتا ہی عشوہ تیر مژہ | آب سرمہ کی دی سپاہی ہے
گن نئی چشم مردماں تجھ بن | اشک کے بحر میں تباہی ہے
صابر اپنے کوں دان در سوں دی | کہ تیری در کا خیر خواہی ہے

ہو ۵۰۰

تیرا مکھ نکہت نے یو طلانی ہے | چاند پر نور کبریائی ہے

خوب رویاں میں ناز و خوبی سوں
تجہ اوپر ختم دلربائی ہے

قطع کرنا ہی عشق کے رہ کوں
جس کوں شوق برہنہ پائی ہے

بھیک درسن کے ماہ رویاں سیں
مانگنا فخر بے نوائی ہے

چاند مکھ کے گہو نکہت سوں کر روشن
دیدۂ دل کوں کر صفائی ہے

درد سری کے میکدہ کے قسم
مے گلرنگ میں دوائی ہے

مست رہتے ہیں کاہو کہ سر خوش
جن کے ساقی سوں آشنائی ہے

جو پڑیا ہیں مغاں کے در اوپر
ان کوں مستی میں پارسائی ہے

دل دیا جس نے خوب رویاں کوں
عشق کے فن میں پیر پائی ہے

ماہ رو مت چھپا دکھو نکہت میں
مکھ چھپانا نا لگے تجہ آئی ہے

دل صفا بر کر کہی خور سند
مہر سوں ناز سوں ہو[illegible] ہے

ہو

تجہ اوپر ختم خوشخرامی ہے
کبک تجہ چال کا سلامی ہے

جب سیں دینے لگا ہی درسن دان
تیری خوباں میں نیک نامی ہے

جہار سنے ہی چمن کوں جھمک جھنک کے
سرو تجہ قد کے اہتمامی ہے

مست رہتا ہی عشق کے مے سوں
میکشاں کے جیسے غلامی ہے

پاوتا ہی مراد ساقی سیں
جو مغاں کا کدامی ہے

وہ صنم خط کے کیوں نہ مجہ سوں ملی
اس کے خدمت میں رام رام ہے

عشق کے رہ جو مر سر نا بلے نگری — اس کے سر بیچ ہنوز خامی ہے
ای صبا لا و زلف کے لٹ سوں — نافہ تر کہ مشک شامی ہے
صابرا تیری شعر جاے سین — مست ہی حسن کعن شوق جامی ہے

و

دختر رز خمار کھوتی ہے — دل سوں غم کا غبار کھوتی ہے
اہل دنیا کے آشنا ہے نا — فقرا کا وقار کھوتی ہے
ہمعنان دیکہ خار سوں گل کوں — بلبل اپنا قرار کھوتی ہے
سنبل تر کوں مہکہ اوپرت چھوڑ — حسن و خط کا بہار کھوتی ہے
چال تیری لنک کے عاشق کا — طاقت و اختیار کھوتی ہے
دی دی کیوں آب و تاب و شمہ سوں — تیغ ابرو کے دہار کھوتی ہے
مغلپے سخن پر چیز نہی صابری — مرد کا اعتبار کھوتی ہے

یہ

آج دل پیو بن ادا سے ہے — درس دیکھن کے جان پیاسے ہے
بانہد زنار جو پھری بن بن — صنم عشق کا سناسے ہے
لاف جو ماری رنگ کے گیری — جوگ بین خام تی لیا سے ہے
جس کے دل کوں نہیں ہے عشق نمک — بی مزہ ہی طعام باسے ہے
دل سوں پہچانتا ہی صدق و مجاز — جس کے انکھیاں کوں حق شناسے ہے

ہی عجب گر فدا ہووی خورشید — اس کے سر پر کہ چیرہ طلا ہے
گلرخان مین وفا نہین صابر — رنگ و بو ان کا سب کہان ہے

گلعذاران سون جس کی یاری ہے — مثل بلبل بآہ و زاری ہے
جن کے پردیس مین سدہاری ہیو — رات و دن ان کون بیقراری ہے
جب سون مژدہ سنا ہی آنے کا — دیدہ و دل کون انتظاری ہے
شب ہجران کی شرح مت پوچھو — صبح تک خون زدیدہ جاری ہے
منہ ہرن سون خدا جدا نکری — جیو نا اس بغیر بھاری ہے
کیون نہ تڑپھی کہ تیر مژگان کا — دل کے انکھیون مین زخم کاری ہے
دل کے ڈسنے کون زلف کی ہر لٹ — ناگنی ہی بھجنگ و کاری ہے
وہ چندر مکھ ہمارا نام خدا — خوب رویان مین تاجداری ہے
لالہ رویان کے عشق کا صابر — دل مشتاق داغ داری ہے

آج وہ شوخ شمع محفل ہے — جس کا پروانہ شوق سون دل ہے
عاشق پاک بین کون ہر آسان — عشق بازی دگر نہ مشکل ہے
دیکھ تجھ قد کی چال گلشن مین — شرم سون سرو پانو در گل ہے
تیری محراب ابروان کی پاس — کعبہ رو بین وہ مجرتل ہے

زلف کے لٹ میں جس کا دل اٹکا | گاہ آشفتہ گاہ بیدل ہے
عشق کے فن میں جو ہوا کامل | گاہ دیوانہ گاہ غافل ہے
جن پیالا پیا محبت کا | مست ہر میکدان میں داخل ہے
زائر دیر مے فروشاں کوں | ہر کجا میکدہ دہی منزل ہے
میپرستاں کے یاد سوں شب و روز | رند و پیمانہ نوش و شاغل ہے
میکدوں کا طواف جن نہ کیا | نشۂ بیخودی سوں غافل ہے
عشق کے راہ کوں کری وہ طے | کشتۂ شوق جس کوں شامل ہے
جس کوں درس دیا مرے بجن نے | اس کے من کے مراد حاصل ہے
پاکبازی کا جس کوں ہے چسکا | عاشقاں کے نظر میں عامل ہے
ہر نفس عاشقاں کوں مہ رو بن | تلخ ہے زہر سے ہلاہل ہے
گیسواں بر ابروی محباں کوں | دشمناں سوں نکال عادل ہے
جو ہی دریای عشق کا غواص | کب اسے خوف موج و ساحل ہے
جس کوں ہے شوق بیخودی سراج | وہ شب و روز حق سوں واصل ہے

ہو

جس کے روشن نظر درسن ہے | ان کا پرنور دل چو درپن ہے
عشق سوں لالہ رو کے مجھ دل میں | داغ کا نت چراغ روشن ہے
میرا وہ عشوہ باز نام خدا | شوخ ہے بیکٹر راہزن ہے

اس کے لیلا ہی ہر پری پیکر — ہر کہ دیوانہ کے بیچ پرفن ہے
مست رہتے ہیں جن کے نانہو نین — پیر پیمان کشان کا دامن ہے
شاہ کے دولت سوں محبت کے — دشمنش خود جو اس کا دشمن ہے
کیوں جپے عشق بلبل و گل کا — آج دوشنبہ بین سوسن ہے
کلمہ خان کے خیال سوں صابر — جس طرف دیکھتا ہوں گلشن ہے

چمن کے بیچ جب وہ گل رخسار آتا ہے — شگوفہ پیشوا کوں از در و دیوار آتا ہے
منجا نوں کیا ستم گل نے کیا ہے آج بلبل پر — کہ مجھ کوں رحم اس کے سوز پر بسیار آتا ہے
شفا پاوے ہر درد ہجر و اندوہ جدائی سوں — سر بالین مہر سوں جوں ہر سحر بیمار آتا ہے
اندھیری رات کوں کر کا ہر کو وہ بہت کا چاند دکھلا جا — کہ تجھ در سی کہیں ہر رات جیسے گو سر بار آتا ہے
اگر عاشق نہیں تجھ مکھ اوپر از شوق آئینہ — چرا ہر صبح تیرا دیکھنے دیدار آتا ہے
نہ بھول اپنے اسیراں کوں کہ تیری زلف کے لڑ سوں — دل مشتاق کہ آشفتہ کا بھی زار آتا ہے
نظر لا سوں عاشقاں کے یاد رحمت ذیاب کے بھو نکہت میں — کہ در سی گیا تیرا در چشم و دل انوار آتا ہے
بیک جام محبت مست کرتے ہیں قلندر نوشاں — بہ ساقی کے در اوپر غافل و ہشیار آتا ہے
طواف میکدہ کوں دل اگر جاتا ہے خوش ہو — ز شوق بیخودی کے مست و کہ سرشار آتا ہے
چندر مکھ سے شفقت سوں در سکا دم پا دیجی — جو آئینہ جو کوئے یاد دل بیدار آتا ہے
قدم پر اس کے سر رکھتے ہیں قربان ہو ہو مشتاقاں — جو وہ قاتل ادا بات تو بر دار آتا ہے

میرا دل ہوئے تا ہے جوں گل صد برگ سو پارا
جو گلرویاں کے کوچے میں رنگیں اغیار آتا ہے
مناسب گلعذاراں کوں نہیں اغیار سوں ملنا
کہ گل کوں خار کی صحبت سوں ننگ و عار آتا ہے
تماشائے چمن کی بھول جاتی ہے ہوس سارا
جو خاطر میں خیالِ گلشنِ رخسار آتا ہے

ہو

چمن اس نو گل خوبی کا جس دم یاد آتا ہے
چو بلبل دل میرا از شوق در فریاد آتا ہے
لساں کوں چھوڑ کے جو کئی ہوئی ہے سرو گلشن میں
کہ بے چیں دیولی کوں زینت شمشاد آتا ہے
نہیں گر تجھ ہلال ابرو کا خانہ زاد ماہِ نو
چرا ہر ماہ از بہرِ مبارکباد آتا ہے
تیری زلفاں کے لٹ میں جب بلکتی ہر شاخ خوشتر
جو اپنے گھر طرف آتا ہے دل ناشاد آتا ہے
کفن میں چھپ کے شیریں کوں آدر عشق کے فن میں
کہ اس کے خواب میں ہر رات و دن فرہاد آتا ہے
گھرا ہوتا ہوں اس کے رہ میں دل کا لیکے یہ پارہ
جو مکتب کے طرف وہ صاحبِ ارشاد آتا ہے
گرفتاری کا گر ہے شوق دل دیتا ہوں سو صابر
کہ دامِ زلف کر آشفتہ وہ صیاد آتا ہے

ہو

میاں سوں آو کبھی بندہ پروری یہ ہے
برہ کے محنت و دکھ پو ہجھ دلبری یہ ہے
کہ نکہت اٹھالے چندر مہک و کبائے دل خوش کر
کہ عشق باز کہیں حور یا پری یہ ہے
دیا سو مہر سوں اکسیرِ خوش نگاہی سوں
بنا و قلب کوں زر کیمیا گری یہ ہے
ہزار طوف حرم کا ملی ثواب تجھی
جو دل کے راکھی رضا حجِ اکبری یہ ہے
گبتا میں برہ کے گل رات تجھ بنا انکھیاں
انجھوں میں غرق نہ تھا مجدم جہری یہ ہے

حیات خضر اگر ہی بغیر عشق چہ حظ | بعشق کوش کہ تو خوش عیش گری ہے
شہی کا چاہی مراتب اگر زدولت فقر | زری کا تاج بلمہ کر قلندری یہ ہے
ز نور عشق صفا کر یکے دل کا آئینہ | زیادہ دیکھہ تجلا سکندری یہ ہے
غنی ہوں عشق کے نعمت سوں ہر طرح ولیا | فقیری ہمیشہ رہنا تونگری یہ ہے

نور بخش چشم دل وہ ماہ گلگوں قبا ہے | جس کے زلفاں کے گہتا میں صبح ہم شام ہے
کیوں نہ دیکھلاوے چندر مکہ بہن کے وہ رنگ کر | داں درس دیونا اس کا کہ فیض عام ہے
عاشقاں خوش ہیں اگر اس کے نگاہ و ناز سوں | دل میرا خوش از عتاب و غمزہ و دشنام ہے
دیکھہ چندر سے مکہ او پر زلف کے لف تابدار | صید دل جہتے ہیں خوش ہو کہ ہر یک دام ہے
رم کرے ہے مجھ سوں گر اس ہم کے ملنے کا خیال | جز زجاں کر کر رکہا ہوں دل میں دل سوں رام ہے
کیوں نہ دلبر مست را کہے وہ نگاہ چشم مست | جس کے بر میں میکدہ ہر شیشہ ہر ہم جام ہے
در جنوں پایا ہے لذت جس نے راہ عشق کے | اس کوں ہر خار مغیلاں گل بہر گام ہے
جب سوں تیرا نام کہن جب تا ہوا شیریں سخن | شہد گوں لبریز میرا کلک و میٹھا کام ہے
اپنے تنہا بے کہن جب مست قدم یکتا ہوں | تجہ جیوں تو بے کا اس کوں فرق دیکہ شام ہے

تیرا شکنج زلف کا مہر و قمر کا دام ہے | ایک طرف طلوع صبح ایکطرف کہو شام ہے
کیونکہ ہو مست الذ بلند دیو کوں روشنی | چاند سا مکہ دیکہ و تیرا کہ فیض عام ہے

طعنۂ خلق سوں جو پاک اتہا پاکباز کوں — اس کوں جنوں عشق میں خار ننگ و نام ہے
تا نہ کریں زہد و دل میکدہ کا طواف نت — عشق میں میفروش کی بخت نہیں ہر خام ہے
ساقی نت بخش کی یاد دکتا ہیں نت — جس کا کرشمہ میکدہ گردش چشم جام ہے
پند اگر ہزار بار مجہ کوں سنا دیں ناصحاں — چہوڑوں نہ عشق میفروش یاد کیا کہ
پیر مغاں کی یاد سوں مت کبہی کا محو — جام شراب عشق کا شوق جسے مدام ہے
مجہ دل درد مند کوں لبہ کے نہ دیوں کیوں شفا — جس کی لب مسیح کا معجزہ خوش کلام ہے
توں مرے نور بخش ہے دیدہ و دل میں رگذر — دیدہ ترا ہے جلوہ گاہ دل تو ترا مقام ہے
تجہ رہ عشق میں زشوق دل کی کشش سوں جو چلے — اس کے نظر میں خار و خس پہول بزیر گام ہے
صبا ہو جو خوانہ بہو اپنے میان سوں پہر سوں — آل رسول کر چہ ہی لیک ترا غلام ہے

ہو

تیرے رخ کنج زلف کا جس کے کلو میں جال ہے — گاہ ہر یہ ہو تاب میں کا دل کہ حال ہے
چاند سا مکھ نقاب میں اپس رخاں دیتے — میری نظر کیے روشنی نور بہرا جمال ہے
تجہ لب لعل فام سوں میں طلب زلالی خضر — آگ سوں آب چاہنا دل کا عجب خیال ہے
شوق ملن کا کچہ نہ ہو ہیچ مجہ سوں کہ انتظار میں — تیری دکہن کوں نین اور چشم پو بال بال ہے
دل کوں کیا ہزار بار زلف کوں تا بہ مت لگا — مار سیہ سوں کہیلنا ڈر ہے بہت محال ہے
گم حیات خضر کی شوق وصال کر ہو دی — ورنہ بزمین ایک پل ماہ ہے ماہ و سال ہے
خواہش دل ہے عرض حال تجہ کوں سنا اوں روز — عرض کیا ہوں زبان حرف کی وقت لال ہے

شعاہر یوں خوان اگر دو غنچہ جیتا ہے ہوں
دل بے تسلی تو بت و دن بنو قدم ایکتا ہے

انکھیاں کا علاج ہین سنا ہے
خاک در شہ کہ سرمہ سا ہے

محتاج طبیب وہ نہو وی
از خاک شفا جسے شفا ہے

روشن ہین ہماری دل کی انکھیاں
اس عشق کی نور کی جلا ہے

اتے ہین پکار عندلیباں
گلشن ہین کہ پھول ہوتا ہے

کر عشق سون گل کی جی تازہ
جان ریش ز زخم خار پا ہے

جو ہے گل جعفری کا بلبل
در گلشن عشق خوشنوا ہے

ای نو گل نو بہار خوبی
کہ جلوہ کہ دل کا مدعا ہے

مشتاق ہوا ہی غائبانہ
تجہ حسن کی جن صفت سنا ہے

نشو پر نے جب سون تجہ کون دیکہا
دل محو ز شوق و دیدہ وا ہے

کب تن کی خبر دہری ہی اپنی
دل جس کا بعشق مبتلا ہے

ہی دولت عشق جس کون حاصل
وہ خلق جہان سون بیریا ہے

ہی پیر مغان سیکی شوق رندی
جن بادہ معرفت پیا ہے

جو دل ہے ز مہر شاہ روشن
وہ آئینہ جہان نما ہے

کہ مہر محبت شہ دین
آذ ہو نہ جو شوق کھیا ہے

تجہ تا نہ سی مہکہ سون چشم جند
مشتاق کی رات و دن دعا ہے

کیوں شوق سوں دیکھی ماہ نو کوں
صابر کے نظر سوں نت چھپا مکھ

تجہ بھوں کا ہلال جن دکھایا ہے
کہو نکہت ہیں کہ نور کبریا ہے

تیری کہو نکہت کے جھلک کے قربان کہ مہر سوں جھلک لیا ہے
نہ ماہ نو ہی کہ دیکھتی ہی زر شوق ہر مہ جہاں کے خلق
قسم نے باندھی ہی قبل اوپر کمر اپس خدہی احافظ
عجب نظے باز مہ رخاں کے نگہ ہی ظالم کہ عاشقاں کا
ملاحت آمیز خط [illegible] جو حسن سبز پیدا
چندر مکھی کے درس سوں صابر چراغ انہوں نظارہ روشن

چندر کے مکھ کا نظارہ دل قرار چھوڑ مد
ہلال ابرو نے ماہ دیکھ مکان برو فلک لیا ہے
کہ عاشقاں کے لہو سیں گردش کوں تازہ تلک لیا ہے
چندر کی سینہ سوں نقل دل کا چرا کے دریک پلک لیا ہے
میرا رسیلے نے ناز و خوبی سوں از ملاحت نمک لیا ہے
کہ اس کے کہو نکہت کے جھما ملا سوں از سینے جھلک لیا ہے

ملتا ہے حسن ہر ایک سوں دلدار جس کا نام ہے
کیوں دل نہو دیں بیخبر ساقی کے چشم مست سیں
سرمست ہیں وہ میکشاں جن کا مغاں کے در اوپر
منبر کے اوپر واعظاں کہتے ہیں کچھ کرتے ہیں کچھ
پائے ہیں راہ عشق کے لذت جنہوں نے شوق سوں
دل جب تلک مج پاس تھا آشفتہ تھا بیتاب تھا
چندر مکھی کے مہر سوں کیوں خوش نہو دیں عاشقاں

عشاق کا دل موہنا اس کے نگہ کا کام ہے
ہر غمزہ اس سرشار کا یک بیخودی کا جام ہے
جام شراب معرفت صبح و مسا انعام ہے
عاشق کہ مست و بے ریا رہتا ہی نت بدنام ہے
جو سر اٹھا و آبلہ ان کے نظر میں کام ہے
جا زلف کے لٹ میں بسا جس وہ سوں دل آرام ہے
خود حسن کا وعدہ دیونا اس کا جو فیض عام ہے

آئینہ خانہ سوں برون کیوں آوے وہ رنگیلا   عاشق کوں دے رہا منتظر اس کی جھلک نما ہے
تحقیق مجھ سنا ہے وہ مولا کے عشق پاک سوں   غیر از محبت نہ دیکھا دیگر حبیب نما ہے

ھو

امن وہ دیکھ نور سوں خورشید درجہ بلکمال ہے   چمن رکھوں کہ شب جوت سوں ہر ذرہ درانوار ہے
جنت ارسے ہیں آتے دن تانع جو بکت شاہ ہے   روشن انہوں کے چشم دل از جلوہ دیدار ہے
پیر مغان سے عشق سوں جس نے پیا ہے جام کا   جمن دیک کے وو وقت کے مست و کم ہشیار ہے
ساقی کے نازک یاد میں جیتا ہے جو مست بیخودی   سر ستے اسرار سوں جن کا کہ دل سرشار ہے
وہ دن نہ بھلاوے خدا رہوں سجن ہر ایک جا   ہجر میں کر ناز دہ یکدم کنار بعد ہشیار ہے
لب نفع بخشے ہیں اپنے جگ کے طبیب یکہ دوا   خاک شفا ہے شوق سوں جو دل زہر بیمار ہے
مجھ کوں گدا اپنے شہ دیکھ شاہنشہ ہر فقر میں   صبر و قناعت سوں دیکھو کا کرم دیدار ہے
لالہ رخان کے عشق کا جب سیں ہوا ہوں مبتلا   انکھیں کے بیچ دل میں داغ کا گلزار دلدار ہے
گر بلبل شیدا ہے ہر نازش گلوں کے عشق کا   صد فخر مجھ کوں سنا ہوا از عشق گلزار ہے

ھو

میرا دل اس مہ کلفام کا خیمہ لئے ہے   جس کا ہر بلبل و گل ہو و تماشا ہے
نام حق میرا وہ کلبہ میں باد لے پوشش   زینت کلبہ دل و ہلکی دار لیے ہے
دیکھا جب چشم حقیقت سوں جنہ بعد کا   اس کے روشن نظر از جلوہ جنت ہے
آج دیکھا حلقہ گیسوے بر سنا مت کر   اس کے زنجیر میں جگرا دلی سود ہے

ملک دل کس کا ہے کار زمانہ زیر و زبر
کرشمہ حسن کے مژگان کے تیغ ادا ہے

جس نے ویرانہ میں پائی ہے جنوں کی لذت
اس کو نہ کچھ خوف ہے کہ شہر میں رسوا ہے

جس کا دل فقر کی دولت سے ہوا مستغنی
آئینہ خانہ اسے گوشۂ تنہائی ہے

کیوں نہ ہر شخص یہ رکھے شاد دل مشتاق
یار و اغیار کے درد کو نہ شکیبائی ہے

مدح خوان کیوں نہ جنید رہے کہ کا کہلاوے
دیدہ و دل کا وہی نور و تجلا ہے

ہو

ہم دین و ایمان وہی سب ہے وہی سب ہے
ہم جان وہی جانان وہی سب ہے وہی سب ہے

ہم آئینہ ہیں کا نور وہی ہم محو دل کا منظور وہی
ہم قادر ہم مقدور وہی سب ہے وہی سب ہے

ہم عرش و فرش بہشت وہی ہم مشکل کا آسان وہی
ہم درد دل کا درمان وہی سب ہے وہی سب ہے

ہم مستو نہیں ہشیار وہی ہم خفتہ نہیں بیدار وہی
ہم خود نہیں سردار وہی سب ہے وہی سب ہے

ہم تلمو نہیں مہتاب وہی ہم لعل گہر من آب وہی
ہم چشم منتظر میں خواب وہی سب ہے وہی سب ہے

ہم معدن فیض و جود وہی ہم مقصد ہم مقصود وہی
ہم غائب ہم موجود وہی سب ہے وہی سب ہے

ہم دل کا محرم راز وہی ہم ستر ناز و نیاز وہی
ہم محفل میں دم ساز وہی سب ہے وہی سب ہے

ہم شیریں ہم فرہاد وہی ہم غنچہ و گل کی یاد وہی
ہم بلبل کی فریاد وہی سب ہے وہی سب ہے

ہم غالب ہیں امداد وہی ہم کشتی ہیں ملاح وہی
ہم فتح و ہم فتاح وہی سب ہے وہی سب ہے

ہم طالب ہم مطلوب وہی ہم خوبی ہیں محبوب وہی
ہم یوسف ہم یعقوب وہی سب ہے وہی سب ہے

ہم خضر وہی الیاس وہی ہم نور وہی ہم پاس وہی
ہم مشتاقان کی آس وہی سب ہے وہی سب ہے

هم دلبر هم دلدار وہی هم مونس هم غم خوار وہی
هم شرح وہی طومار وہی سب وہی وہی سب وہی

هم مظہر ذات و صفات وہی هم قرآن کی آیات وہی
هم حق کا محرم ذات وہی سب وہی وہی سب وہی

هم ملک ولا کا شاہ وہی هم صاحب عز و جاہ وہی
هم دیدۂ دل کی چاہ وہی سب وہی وہی سب وہی

هم شاہد گلگون فام وہی هم سرور خاص و عام وہی
هم ورد ہو کہہ نام وہی سب وہی وہی سب وہی

هم محنت و غم میں چین وہی هم نور فزا نینن وہی
هم روز وہی هم رین وہی سب وہی وہی سب وہی

هم ماہ وہی هم سال وہی هم ہو رہ دم نالی وہی
هم پوچھو وہکنہ میں حال وہی سب وہی وہی سب وہی

هم کال و هم آج وہی هم صاحب کا سرتاج وہی
هم فقر میں دیوں راج وہی سب وہی وہی سب وہی

ہو

کوئی من ہرن کولن جا کہے کوئی کچھ کہے کوئی کچھ کہے
کوئی دین کہے ایمان کہے کوئی کچھ کہے کوئی کچھ کہے

کوئی دلبر جانی کہے کوئی یوسف ثانی کہے
کوئی حرز ایمانی کہے کوئی کچھ کہے کوئی کچھ کہے

کوئی وارث منبر کہے کوئی ساقی کوثر کہے
کوئی حیدر صفدر کہے کوئی کچھ کہے کوئی کچھ کہے

کوئی شاہ مردان کا کہے کوئی شیر یزدان کا کہے
کوئی میر میدان کا کہے کوئی کچھ کہے کوئی کچھ کہے

کوئی اول و آخر کہے کوئی باطن و ظاہر کہے
کوئی غایب و حاضر کہے کوئی کچھ کہے کوئی کچھ کہے

کوئی قبلۂ عالم کہے کوئی کعبۂ اعظم کہے
کوئی عرش کا محرم کہے کوئی کچھ کہے کوئی کچھ کہے

کوئی مونس ہر دل کہے کوئی حل ہر مشکل کہے
کوئی شمع ہر محفل کہے کوئی کچھ کہے کوئی کچھ کہے

کوئی سرور خوبان کہے کوئی نور چشم جہان کہے
کوئی درد کا درمان کہے کوئی کچھ کہے کوئی کچھ کہے

کوئی ولی و والا کہے کوئی عالی و اعلا کہے
کوئی حضرت مولا کہے کوئی کچھ کہے کوئی کچھ کہے

کوئی شافع امت کہے کوئی چشمۂ رحمت کہے
کوئی معدنِ ہمت کہے کوئی کچھ کہے کوئی کچھ کہے

کوئی تازہ رو کون گل کہے کوئی زلف کون سنبل کہے
کوئی خال کون بلبل کہے کوئی کچھ کہے کوئی کچھ کہے

کوئی لالہ رخسار کہے کوئی چہرہ گلناری کہے
کوئی زیبِ گلزار کہے کوئی کچھ کہے کوئی کچھ کہے

کوئی مجھ کون کہوا ہے گدا کوئی کہوا ہے شہ پر ودا
درسن کا رکھتا ہون سدا کوئی کچھ کہے کوئی کچھ کہے

کوئی عشق کا مجنون کہے کوئی خستہ و محزون کہے
کوئی صابرِ ہامون کہے کوئی کچھ کہے کوئی کچھ کہے

ہو

مشتاق روئے یار ہون کوئی کچھ کہے کوئی کچھ کہے
ہم طالب دیدار ہون کوئی کچھ کہے کوئی کچھ کہے

جب سون دکھا ہے چاند مکھ بہر بہر نظر جنے آرہی
محوِ رخِ دلدار ہون کوئی کچھ کہے کوئی کچھ کہے

لالہ رخان کے ہجر سون دل داغ جیسے رن ہوا
از ہر مژہ خونبار ہون کوئی کچھ کہے کوئی کچھ کہے

بلبل صفت ہر گل اوپر مائل نہیں ہے رات دن
قربانِ گلرخسار ہون کوئی کچھ کہے کوئی کچھ کہے

درسن کا وعدہ دے گیا ہے جس رات سون وہ دلربا
کہ خوش ہے کہ بیدار ہون کوئی کچھ کہے کوئی کچھ کہے

رہنے لگی وہ سرو روان جس روز سون جیونے فاختہ
در نالہ ہائے زار ہے کوئی کچھ کہے کوئی کچھ کہے

چند رکھی ہے عشق کا جب سون پر اس کا مجھے
آئینہ سون بیزار ہون کوئی کچھ کہے کوئی کچھ کہے

ہے نہ پیئے عشق معانی صابر جام معرفت
سرمست ہون ہشیار ہون کوئی کچھ کہے کوئی کچھ کہے

ہو

جو ہے شراب عشق سون دن رات متوالا رہی
میکش وہی ہے بزم مین اس کا سخن بالا رہی

چاند مکھ دیوے درسن کا دل جس کون مہر سون
چشم و دل پر نور جیون آئینہ نروالا رہی

پاک بازاں کے گری جو کار خاں اسے کلہ
دل جو لالہ داغ شوق سوں مہندی لازم ہے

عشق کا ناوک جو کھاوے راہ رو کے خاطر
کیا اس کے چشم کا زخم لازم ہے

مجھ الجھن کا کوہر غلطاں تن سوں اشک ہے
تا سمجھ کے نہ ہیں مین رہا لازم ہے

دیکھتا ہیں بردے مجھ چشم تر کے جوہر کی
مردم آئینے کی نظر دیکھنے سکا لازم ہے

من ہے جس کا نہ پوچھی حال دل گہ کبھو کا
اس کے بیر کاں سیں جان اشک کا تا لازم ہے

خدمت میں تہ نہ ساقی مہر سوں گھر کو دی
تجھ میاں سوں نگاہ بھو دکھا مستی لازم ہے

جب سیں ستی نے دیا ہے جام سرخوشی مجھے
کام ہے مستی ز شوق دیدگاہ سرخوشی مجھے

پھر گیا ہے دل مرا جب سیں چڑھا ہے پیچ پیچ
شانہ سیں حاصل ہے خیال زلف پیچاں سرخوشی مجھے

کیوں نہ ہووے تجھ نگاہ شوخ کا نخچیر دل
صید کرتی ہے جو شاہین نظر خوشی مجھے

دیکھ تجھ چشم نے بخشی ہے مستی ز شوق
بھو دی کے دیکھ تجھ آدل کی نہ ہووے بیہوشی مجھے

لعل کو ہر بار تیرا غنچہ سوں خاموش دیکھ
جوں گل تصویر ہے حیرت سوں خاموشی مجھے

شوق سوں جن فتنہ کو تجھ نیں جھلک دکھلا کے
کہ نہ چھوڑے شعلہ زد یاں بیہوشی مجھے

دیکھ تسبیح میں نہ جا عقل کا چل کے لعل
لشکر خط نے دیا ہے ز فن بیہوشی مجھے

باد سوں اس نرگس مست کے ہے جا مے جنوں
گل سوں کر تا حال تن من دیکھ فراموشی مجھے

دے تسلی نہ جو یاد کا نقش مجھے
عشق بیکسی سوں ہوا ہے ترش سرخوشی مجھے

کر گشتن کی شوق سون ای سرو خوبان طلب | رات و دن تجہ راہ مین ہی چلنی کی طیاری مجھی
ہر قدم گر چلون تجہ عشق کی رہ مین بذوق | کر لیی ملک جنون کی آج سرداری مجھی
عشق تیری کی سلامت حق رکھی دیوانہ کی | خوف کیا گر طعنہ دیوی خلق بازاری مجھی
دیکہ تجہ شہلا نین کی دہن مین نرگس در چمن | جون گل چینپا ہوئی ہی گل سون بیماری مجھی
ای صبا مجہ درد لا درمان سون عاجز ہین طبیب | دی شفا لا کی غبار اس در کا ازیاری مجھی
گر مسیحا ئی زبان بخشی دوبارہ زندہ کی | زندہ کی ہی ور نہ ہی بن دلدار دشواری مجھی
چشم کو ہر بار بن گو نہ دیکھا مین شفیق | دیوتی ہی ہجر کی شب ہا مین دلداری مجھی
کیون نہ دکھلاوی کہو نکہت الفت کی ہر شب ماہ رو | جون نفس ہی صبح تک از شوق بیداری مجھی
اب ہجر غم دل مین جب جون گلون کا خیال | خار لگتی ہی نظر مین سیر گلزاری مجھی
داغ کی کیون نہ ہوون چشم و دل کون دوستی | عشق سون لالہ رخان کی ہی وفاداری مجھی
جب سین ویرانہ مین آ گوشہ لیا ہون عاجز | خلق عالم کی نہین بہاتی ہی غمخواری مجھی

فقر مین جو سون ملا ہی ملک سلطانی مجھی | عشق کی خاتم سون ہی عیش سلیمانی مجھی
پیر مینوشن کا کہلاتا ہون دو جگ مین غلام | کیون نہ بخشی میکدہ کی در کی دربانی مجھی
یاد ون بہشت چن مین زلیخا لب عشق کی | گر دکھاوی چاند سا مکہ یوسف ثانی مجھی
دل کون لی کہو ای صبا جاوی اگر در چین زلف | تجہ بنا گذرے ہی زن در پریشانی مجھی
بہر نظر دیکہا ہون جون آئینہ جب سون ماہ رو | رات دن حیرت فزائے سون ہی حیرانی مجھی

کیون

کیوں نہ ہوئے ذرہ ام خورشید از انوار عشق — شہ نجف کے روضے میں درخشانی مجھی
فخر کرتا ہوں نہ فہمو سخن در شرع ہی — شہریار دین کے دربار میں منقبت خوانی مجھی
جانا مہکہ سوں نگہ کو نکہت التفات کے در سن — روشنائے چشم کیتا ہے ادا ارزانی مجھی
کیوں نہ روشن چشم و دل میرا ہے جو دربار — عشق سرو رویاں ہوا ہے مونس جانی مجھی
قبلہ مرشد نے دکھایا راہ بانی صابر — در نظر ویران لگی ہے منزل فانی مجھی

ہے زبس میٹھی دو چند لذت افیوں مجھی — بوسہ شیریں ملا ہے اس لب میگوں مجھی
ار تسے نہ بہر نظر دیکھا ہوں شاید حسن سبز — جلوہ رنگین کے دکھلاوے ہے گوناگوں مجھی
خوش ہوا وو دل کرم سوں تیں کبھو دیکھ زرد رو — تجہ بن ہے فکر کیا ہے خستہ و محزوں مجھی
کیوں نہ چشم درفشاں ہم مونس دل کر کبوں — ہر سحر دیتی ہے لعل و گوہر مکنوں مجھی
ہے میسر عشق کے دولت سوں عیش سرمدی — کیا ہوا گر آزمادی فقر میں گردوں مجھی
دیکھ خوباں کے ملاحت کچھ خوشی ناہی دل — سانولی نمکین بھاوتا ہے حسن گندم گوں مجھی
اس خرام ناز کے جس سوں میں دیکھا ہی لنگ — سرو دکھلاتا ہے جبک جلوہ موزوں مجھی
خوش کیا ہے جب سوں میر شوخ کوں اس شوخ نے — یاد آوے ہے خوب ترسو نو نو مضموں مجھی
یک جنوں عشق میں جب تے رکھا ہوں ہمارا — کوئی شیدا کہی کوئی کہے مجنوں مجھی

کہوں کے کس کوں کہ کاٹے ہر دم وہ سرد و مجھی — ماہ نو دکھلاوتا ہے از خم ابرو مجھی

کہ پریشان ہے جنوں کہی شغنہ جیوں بادِ نسیم — کھینچ تا ہی زلف و خط دل لبیدکر سو مجھی
دور تا ہی تجھ طرف ہر لحظہ دل بے اختیار — تیری غمزہ نے کیا ہر کیا بلا جادو مجھی
رقص میں ہے بیخود ہو کے شوق سوں تا حالِ دل — گل جو مطرب نے سنایا نغمۂ ہو مجھی
سنبلستاں کا تماشا کیوں نہ خوش آوے زِ ذوق — زلف کے لیتے ہی اس کے پھول سوں خوشبو مجھی
رام رہتے ہیں کبھی دل سوں کبھی کرتے ہیں رم — شوخی چشمش دکھا کے وحشت آہو مجھی
دل کوں اس کے سرو خراماں کے لنگ اور یاد — جوں سنتے ہیں چمن میں فاختہ کوکو مجھی
طوق کر راکھوں جو قمری اپنے گل کا نہار — جیوی وہ سرو رواں تاری از کیبو مجھی

بہو

گلرخاں دیویں اگر جلوہ دیدار مجھی — در نظر آوے گلستاں در و دیوار مجھی
لالہ رو یاں سیں لگا عشق پیرا جس دن سوں — غنچۂ داغ دل و چشم ہی گلزار مجھی
جوں برہمن در بتخانہ بہاروں نہ دوں — زلف کے لٹ سوں صنم دیو جو زنار مجھی
کیوں نہ دھلاوی کہو نکہت بت کے درس مرد — جس نے از شوق دیا دیدۂ بیدار مجھی
صبح تک جیو جو پروانہ کروں قربانی — شمع رخسار دکھاوے جو شب تار مجھی
بر در میکدہ جس دن سوں دیا بوسہ زشوق — مستی عشق سوں ہی نہ سرشار مجھی
دل سوں ہوں آئینہ رو یاں کا بکھاری صابر — کہ کبھی ہنس کی دکھاوین رخسار مجھی

ہیں کب اوی سبز دروز جو سیماب مجھی — آئینہ رو جو کیا عشق میں بیتاب مجھی

من ہرن جب سوں سہ بارا ہی نظر آیا سوں　　نیشتر ہی دل و دیدہ پر رو خواب مجھی
پرتو عشق نے ہر ذرہ میں روشن کر　　جلوہ دکھلا یا ز خورشید جہاں تاب مجھی
ساقیا دل ہی خماری و نظر تجہ رہ پر　　لطف سوں مہر سوں اک جرعہ دریاب مجھی
کیوں نہ سرمست رہوں دیکھ نگہ ساقی کی　　گردش چشم سوں دیوانہ ہے بیتاب مجھی
زلف کوں باد صبا تہہ سوں آشفتہ نکر　　کہ پریشانی خاطر کی نہیں تاب مجھی
بوریا چھوڑ کے جن دان سوں ہو خاک نشیں　　آج نہ ساہی ہی مسند بستر سنجاب مجھی
گوشہ فقر ہیں جس دن سوں کیا گھر ولی　　پرورش کی منت کوں نہیں ہی ہر باب مجھی

ہو

جن کی جبیں میں عشق کی آیت نہیں لکھی　　دلدار کی درس کی روایت نہیں لکھی
پیر مغاں کی عشق سوں کب ہووی سرفراز　　ساقی نے جن کی بخت میں ہدایت نہیں لکھی
لکھ لکھ نامہ گرچہ سبکا ہوں ولی ہنوز　　ہجراں کی درد و غم کی شکایت نہیں لکھی
گل سوں ادا شی عجز کہ سریجن نے مہر سوں　　پلٹے ہیں آدنہ کی کتابت نہیں لکھی
طے کر چکے ہیں عشق کی رہ سر سوں عارفاں　　ہر چند دشت و بر کی نہایت نہیں لکھی
ایثار ہو کہ پاوے شہادت کا مرتبہ　　درد عشق دوست جاں کی کفایت نہیں لکھی
معلوم کیوں کی ہووی میرا حال اے صبا　　اس شوخ کوں کہ دل کی حکایت نہیں لکھی

ہو

تیغ نگہ سیں میرا دل تجہ مژہ کی تہ کی دیکھی　　قدم کی پاس تیری سر جدا انجیر کے دیکھی

دلم رہتا ہے خوش تجہ زلف کے تار الجھین جو دیوانہ کہ ہووے دستے زنجیر کے دیکہی
خیال مو کمر سوں کیوں نہ ہووے دل کو حیرانی سو ہر نقش حیرت ہے تیری تصویر کے دیکہی
نقاب زر فشاں سوں صفحۂ رخسار منڈ ہانپے کہ چشم عاشقاں روشن رہے تجہ بر کے دیکہی
بہنواں کے تیغ کوں رکہہ تیز جوں ہر دار دشمن کہ دشمن کے جگر ٹکڑے ہووے شمشیر کے دیکہی
دلاں کا ملک اپنا عاشقاں تسلیم کرتے ہیں نگاہ دلربا و حسن عالم گیر کے دیکہی
خوشی ہوتا ہوں درس دیکہہ ساقی کا ز دل سیاہ کہ ہے یہ ست طریقت طالب حق پیر کے دیکہی

ہو

چراغ روشن نہووے چشم و دل دلدار کے دیکہی کہ آئینہ منور ہے نظر دیدار کے دیکہی
تماشا باغ کا عاشق کے دل کوں بہوجاتا ہے شگفتہ سنبل و ریحان نمین گلزار کے دیکہی
خیال گلرخاں سوں کیوں نہ خوش ہووے دل عاشق کہ بلبل شاد ہوتے ہیں گل و گلزار کے دیکہی
نگاہ مست سوں ساقی کے ہیں سرمست مشتاقاں کہ دل کوں نشہ اوتا ہے مے سرشار کے دیکہی
قدح نوشاں کوں ناصح کے ملامت سوں کیا ڈر ہے کہ ہے منصور کوں مستی دو چنداں دار کے دیکہی
صنم کے عشق میں کیا تنگ کر دل برہمن ہووے کہ قشقہ شیخ صنعان نے دیا زنار کے دیکہی
میری دل میں ہے گر دیکہوں ستاوں یار کوں دیکہی ستاناں دیکہہ کر دیکہی بہول جاویں یار کے دیکہی
خدا وندا کر دیکہوں نظر ہر جا ندیکہہ صابر کہ ہووے چشم و دل پر نور رخسار کے دیکہی

ہو

نکو میر اسیحی کہنہ شکستی کوں کہتی کوں کہتے تو ر جانے ہیں میگر نہ کہتی کوں رکہتے کوں کہتے

کہہ

کوئی کہتے دلبر و غمخوار ہے کوئی کہتی مونس و دلدار ہے
کوئی کہتی گوہر شہوار ہے کوئی کچھ کہتی کوئی کچھ کہتی

کوئی کہتی یوسف ثانی ہے کوئی کہتی ہمدم و جانی ہے
کوئی کہتی سحر زلیخا ہے کوئی کچھ کہتی کوئی کچھ کہتی

کوئی کہتی لعل بیمار ہے کوئی کہتی بیو ہمار ہے
کوئی کہتی لالہ ہزار ہے کوئی کچھ کہتی کوئی کچھ کہتی

کوئی کہتی زلفش سنبل ہے کوئی کہتی رویش تو گل ہے
کوئی کہتی حالش بلبل ہے کوئی کچھ کہتی کوئی کچھ کہتی

کوئی کہتی غنچہ دہن یکتا کوئی کہتی سیمین تن ہے کا
کوئی کہتی سیب ذقن ہے کا کوئی کچھ کہتی کوئی کچھ کہتی

کوئی کہتی قامت طوبی ہے کوئی کہتی جب محبوبی ہے
کوئی کہتی رونق خوبی ہے کوئی کچھ کہتی کوئی کچھ کہتی

کوئی کہتی ناز و نیازی ہے کوئی کہتی عاشق بازی ہے
کوئی کہتی محرم رازی ہے کوئی کچھ کہتی کوئی کچھ کہتی

کوئی کہتی عشق کے می پیچی کوئی کہتی عشق بیچارہ پیچی
کوئی کہتی عشق میں دل دیجی کوئی کچھ کہتی کوئی کچھ کہتی

کوئی کہتی عاشق ہو رہی کوئی کہتی یوں دکھ ہی کہتی
کوئی کہتی دکھ سکھ سب سہی کوئی کچھ کہتی کوئی کچھ کہتی

کوئی کہتی دیکھو درس گین کوئی کہتی نور دو در بین کون
کوئی کہتی دل دو موہن کون کوئی کچھ کہتی کوئی کچھ کہتی

کوئی کہتی صابر مجنوں ہے کوئی کہتی دکھ سیوں دل خوں ہے
کوئی کہتی عاشق و مجرد ہے کوئی کچھ کہتی کوئی کچھ کہتی

ہو

سر بچن کون کہتے موہن کہتے جان جہان کہتی
کہتے بیتیم کہتے لالن کہتے آرام جان سب کہتی

لب لعلش کہ دلہا زندہ راکھی ہیں تبسم سوں
کہتے چشمہ حیاتی کا کہتے معجز نما کہتی

ز فوج خط کہ شاہ حسن نے ملک دلاں گھیری
کہتے ثانی جہان گیر و کہتے صاحبقران کہتی

تصدق کیوں نہ ہو دل نے تن اس قد موزوں
کہتے نخل و کہتے طوبی کہتے سرو روان کہتی

ہمیں ایک مٹھاس سوں کہ لذت بخشتی ہیں دل کوں
کہتے مصری کہتے شکر کہتے شیریں بیان کہتی

نصیبی انکھیاں کا دل کا تو یکا ہمر گرام مرغوبی — کیسے مونس کیسے ہمدم کیسے روح روان کہتی
شہیدوں کی طرح خولنے میں کہ ہو شہ ہو سلام ہی — کیسے صابر کیسے شاکر کیسے مرثیہ خوان کہتی

ابو

محبت شہ کے نہیں جو دلی اسپے دل کو نہیں کہتے — نہیں جو عشق میں کامل وو کامل کو نہیں کہتے
نسمجھے عشق کے دیوانگان کا حال کو غافل — ملامت تا کرے ہم اس کو غافل کو نہیں کہتے
دل آشفتہ جن باندھا ہی تیری زلف کے پیچ میں — پریشان ہے اگر بیدل ہی بیدل کو نہیں کہتے
نہ ایسے ہیں ترکان نے بچہ کھائے ابرو کا جو لگ — اگر بسمل کہاوے اس کو بسمل کو نہیں کہتے
خیال وصل کر مونس ہو ہجران کے مشکل — تیری مشتاق اس مشکل کو مشکل کو نہیں کہتے
نہ پاوے تا تیرے درس عشق کو عاشق ہو واقف — اگر واصل کہاوے اس کو واصل کو نہیں کہتے
جو فیض حضور ہو حضر بے شرکی و یکی دل روشن — اسے محفل نشینان شمع محفل کو نہیں کہتے

ہو

تیری مشتاق کو عشق تا دم کو نہیں کہتے — نہیں ہے عشق تیرا جس کو ان کو نہیں کہتے
دل و جان عاشقان کا تیرے درس کو صدقے ہے — نہ ہووے تجہ اوپر کہ جان فدا جان کو نہیں کہتے
نہ ہووے تجہ اوپر جیو جان مشتاق قربان — شہید ناز خوبان اس کو قربان کو نہیں کہتے
قدرس کا وعدہ دنیا مکر چھپانا منتظر کرنا — بکھاری تیری اس جان کو جہان کو نہیں کہتے
نہ دیوے جب تلک پیمانہ وحدت ساقی — مغان کے میکشان پیمان کو پیمان کو نہیں کہتے
بجز شاہ نجف مشکل کشا کا جو دم مارے — محبان شہ کے اس کو مشکل آسان کو نہیں کہتے

نہیں

نہیں ہے شادی یا نو جیوں یک سنو لو دیو جی — سجن مرنا ہے کہ تجہ ان کو نہیں
چو نور دیدہ ہمارا یک نظر بیں آیا کر تجلوہ — کہ دوم تجہ بنا المنبہ انکھیاں کوں نہیں

تہ یک حرف ہو ہر موہن کوں نہیں ہے — تہ یک درس ہمارا درشن درس کوں نہیں ہے
نظر تجہ چاند مکھ سوں جیوں یک نور چند درپن — وو نہ یک شوق سوں درپن درپن کوں نہیں ہے
نہوے عشق کے پرتو سوں جب تک چشم دل روشن — محبت کا دیدہ روشن کو روشن کوں نہیں ہے
نہ لاوے اس سے کچھ بند کرتا شیشہ دل میں — فنون خوان عشق کا کامل کجھ کامل کوں نہیں ہے
جیسی نے کر دل شہید اسجن یکتا نوکے سمرن — عجب اس دل کا کچھ اس سمرن سمرن کوں نہیں ہے
صنم کے عشق میں جب لگ نہو دل برہمن فانی — اجتناب اس برہمن کو برہمن کوں نہیں ہے
جگر آشفتہ کان کا کیوں زیبے ہے ذرہ عبا — کہ ہر موزلف کی ناگن کا ناگن کو نہیں ہے

کوئی یہ ادھر جا کہہ اس شوخ غم خواری سیتی — جس کے دریش ہر خدا کے گہر ہو دھولوی سیتی
جب سوں ادب سدا تا اچھیا پردیس کوں وہ من ہرن — جلتے ہوتے فرقت او دل برہا کے چنگاری سیتی
نہ دل کوں معل کوں چین ہے نے رات کوں راحت کبھی — کہ جیون کب راحت ہو دو نہ یا خونباری سیتی
بکسو بچھا ہو کر تیا دیے جیو کوں — کوئل پکارا یکطرف او وہ بیزاری سیتی
یکسو بشانہیں ہجر کے لکھنے بچہ جسم — بی دل در حرف جیو میں تیار سیتی
نہ کا کا سنا در خوش خبر کر تو سجن کے دل — تجہ کنہہ کہا او وہ کہیر کا بہرتام طامعی سیتی

ہجراں کا دکھ کیوں کر رکھوں دل میں چھپا | کہتے ہیں سو اور روانکھیاں جو اختیاری سیتی

ہے منہ عذار دور نہو مجہ نظر سیتی | تا نور چشم روہٹ نجاوے بصر سیتی
کہو نکہت اٹھا کے مصحف رخسار کوں دکھا | تا دل اوپر لکھوں خط شبرنگ زر سیتی
کیوں کر نہ پیچ و تاب پڑیں مجہ نظر میں آج | باندہا ہا برا ہے دل ترے کاکل کے لر سیتی
کل بر کے گہتا ہیں کر انکھیاں کوں جو سو تہا | دریا بہا تہا اشک کا مجہ چشم تر سیتی
وہ دن خدا کرے کہ رہ عشق طے کروں | کر یک فگار ہو دل چلوں چشم و سر سیتی
کیوں کر نہو دیں حور و ملک اس سے بیقرار | جن دل لیا ہے موہ کے جن و بشر سیتی
جن ذرہ پروداں سوں کیا ذرہ آفتاب | یاقوت دل کوں کیوں نہ کرے خوش نظر سیتی
میٹھی بچن رسیلے سلونے پہ رس بہر گا | لیتے ہیں باج قند و نبات و شکر سیتی
سنبل شگفتہ بر گل خورشید یاد دیکہ | صبا ہے دماغ تازہ ہوا مشک تر سیتی

دل ہمارا تازہ رکھ اے گلعذار دوستی | تا رہے سرسبز و سرخوش در بہار دوستی
داغ تیری عشق کا جب سوں ہوا ہے دل میں سبز | نو بہاری ہے نظر از لالہ زار دوستی
غم ہے اور دوستی کے تار نازک ہے بہت | خوش گذارے غم کر توڑے نہ تار دوستی
دوستداری کا طریقہ فاختہ سوں یاد لے | سرو قد سے عشق میں ہے بیقرار دوستی
صرف کرنا غم کا بے منہ ہرن افسوس ہے | منہ ہرن کے نال خوش ہے کار و بار دوستی

عشق کے آتش میں گر پروانہ جلنا ہی ذوق — شمع ہم کرتے ہیں جل جل جان نثار دوستی
لالہ رویاں کے دو رس شراب در چشم دو نظر — ہے شگفتہ داغ دل سوں نو بہار دوستی
خوش ہو وہ دل کر کار و بادہ گلرنگ سوں — جام مستی دیوے صابر یادگار دوستی

ہو

گلشن میں ہوا عشق کے جو خوشگوار ہے — جوں گل دل شگفتہ رکھیں ہر بہار ہے
سرشار ہو دل شوق سوں ہر نوبہار میں — جس کوں ہوا دی مہر سوں وہ گلعذار ہے
جو ہیں مغاں کے عشق میں سرمست و بے ریا — رہتے ہیں ان کوں نشہ و خوش و بے خمار ہے
نور و ظہور صبح تلک دیکھی عشق کا — جس کوں جھلکا دی ساقی نے لب نذرہ ۱۶ار
زاہد نہ ہووے واقف اسرار معرفت — جب تک نہ ہووے از خم عشق نگار ہے
سر بو الہوس کے ہے توحید کا خیال — کا ہے خراب و کاہ کو یہ ہو فارغ
پیمان کش نہ کے در کا کہا تا ہو خانہ زاد — سب سامنیں دیو تار شرف انتخاب ہے
منزہ کے صف میں روز جزا سرخ رو الٰہی — جس کوں چکھا دے قطرہ منصور واری
پیر مغاں کے مہد سوں صابر ہی سرفراز — ہووے جو حق کے یاد میں لیل و نہاری

عشق کے پی آتشے ہی آتشے — نشہ اس کا بیغشے ہی بیغشے
میکش نہیں در صف ہماں کش سوں — میکشے ہی میکشے ہی میکشے
مست رہنا بادہ گلرنگ سوں — سرخوشے ہی سرخوشے ہی سرخوشے

پیرا من ہو موہن رسیلا سانورا
مہوشے ہی مہوشے ہی مہوشے

اس ہتیلی ماہ رو ہیں نسابرا
سرکشے ہی سرکشے ہی سرکشے

ہو

نہیں ہے میکدہ کے در سے جب سے مجکوں دربانے
ہوا ہی عشق ساقی کا مجہے مہر سلیمانے

جرن بیماں کن کا پوچھا ہور آدو خومنی
کر دیو عشق کے خم سوں مینے یاقوت رمانے

دکہا ہو جب سوں کہو ہمت ہیں نجلا اس جبیں کی مہر
جو آئینہ نظر ہی روشن و دل ہی درخشانے

پڑا ہی عشق کا جس دن سوں پر تو دیدہ و دل میں
تجلا سوں ہوا ہر ذرہ ام خورشید نورانے

لیئی ہوا رہو ہیں مردوزن مشتاق درسن کے
چند ربک سوں کہو نکہت کہوئے اگر دہ یوسف سے

ہیں ہیں جب بکف لیکے غضب ازاں عید قرباں ہو
نگل گہر سے قضا ہوئی مباد اوقت قربانے

آئینہ نظر ہر بہر نہ دیکہی تا چند سجہ کوں
نہ ہوئی جنبش ول تعبیر دیدہ محو حیرانے

بہروں ہیں بریا ملک قناعت ہیں کہ مردولانے
دیا ہی یکقدی منصب جو سبحہ از شاخ ارزانے

جماسے منم یک در زہد ما نکی عشق کسر زاہد
کہوں تجہ کوں مبارک ہے ہدو مجہ ہی عشق ارزانے

تماشائے گلستاں سوں کہلی دل کہوں کی مانگو
کہ مضطرب ہے گل و مل ہی نہیں کسر و خرامانے

دلاں کن رہو کے سیر سنبلستاں تازہ کر خط
کہ بواتے نہیں ان ہیں زلف عنبر افشانے

مسیح ہے زماں زاغ ہی من ہر ان کا
کہ اس کا ہر سخن ہی روح بخش و آب حیوانے

حوادث سوں زمانے کے اگر مشکل پڑا آکے
سنہ مشکل کشا کہنا یا دکرنا ہووے آسانے

صدف میں داغ ہو کر چہی لت سیر کیا شک
صفائے مدی الجہو کی دکہی گرد ر نیسانے

تجلا دیکھتا ہے صبح تک نور ظہوری کا
دکھا ہوے خواب میں جس دن سحر اُس زلف عنبر رنگ
نجانوں رات دن کیوں کر بسر آئے جدائی کے
جو دیکھی آرسی میں دل کے جلوہ اُس جبین کا
نہ لاوے التجا شاہان کے در پر فخر سوں ہرگز
غبار رہ در سرکار اقدس سوں اکس چشم ہے روشن
روا ہے سجدہ مشتاقاں کا اُس محراب ابرو کوں
نجانوں کس نے تو نا گر سکھایا میر امرد کوں
نکل پردے سوں کہو نکہت گل کی نگہ ماہ رو دکھا
تیری معجز بیانی کے معتقد ہیں دل سوں مشتاقاں
میرا دل عشق کے پر تو سوں جس دن سوں ہوا روشن
نہیں کچھ خوف اس کوں دو عالم سے ہزاروں فتنوں
نظر کر زندہ ہے کچھ کہنہ چشم حقیقت بیں سوں
رہا ہے اس سرائے دو در میں کون راحت سوں
ہوا و حرص اپنا چھوڑ کے تسخیر کر من کے
سفر کا ساز کر گر شوق ہے رہ عشق کے گانے
ادیس کے ابرو پہ در اور پر مت ڈال کر جانے

جو ہے شب حضور دل سے سخن ذکر کو محبت توڑنے
کبھی آشفتہ ہوں گر بی سر الجھا ہے پریشانی
نہوتا گر خیال وصل مہ رو موں نس جانے
رہی نور تجلا سوں نظارہ اُس کا رخ سانے
جب حق فقر کی دولت زدولت بخر و سلطانی
ملی ہے صبر دین کے در اوپر جس نوں پیشانی
کہ اہل آج بہتر نہیں ہے قبلہ در دین مسلمانی
کہ دو زلف دی پایا ہے کہ دکھلایا کہ کہو شنیدنی
کہ بانی ہو وہی جلیل حرم سوں شمع شبستانی
تبسم ریز کہاں ہے جو غیب لعل خندانی
نظارہ چشم کی محفل میں ہے نرگس ہر جا ہم
جب سوں عشق ہمرازاں کا محبت جز نہ پایا ہم
کہ ہر موج نفس میں جز حباب وقت لہانی
جو توں چاہے کہ آسائش کری در الکہ
کہ تیری قید سوں ہرگز نہ نکلی نفس شیطانی
کہ بے مرشد نہو وادی قطع یو دشت مغیلانی
کدا ہو اُس شہ دین کا کہ ہر دو کان آئے جانے

جدا وہ دل کری مانگیں کا رحسن شتابانی — کہو نکہت پہ نسبت مکھ سکا دام د نور بانے
مجھے نہ یک غنیمت نہ ملی جب طلب صابر — کہاں سوں وہ زبان لاؤں کہ بولوں شکر یزدانی

ہو

کہو نکہت الٹ کے دکھا نکہ جمال نور نے — کہ مہ خیان کا جگر شرم سوں ہو رہی پانی
تری بھوواں کے ہلالاں کبھر کیوں نہ سجدہ کروں — کہ قبلہ تین ہیں در مسجد مسلمانی
نکل جو مہر جبیں تاب شب کے پردے سوں — کہ ذرہ ذرہ ہووے عاشقاں کا نورانی
زکات حسن کی بانٹے ہے غمزہ بازاں کوں — مجھے ہے سکی درش دی کرشمہ خوبانی
خدا نے تجھ کوں بنایا ہے دست قدرت سوں — ظہور نور کا تجھ مکھ سوں ہے درخشانی
ابھی حسن و ملاحت تجھے رخ خوبئی و ناز — کہ رحم نے کرشمہ حسن یاد رو یانی
تری طلب میں زلیخا و یوسف و یعقوب — ہوئے تھے عاشق و معشوق دل کوں قربانی
اد حسن کے قد تیری تازہ نام خدا — کہ آج ہے گل خورشید سنبلستانی
نسیم زلف تو ہر باغ میں مگر مہکا — کہ غنچہ و گل و سنبل ہے عنبر افشانی
ہے جس کوں عشق تیرے حسن نو بہار کا — شگفتہ دل ہے زشوق و نظر ہے بستانی
نہ بانکے ہاتھ نہ دی کا گل معنبر کوں — کرامت کمر سوں کرے کہ جہاں گلستانی
چمن میں دیکھ تیری خط سبز کی خوبی — بنفشہ و گل ریحان کے ہے فراوانی
سماں خانہ تیری دشمناں کے انکھیاں میں — بہار فیض تیری دوستاں کوں ارزانی
اگر وصال تیرا پاؤں دل کی خواہش سوں — شب فراق کے باتاں سناؤں تا دانی

نہیں ہے تیری محبت کوں دردیکہ پروا
کہ تیرا عشق غم ودرد کا ہی درمانے

برہ میں تیری کہوں کیا کہ جسم بیچ گرتئے
انجھواں سیکہ بحر میں اگر ہووے زر طوفانے

تیری صبا سیکہ قسم ہے گو رات دن تجہ بن
ہوں ہے خواب خورش بلکہ زہر ہے پانے

لیا جو وہی کہ منور کری تہی ایکا
کہو کہ کہت اسنہا سیتی چند مہکہ سخن جب لایا

اگر وو خضر ہے آب حیات سوں زندہ
ہوں تیرا عشق ہے مجہ دل کوں آب حیوانے

برس دل کیا فنا مند ریکہ کد یاں گوں
زکات حسن سیتی دی ہر گدا کوں اچھنے

تیری جمال سوں دیکہوں اگر نظر روشن
نہ دیکہوں ماہ وو نہ خورشید ورخ کوں اپنے

نین میں نور نظر ہو کر آب سے شب و روز
کروں نثار تجہ او پر سرشک رتا سفنے

ملی ہے جب سیتی مجہ تیرا عشق کی دولت
بکنج فقر میسر ہے سب عیش ت اپنے

جنوں عشق میں مجنوں کی بات نت دیچی
کہ تیری آگے وو تہا کودک دبستانے

ہمیشہ شہر میں خلق جہاں کا گادیکہ
لیا ہوں گوشہ کر آباد ملک ویرانے

جنوں میں عشق کی لذت جنوں لیے پایئے
جو گھر دباد شب و روز میں بیابانے

بہادروں درکہ میخانہ خم سوں سرکوں
جو دیوی ساقیٔ مہرو میاں سوں دو پلنے

کہاں ہے محتسب یار کہ آدیکہی
مغاں کی عشق میں مشرب لیا ہوں ہوتا نے

جہ خوف روز ایماں سوں پاکباز ان کوں
کہ ان کوں شہ کی محبت ہی حرز ایمانے

ہزار جان جو گیا یک نظارہ کی قیمت
ہنوز کم ہی کچھ افزود کہ ارزانے

جفا و جور کہاں تک کہیں دفا ہی کر
کہ عشق باز کہوں جو وفا نمید اپنے

غرورِ حسن سوں مارتے ہیں لاف مہ و پارہ
درس دیکھا کہ کرتی مشق سر گردانی

قصور و حور ہیں گر زاہداں کے حب طلب
ہمن کوں تیری گلی ہے بہشت رضوانی

چراغ ہووے تیری مہر سوں عرشِ حق رد
کہ توں ہے نور کا مظہر مجسم انسانی

کیا ہے نام یہ اجب سوں درد مجھ دل نے
ہوا ہے کشف مجھے رازِ سرِ یزدانی

شرف ہے تیری گدایاں کوں بادشاہاں پر
کہ گنج عشق سوں خوش ہیں یہ از فضلِ ربانی

نہیں ہے حب طلب جن کوں تجھ محبت کے
تجلی کعبہ کہ ہیں خوار و در پشیمانی

نظر میں کر نکری یہ رخ تو جلوہ کری
تباہ ہووے دل و دیدہ از درافشانی

کرو نہ جو نام ترا ورد اسمِ اعظم کر
ہزار مشکل اگر آوے ہووے آسانی

بچرا نہ ہووے ہیں دل و دیدہ تیری پا انداز
کہ دل کا مونس دو انکھیاں کا نور و جانانی

مجھے ہے عیب حکیماں کوں نبض دکھلاؤں
شفا ہے تجھ لبِ جان بخش میں کرمیدانی

ہزار سنزد کہ کرے فخر خوبرویاں پر
کہ ناز و حسن و ادا میں ہزار چندانی

ہمن میں حسن کے ترا اجمال و خوبی دیکھ
جو غنچہ لب ہوں از شوق دز خوش الحانی

کنہیں نہ دیکھے عشاق ایسی کوں مشتاق
نہ وجہی قدر جو تجھ عشق کے زناداری

کبھو نکہت کے نورِ تجلا کے خیر گو ہوئی
زیک نظارہ رہو شاد و در ثناخوانی

رہیا جو دیدہ تصویر محو حیرت سوں
ترا اجمال جو دیکھی تجھ چشم حیرانی

درس کا داں محباں کوں یاد کر دی
کہ تجھ کہو نکہت کے جھلک پر ہے جو فرمانی

مکاں ہے دیدہ مشتاق تجھ چند پلک کا
نکہ اکہ جلوہ کری کر کہ نور چشمانی

جگت کے ماہ رخاں سوں تجھے کیا نسبت
کہ وو ہیں ذرہ و خورشید توں ہے تابانی

کر آکے دیکھے میری دل کا آئینہ خانہ
دِ شوقِ سیر سر جاوی نقشۂ ثانی

ہوا ہے جب سیں جدا تیری زلف سوں دل
رہے ہمیشہ بے سر و ساماں و در پریشانی

اگر پسند پڑے تجہ کوں شعر صابر کا
ہزار فخر کرے بر کلیم و خاقانی

تجہ زلف میں دل میرا ہے بے سر و سامانی
کر رحم کہ اب چند سوں گذری ہے حیرانی

کیا ہووے جو آئینہ تجہ دل کنے کرے روشن
ہر چند کہ ہیں انکھیاں تجہ دید سوں نورانی

کانٹھے کے اوپر ترکے یو پوش رکھیں اگر
خوش دن ہووے تا سازم تجہ راہ میں قربانی

کیوں دل نہ ہووے میرا یاقوت کے لا کوں
تجہ مہر سوں ہر ذرہ خورشید ہے تابانی

جس دن سوں چندر سا مکھ گھونگٹ میں چھپا دیکھا
رو داد جو آئینہ تجہ چشم کوں حیرانی

جز نالہ نہیں مونس مہ اس شب ہجر اپنیں
بن دوست کہو کس کن درد و غم پنہانی

گر شمع ہووے واقف مجہ دل کے شراری سوں
دل رات مری دیکھ سوں جل بل کے ہووے پانی

بے طاقت [illegible] رہے تاب صبوری کے
در کار مری حق میں ہے رحمتِ یزدانی

گر خضر کے نا رس ہے عمرِ ابدی اوپر
مجہ عشق سوں نا رس ہے مجہ عشق ہے ارزانی

جس دن سوں محبت کا ساقی نے دیا جرعہ
اس دن سوں ہوا مستی مجہ دل کنے فراوانی

مجہ چشم سوں جو دیکھے اس حسن درخشاں کوں
نے ماہ اسے بہاوے نے مہرِ درخشانی

رکھتا ہے اگر زاہد دیں شیخ و مشائخ کا
حب شہ دیں مجہ کوں ہے دولتِ ایمانی

اس منزلِ فانی سوں کہیں توشہ دِکہ لے | تا در سفرِ بانی کبہی نہ پشیمانے
گر جاہ و حشم سوں تو خوش ہے بادشہ دوراں | ہی فقر کی دولت ستی مجہ عیش سلیمانے
مجہ دل ہیں بسا یا جس روز سوں فنہ تو ہیں | آباد ہوا ہے سب یو گوشۂ ویرانے

ایضاً

دِکہتا ہوں جب سوں یارِ آشنائی | ہوا ہوں جان نثارِ آشنائی
زِعشقِ آئینہ رو ہی جو ہیہات | مرا دل بیقرارِ آشنائی
ہوا بیگانہ خویش و اقربا سوں | ملا جس کوں نگارِ آشنائی
بہت نازک ہے سب اہلِ دل کے آگے | زنارِ غم تارِ آشنائی
ہو نورِ چشم تجہ انکہیوں نہیں ہرگز | کہ نہ ہوی درحصارِ آشنائی
زِعشقِ لالہ رویاں ہی جو لالہ | مرا دل داغدارِ آشنائی
نہ گلچیں بلبلاں کیوں نالہ صابر | خزاں اپنی ہی بہارِ آشنائی

ایضاً

جو گل شگفتہ رہی درد یار خاموشی | جو دل کے باغ ہیں دیکہ بہار خاموشی
زِ داغِ عشق تمہ ہوئی گلشنِ دل ہی | دکہا وی سیر جبی لالہ زارِ خاموشی
رہ طعن سب بد خلق دراں ہوی | جو پاوی حق کی گرہ سوں حصارِ خاموشی
نقشِ عیز با نہد و بلک مژہ دل کے انکہیاں کو | کر دیکہی جلوۂ دیدارِ یارِ خاموشی
نہ ہوی بحرِ معانی کا گہر بحق مقبول | کہ بی بہا ہی در شاہوارِ خاموشی

چو غنچہ رنگ سوں بو سوں ہے لبریز — لب نگار کہ ہی کام کار خاموشی
ملی ز شوق چو سیماب آبگینہ رو بیچ — رہی چو صبح و مسا بے قرار خاموشی
چو شانہ دست و گریبان ہے با صبا ہر روز — خیال زلف سے جس دل کی ہے نہ بار خاموشی
زیاد نرگس مستانہ خوش رہی صابر — جو ہوی بادہ ز عشق نگار خاموشی

۳۶۸ ہو

عشق کا ساقی پلاوے جس کوں جام عاشقی — مست و خوش ہی ہوا ز شوق لعل فام عاشقی
کب نصیحت ناصحاں کی اس کوں بخشے ہے اثر — بادہ نوش نہیں نکالا جس نے نام عاشقی
ہر کسے کوں دیکھ سنتا ہوں برہ کے درد کا — بلکہ کوئی جا کہے اس کوں پیام عاشقی
عشق بازاں کوں ہوا آفت ہے فراق یار سوں — ہی جدا اپنے یک گھڑی روز قیام عاشقی
کیوں بنہاری تیشہ سر او پر ز حسرت کوہکن — در بر خسرو ہی وہ شیریں کلام عاشقی
طعنہ دیتے ہیں عبث مجنوں کوں بیدرد لوک — اس نے در ویرانہ یکجا پایا ہی نام عاشقی
کیوں نہ کھر پر سرو قمری کا بناوے آشیان — وہ گلو کا طوق کر رکھتے ہیں دام عاشقی
دیکھ زلفاں یک گھٹا ہیں چاند مکھ پہ شام — جلوہ کر یک برج میں ہی صبح و شام عاشقی

۳۶۹ ہو

موہن کے دوش اوپر کاکل نہیں ہے کالے — دل عاشقوں کا ڈسنے ناگن ہے جھنک بالے
جس بزم میں خراماں ہووے وو سرخ چولی — گل و ورد میں ز خجلت حیراں چو نقش قالے
تعجب دیکھتا ہوں گلشن کھلتا ہے داغ دل کا — ہی عشق لالہ رویاں گویا بجا نہالے

ہر لحظہ اس کا گذرا خوش ہی مجکو خوش نوالا   جو ماہ لکوں دیکھ برابرو بے ہلالے
کوئی مجہ زباں سوں کہو اُس شوخ مہ ہر لا کو   اقلیم حُسن کا ہی نام خدا توں والے
کہ اس طرف سوں آوی درس کا دان دیجا   محرم نوں منتظر ہیں تجہ درس کے سوالے
غم ہوش دل لجا ہی نے دل تری لگی ہیں   مشتاق کیوں نہ ہووین تجہ عشق سوں جیالے
صابری آرزو ہی کہو نکہت اتھا کر دیکھ   مصحف جمال ترا ای مصحف جمالے

ہو

ہملک حسن خوبی توں ہی والے   کہ تجہ پر ختم ہی صاحب کمالے
کبھی آشفتہ ہی کا ہی پریشان   تیری زلفاں کے ہر جس کلمیں جالے
ترے سرو خراماں کے لٹک سے   ہوئے پامال سرو و نونہالے
فلک پر ماہ نو جھرتا ہی ہر ماہ   کہ دیکھی جلوہ ابرو ہلالے
جگر دسنے کوں ہرشب عاشقاں کا   پپیا نے سانپے کا کل کے پالے
اسے از عشق مہرویاں ہی بہرہ   جو ہی اس شاہ خوباں کا مولے
پتنگا کیوں نہووی اس شمع رو کا   کہ دل فانوس تن کا ہی خیالے
پیا جس نے شراب عشق سن تی   کبھی مست و کبھی سیے لاؤبالے
خم بی بادہ ہی وہ دل بغل میں   جو ہی تجہ عشق کے مے سوں نہالے
تصدق کیوں نہووی تجہ اوپر خور   کہ توں ہی مہ رخاں میں بے مثالے
اگر ہنس ہنس کے درسن دان دیوی   مراداں آپنے پاوین سوالے

کیوں نکہت الثنا کی دی صبا کوں دیدار	کہ دل لے کر... مصحف جمال
	ہو
نہ مہکے پر تیری ہے کیوں نکہت حنائی	چندر پر ابر کالکوں ہی حلائی
سلامی کیوں نہ ہوویں تیری خوباں	کہ توں ہے شہریار دلربائی
مبارک تجہ کوں حسن و ناز و خوبی	مبارک مجہ کوں درسن بیکدائی
پرا تجہ عشق کا جس کلمیں پہندا	قیامت تک نہیں اس کوں رہائی
دیا کر دان درسن عاشقاں کوں	کہ چہوریں اور در کی بینوائی
چندر مکہ عشق بازاں سوں چہپانا	نکو ہے خوب سو یانیں برائی
کری ہے عاشقاں کوں جگ میں رسوا	نہ آہ و نالہ رنگ کہربائی
بجہاویں نہ اگر خوباں جفا سوں	نہی روشن چراغ آشنائی
بکفر یاد و فغاں ہیں عندلیباں	چمن میں دیکہ گل کی بیوفائی
اگر در میکدہ رہ پاوے زاہد	کرے مستی سوں جیوں ضیا پارسائی
تیری درسن کا ہو مشتاق سائی	نگاہ منت میں کبریائی
تیری دد بر برا اسپے آکے صابر	کہ تجہ در کی سعادت ہی گدائی

۳۷۴	ہو
تیری خوباں میں ہے نکو نامی	کیوں نہ عاشق کہیں دلدار آمی
بدیہ تجہ زلف و خط کوں لاوے	گل و ریحان و مشک ترشامی

خال ہی دانہ زلف تیری دام | غمزہ صیاد و عشوہ پیغامی
گلشن خال تجھ کون کیون نہ دیوے باج | تون ہی غنچہ دہان و گل فامی
تیری انکھیان کے یاد سون ہادی | رنگ مجہ نرگسی و بادامی
عشق کے رہ مین جو نہ پانو دہرے | اس کے ہی پختہ کے مین کہچ خامی
عشق کی مے سون جو ہی سرمست | پیر مستان کے صف مین ہی نامی
عاشقان کون سجن بنا صابر | زہر ہی زندہ کے زنا کامی

زندگی

ہو ٥٧٣

ز عشق آئینہ رویان ہے جن کون بیتابی | ہی ان کا دیدہ و دل بیقرار و سیمابی
نین کے بحر کا اس کے کبہی تماشا دیکہ | کہ غوطہ کہاتے ہین اجھو مین مردم آبی
تغافلی کے نگہ بہر قتل کافی ہی | نگہ ز سرمہ پلک کے سنان سیرابی
شب فراق کے دکہ کے کیا کرون تقریر | بہا ہی چشم سون تجھ بن ہر اشک خونابی
سنا ہون کس کون غم و درد تجھ جدائی کا | کہ اہل درد ہوا ہی جہان مین نایابی
ہوا ہون جب سی جدا تجھ قدم کے اکہ سون | قرار و چین گیا ہی ز بیحضور و خوابی
بہار حسن چمن دیکہ تیری کہو لیکہ ہی | کہلی ہین چشم مین صابر کے نو گل آبی

ہو ٥٧٤

گلستان مین کہ گزرشان سرو و نسترن اکہری | سکہا کے تیری آنکہ نے بادامِ نگری
تیری کاکل سون چاہا ہمسری کی گل کری سنبل | گل خورشید نے تجھ لٹ کے مشکین تار سون جکڑی

رقیباں کے گھر سوں خوار رکھتا ہے محباں کوں / نکی دیں سو شہ سرکار نکالوں نے تاج تو دکھ [illegible]

خدا او دن کرے آوے ہمارا وہ شہ دوراں / کہ جس کے عدل سوں بلبلاں کوں داد خواہ [illegible]

سجن کے ادھر باگر سناوے خوش تجھے / بلبلاں بلبلے قاصد کوں بلاؤں قند کی شکر

انجھواں برہ کے جو نس سوں جس نے طوفان برپا کری / انکھیوں کی کشتی صبح تک اس بحر سوں طوفانہ کری

دیکھ سہاگ جو پہنچی عشق میں دل خوب ہو [illegible] / لازم ہے اس گھر بار کا غم موں چھانی کری

خواہم شبے وہ ماہ رو مجھ بزم میں [illegible] / تا دل کھو نکہت کے جوہر سوں انکھیاں کوں [illegible]

ہر کس فنا فی اللہ ہور راہ بقا میں پگ دھرے / وہ صبر ملک بیخودی الا فضل [illegible] کری

پیر مغاں سے عشق میں پیوے جو جام احمری / وہ میکدہ [illegible] کری

جو اسم اعظم شاہ کا جیب کے دل اوپر لکھے / تسخیر دیو نفس کر عیش سلیمانی کری

جس کوں شہاں کے مہر سوں کہیں قدر کے دولت ملے / یتیمی نگہ کوں فخر سوں وہ تاج سلطانی کری

مجنوں صفت جو عشق میں لیلا کے [illegible] / ملک جنوں کے سیر کر آباد ویرانی کری

باندھے صنم کے زلف کے زنار کلمیں شوق سوں / جو برہمن جو دیر کے فردن نگہبانی کری

زاہد زطوف میکدہ حاصل کرے عز و شرف / اگر ترک کے کفر ننگ سوں تسبیح [illegible] کری

چشم و نظر انوار سوں روشن کرے جب آرسی / تجھ چاند مکھ کے عشق سوں جو دل [illegible] کری

کبھو مکھ الف کے [illegible] دکھلا اپنا چاند مکھ / پروانہ سا تا شمع دل [illegible] کری

ہر ذرہ ہے پنہاں خورشید آوے درنظر / تجھ عشق کا [illegible] جو دل میں جو [illegible] کری

کب چمن آئی شہر میں اس کوں پکڑ بلبل نظر
جس کوں جنوں تجہ عشق کا دل سوں بیابانی کری

جو حسن کا لجن سوں عرق کرتا ہی لعل احمرے
دل کیوں نہ میرا پھر سوں یاقوت رمانی کری

کاکل کی پیچ نہیں کہا اے دل نجات سوں تیرے
لٹ کی میں دابا نہد کی زنجیر زندانی کری

یک ذرہ خورشید رو کی دیکھی ہر نظر
ہیک کی یک نظارہ سوں آئینہ کوں پانی کری

پاوے شرف سوں یکصد منصب جو سب ذکر سوں
سلطان دین کی رت دن جو منقبت خوانی کری

جس نے نہ پایا عشق کی لذت وصال یار سوں
جب تک کہ جیوے زندہ رہی در فکر و حیرانی کری

حرص و ہوا کوں چہوڑ کی تسخیر جن و انس کی
لازم نہیں افسوں پڑھی یا ترک حیوانی کری

آئینہ دل میں دیکھی جو ماہ رو کی عشق کوں
خورشید و مہ کی نور سوں کیدی یہ درخشانی کری

مثلی یکی مسند میں بیٹھا دل ولی الجہو یکہ
ہر کہ خیال یار کے انکہیوں میں مہمانی کری

دیکہ شیشہ دل شوخ کوں رہتا ہوں میں بعد شب
ای سنگدل مت بہول کی ضایع نہ نادانی کری

اس شمع رو کے روبرو ہر دم نہ لیجا آرسی
ورنہ نگاہ گرم سوں سیماب سا پانی کری

بلبل صفت گلزار مدہر کوں جہوری دیکہنا
جو گلعذاں کی یاد سوں خاطر گلستانی کری

دل لالہ رو کی عشق میں لذت سی ہوا در نیا تھا
داغ محبت تا نظر از شوق بستانی کری

گل چہرہ کا دہ یکی عشق سوں مشتاق گریانی کری
جوں بلبل شیدا کبہی نالہ کبہی زاری کری

پروانہ ہر گز شمع پرواری نہ اپنی جیو کو
گر شمع رکہہ فانوس میں اس کی نہ دلداری کری

سن گلشن رخسار کا جو عشق خاطر میں رکہی
دل کوں تصور سوں چمن انکہیاں کوں گلزاری کری

زلف پریشاں سوں تجھ خورشید کوں تو ڈھانپ کیا
وہ عاشقاں کا رات اک سنت چلکیں انجو بہا کیا

آئینہ کوں نہ دکھلا نہیں ہر لحظہ منکر چاند سا
عاشق ہو مر حسار پر منت عیاں اغیار کیا

تجھ چشم کے میخانہ سوں ہوں جو جام بیخودی
مدہوش ہو رات ادو دل ہم جنبا ہشیار کیا

بلبل نے گل کے عشق میں دل دے دیکھ جفا
بس بس دل حسرت سوں کار وفا داری کیا

دیکھی تجلا نور کا وہ پردہ ظلمات میں
شب جو کو سینہ تا سحر خنجر الم باری کیا

تجھ سوں خیال منہ جس رات کوں نہ ہوئی جدا
تا صبح ہر ہر مژہ اس رات خونباری کیا

زلفاں کے لٹ میں گرفتار دل رخ خونخوار
تنہا مسافر کر ہو دل اپنے خبرداری کیا

پر شغال بکھور کا ہو صبا کرد او مرحوا
تا بادہ اسرار سوں مست ہو سرشاری کیا

ہو

میخانہ کے دراد پر ہو ہوشیار جاوے
سر مست ہو کے آوے غم کا خمار جاوے

انکھیاں کے روشنائی ہی ماہ رو کا درشن
درس خدا دکھاوے دل سوں انکھیاں جاوے

گلشن کے غنچہ و گل کھودیں وقار اپنا
کر سیر گلشن چمن میں وہ گلعذار جاوے

درد عشق لالہ دوباں ہے داغ یار جاوے
کتب داغ چشم و دل ہو [illegible]

جب عاشقاں کوں دیوانہ [illegible]
اغیار بیجا کا تب اعتبار جاوے

چوں آئینہ جو دیکھوں مکھ چاند سا نظر
مجھ چشم و دل سوں صاف گرد و غبار جاوے

ہو

دل سوں غم یار کیوں کے جاوے
بی بادہ خمار کیوں کے جاوے

بن دیکھی چاند مکھ کا درس
انکھیاں سوں اندھار کیوں نکلیجاوے

گل ست نہ لگا ہوں رنگ و بو
گلشن سوں بہار کیوں نکے جاوے

داغ گلِ عشق لالہ رو یا
از جانِ فگار کیوں نکے جاوے

اندوہ فراق جیو و دل سوں
بی وصلِ نگار کیوں نکے جاوے

دامن تیرا ہاتھ سوں نچھوڑوں
بی عہد قرار کیوں نکے جاوے

تا درس نہ دیوی شوقِ درس
ازدار و مدار کیوں نکے جاوے

جب تک نہ لگی برشک یکے جھر
انجھوں کے پہار کیوں نکے جاوے

بن سرمۂ خاکِ پای مردو
نظروں کا غبار کیوں نکے جاوے

تا گل نہ دیوے نظارہ ہنس ہنس
بلبل کی پکار کیوں نکے جاوے

گلشن وکے میں بغیر صابر
دردِ دلِ زار کیوں نکے جاوے

ہو

تجھے وو شمع گر ناز سوں گلشن منے جل جاوی
ہمو پروانہ بلبل شوق سوں گل پہ کے گل جاوی

اسے لالہ رخاں عشق کی لذت ہو و حاصل
کہ جس کے چشم و دل سوں داغ مثل لالہ ابل جاوی

پیری بگلا کوں کہیں باغ میں جو پھر جانا ہیں
رقیباں دفع کر ہو وی چو خار دخس خلل جاوی

چندر مکھ سوں کہیں گھو نکہت انتہا در انجمن آگے
جگر تا شمع و یاں کا پتنگا ہو ہو جل جاوی

تیری ظالم نگہ کیا و کہا تا بی جگر اوپر
کہاں عاشق سناں و ناوک و برچھی سوں تل جاوی

تیری زلفاں نے ہنکیں دام خم چھوڑی ہیں
اگر آوی کر دل عاشق سنبھل آو سنبھل جاوی

اگر مشکل پڑی نادِ علی کا ورد کر صابر — کہ ہم مشکل ہووے آسان وہم اندوہ غم جاوے

ہو

کیا ہوا گر کہو نکہت شب ما چند رم کر دکھ جاوے — کہ تجہ دور سوں بن جز آئینہ چشم و دل جلا یاوے

نظر ہر طاق دل مشتاق تجہ شمع شفقت ہے — خبر ہو چمن کون عشق دیکہ سینہ کی اگر پرند نون آوے

خدا وہ دل کری اغیار کچھ نزدیک آیا سو — نکات حسن در دل مجہ کون پس بس ہشتو ہووے

ہمیشہ عشق کی پیتی سوں ہوں مست و سرشار — جو کوئی ساقی ملاوے سو قدح اجری یاد آوے

شکایت ہی اگرچہ شکوہ لکھنا رقیباں کا — ولیکن بزم انکہ دل کہنہ فراق دیکھن کرے

رقیباں کی ہر گہی سوں محبت چہپا جھگڑا یاکہ یاران سوں — جتیلی شوخ کون پیار سوں کوئی سمجھاوے

تماشا ہے سر گل آپ کا انکھیاں ای گلشن میں — کہ تجہ کون سیر گلشن نکالا دل اختلاط کیا

چمن میں ناز کے تو نقش گل کا دار خوبی ہے — سنبل ہو خار و پھر خس ہوں کہ تماشا جس بھلا وے

بجا کیوں کر دہی صابر قرار و ہوش عاشق تمام — لنک بھر سوں نازنین دل کہ جو گھڑا وایدہ آوے

ہو

تیرا مکہ دیکھ بستان بھول جاوے — ز بلبل عشق و الحان بھول جاوے

گل خورشید پر آشفتہ کر زلف — کہ یاد سنبلستان بھول جاوے

سپاہی دیکہ تیری تیغ ابرو — کبا شک ہی کہ اکھیوں بولی جاوے

چند رمکہ تیرا اگر ہرات دیکھوں — تجہ بن شمع شبستان بھول جاوے

اگر مجہ داغ دل کا لالہ دیکھے — تجہی سینہ گلستان بھول جاوے

دکھے تجھ حسن چندر مکھ کا جھلکا | کہ خورشید درخشاں بھول جاوے
لکھے تجھ خط کے گر تعریف صابر | بہار باغ ریحاں بھول جاوے

بحر

ترا مکھ دیکھ بستاں یاد آوے | تماشائے گلستاں یاد آوے
جبیں تیری جھلک تجھ شہلا بن کا | اسے گلبرگ گلستاں یاد آوے
اگر گلچہرہ ازمیں بہشت دو دیکھو | ترا رخسار اماں یاد آوے
کلی ہنس تیری اے گلر ری یا خوبی | نہ گل مجھ کوں نہ رضوان یاد آوے
تبسم میں تیری یاقوت لب دیکھ | کہاں لعل بدخشاں یاد آوے
پریشانی سوں دل بیتاب ہووے | جو تیری زلف پیچاں یاد آوے
تیری انکھیاں کے مستی دیکھ گردش | نہ مے و مینا و پیماں یاد آوے
جو ستا نہ چاک سینوں دل ہمیشہ | جیسے زلف پریشاں یاد آوے
برسنا میری انجھوں کا کبھی دیکھ | کہ تجھ کوں ابر نیساں یاد آوے
کہاں صابر کوں تجھ درسن کے دیکھے | مہ و خورشید تاباں یاد آوے

کر مجھ طرف اے ماہ رخ سیمبر آوے | تجھ جلوہ سوں انوار خدا در نظر آوے
انکھیوں میں رکھوں گا و کبھی موں جان کر | توں نور دل و دیدہ میری کہیں گر آوے
لبریز ہووے مشک کی بوسوں گل و سنبل | تجھ زلف معنبر سوں جو باد سحر آوے

کہاں

اگر خاطر ہجران زدہ کوں دیوے نہ تسلی ۔ واللہ کہ غم و درد جدائی نہ بسراوے

خاموش کروں شمع و پتنگا کوں نصیحت ۔ مجھ بزم میں کر توں نہ رشک قمر آوے

مینوش کوں کہہ کہ پیر مغاں دیوے اجازت ۔ میخانہ کا در پوچھنے با چشم و سر آوے

ہر صبح دو رس دان اگر دیوے بلا کے ۔ تجھ مہر سوں مشتاق پیا نیند بر آوے

تجھ عشق میں کیوں دیکھے مرا داغ جگر کوں ۔ لخت جگر از چشم ہزارہ بدر آوے

جوں نور نظر انکھیوں میں صاحب کے کبھی آ ۔ گر ذرہ اپس خاک کوں دھیری کہہ آوے

۲۸۴ ۔ ہو

شبے مجھ کلبہ احزان میں گر تو رخ چھپن آوے ۔ تو رخ سوں ماہ جانوں آسماں کوں بر زمیں آوے

تیری خوبی کے سن تعریف و آوازہ کیا نسکہ ۔ کہ تجھ دیکھن کوں ہم ہر روز ما چین و ختن آوے

جو سنبل کل گر دل عشق بازاں کا خوشبو ئے ۔ نسیم صبح کی تجھ زلف ریزاں مشک چیں آوے

سنے گر تجھ چند رمکھ کا تجلا عشق بازاں یو ۔ دو رس کے دان کوں جو کن ہمیں ماہ جبیں آوے

کلی ہیں تیری مجھ کوں جنت و فردوس دو برا ۔ نہ دیکھوں تجھ بنا گر مجھ طرف خلد بریں آوے

اپچھو روں دامن ساقی زدست و لطف میخانہ ۔ کہ جب تک ہنچو دیکھ علم میں مجھ کوں یقیں آوے

چمن میں بلبل و گل کے محبت میں خلل ہوئی ۔ اگر گلدستہ سر پر رکھ کے سرو نازنیں آوے

گدایاں اس کے یک ٹھار پر شرفیاب ہوں ہی آج ۔ خداوہ دن کرے شاہنشہ تاج و نگیں آوے

میری اس سرور معجز نما کا ہر دو ہی ثانی ۔ کہ جا اس کے گریباں میں قمر از آستیں آوے

مطالب دین و دنیا کے محبّاں کے ہوں حاصل ۔ زتیغ حیدری جب فتح وہ سلطان دیں آوے

زدل ہوں اس شہ معجز نما کا معتقد صابر ۔ نہ بلا اوں الجا کر عیسی کے دوں نشین آوے

هو ٥٨٥

زباں پر جس کے اسم اعظم شہ میجا آوی ۔ پری وحور اس کے گھر میں لے افسوں چلی آوی
تیرا مکھ مصحف و تیرا قل ہر خط و خال ہر نقطہ ۔ دکھا درس میرا فال رات و دن بہلی آوی
چونی ہر مو بمو سوراخ ہی از بس جگر میرا ۔ زدل فریاد کر کہنین بسدا یہ بانسلی آوی
بہاز وں ہے سحر تا صبح اس کے راہ مژگاں سوں ۔ اگر پایل بجائیں وہ سند رمیری گلی آوی
بجز خاک شفا درماں نہیں مجھ درد کا صابر ۔ فلاطوں زماں آوی اگر یا بو علی آوی

هو ٥٨٦

مبارک باد دینے مجھ کوں جو دم منبر آوے ۔ میری افسوں کوں کر در شیشہ دل وہ پری آوے
جو ذرہ دل تڑپتا ہی تجلا دیکھنی مکھ کا ۔ خدا وہ دن کری خورشید ذرہ پرور آوے
میری انکھیاں ہی آئینہ تجلا سوں ہوویں روشن ۔ جیند مکھ کی میری گہر میں زناز و دلبری آوے
مثل مشہور رہی عمر گذشتہ پھر نہیں آتی ۔ ہماری عمر پہر آوے اگر وہ گل پری آوے
رہی ہر رات کوں تا صبح دام آشفتہ و شیدا ۔ تیری زلفاں کے جس کے خواب میں مشکیں کری آوے
جسے ہے فقر کے امداد سوں لذت قناعت میں ۔ کہاں اسکے نظر میں دولت اسکندری آوے
میرا دل کا تس جا بر زلف کے لٹ سوں لپٹ رہوی ۔ کہ مشک تر کے عنبر مو کے خوشبو ہر گھری آوے

هو

لنگ کوں ناز رکھ کر مجھ طرف وہ دل نواز آوی ۔ فدا ہونے کوں بر لب جیو میرا از نیاز آوی

نو اپنے مطرب خوش تن سوں جنگ نہ بہلاؤ | جو بابل کمنے بجانے شمع ورنگ عود ساز دو
نوں ہے یا ملت میں عجب کے ہر رند کا شرب | اسے کرے رنگ سوں جگر میں رمینو شیشہ ز گرد دو
پہچا کر تیرا قلب زر ہو وے محبت سوں | رنگ ہا گرا آتش درد و بلا میں تا گداز ادو گا
برابر یار کوں اغیار سوں رکھتا ہے فرق ہوں ۱۲۰ | اگر عاشق ہو وے رنگ و ندا کے امتیاز دو
براہر ذرہ ہو وے مہر تاباں سرفرازی سوں | میاں سوں مہر سوں مجھ پس کرو وہ سرفراز دو
تصدق ہوں سخن سنگ امیں کی نظر او پر چو پڑا | خبر لینے سینے گرشمع روشن اہل راز دو
جو قمری طوق گل کا گر کبو ہر تا زہ ہو صبا بر | پریشاں زلف مشکیں کر پاکوہ سربلند ادو

۸ ن ؤ جھا

تو نہ بستر کوں گلزار کے وہ گلبدن آوے | رونق گل و غنچہ کوں نو در چمن آوے
بیشک کہ ہووے خانہ آئینہ گلستاں | در جلوہ گری گر مہ گل پیرہن آوے
واللہ کہ ہو وے لالہ رخاں مرگ سوں گل چوں | گر ناز و تبسم میں دو غنچہ دہن آوے
لبریز ہو وے عطر سوں باغ گل و سنبل | گر فتنہ فشاں باؤ زر زلف شکن آوے
تجھ سر و خرامان کے اگر دیکھیں ملک کو ۱۰ | جو گن ہو تیری راہ او پر بسترن آوے
کبھو نکہت گیسو اگر جان شاد کلاوے اگر کو | خورشید خجل ہووے چندر سخن آوے
مامعنی شہد قمر سوں قربان دیکھ فرنا | گر خواب میں اپنے دل بستر میں بجن آوے
کیا سنگ ہے کہ پادیں شہد انمر دو با | گر قبر او پر عیسی مجز سخن آوے
خوش حال شہید کہ انہیں گل جو لحد سوں | خوشبوئے ایں خاک شفا از کفن آوے

پروانہ ہووے نیں شمع رخ کے شعلہ سوں | جس بزم میں وہ ماہ رخ انجمن اووے

مجلس میں وہ چندر مکھ اگر بے نقاب ہووے | ہر شمع جل بجل خجلت سوں آب ہو
کھولے نقاب لٹ کہ اگر حسن کا تجلا | ہر ذرہ مجھ نظر میں یک آفتاب ہووے
تجھ زلف عنبریں کوں اگر شب کو خواب دیکھوں | تا صبح دیدہ و دل در پیچ و تاب ہووے
کاکل پے مشک تیرے کوں گر باغ فراغ تو سونگھو | نافہ میں تاز خجلت خون مشک ناب ہووے
انکھیاں ہیں زاہدتہ گر دیکھوں کالے چھبی | زاہد ز جام وحدت گر کامیاب ہووے
گر گردش نگہ سوں دیوے شراب ساقی | دل حاسداں کا جل بل لخت کباب ہووے
گلرو سے سنگ صابر عشرت اگر چمن میں | گل ہووے زنہ ہو وار خجلت ورد گلاب ہووے

خرام ناز سوں ہم نفس کے گر آوے تو کیا ہووے | بہار حسن کی خوبی جو دکھلاوے تو کیا ہووے
عیاں ہے معجز عیسی لب لعل سخنداں سوں | اگر جاں بخش کر مسکا کے فرماوے تو کیا ہووے
تیری دیدہ میں نظر ہم ہو و دل مشتاق ہے درس کا | دریش کی در کے دل غمزہ سوں برماوے تو کیا ہووے
مشبک دل کیا ہے عاشقاں کا تیر مژگاں سوں | کرشمہ کر اگر انصاف سیکلاوے تو کیا ہووے
پریشاں ہے دل صابر خیال زلف مشکیں سوں | خبر آشفتہ کاں کے لینے گر آوے تو کیا ہووے

ترا بتیاں کا ہم جیا دیکھن اگر آجاوے تو کیا ہووے | الہٰی مزہ درش دار تجھ آجاوے تو کیا ہووے

خیال زلف دل کو عنبر کہیں ہر دستا ہے نا کہیں ہووے ‌ ضیا سوں آگے گر منبر کے کہیں جا ہیں تو کیا ہووے

نگہ تیری ہے جام و غمزہ شیشہ عشوہ مینا ہے ‌ خم ابرو ہے سوں اگر نہ پلا جاوے تو کیا ہووے

اکنے دل میں کہ تجہ فرقت سوں دل ہمہ رنج و غم ہے ‌ دوا درد جدائی کے نہ پا جاوے تو کیا ہووے

نہیں طاقت کہ ہر یک سوں کہوں دیکھ راز ہجراں کا ‌ ہو دیکھ کر سکے تجھ سمجھ کے لسنا باوے تو کیا ہووے

اتیری چھوں وتھہ کے جو ہم چلا ہے مجہ بچاری کا ‌ میا سوں مہر لے وو تہر منا جاوے تو کیا ہووے

اندھیارا ہے مجہ انکھیوں میں چند رمکھ کے تجلا بن ‌ کہو نکہت سے کے خبر کر درس دکھلا جاوے تو کیا ہووے

لکھیا لوح دل پر مصحف رخسار ہے تیں نے ‌ اگر تفسیر خال و خط پڑہا جاوے تو کیا ہووے

ہو

اگر تجہ زلف میں دل کا وطن ہووے تو کیا ہووے ‌ میری جان تازہ از مشک ختن ہووے تو کیا ہووے

کبھو نکہت میں دریا نے مشک نور تجلا ہے خندہ مکھ کے ‌ کبھو تجہ درس سوں کر روشن نین ہووے تو کیا ہووے

فدا ہو شمع پر پروانہ کہتا ہے کہ قربان کو ‌ اگر فانوس کا تن پر کفن ہووے تو کیا ہووے

چمن بعشق تراجس سرو خوبی سوں ہے چمن غنچہ کا ‌ ز زلف میرے گلچیں کر درسن ہووے تو کیا ہووے

گذارو دل عشق میں گلچہرہ کان یکرات و دن ‌ چو بلبل کر میرا اگر در چمن ہووے تو کیا ہووے

تبسم سوں میاں سوں مہر سو خوش ہاں کہا گو ‌ تجہ او پہ مہربان کو منہ عرش ہووے تو کیا ہووے

ز مجہ درد و محن کند ری صابر سو زبھرا لگی ‌ مسیحن کر واقف درد و محن ہووے تو کیا ہووے

ہو

اگر جو حال مشتاقان چند رمکھ کہ ہر بان ہووے ‌ درس کا دادی در حرز جان ناتوان ہووے

خبر اک لیتا نہ موندوں چشم کیتا زندیا نمک — اگر تجکے نظر میں نور چشم مرداں ہووے
پتنگا ہو جلاوی یو لگل شمع مجلس میں — شب بیہمان چند رمہ کر یو پتنگ عاشقاں ہووے
دلم خستہ ہے جدائی سوں نہ پوچھو شرح ہجراں کا — بجز کر خشت و دیکہ سیناؤں داستاں ہووے
کیا تنگ جی کہ تجہ لعل مسیحا کے معجز سوں — دوبارہ زندہ یہ پاوی اگر سو جاں فشاں ہووے
کہو نکہت الستا یہ جبیں تو غنچہ مہر ادکہا — زلیخا وار تا شیدا دل پیر و جواں ہووے
نہیں یارا ہے جو حسن نہ خاں کے بن تو یکے لڈ — کیا تنگ کرا کس کیے زندگانی رائگاں ہووے
جھبکی شمشاد و سرو نسترن از شوق پابو سے — خراماں جس چمن میں ناز سوں سرور دواں ہووے
سیہ سر مست و خوش ہور روز و شب ساقی یا جم سیں — بکہاری ہیں قدیں سوں ہر کس پہ مستی کیاں ہووے
مرادوں دل کے پاوی یہ سخن کہہ رسول اللہ — جو کو منہ ہیرو ہر جو یاں کا دل سوں مج خواں ہووے

۹۰

چمن جو سرو دین کا خرچا و دل کدا ہووے — گوی کر غرت ہاں پہ بجا ہر ہیر یا ہووے
نظر تک یہ بچا چا ہو اس کھن نور دیدہ کہا ہو — کہ جس آئینہ و خشن چشم و دل صبح و صفا ہووے
رقیب بجیا کر خار ہو دل گل ز جان آگے — شگفتہ دل ہوا مشتاق کا اور مدعا ہووے
فا و جور عشاق اللہ نہیں خوش ہو خوباں کا — اگر خوباں کے دل میں مہر جو ریا وفا ہووے
یہی ہوا آئنہ میری گرد و لنگر اک پرتو سے — تصدق تجہ او پر ہو ہوا اگر تیر جیسا ہووے
بلبل جاں صبح تک رہتا ہے دل تجہ پہ فدا ہونے — شب ہجراں کا دیکہ تو جیہن کہیں کرا و تو کیا ہووے
سوالی منت ہوں در کسی کا ہوا ہوں تیری در اور — زکات حسن کچہ مج کوں بلادی تا بھلا ہووے

غم دا اندوہ

غم و اندوہ ہجراں کا سب اولاگ کن ڈالی صابر — کہ جو کوئی سیفی یو دکھ دیوے تو کہہ حسبی اللہ

ہو

کیا ہووی چند رہے کہ گر کھو نکھتا ہیں تہا دیو — در عشق کلا کیے منتاق اکھیاں انکھیاں کون جلا دیو

کیے دل ہیں کہ دو سے یا کہیں سو تجہ سوں رہے تنہا — سکھی تیری بلبلاں لوں جوں موہن منا دیو

چرا یا ہی میرا صندوق سینہ سوں گہر من کا — زکہو سلاس کہ ٹپک اور پر جو میرا ہو وہ زیاد دیو

خداوہ دل کہ یو ہر خط فی بین معلوم کہو وی — کہ دل ابیلی ناک سند جو وہ دیدہ جلا دیو

تیری زلفاں کیے ناگن کوں لکانا ہاتھ سنگل — مگر توں عشق بازاں کہن کوں عنبر سنگھا دیو

گہرا ہو ماں صندوق پر رو کے در پر دو صف — کہ یک جام میئے وحدت سوں بہوں کوں بقا دیو

طلسماں کر دو سو دو انکھیاں کا ہو افزوں — حکیم حاذق آگے مگر غالب شفا دیو

دل ... جو زوار ماں زیارت کیں — کہ مژدہ اپنے رحمت ساں شہید کو بلا دیو

طلب جا جب کہ ہر دل دیں زباں عرض قائم — کہ بی عرض و طلب ہر طلب شعر سعید نما دیو

اگر یہ برگ جوں یا بنیو ہو ماں عشا دین کا ہو — گدا ایجاں سوں یقین سوں مہر سوں گر کہ دو تو بدیو

توکل کر کہ درویش بے یاد فقر میں ہندوی — قناعت ہند و مرشد کے میل سوں تا خود دیو

دنیا جن فقیر سوں مری گلہ کون زیب شاہی — ہدایت جاہ تا بہوں عشق میں بیچ و مسا دیو

ملے تو یہ سعی کر کر رکھوں قلب وجود اپنا — زا کسیر محبت حق جو غم کیمیا دیوی

خط عکانہ بکے سوں چشم بد سوں مدد ماں الہی — جو دل سوں آشنا کر کے داد ماں شاد دیو

خبری جو جزی انکھیاں ہیں سجن کے آج آئیے — کیا شک کر ا انجھوں کا جو ابجی الملک دیو

نہ دیکھنا بکی میں کسو غیر از دید غم خوار
کہ منج پنج شام گرد رکاہ لعل سی بہا دیکو
سنا ہو عندلیب ... کہ گل ہر ہو فغان بر
خدا گل چہرہ کان کہنے بہر دیوے ہی افغان دیو

ہو ۵۹۴

زکات حسن ٹک بکبو سہ وو کلبدن دیو
خراج دلبری ہمنا کون ہر غنچہ دہن دیو

ہر یک آشفتہ کان دل میں بیچ تاب ہر ساعت
لچک اس مو کمر پر کر خم زلف شکن دیو

خدا توفیق نیکی بخشے اس چنچل ہتیلی کوں
کہ یک نظارہ کہو نکہت یکہ تعدد قرن سو بکن دیو

کبھی کر وصل یک وعدہ تو دل خوش نو دہجر ہ
کیا دور ہی سجن کر انتظاری سوں محن دیو

نہ چھو سون اس کے بند یک ہا جاں ہی قالب میں
کہو نکہت یکبیر کہ بدن کا وعدہ منہ دیو

لب یاقوت یک بار ہاں لینے کر اس رنگیلی کے
غلامی خط کیا شکر کو آ لعل یمن دیو

نہ دیو اپنے چشم مرداں پر دیکے ہمت ہی
کہ وقت بکی گر لعل وکہ در عدن دیو

میرے دل دور رتا ہی سوں میخانہ زیارت کو
کہ بوسہ مینگتا ہے ہاتھ پر پابر جن دیو

رکھو یہ جوں فاختہ طوق گلو کو سوز دل کر
جو وہ سرو رواں کا گل تو یکتا درسن دیو

ملن کے شوق سوں ہجر انیعت طاقت ہے صابر
خدا ہم کنے وصال یار و آرام و طن دیو

ہی کو بے سائیں کا پتھر اس کو نہ کہی سمجھیا کی
کہو نکہت کے بدلے میں چند ر دیا نہیں کبھی

مجھ کنے قرار سن نہیں ملی ہو کہیں دل بر کہیں
انکھیاں لوہو دو بہیں گل رات سو جہو کی

کب لگ ہوں یہ دکھ سہوں درسن کے وعدہ پر ہوش
بود رد و غم کس غیر کہوں اس کنے سناوی جاکی

جب سیں ہوا دل کا وطن اُس زلف مشکیں کا شکن
اب تنفسہ کرتا ہے انجمن کا بھید ایا ہے سبک

ہیں عشق کہاں سو الیہ حال نقد نہ رو کو ندیا
نہ تو نے مجھ پر سو کیا کید دل کم ہے کہ بھی نہیں

انجھو یہ در قربان کروں مہکہ آوں یکبارگی
اُس کے چرن پر سر رکھوں کر حال پوچھی یکبیک

سرو روان ہیں ہر سحر صاحب انجمن زندہ ہے
قمری کا سُن کر یو خبر کو کو کری غم کہا ہے

سو

چلیے وہ سرو خوش رفتار سو کر در چمن اٹھ کے
جو گل نقش قدم پوچھی سنہال و تن اٹھ کے

صبا کر لاوی خوشبوئے چمن میں زلف کے لیٹا کے
کہی سنبل بنیں ہیں دل میں جلوہ پیا سیں

دل اپنا اندر خط میں لپیٹا ہوا ری قاصد
بہت تاکید سو دیجو کہ لیوے

ہوئی جس بزم میں وہ نازو تا صبح دم مہمان
تصدق ہوئی خبر پروانہ شمع انجمن

نہ ہوے کیوں نظر روشن تجلا سو دربن کے
کرو دکھلاوی ہر دم درسن

اگر آوے تماشا سو بستان کا دیکھنے پتیر جا
وہی گل رشک سو لگی کہ

یو میری شعر حالی کا سن کر نغمہ مطرب سو
کیا

مجھے سب آرزو وصال کہ درسن دیکھیہ
کہی

بہت مشتاق واقف ہیں
درد

لگی اُس سے نظر میں مہر عالم تاب یک ذرہ
چند

یہ بانکی نا کیا کیا
گلکی ہیں

تیر نگہ پان جی چھپ کہ ہاتھ بلا آ دیکھ
گر چین تیری قدم آ کے کئی عشاق کے نکٹ دیکھ

کہیں مجنون ہو دل لیلا کہیں لیلا ہو دل مجنون
رکھ معشوق عاشق کر عجب ہے عشق نکلا دیکھ

کبھی ہے مشتاق گلشن سیر چمن بہار دیکھ کر دون
مژہ خار مغیلان ہو نظر میں آ دیکھ

جو آئینہ درس کے شمع شو جو شمع [illegible]
ہے جہاں سے چشم و دل کے روشنائی یاد دیکھ

ھو

ہماری بخت کے آ لگیا طالع سکندر کے
کہ دل کے آرسی میں دیکھتے ہیں ندرس [illegible]

اجری جب سون کی جو خورشید کے کوتوال کے
جو اہر ہیں بر طالع ہو یاقوت دکھو [illegible]

شب جو انفس کے ایک عشا دیکھ انجھو کا
گر جھپ چھپ تو ہے چھپ خوش بہار مشک کے

رہا آہ اس جو انکار دل میں تو گر گہنجو ہ
شرار یا شمع سان نکلیں زبان عالی ہو آخر کے

لبیب حب حضرت شہہ الکوثر قاتل کے قدم تو گر
مبادا اثر ہو [illegible] تیغ خنجر کے

نیوف میکدہ کو شادہ رہتے ہیں مینوش
کم فرد اروبرد ساقی کے ہو ہے جام کوثر کے

فیض انوری ہم طبع ان کے از سخن روشن
جو جان و دل ستون مداح و مناقب خوان ہیں حیدر کے

شہا ہر فقیر کے دولت سون ان کو نخر جواہر
جو گوشہ میں قناعت کے گدا ہیں شاہ صفدر کے

ھو

اتو نعت کیا کروں مہ کا لکھوں نقاب کے
اس مکھ کے اک جوت کئی آفتاب کے

جوں ارسی جو جلوہ دیدار سوں ہے سیر
درکار کچھ نہیں ہے انہیں خورد و خواب کے

جو مست ہیں درس کے ترے چین عشق میں
حاجت کیا ہی ان کوں شراب و کباب کے

آشفتہ کا نہ عشق کا احوال کچھ نہ پوچھ | پھرتے ہیں کلمیں فی اللہ سن پیچ و تاب کے
رگ رگ سے یار یار کا سنتا ہوں نام آہ | حاجت نہیں ہے مجلس دل کو رباب کے
مشتاق دل ہوا ہے زبک شوق بے خبر | طاقت رہی ہے کس کو یہن سوال و جواب کے
صابر نے تیر عشق میں کھویا ہے خورد و خواب | یک روز آ کے پوچھ کبھی خورد و خواب کے

ہو

پامال ہو رہے شوق سے تجھ رنگ حنا کے | کمبخت اٹھیں نہ خندہ سے تیری شہید کے
خوش وقت تیرے جور و جفا سے ہیں ہمیشہ | طالب جو شب و روز ہیں تجھ مہر و وفا کے
گر جمع ہیں آشفتہ کبھی گاہ پریشان | دل جب سے ہوئے صید تیری زلف دوتا کے
کب ان کو شفا ہو وے طبیبا کی دوا سے | محتاج ہیں تجھ در میں جو خاک شفا کے
ابرو ہی تیری قبلہ وہی کعبہ ترا کو | زوّار ہیں مشتاق کے دل مروہ صفا کے
گہو نکہت کے تصدق سے ہو درس دل دیا کے | تا باشد در ہیں دیدہ و دل شاہ و گدا کے
کیوں بہا دیں انہیں ملک و جہانداری و اسباب | جو فقر کے دولت سے غنی ہیں دو سرا کے
در عشق مغان ہمت و فقر جناک ہیں صابر | سرشار کہانے ہیں جو صہبائے صفا کے

ہو

جو دل سے ہیں بکھاری پیر مغان کے گھر کے | از بادہ محبت بیٹے ہیں جام بھر کے
جس کو نہیں ہے چسکا تجھ غمزہ یا نگہ کا | تجھ عاشقاں ہے آئے ایک دو ہیں جو گھر کے
تجھ ہجر کے آگ سے ہو روشن ہے دل جو دیکے | بلبل پتنگ ہو وے جس دم جو آگ پر کے

اگر چاہے ہے مشتاق تجھ مسیا کا	طالب ہے بھی قمر بیسے شمس تجھ نور کا
تجھ حسن کے چمن کا ہی عندلیب صابر	تک خط و خال دکھلا سنبل میں منکر کا

۲۶

گل کیوں نہ ہووے آپ تیری گلبدن اگے	غنچہ بکے کباب مشان رہے تجھ دہن اگے
نرگس ہے شہلا نہیں تجھ عشق بیمار	کیوں ہیر ہوئے ضعف سوں تیری نین اگے
تجھ سرو خرامان کے نہیں یک اگر سرو	کیوں تیری سلامی ہو کھڑا ہے چمن اگے
جگ سات کوں آ دیکھ کے تجھ مکھ کے جھلک	پروانہ جلی شمع کلی انجمن اگے
کیوں آب نہ ہووے زنجا لعل	ہے سب نے مزہ مصری تیرے میٹھے بچن اگے
مشتاق نہیں پھلنے اگر تیری درس کا	کرتا ہے کیتا ہو کے چرا تجھ بدن اگے
البتہ کہ اصلاح کر تو میرے غزل کوں	چرچا ہو وے کر شعر کا صاحب سخن اگے
ہمیشہ مجھ دل یہ کہ ہجر ان کی حقیقت [illegible]	یک رات کہوں صبح تلک مرہزان اگے
کیا شک ہے کہ جان پاویں نیں سوں شہید	گر آئے کبہو دی چند رہے کفن اگے
ہمیشہ خدا سوں ہے کہ در میکدہ رات	از شوق رہوں پیر مغان کے چرن اگے
صابر ہے تیری جلوہ دیدار کا مشتاق	کیا ہووے کرے جلوہ کر آ کے نین اگے

۴۲

مشتاق منتظر ہیں کہ درس کب آوے	کبھو نکہت اشنا کے چاندو بند کب دکھاوے
ہر دم ہمو ہے شغل ان از شوق رات و دن	سنجو کر سو بہرہ کے اگن کب بجھاوے

مجہ حال پر میا سوں شفقت نگاہ کر تو — اغیار کوں نہ آتش غم کب جلاوے
تجہ لعل روح بخش کا ہے معتقد مسیح — مجہ کوں حیات بخشی جسے کب بخشاوے
مشتاق ہے نظر سوں گر رشک رقیب کے — مکہ چاند سا نقاب میں کب لگ چھپاوے
زلفاں دلاں کے ذہنی کوں پائیں جو نپ کے — منتر بھی کوں عزاں کا کب لگ سکھاوے
آئینہ نظر میں کر رہتے ہو نور ہو — ویرانہ دل کا مہر سوں آ کب بساوے
مجہ دل کے آرزو ہے کہ دیکہ کبھی برو — بس بس کے دیکہ مراد میری کب بچاوے
ہے کیمیا کا شوق میری دل کوں مہر سوں — اکسیر درد قلب کوں زر کب بناوے
درس بیمار ہے ہر شب و روز دردناک — صابر کے چشم دل کے دوا کب جلاوے

جن کوں خیال زلف سوں ہر دل کے بستہ ہے — آشفتہ ہے سو ان کوں نہیں جمعیتہ ہے
گھیرا ہے جب سوں ہجر کے آتش نے جیو کوں — ہر رات دن ہمہ دل کوں جو اسپند خستہ ہے
ای کاش کربلا میں جو تسبیح بکہ ہے — اس تار غم کوں سب جو آخر گسستہ ہے
کاکل کے لٹ میں شیشہ دل ہر سنبھال ہے — گر پیچ و تاب شانہ نہ دیوے شکستہ ہے
مجہ سوں چھپاوتا ہے چند سعہ کہ غم مرہم — صابر سو دے گی کہ ہے جو داغ غم خستہ ہے

عاشقاں سوں خضر کر پوچھی سراغ زندگی — من ہرن کے سنگ جر کبھو میں فراغ زندگی
روز ہجراں کے اندھارے میں ہوا معلوم نوں — وصل سوں روشن ہے جو اس کا چراغ زندگی

مشکِ جیبِ بیکسی ہے [illegible] — ہے معطر آرزوئے زلف سے جس کا داغ زندہ ہے
گلرخان کے عشق میں [illegible] — جس چمن میں بوئے ساقی کا گل وا بلبلِ زندہ ہے
لالہ رویان کی محبت سے [illegible] کا دل — جوں ہزارہ جگر زخمی ہے اُن کا داغ زندہ ہے
گر ہو [illegible] کا موسمِ بہار خیال — عدق بازاں کو ہے اک سایۂ باغ و راغ زندہ ہے
فصلِ گل میں [illegible] — اُس کا دل جز گلِ شگفتہ ہے بلبلِ زندہ ہے

ع ۶۰۸

جس کا دل کچھ ہوس میں عشق کی گلعذار زندہ ہے — ہے شگفتہ اُس کا حاصل در بہار زندہ ہے
ہو وہ بیزار جو ہوا مشہور دلفگار عشق — داغ ہے حاصل اُسے از لالہ زار زندہ ہے
دیکھ کے گل چہرہ کا نہیں شکلِ بدلغبار — مجھ نظر میں ہر مژہ ہے خار خار زندہ ہے
کار ہے [illegible] منزل دور ہے بار بیگاہ — توشہ ہمراہ لیے از دیار زندہ ہے
ہر نفس تیرا جرس ہے ہوئے کسر تا خبر — تا نہ ہوئے بیخبر از کار و بار زندہ ہے
میکدہ کے ہو تو ساکن ظاہر ہو ابر مینگ — عشق ہے پیرِ مغاں کا یادگار زندہ ہے
جس کے دل کو ہوں آئینہ رویاں کی ہے جب طلب — رات و دن سیماب ساں ہے بیقرار زندہ ہے
ہنر ہوں بس نہ ہے جس کے دیدۂ دل میں نور — ہے درس کے شوق سو آئینہ دار زندہ ہے
لالہ رو کے عشق کا ہے جس کو چسکا صاف — گلشنِ ایام میں ہے داغدار زندہ ہے

ع

جسے لالہ رویاں سے ہو یاری نکی — جگر بر اُسے داغ کاری نکی

تغافل نک شوخ طناز کے — دلاں پر جیو تیر و کٹاری لگی

اگر ماہ رو لیوے مکھ پر نقاب — نظر آبکے بیری اندھیاری لگی

بغیر از رخ دوست آب حیات — شب و روز جوں اشک کھاری لگی

جو کھا پان دیوے سجن کا لیا — مجھے کہت و چونا سپاری لگی

شکر ریز اس لعل کے تلخ بات — بہت عاشقاں کو نہ پیاری لگی

بجز عشق لالہ رخاں صابرا — دم زندہ سکے داغ داری لگی

ہو

شہر جن کے حسن کے گلزار کے — قدر وہ جانتے ہیں گل رخسار کے

کیوں نہ ہووے عطر سوں لبریز باغ — بو صبا لیتی ہے زلف یار کے

رنگ و بو اوپر کہ گل مغرور ہے — کیوں کے پوچھے بلبلاں زار کے

کیوں نہ عاشق آپ میں گم ہو رہیں — سیج نیتے ہی چہرہ دلدار کے

رات و دن سیماب ساں ہیں بیقرار — جس کوں دیکھن ہم آئینہ رخسار کے

کب رہے درس بنا جوں آرسی — جس کتیں لذت ہے تیرے دیدار کے

اشک کے جھڑ ہے سحر سوں صبح تک — تجھ برہ میں چشم کو ہر بار کے

مست ہیں پیر مغاں کے میکدے — خم کھلی ہے بادہ اسرار کے

آج ساقی کے میاں سوں مست ہوں — کچھ نہ پوچھو نشہ سرشار کے

لو ہو ٹپکی سو ز چشم بلبلاں — آشنائی دیکھ گل سوں خار کے

صابر اگل چہرہ کاں کے ہجر میں | شہد گیے چشم و دل خونبار کے

ہو

عشاق گلرخاں کے تغافل سوں گل گیے | اغیار خار و خس کے نمط گرچہ پل گیے
جب سوں کیا ہے سیر اگن کنول نین باغ میں | گلزار سوں کنول ز خجالت نکل گیے
اس سرو خوش خرام کے گلشن میں دیکھ کر | شرمندہ ہو کے سوں سرو و صنوبر کے پھل گیے
جس دن سوں شمع رو نے لیا مکھ اوپر نقاب | دل ہجر کے اگن سوں جو پروانہ جل گیے
دل سوں جو عشق لالہ رخاں کا ہوا رفیق | صابر نین سوں داغ محبت کے رل گیے

ہو

کر سیر باغ جب سوں وو گلبدن گیے | غنچہ سوں رنگ و بو ز گل و نسترن گیے
یا د نسیم زلف سوں وہ خوشبو مشام کو | گذری ز چین و مشک فتانی ز ختن گیے
روشن جو اس سے ہوا دل یک نظارہ سوں | در سن سوں مہ عذار کی عاشق کے بن گیے
مشتاق کے نظر سوں گیا نور دل سوں چھپ | جب سوں وو شمع انجمن از انجمن گیے
جس روز سوں جدا ہو سریجن سوں وہ صابرا | دل سوں قرار و راحت و نیند از نین گیے

ہو

جن کے خوباں مونس جانے ہوئے | شوق سوں وو جیو قربانے ہوئے
چاند مکھ دیکھا جنو نے بھر نظر | مثل درپن محو و حیرانے ہوئے
حسن تیری کے جھلک کے نور سوں | آینہ ہر دو شرم سوں پانے ہوئے

جن کے روشن دل کیتے تجہ عشق نے — دیدۂ جاں ان کے نور انبے ہوئے

سرورِ مشکل کشا کے فیض سوں — دوستاں کے مشکل آسانے ہوئے

صدقِ دل سوں میکدہ کا بوج در — میکشاں سرخوش ز دربانے ہوئے

رات و دن مہر و محبت شاہ کے — مومنیں کوں حرزِ ایمانے ہوئے

جن دیا دل کل خدا کوں صابرا — چشم و دل ان کے گلستانے ہوئے

چمن کے سیر کوں کر گھر سوں وہ گلپیرہن نکلے — نزاکت دیکھنے کوں اس کا ہر غنچہ دہن نکلے

خراماں ہووے جس گلرخ ازاں وہ روش خوباں — قدم بوسی کوں اس کے سرو از نقشِ چمن نکلے

بشوقِ فاتحہ آوے اگر اپنے شہیداں پر — شہید اس کا درس دیکھن کوں بیشک از کفن نکلے

ہوائے دل اسیرِ زلف جس سوں رن زباں سے — کہے دشوار قیدی کوں کہ از بندِ رسن نکلے

دکھے زاہد اگر میرے صنم کے رشن بھریں انکھیاں — گلو میں سبحہ کوں زنار کر جفن برہمن نکلے

برہ کے اگ سوں جلبل کے دل جیوں شمع گل جاوے — اگر وہ چاند مہک باہر شبے از انجمن نکلے

بلب جاں ہر گھڑی آوے ہے تجہ اوپر فدا ہونے — کہ درس دیکھے کے یک بوج کے از تن ہو نکلے

کبھی آ دیکھ اے گلپیرہن احوالِ مشتاقاں — کہ مژگاں خار ہو ہو تجہ الم سوں از بدن نکلے

بکف جاں لے کھڑا ہوں منتظر اس پر براہِ صبر — کہ روزِ عید قربانی ہے کب وہ تیغ زن نکلے

ہو

بسم اللہ لے ہاتھ میں کر قتل پر وہ دلربا نکلے — تصدق اس اوپر کرنے کو جاں سودا گدا نکلے

کیا ہے شک ہر گل کا عشق بلبل کوں بجا ہے — اگر گلدستہ ہو پر رکھہ کے وہ گلگوں قبا نکلے
کھڑے رہیں منتظر درس کے مشتاق شگفتہ ہے — کہ کہو نکہت کوں انتہا کیے گہر سوں وہ طاقت نکلے
جو نور چشم مجہ دل میں ہے وہ مہ رخ خوبے — میری ہر بال سوں چشم تماشا جا بجا نکلے
شب کہ بستوں میں سیر کوں شب میں لباس آوے — قیامت تک نہ خلق کوں ہکس فریاد ہا نکلے
پڑی ہیں عقدہ مشکل دلا میں دو سندار نگے — خدا وہ دن دکھا وے مہر و مشکل کشا نکلے
طبیباں سوں نہ ہوا درد میرا کچھ دوا صابر — شفا بخشے اگر وہ عیسیٰ معجز نما نکلے

ہو

شب ہجر انمیں مجہ دل سوں اگر آہ سحر نکلے — ز جوشش نالہ خوں ہو ہوا انجہوا ز چشم تر نکلے
گیا صد مرتبہ دل کوں کہ مت جا زلف کے لٹ میں — ہو وے گا شگفتہ و شیدا جو تہا دہ سفر نکلے
میری انکہیاں کوں گر نور نظر ہو روشنی دیوے — فدا ہونے کوں تجہ پر صد دل ہے
پڑا لالہ نشان سینے عشق کا جب سے مجہی جی کا — جو لالہ میری انکہیاں میں گل از داغ جگر نکلے
نظر مشتاق کے پہنور ہی درس بناہا بر — خدا وہ دن کری کہو نکہت کے بدلے سوں جدہر نکلے

ہو

میری نظر میں ات دن وہ دلبر جانی ہے — انکھیوں میں دل میں نور ہو پیدا وہ نہانی ہے
آئینہ دل میں کہا جب جلوہ تجلا حسن کا — خوش ہوں کہ در چشم و نظر وہ حیرانی ہے
کیوں کر تجلا نور کا دیکہے ہر نظارہ میں — بر طور جو موسی صفت از لطف ربانی ہے
تا دو نہیں ہی خیندر میں ہی سوج من ذرہ ہے — ہر دیدہ میں ہر سینہ میں از نور تابانی ہے

هر گل میں ہے شگفتہ میں ہر گلشن میں ہر بلبل میں ہے — جوں رنگ و بو ہر طرح میں لذت [illegible] ہے

کیوں کو ہوا ما من میں اس کا نہووے پرتوا — ہم لعل و ہم یاقوت میں جگمگ نور رخشانی ہے

در آب ہے در خاک ہے در آگ ہے در باد ہے — از ربع عناصر یک نمط در جسم انسانی ہے

دل میں ہے منہ میں ہے سخن ہے [illegible] — اہل سخن یکے بزم میں جو از سخندانی ہے

جس شیفتہ کا دل ہوا انس لو نکلا نہ وہ جدا — آشفتہ کر دیں کہوں ہے عجب در پریشانی ہے

نیک و بدی یکے فکر سوں آزاد ہوا در جہاں — جو خلق عالم جو ہو یکدر گنج ویرانی ہے

جو غم کہو وا عشق میں لہو و لعب دنیا میں — ہر چند خوش خاطر کہی در [illegible]

صابر چراغ عشق سوں روشن کیا دل آپنا — جو ماہ دو ہفتہ عشق میں در [illegible]

رباعیات

ای نور نظر تجھ بادمجھ چشم سوں دور — ہے دل کا تیری جمال سوں نور و ظہور
گر حور و قصور پر ہی زاہد مائل — مجھ تیری گلی ہے جنت و حور و قصور

ہو

ای نام ترا ہی مونس اہل نیاز — حمد ہے تجھی کہ شاہ ہی بندہ نواز
دل تیرا مکان و دیدہ مجھ سوں روشن — کیوں [illegible] دیدہ و دل کا توں ہو [illegible]

ہو

مشتاق ہوں تجہ جمال کا خور لقا — [illegible] دل [illegible] عشق تیرا الحکم
مجھ دل سکے مراد دیں دیدار مہر و کرم — دکھلا و قدمس [illegible]

٣٢

علمِ خفی و جلی ہی سب تجھ کنے عیاں
یاری سوں تیری ہی من یک حاجات روا
لازم ہی کہ دیوی دردِ دل کا درماں
توں کانِ عطا و فیض ہی در دو جہاں

٣٣

حاصل ہی زبس بادہ نوشاں مستی
نازند طوافِ میکدہ سوں مستاں
سرشار ہیں میکدہ جامِ ہستی
ہی نشہ دُردِ صاف میں وارستی

٣٤

حاتم نی جس کے مہر سوں پایا دیں
یارب میری ذرہ دل کنہ دی مہر سوں نو
سرمایۂ فیض ہی وہ خورشید جبیں
نسدن ہی ز شوق وانظر جوں پروین

٣٥

زینت ہی بہارِ حسن کی وہ رخسار
بلبل کی نظر سوں دیکھ اس گلرو کوں
عالم ہمہ جس کے فیض سوں ہی گلزار
رسن کا ہوا ہی شوق گل و نہار

٣٦

باندا ہی زنارِ زلف جس دل خویش
قربان ہوں خیال وصل پر روز فراق
آشفتہ گہر کا ہی خاطر ریش
رہتا ہی رفیق و مونس دل ہی ہمیش

٣٧

جلنا ز پتنگ سیکھ از ذوق نثار
عاشق ہی اگر بشمع روی دلدار

رخ...

فرخندہ شبے ہووے کہ تا صبح نظر — روشن رہے از نظارۂ مہ رخسار

ہو

موسیٰ ہے کہ جو ملک سوں محو برطور ہوا — و جل ہوا طور و دیدہ پر نور ہوا
ظاہر ہے کلام کاظم الغیظ سوں تو — منظور رہے جن کے حق میں منظور ہوا

ہو

راضی ہے رضا کے فیض سوں اہل کمال — ضامن ہے وہی ز مہر و رحمت ہر حال
از جور و جفائے چرخ مغموم نہو — ہے دوست نواز وہ شہ نیک خصال

ہو

تقوا کا اگر ہے شوق در مستی کوش — قسمت ز مغان طلب کہ رہوے مدہوش
یاور ہووے جس کا ساقی فیض سرشت — وہ مست ہے گاہ و گاہ در جوش و خروش

ہو

نقد دل خویش دے کہ ہیں عشق لبا — قربان ہے دل اس کے جس نے سودا یو کیا
یا درخ مہ عذار ہے جس کا رفیق — وہ زندہ دلاں کے صف میں ہے جمشید خضر جیا

ہو

عاشق ہوا گر ہے شوق دل شاد رہیا — سب فکر سوں نیک و بد کے آزاد رہیا
دل کو جو آرسی ز مہرش روشن — ہو نقش و نگار تا جھی بلور رہیا

ہو

مشتاق کبھی سے ہیں منتظر باہر آؤ ÷ ہی دیدہ در انتظار امید بچاؤ
درشن کی بھیکھ مراد عاشقان کی شب و روز ÷ یو غرض قبول کر کے درسن دکھلاؤ

مستزاد

مجھکو بھا یہ بھا دیکھ تیرا در زیر نقاب ÷ ای نور نظر
ہی داغ زدیکھا کے یہ دل مہتاب ÷ از سوز جگر
پردہ یار کو نکل کہ ہو کار روشن عالم ÷ جون ذرہ زنور
خورشید خوشنما ہی در ابر حجاب ÷ کہتی ہین بشر

مستزاد

تجھ یاد میں زندگی گذاری ساری ÷ ای جان جگر من
تجھ نام او پر این دو ستان بلہاری ÷ نزدیک و دور
صابر کو نہ نکال جس کہ درسن دی ÷ ہی تیرا گدا
تا دور ہووری زچشم دل اندھیاری ÷ از نور ظہور

غزل مستزاد

ظاہر ہی مجھ جوش میرا دل کہ لہجہا یا خوبان [illegible] ÷ پائل کو نچھا بہہا و بتا تان سنایا ÷ خوش رام کلی میں
[illegible] نظر دیکھ جیبا سو ہی کہو بھنگ نہ الک ÷ مہکر سکھلا کو ن کہا نہ چھپایا ÷ چند ر بدلی میں
ہو نظر جب سو ن کب ساحل میں ہین ÷ انجلوہ دیدار ÷ روشن در و دیوار جو آئینہ دکھایا ÷ ہر خفیہ جلی میں
جب [illegible] در کا در ان ہم عجب ÷ ہر شنبہ گام سو ن ÷ مشکل ہوو جو نام سو آسان و دکھایا ÷ ہر نادعلی میں
رندان کو نہ ملا نعمت جو زاہد کو نہ دیا ز ہر ضمیر لانفی زادہ ÷ قسمت بخت کو واب ہین حق نے جو دلایا ÷ قسمت ازلی میں
جس دن سو ہوا دل یہ گلزار کا بلبل ÷ ای رونق خوبی ÷ گر رنگ ہو کہ بو ہو گلستان میں سمایا ÷ بہو لاکی گلی میں
تجھ مہر بجن کا جو ہوا دل غم طلب کار ÷ صابر سو کہین کمشن ÷ پہر آپ سے میتھا ہر کا مزہ اس نے نہ پایا ÷ شکر کی ڈلی میں

مخمس

کوچے میں میکدے کے جس کا گذر ہوا — پیرِ مغاں کے ہم سوں مصاحب شتاب ہوا
پیتا جو شراب عشق ز خود بیخبر ہوا — جو دل کہ خستۂ ادا حسن کا نمک نہ ہوا

بیخود ہوا او محو ہوا نامور ہوا

فرہاد دار عاشقِ شیریں ہو ہر دیار — راحت کا کھاٹ بستۂ مژگاں کو جو ہو سپار
کر سعی تا کہ تیشہ سوں طے جو شود نگار — جس کے بچن کے آ کا منتہا ہے بیچا نہیں سہار

ہی قند آب تلخ نبات و شکر ہوا

مجنوں ہو عشق کے بچن اینیک نام بہ کہ — اطفال کا سنگ کہا جا محبت کے کام یکہ
دیوانہ ہے میں عشق کے پایاں مدام رکہہ — دشتِ جنوں میں یک نہ کہا جس کے لکہ سیکہ

رسوا ہوا اہلاک ہوا دربدر ہوا

منصور ہو جو کوئے لبا وئی کا دار کوں — پاوے کا بیخودی سوں الس دل میں یار کوں
آ جامِ عشق پیئے کہنہ لاوے بیچ خمار کوں — جس نے کہ دیکہا ساقی دل زندہ دار کوں

سرخوش ہوا او مست ہوا بیخبر ہوا

آشفتہ ہو تم کہ زلف کا دل پر پڑا ہو حال — خوش بیچ و تاب کہا کے پریشاں ہو ہر کمال
جاؤں کدہر کہ دل ہے گرفتارِ خط و خال — مشکل ہے بات کہات میں معشوق کا خیال

مونس ہوا رفیق ہوا راہبر ہوا

تجہ سوں سناؤں کس کہ بتِ شوخ و شنگ کا — دکہلاؤ تا ہی صلح میں اطوار جنگ کا
ہیکہ پر جو جہوڑ اسلسلہ زلف بہجنگ کا — ہم حال دل کے دیکھنے کوں ہر رنگ کا

عقرب ہوا و ناہکہ ہوا مشک تر ہوا

گذرا نظر سوں جلوہ مہ رو نقاب سوں
وہ باج کیوں نہ لیوی مہ و آفتاب سوں
جوں دیدہ دل نے نرگس لیا خورد و خواب سوں
جس کے کہو نکہت جوش کے خوش آب و تاب سوں
سورج ہوا و چاند ہوا اور قمر ہوا

کیوں نہ ریمیا کے دہکہ میں کروں زندگی تلف
مجھ سیمیا ہے عشق شہنشاہ من عرف
از علم ہیمیا مجھے حاصل ہوا شرف
اکسیر کی نگاہ سوں دیکھا جو مجھ طرف
دل کیمیا ہوا و میرا قلب زر ہوا

صابر محمد جناب میں ہی شہ کے قنبری
بخشی ہے حق نے ملک قناعت کی سروری
ہی فخر مجھ کوں فقر سوں از مہر حیدری
کہنہ کلاہ میرا ز شوق قلندری
افسر ہوا و چھتر ہوا زیب سر ہوا

مخمس در تعریف رقص

معشوق من ہرن سجن دل کا خیال خوش ہے
انکھیاں میں نقش ہے کیا اس کا جمال خوش ہے
رہتا ہی عاشقاں کے ہر لحظہ نال خوش
چنچل چتر چھبیلا صاحب کمال خوش ہے
مشتاق جاہ ہے ہیں اس کا وصال خوش ہے

ہی ختم حسن و خوبی سب دلبراں اس پر
مائل ہی جان و دیدہ حور و پری کا اس پر
قرباں جو عاشقاں ہی دل مشتری کا اس پر
چھاجی ہی مہ رخاں میں چیر ازری کا اس پر
ہے ہیچ زر کے اوپر موتن کے مال خوش ہے

عالمہ

ماتھے او پر ہے ٹیکا خورشید یا ستارا   سونے کے دگدگی پر چمکی جراہو سارا
جگنے میں جھلملاوے قدرت کا گوشوارا   موتن کے تواری میں گھمائے ہے نیارا

عاشق ہو لٹک رہا ہے موتن کے نال خوش ہے

چندر ہے یا چندر ہار گل سوں لٹکا پڑا ہے   در بلاق جو ہے کے درسن کا ہو کہرا ہے
خالِ اتیت دل سوں کیا بخشکار ہے   سونے کا ہار سنکار لعل و گہر جڑا ہے

مشتاق و جوہری ہے قربان خال خوش ہے

موتی جڑے گڑے پھول چھمکوں کے نال لٹکیں   عشاق کے نظر میں وہ مرغ ذوری انکیں
بالے کے نقش یا دل انکھیاں میں کیوں نہ کھٹکیں   جگ کے سنار سطرِ زیور دیکھ کر نہ بھٹکیں

کنگن کوں خونِ دل سوں دیویں اجال خوش ہے

جڑ یا ہوا ہے عاشق تنگ دیکھ نوکری کا   پہنچی کے جوت آگے کیا جوت مشتری کا
ہے باز وبند میں پھر خورشید انوری کا   تعویز پر فدا ہے دل نقد جوہری کا

چنپا کلی کے رنگ کا وصف کمال خوش ہے

سنکار کوں پہن کے آتا ہے جب اکھاڑے   عاشق زنگ نظارہ ہوتے ہیں محو سارے
کیوں وہ بے خبر نہ ہووے مشتاق و جان بچارے   مجلس ہے دلبراں کے اندر گہرا پکارے

ہے رقص کا تماشا ابرو ہلال خوش ہے

باجے ہیں ڈھول بار و میں عشق کے جھکوری   ہوتے ہیں نقش دل پر مردنگ کے ٹکوری
بجتے ہیں خوش پکھاوج غم کیوں نہ سر کو توڑی   مہ طلعتاں انکھوں کوں ہیں سب پہن سرخ جوڑیا

ناچی ہے آج موہن لکتا ہے تال خوش ہے

سر منڈل لاکے سہد سوں پے سہد ہور بن باد و | کہتا ہے بین کا سُر صبر و قرار وارد
مونہہ چنگ بولتے ہے کہیے راہِ حق سنوارو | ہے یی نواز واقف ای عاشقاں پکارو

سارنگی محبت دے رہے خیال خوش ہے

تو طنبورہ سو تنبورا مطرب دل خوش بنایا | ہر تار سوں حسینی نغمہ بجی بجایا
دل کوں ستار نے خوش اسرارِ حق سنایا | آرام عاشقاں کا در ہر طرح لبھایا

مطرب کے یادگاری ہر ماہ و سال خوش ہے

ٹھیکہ پہ نقاب یار جب رقص بیچ آوے | سو طرح دلبری کا ہر نما زمیں دکھاوے
گر گر کرشمہ مستی ہر غمزہ سوں چڑاوے | کہو نکہت الف نکہ سوں جنہن کی می پلاوے

خوش ہو ہو دیویں عاشق سب جان و مال خوش ہے

آوے جو روبرو سوں غمزوں سیں قتل کرتا | جھمکت جھنک کے گنگھاں پر ہنس قدم کوں دہرتا
مشتاق دل بچھا کے انکھیاں سوں پک پکرتا | انکھیوں میں پانو دھر کہ وہ بیگنتر جھکرتا

پامال کرتے دل کوں ظالم کے چال خوش ہے

جوں پیچ و تاب کہا کہا زلفاں بجنا جہ کہ چھوڑے | دام عاشقاں کا ڈس ڈس جان و جگر مروڑے
عاشق اوپر قیامت ہووے جو مکہ کوں موڑے | کیا اس کمر کے اوپر الکتے لچک کے زور دے

ای زلف مو کمر ہے نازک سب بہال خوش ہے

بیٹھی جو کل دکھانے گلزار کا سخن سیں | داماں و آستیں پر موتیے جہڑیں دہن سیں

[illegible]

شاباش و آفرین ہوا از صد زبان سجن — دستار کا بنا کلا تی ابنا جتن سجن

موہن یکہ بانہہ دیکھو پھولیں بیچ ڈال خوش ہے

کبو نگہت میں ناز و غمزہ جس دم کرید اشارت — دل تازہ عاشقان کا ہووے از خوش بشارت

شہ بے تغافلے شہ دی نازکون وزارت — کیتوں ہیں گر کری نہ دلبا وہ چشم شوخ غارت

غمزہ زتیغ ابروی برقتال خوش ہے

مہ دکون دلبری میں تھا جب کمال بولو — مبکہ کعبہ عاشقان کا تل کون بلال بولو

محراب عشق بازان ابرو ہلال بولو — از خط و خال روشن مصحف جمال بولو

درس یکے طالبان یکہ ہی نیک فال خوش ہے

صابر مجھی تماشا رنگین خیال کا ہے — خوش نقش دل یکہ اوپر مصحف جمال کا ہے

چندر یکے پاس تارا مشتاق خال کا ہے — دل کون خوش ہے مژدہ اس فرد حال کا ہے

یعنی کہ ہر طرح میں شوق وصال خوش ہے

ایضاً نعت

اج منکل ہی ہمن کیوں زندہ کانی یا نصیب — مبکہ چھپاوی ہم کہو نگہت میں یار جانی یا نصیب

رات تر ہیبت روز ہجر لاگے بھانی یا نصیب — ہر سحر ہی کام دل کا خون فشانی یا نصیب

کس یکے اگے جا کہوں درد نہانی یا نصیب

وا ہم مدت سوں گرفتار خم زلف رسا — گاہ آشفتہ پریشاں ہوں کہو نہیں ہے مہ

جشن و دل کون شوق تجھ درس کا ہے اے دلربا — حال میرا بوجھنی یار آیا دل کھوں جیا

تجہ بنا جاتی ہی عمر رایگانی یا نصیب

عاشق بیمار کون ارام عشرت سون چہ حظ | تشنۂ دیدار کون مصری و شربت سون چہ حظ
طالب دلدار کون اموال و دولت سون چہ حظ | چشم کو ہر بار کون خواب فراغت سین چہ حظ

زہر ہی بی دوست عیش جاودانی یا نصیب

آپڑا ہی کام مجہ کون دلبر طناز سون | اک پری ہی ایکی جس کی عاشق دمساز سون
طرح تو سیکہا ہی شوخی سون ادا سون ناز سون | کر کہون دل کی حقیقت مونس و ہمراز سون

سن کی کہوی شوخ و سرکش ہی فلانی یا نصیب

جان فدا اوپر گرا ہی ہر گہڑی ناز و عتاب | پاکبازان سون چہپا ہی ہر چند رہکہ در نقاب
شادمان اغیار کون رکہتا ہی ہنس ہنس دی جواب | کیون نہ ہووین چشم مشتاقان زخون دل پر آب

ہی رقیبان پر میان سون مہربانی یا نصیب

عمر کاٹی عشق مین گلرو کی دکہ سہکہ کر قبول | تا رہی رونق فزا در چشم و دل وہ تازہ پہول
سن بچن اغیار کی ناحق ہوا مجہ سون ملول | خار و خس سون مل گیا قول و قسم خاطر سون بہول

شد بہاری زندہ کی میری خزانی یا نصیب

ہی پر اجس کی گلو مین کاکل مشکین کا جال | ہر طرف جاوی پریشانی ہی اس سی دل کی نال
کر میسر ہو تو ناہی وقت روز وصال | چاہتا ہون درد ہجران کا کہون یا شرح حال

کان دہر سنتا نہین میری کہانی یا نصیب

عشق کی گلزار مین کر گل بہجا بر رنگ رنگ | خار سون ہی بلبلان زار کون ہر روز جنگ

عاشقان

عاشقاں کوں ہے عیش کے لذت ساں من موہن کا سنگ
شمع رو کے عشق میں انگار ہوا جیو پتنگ

قدر وصل کا ریا جس نے نجانی یا نصیب

قاسو

یاد کر یاد مہ من کہ کبھی یاری تھی
چشم امید بھی تجھ کوں ز دلداری تھی
زلف میں تیری میرا دل کیے گرفتاری تھی
جو سکندری تھی زحد وعدہ وفاداری تھی

کیے دوتے کبھی وعدہ فراموش کیا
چینہ شوخی کا تغافل کا نئے سر کوں لیا

توں گلستان ملاحت کا گل خوبی ہے
تجھ اوپر نام خدا ختم یو محبوبی ہے
تیری تجھ قامت رعنا کے قد طوبی ہے
یوسف از شوق تیرے عشق کا یعقوبی ہے

آئینہ باغ ہی تجھ چہرۂ گلناری کا
خوشہ چین بلبل و گل ہے تیری گلزاری کا

یاد کر یاد کہ تجھ حسن کا گلزار نہ تھا
عندلیبان کا ہجوم از در و دیوار نہ تھا
کرم تجھ گل نے رخسار کا بازار نہ تھا
مجھ بنا کوئے تیری گل کا خریدار نہ تھا

نقد دل دے کے تیرا عشق لیا یا قیمت
عشق کے پنتھ میں بیدل ہو جیا یا قسمت

عشق بازاں کوں ستانا مہ من خوب نہیں
مہکہ کوں کہ و نکہت میں چھپانا مہ من خوب نہیں
وقت در سوں کو بھلانا مہ من خوب نہیں
وعدہ کر کر کے نہ آنا مہ من خوب نہیں

انتظاری مین گذرتا ہی شب و روز بھی
کبھی آنو ہجر د ہجران کا کبھون سوجھی

اگر کری میری طرف آنیکی گذر کیا ہووے ‏ ‏ لیوی گر اپنے گدایان کی خبر کیا ہووے
دان درسن کا بلا دیوی اگر کیا ہووے ‏ ‏ گر کہو نکہت گہول کی دکھلاوی چند کیا ہووی

کل سو تجہ درس بنا انکہیون مین اندہار ہی
کس کہون احوال کہو دل کا کہ افکار ہی

دنیا ہی جھلکی از مظہر نور ‏ ‏ تیری کہو نکہت کی تصدق پری قربان حور
دیدہ بدہی تیری جلوہ رخسار سون دور ‏ ‏ گر چند رمکہ کا دکہاوی زخورشید نور ظہور

دل چو آئینہ ہووی تیری درس عکس روشن
آرزو ہی کہ دکہون تیرا مبارک درسن

ای خوش آن روز کہ نس کی اتہاد کہو نکہت ‏ ‏ دیدہ پر نور کری چاند سی مکہ کون جہت بہشت
عشق بازان سون نہ کری مونہ اپنی ہت ‏ ‏ طوق ہی جس کی گلو مین تیرا نہ لقا کی لٹ

گاہ آشفتہ رہی ہر گہڑی خوش گہ دلگیر
جمع خاطر رہی گاہ پریشان دلگیر

مختصر قصہ کہ صابر کون گہرایا مت کر ‏ ‏ سرخ بدلی مین چندر مکہ کون چھپا مت کر
جگ کون رخ پر نور دکہا مت کر ‏ ‏ دل مشتاق تغافل سون جلایا مت کر

پا گیا زان بیچ اکی یاد ہر گہڑی دل مین خدا

دیدہ بہ سوں سی حق کے امداد میں خورسند

ترجیع بند

عاشقاں منتظر ان کے ہوئیاں رہے	عشق کا تخم دل میں بوئیاں رہے
دوں جد ایسے سے غم سوں روئیاں رہے	اشک کلکوں سیں جہو دھوئیاں رہے
جس کہو نکہت کے کہاری ہوئیاں رہے	درس دیکہن کے جست جوئیاں رہے
زلف کے بو سوں بیہوش کہوئیاں رہے	دل پریشاں مشک بوئی رہے
جاں نثاراں اسیر ہوئیاں رہے	جاں فشانی کی گفت و گوئیاں رہے
وہ سریجن بہانہ جوئیاں رہے	دیدہ مشتاق لمحہ روئیاں رہے

مہکہ کے اوپر کہو نکہت لے سوئی رہی
عشق بازاں کے نیند کہوئی رہی

کیا سجن رات کے جگاتے تہی	مست و سرشار و دنگ آتے تہی
سرخ پوشاک میں سہاتے تہی	عاشقاں کے نظر میں بہاتے تہی
چاند مکہ سیں کہو نکہت اٹہاتے تہی	عشق بازاں کا دل لبہاتے تہی
عاشقاں وار وار جاتے تہی	اپنے من کے مراد پاتے تہی
جن گذرتے تہی رات آتے تہی	سیج پہولوں کے خوش بچہاتے تہی
بن کے میٹہی بچن سناتے تہی	پہو سوتے تہی ہم جگاتے تہی

مہکہ کے اوپر کہو نکہت لے سوئی رہی

عشق بازاں کے نیند کھوئی رہے

غیر سوں دل لگانا کون طرح | عاشقاں کوں کبہانا کون طرح
جہو سنہبانان سنانا کون طرح | اور عدہ کر کے نہ آنا کون طرح
غم کے آتش لگانا کون طرح | دل ہمیں اجلانا کون طرح
عشق میں اپنے لانا کون طرح | پھر تغافل دکہانا کون طرح
عاشقاں کوں ستانا کون طرح | چاند سا مکھ چھپانا کون طرح
رات دن کا بہانا کون طرح | سوونا اور جگانا کون طرح

مہک کے اوپر کہو نکہت پڑی سوئی رہے
عشق بازاں کے نیند کھوئی رہے

روز گذرا خوشی سوں آئی رات | پاک بازاں کے دل کی ہوئی بات
لعل شیریں کی حق دلاور زکات | جس کا میٹھا بچن ہی قند و نبات
وعدہ وصل پر لکھا و برات | عاشقاں کے نہ پوچھ ذات و نکات
صدق بازاں کا حق ملاور سنکات | درس دیکھن کے شوق سوں دن رات
بادلے میں کہو نکہت کے چاند چھپات | فتنہ کر عاشقاں کوں پا چھپات
سوونے کا بہانہ کر مسکات | کر کہوں دن بر کہو رات ہر رات

مہک کے اوپر کہو نکہت پڑی سوئی رہے
عشق بازاں کے نیند کھوئی رہے

دل با

دل لیے مو ہن کے ناز سینے　　　میں لیے جان فدا نب سینے
شمع کہتی ہے سوز و ساز سینے　　　سب میکہ پروانہ جان گداز سینے
صدق ہیں دہر قدم مجاز سینے　　　بو سیجہ محمود یک ایاز سینے
کام حق ذات ال نواز سینے　　　مجہ پر اکام نرگس ناز سینے
غشوہ لیتا ہے باج ناز سینے　　　غمزہ کرتا ہی قتل ناز سینے
ناز و انداز سب نیاز سینے　　　حال کس کن کہ عشق باز سینے

مبک کے او پر کہو نکہت لے کوئی یار سے
عشق بازاں کے نیند کہوئی یار سے

اج کہو نکہت ہیں دیکہہ کر رخسار　　　دیدہ روشن ہوا ہی درچمن وار
جلوہ دیکہا ہی جس نے از دیدار　　　بخت اس کا ہی راستہ و دن بیدار
میرا ہی گملعذار زیب بہار　　　ہی نظر اس کے عشق سو دو گلزار
نرگس شوخ چشم کیل و نہار　　　چشم شہلا ہی عشق بیمار
بہ نہ کیا گنج حسن سوں اے یار　　　بوسہ دی ہی زلف و دل تو ہش دار
جا کہ کے ہنسی سوں کیے لب گفتار　　　سو رہی جہہور جہہور کرنکوار

مبک کے او پر کہو نکہت لے کوئی یار سے
عشق بازاں کے نیند کہوئی یار سے

سو دیا کاکل تلک سنج کہجہ و دل　　　چاند سب مبک دیکہ کہو نکہت گہو

بی بہا توں ہی کوہر اُن مول   عشق تیری کا باجتا ہی ڈھول
عاشقاں پر پڑیا ہی غم کا جھول   تن کہیں اور دل ہی تیری کول
اُو بنے دوکانِ حسن کا کہہ مول   ناز کے شیر سنے کوں پورا تول
پان کھا ل لبہا کے بہ تنبول   ہو کے سرشار من کے گنتدر کھول
آ کے صابر کے ساتھ ہنس ہنس بول   فتنہ بہ بہ کے عاشقاں کے کول

مہک کے اوپر کہو نکہت یہ اری رہے
عشق بازاں کے نیند کہوی رہے

ساقی نامہ

بیا ساقیا کہ ہوں درس کا مشتاق   نظر تجھ راہ پر ہی رات و دن طاق
مغاں کے عشق سوں دی جام گلرنگ   کہ مینوشان اوپر تیرا اشفاق
مغنی نے لیا ہی ہوش دل چھین   سنا کے نغمہ ہو ہو بعشاق
کہاں چھوٹے ہمن سوں نشۂ عشق   کہ دل مست ہیں از روزِ میثاق
نہ مستے کیوں نہ ہووے چو بلبل   کہ ہیں پھولوں کے پر از نشہ اوراق
بعشق مہ رخ رکھ دل کوں سرمست   کہ مثل او نہیں در ارض و آفاق

بیا ساقی کہ ہوں درس کا مشتاق
نظر تجھ راہ پر ہی رات و دن طاق

مغنی نے بجا کے شوق سوں چنگ   سنا نے تان تودی میں بہار رنگ

بجز

عجب نت سون بنا ہی کام میرا
کہ کاہی صلح مین ہر گاہ و جنگ

نہ ہاۓ مین سنے جو عشق کے راگ
نہ ہووے نیک و بد کے فکر سون ننگ

مزہ ہی عشق کے دیوانگان کون
کہ ہین ناموس سین آزاد و از ننگ

خدا دیوے کہ ہووے فصل گل مین
میسر نشۂ و دلدار کا سنگ

بھری ہین عاشقان سب پیکہ و مین
کہ بنت عشق کے پلاوے جام گلرنگ

بیا ساقی کہ ہون درس کا مشتاق
نظر تجہ راہ پر ہی رات و دن طاق

خماری ہون خماری ہون خمار ہے
طواف میکدہ کا انتظار ہے

مئے وحدت کے خم لبریز ہے سن
فزون ہوتی ہی مستی بے شمار ہے

خوشا آن رندان کہ ساقی کے میخانہ
کبھی ہین مست و کاہی ہوشیار ہے

چو بارہ عشق مین آئینہ رو سب
عجب لذت ہی رہنا بیقرار ہے

رہی در زہد اس کون نشۂ عشق
ہوۓ ہی زاہد مغان کا کر یکبار ہے

اپس مے کے میکشن کون جرعہ دی
مغان یکے عشق سون دی یادگار ہے

بیا ساقی کہ دن درس کا مشتاق
نظر تجہ راہ پر ہی رات و دن طاق

رکہن تجہ مین نہ کر نیک نامی
جو ہووی میپرستان کا سلامی

خبر جا دیوی کو نے محتسب کون
کہ مین ساقی کون دیا خط غلامی

غزل میری سوں کیوں سینے پہ خو دی   مناقب خوان خاقاں کا ہوں نظامی
نہووے مست کیوں کر اہل معنی   کہ جاہ بیخودی ہے جب جامی
ترستے چشم ساقی دیکھہ لبریز   ہوئے سرشار مشتاقاں تمامی
طبیباں سوں سنا ہوں درد دل کی   دوا ہی بادہ یاقوت فامی

پیا سے تی کہ ہوں درسن کا مشتاق
نظر تجہ راہ پر ہی رات و دن طاق

کئے دن ہیں کہ دل رہتا ہی غمناک   کہاں ساقی کہ دیوے مے فرحناک
شراب عشق کی لذت عجب ہے   کہ ہی مستے ہیں جسکے تن نہ پاک
نگریں سلنے اوپر مشتاق قرباں   بغیر از دل ہووے کر اوپر اطلاک
ہوا ہی وہ چندر مکہ جب سوں اوجل   ز خوناب جگر ہی دیدہ نمناک
جو ہیں رند و خراباتی انہوں کون   ز رسوائی و بدنامی کیا باک
بجز پیر مغاں کے لاؤ نہ جب   نہ دیکھا کوئی ہمدم زیر افلاک

پیا سے تی کہ ہوں درسن کا مشتاق
نظر تجہ راہ پر ہی رات و دن طاق

کبھی مے دی پیا دے نہ جیہے   کہ در ہر پی کروں مجھ بت زندہ گئی
کبھی دی شنو سوں مہ طلعتاں سب   مئے خوش کر ہی وہ دار غوانی
مسیحا نے زرہ نہ توں ہی اس فی   پیلا جام حیات جاودانی

پیا ساقی مہر سوں دے مجھ کوں وہ می
کہ جس سوں کشف ہی سب راز بالا

ہمیشہ ہیں ز جام عشق سرشار
مغاں سب کے جن اوپر ہی مہر بار

لبالب دے مجھے پیمانہ گلرنگ
کہ ہوں گل چہرہ گان کا جان نثار

بیا ساقی کہ ہوں در عشق مشتاق
نظر تجھ راہ پر ہی رات ودن طاق

مجھے وہ می پلا اے خضر انفاس
کہ جس کے شوق سوں زندہ ہی نعمت الله

اگر پاؤں قدم بوسے مغاں کے
چراغ سو لک سوں جوں جگ میں بھولی کو با

لگاؤں در جھوڑ جاؤں میکدہ کا
گدایاں کوں کرینوں شاں بیگم اس

رقیب بیحیا سوں مت ملا کر
کہ انساں کوں بہت کر جن وہ

بغیر از نغمہ وہن یار وہن می
بعاشق ہر نفس ہی زہر الم

خدا وہ دن دکھاوے میکدہ میں
کروں سجدہ خم لبریز کے پا

بیا ساقی کہ ہوں در عشق کا مشتاق
نظر تجھ راہ پر ہی رات ودن طاق

چہ خوش ساقی نے جام می پلایا
کہ منزل ستر وحدت کا سکھایا

نظر کر مستانہ جو اہر پیر مغاں کا
رسا فی اس نے جلوہ عشق پایا

فدا ہوں میکشاں کے قدم اوپر
کہ مجھ کوں باب میخانہ دکھایا

پرا جس کا جام مستانہ کا یا
اسے سستی بتا اور بچھنا یا

مغنی پر فدا ہی جیو میرا　　حسینی ساز میں نغمہ سنایا
منا تا ہوں کہ دا ہمن کنان کا　　در او بر میکدہ کے سر نوایا

بیا ساقی کہ ہوں درس کا مشتاق
نظر تجہ راہ پر ہی رات دن طاق

آنکہ طالب ہیں درس کے　　ہی اُن کون عشق میں سیتی یا جس کے
شوق آنکہ میخانوں سکے در پر　　پڑی ہیں عاشق و سرشار درس کے
بشوق آنکہ مستان وحدت　　انہیں سرمست کہتی ہیں اس کے
شوق آنکہ خوبان کے چمن میں　　چو گل کہیری ہیں ہیں ہر خار و خس کے
شوق آنکہ طعنے کہینچ سنتے ہیں　　مغلان کے بندے ہیں بوالہوس کے
شوق آنکہ دیتے ہیں میا سون　　بیا اے ہمہ کے مستان کنج جس کے

بیا ساقی کہ ہوں درس کا مشتاق
نظر تجہ راہ پر ہی رات دن طاق

مبارک مجہ ہی مستان کے گدائی　　کہ سر خوش ہوں زجام پیر پائی
ملی زاہد کون گر درس مغان کا　　کری مستی سون نیعون پارسائی
اونو ہی بیگانہ از رندان سرمست　　نہیں جس کون مغان سیں آشنائی
سنا مطرب نوای عاشقان کو　　کہ ساقی کے محبان کے بیچ آئی
اجو زرد در دستان کے در سون　　سوی میخانہ اس نے رہنمائی

مغان سے گھر کا صاحب ہو بیٹھا ہوں | کہ بخشے غم سوں از درد

بیا ساقی کہ ہوں درس کا مشتاق
نظر تجھ راہ پر ہے رات و دن طاق

جو کہتا ادرات پن [illegible]

ہی مجھو ہے آپ سائیں کا پرہ تیتجہ جہاوَ
انو منڈ پر آ سر جتنا کل مالا داروں
ہت بیرا کے ہیم کے ماتھی تیکا رت کا
انگ بھبوت لگائی ہے کب جو بن کھووں
دیکھ کے لیکو تو مری بیچہ بکل چھپاوں
مدھکری یا سہیکیں پر دار رو ہاتھ پکر مناوں
مو کوں اپنے پیو بنا اور بات نہ بھاوے
نین پیاسے درس کے ایک پلک نہ سوویں
پیو دیسے مارا جو بنا نت بلبل روویں
کھیف نین پاپی جیو پرا پیو پیو پکاری
سیج اکیلی پیو بن اچ مو کون نہ بھاوے
دیکھ کے ماری کو لاج مجھ بن ماہے
زہر پیو [illegible] جیونا کب بھاوے بن بتیاں

جا منگر یوں پیو بن واہ موہ
کیری رنگوں گیر دل جو کہتا ہو سو
بیروں چیلی سول ہے پرکت چھپا
جل انجھوں کا ڈال ہے سہکہ مرا
گہری پنڈت سہب کے اتی پیو بن ہو
دیکھ ہے سہکہ بات سن تجھ راہ پر
ہووں ہیرا کن [illegible] جیسا کہ
رو رو مہکرا چاند سا انجھو نار
دیکھ اندھیاری رین کوں چوسا گہر
جیب مہیلی جل بنا سر دار دی مار
لعنت ہو کاری ساغنی بل کھائی
روئے مجھ کوں دن کیو رین کہا
تار کلیکی ناکہ ہو ڈسین پنچہ

ون جانے دو پیو ہو نکلے آ اون   ورنہ پیو کے پات [illegible] پیو گنوا اون

سہکیاں مہر سوں پلپل تجھا تیں   برہ جلنی کے آگ کوں کل لاک بجھاتیں

دیوانے بات سن کہہ کے سمجھا وین   ہو ر وینے سیں پیو ملیں رونے عمر گنواوین

اچھوا دیکہ [illegible] سن ریتی اکیلی   پیدو وہلتی چشم سوں انجہو کے ریلی

سائیں مگن ہو [illegible] دیکہیں تی   تن سوں [illegible] ہو کر دریسکا

منتر کب لکی ہیں وقت نکو ری   ناجانو کن پیکھتر تجہ لاگے [illegible]

و ہیچل برہ میں درات نہو تون   اگلے کامن ہرن مت جو ہن کہتو تون

دیکہہ سوں دل ہو اہنا کا پیو کے   کر تون ہووی جو کہنے ہم ترا ہیں جو کے

ن چاہی چہوٹی صابر آپ گواوی   تجہ کوں سائیں صبر سوں پیو لا تجہ ملاوی

سی حرفی در دوہرہ

[illegible]   بی نجنی کے نام کوں سمرن کر دن رین

ری بو بجہ ای ہنیم سوں اہل اللہ   ثی ثابت کے دوستی من کے من سا پاؤ

جیم جمیل و خوب ہی وہ خوباں کا سردار   جی جوران مشتاق ہو دیکھیں منہ رخسار

خے خبر سن عشق کے جو عشق کہما ای لج   دال درس کے شوق سوں کھو دل من کے لاج

زد کر دوستی ہی مشتاقاں کو ہر چاین   ری رہیں اس [illegible] لہا خوشی [illegible]

بیان کا قوت کر من موہن کا نام   سین سچا وہ نام ہی جس عنی میتہا کام

شراب عشق سوں جو رہو چکنا چور   صاد وجہیا ہم خوشی [illegible] ہو یں بہو تو

ضاد ضیا بخشیں چاند سب مکھ کے پائی ۔ طاء طلب ہے جدا انکھیاں [illegible] کوں دل ہی شاد

ظاء ظاہر ہوا عشق کا دل اگھر پر ہر نور ۔ عین عنایت شاہ کی مجھ دل اگوں ہر منظور

غین غلامی شاہ کے ہر جن کو تر ہن ہیر ۔ فی فدا اس نانو پر ہن دل سکون [illegible] فقیر

قاف قسم تجھ ذات کے ای [illegible] دل لگے آو ہار ۔ کاف کرم سوں چاہی مجھ درس لیل و نہار

لام لطیف و خوب ہی توں دیدہ و دل کا نور ۔ میم مبارک ہے دل ہی جو دیکھوں نور ظہور

نون نظر ہر شاہ کی جس پر بارہ ماس ۔ واو ولی ہر وقت کا رہو [illegible] سوں

ہی ہدایت خوب ہی کچھ دیکھ مکھ پوچھ او ۔ یی یقین سوں چاند مکھ لگ [illegible] کو دکھاو

دوہرہ

آٹھ پہر چونسٹ گھڑی [illegible] کے دوار ۔ کب دیکھوں مکھ چاند [illegible]

دوہرہ

کا سید کہیو پیو سوں پانی کر مت لیہ ۔ جر تے چھاتے سوں لگی مت [illegible] جاو دیہ

دوہرہ

[illegible] بان [illegible] لاکھوں کوں دکھائے ۔ ایک پلک کے موند تے موہن آن بسائے

ایک گھڑی ہوں کرم کے دو بیچ او ہوئے آپ ۔ ہوں پاپن تو جر رہی دل مت جر [illegible]

ہمری تمری سار ہن [illegible] پیچ [illegible] بات ۔ آپ [illegible] گل لگنا [illegible] من تو دو نو ساتھ

ہو

جھک کا پتنگ گھر کنہیں اپہوں سنہال دوہلا
تن بن پہر سوا چہا دیکھ کا ثرن منصور

ہو

پیہو سیوں گریدو دل لگنو اپیتھی چوبن ہو گا
آپے زرین ڈرا و نے کاری ناگہن ہوی

ہو

برہ اگن پر لوٹ تنے گذرے جس کون رین
دل کون ال کول سیج پر کبہوں کر آو چین

ہو

نت دن پیو کے یاد میں مجہ کون روٹ جاے
کیا جانوں پر دیس میں ان پر کہا بہاے

ہو

کہے چہینا ان انسوں جہیں لبے دو دو نین
بہت برس پیو جیو نا ایک پل ناہیں چین

ہو

کاگا بہو کی ڈبے سدا گہر کہلا اون توہ
باٹ آیتے پیو کے انکہہ بہر کیے موہ

ہو

دمن بہوری کون سا دیکہ جہند رسا ہیک
داک منتا دن جیو بیتم ہماری ہیک

ہو

اس جن سوں نینا بچہڑا لگی برہ کے بان
ای نینان اب مت کرو کہایل پہر پران

ہو

نون

هون داري اُس [illegible] جن موماهي مُو هُونئي تهي جو هو رهي كهابتا اُون تُوه

هو

تُون جاڻي هي صابر اكاري كيو دو نيي ايكسا لكهاهي ساڻ سُن دچي ساجنين

بيرهي

سيس كيئي جوت ميهي سيج سهوني ديكه لٽ موري سانين هو موهو كهنه ڈر اوت سائي
تُوروان بروُن هار سهو روين كنگن كهنه بهي هون دواڻي آئي چهو نه سهاوت سي
اوت هي جيو بين جا پرون سمند بين جيم جن جيئو نا موهو كون نه بهاوت سي
چند نه مهكه ٺيو سُون جا كهو سنديسا صابر سب عاسك كهنه كا هي كهنه كهاوت سي

ريخته

بلبل ته چهين بين اُن هي ديكهي نه تهين جين جيم تُوري درس كون اڌ
موسُون ركها نجاي درس كهنه منڌ لاي بهر كهت رهي كه
جو بين گيا هي روس جو ر چلا كهه موس نجه بن كهت بين جيه
صابر مانگي دان دجيئي جهنه سجان نجه درس كي سو كه

دوهرا

چل سيو هوري كهيلن جاوين اپني پيا كي باري
سب سكهيو مين دهوم مچي هي عشك لكاهي كاري
[illegible] بهوهر طرح هي جين نكنيا ساري

صابر پیو کے برہ انل جلیے گل نہ بند دور ابرہ

در بہو بت

او سکھی بل جھونمر مارین لیپٹے دہن در سکی

چاروں طرف سب عاشک شہار عشک کی لاگ چسکی

جینو جامہ گربان گرسیتے جو بولے پیو ہنسکی

صابر اج ہیں متوالے پیو پیو پیالے رس کی

در خیال اہل جا

دیکھیں تیری نین رسیلی او سلونے سایں

بھنواں کمانان ناوک پلکاں ظالم تیر ادایں

مستاکاں کا منہ و او سینے زلفان ناگ جہر ایں

چاند سے جھکہ ہیر تنہ من واری صابر لیو بلایں

دیگر در اتمام شوق افزا کتاب و تاریخ اتمام

جب ہوئے کتاب تمام	شوق افزا رکھا ہے جس کا نام
بس کا گوہر اسرار	جوہری بوجھتا ہی پرکھ ہو
بسون جو گہر نکلے	بی بہا لعل خوب تر نکلے
یہ بحر دین خزینہ در	ہی شوق بلند شاں پر
ہوئی دل گروہ ستہ در لعل	نکلے چہ کصیوں بارح چوں ماہ

جیسے اُنہن او پر عنایت کرو ہیں
یہ سخن ہے یک پر از شوق رس بھرا

چشم امداد ہی ز اہل نظر
کر شفقت سون ہر غزل پھر کر

دیوے اصلاح جیتا دمان رہوے
دیدہ بد سون در امان رہوے

حق پہ کہیں سرفراز و ہم خوشنود
کان احسان و فیض کہن درجود

ہی نظر کردہ ہمیشہ مردان
کیون نہ ہووے ولی دفیض رسان

جس کیتا فیض وعدہ سون از الہام
آیا جلوہ مین یو خجستہ کلام

گرچہ مشہور ہی ولی کا سخن
طبع انور سون روشن واحسن

شعر اُسکے سون شرم کین ہی شکر
دل کون بخشے ہے شیرنی کا اثر

شوق افزا اگاہی سخن لبریز
نشہ عشق سون خوش آمیز

جس کون ہی عشق ساقی کوثر
مست ہوتا ہی ریختہ پھر پھر

ساقیا تیری انتظاری ہے
کیتے دن ہین کہ دل خماری ہے

شنت و غم کا کچھ شمار نہین
نشہ بن رات

ہے طرب سون فراق و مہجوری
دیدہ پرخون رکھ

نظر فیض [illegible] سون خوشا شوق وصال
گاہ دل خوش رکھ

یا [illegible] شیشہ [illegible] وسے
راہ میخانہ تنگ

بی سخن کہتا [illegible] شتاب
منتظر تجہ نوا کا

[illegible] کدی سنا فرمان [illegible]
دی نیت [illegible] سون ج

عشق پردہ کا لگی اوس کن پایا چنگ
صبح جو ہوئی پیا جو کر سا رنگ

دوست بیکی دشمن میں آج ہوں بیتاب
طبع خوش کر نہیں و چنگ و رباب

ہوں میں بیمار ہار درد ہر بار
زقفس میں لاؤ دل کو لعل بہار

ساقیا سرخ رنگ رآئی
جس کوں کہتی ہیں قوت [illegible]

مجھ کوں امداد کر جو قطرہ نور
کہ شراب طہور ہے مشہور

گرچہ زرکت ہوں میکدہ میں نام
لیک کہلاؤتا ہوں پیر اغلام

کہی کھمائی نہ یکی جوانی میں
زندہ یکی کہو تی حرص فانی میں

وقت پیری ہے دستگیری کر
راہ باقی دکہا یکی پیری کر

تاشب و روز پوجوں پیر چمن
دراو پر میکدہ یکی [illegible]

ای مغنی دلم رہی ہے اداس
در حسینی نوا سنا او بہیا جن

نقد دل تاز شوق تجھ کوں ہوں
عشق میں راہ بیخودی یکی لوں

انتظاری دن رین جاتی ہے
پیو بن سیج کب سہاتی ہے

بیت ہجران یکی باتیاں مت پوچھ
چشم تر رنگ [illegible]

یا نغمہ یاد گاری کا
کہ [illegible] مصرع ازی یا جا

نو بہار آئی ہے
بلبلاں کوں بجوش لاتی ہے

بہ خرم سوں دی میں گلرنگ
کہ [illegible] سوں ہوا ہوں بتنگ

بلبل ہے مست در گلزار
[illegible] توں بہی دل کو [illegible]

ن ازل سوں مستان یکہ درگاہ کدا
تجھ [illegible] جام کر [illegible]

احمد باغی سوں دی ہے جو غزل خاص — مبارک ان میں انتہا و از اخلاص

ہر معنی نو شوخ زرا [illegible] سب گلے — بیندا انجھو نمیں آج رات کلی

صنعت نزدیک سب زرقیمہ حال — محو کیسر کیسر کے بزم اہل کمال

سو [illegible] سب اسکے کو پیہ پست شناو — رقص میں شادی آئی [illegible]

ہر غزل ہر طرح ہیں کہ انشاز — کہ ہو وین کس کے خوش حسینی ساز

فضل حق سوں ہوئے تمام کتاب — شعر پھر پھر کے خوش ہوئی احباب

طبع ہی جس کے علم سوں روشن — اس کا روشن ہے دل ز نور سخن

شوق تاریخ نہ [illegible] نو دیوان — کر رہی دوستاں کے پاس [illegible]

دل نے کر شاہ کے مدد سوں خیال — ملہم غیب پایا اپنے فی الحال

سال تاریخ صابر انداز الہام — گفت ہاتف [illegible]

[illegible]

در [illegible] دل لیا لوجی — دل کوں اکسیر بیر پانوجی

پیچانتی پاک کے محبت کوں

[illegible] ہم نے کیمیا بوجھی

سال [illegible] — نیند [illegible] تیسرا [illegible]

ضمیمہ

میر محمود صابر کے فارسی میں منظوم کردہ تاریخی قطعے

سندھ کے حکمران میاں نور محمد کلہوڑہ عباسی ۱۴ صفر ۱۱۶۷ھ کو فوت ہو گئے، اور ان کو شہر مورو، ضلع نواب شاہ سے ۸ میل مشرق کی طرف اس بستی میں دفن کیا گیا کہ جس کو وہ اپنا پایہ تخت بنانے والے تھے اور 'محمد آباد' کا نام دیا تھا۔ ان کے فرزند میاں غلام شاہ نے اپنے والد کا مقبرہ تعمیر کروایا اور میر محمود صابر نے مندرجہ ذیل دو تاریخی قطعے منظوم کیے:

(الف) مقبرہ کے دروازے کے دائیں طرف نصب شدہ کتبہ:

ہمیشہ زندہ بود ہر کہ نام نیک گزاشت
کہ روشن است مزارش ز رحمت یزداں

چو در ہزار و صد و شصت و ہفت در ہجری
وفات یافتہ والی سند گشت رواں

برو بر و صبہ و آہستہ تر خرام صبا
شگوفہ ریز مبادا شود گل ریحاں

ز فرقتش دلِ اربابِ دیں کہ خوں گردید
چکید از مژہ چوں اشک شد جگر بریاں

(ب) مقبرہ کے احاطہ کے بیرونی دروازے پر جو کتبہ اس کو دو حصوں میں تقسیم کر کے دروازے کے دائیں اور بائیں طرف نصب کیا گیا ہے۔ ہر ایک شعر کے دو مصرعے، ایک دوسرے کے نیچے، جدا جدا پتھر کی تختیوں پر کندہ شدہ ہیں، لیکن ان تختیوں کو صحیح ترتیب سے ایک دوسرے کے نیچے دیواروں میں نصب نہیں کیا گیا۔ یہاں پر اس قطعہ کے متن کو ہم اس طرح ضبط کر رہے ہیں کہ جس صورت میں غالباً صابر نے اس کو منظوم کیا تھا[1]

خوش آں کسی کہ چو مردانِ دیں زملکِ جہاں
سفر کند سوئ دارِ بقا بشوقِ جناں
بخواب رفت خدا یار خاں عباسی
دریں مقام و دریں روضۂ بہشت نشاں
ولی عہد وی و جانشینِ دولت گشت
غلام شاہ کہ شاہ ست و دلبرِ ایشاں

---

[1] اصل نصب شدہ صورت میں کتبہ کے دو حصے اس طرح ہیں:

دائیں طرف

بشد تمام زتعمیر روضہ اقدس
زکار داریِ باقر محبِ خاص شہاں
زسال فوت چو تاریخ خواستم دل گفت
حبیب د نور محمد ولی خلد مکاں
بخواب رفت خدا یار خاں عباسی
دریں مقام و دریں روضۂ بہشت نشاں
بناز مصرعِ تاریخ تازہ شد صابر
ہوا زخلد وزیدہ بطرف مرقد آں
خوش آں کسی کہ چو مردانِ دیں زملکِ جہاں
سفر کند سوئ دارِ بقا بشوقِ جناں

بائیں طرف

ولی عہد وی و جانشینِ دولت گشت
غلام شاہ کہ شاہ ست و دل برِ ایشاں
امیر و پیر میاں صاحب کرم خصلت
عدو شکار و نظر کردۂ شہِ مرداں
چو سرفراز شدہ از عطای مصطفوی
نمود روضہ زتعمیر روضۂ رضواں
چو روضہ منزل و آرامگاہ اہلِ بہشت
کہ پُر ز نور و تجلاست ظاہر و پنہاں
ز پرتوش دلِ اہلِ نظارہ روشن شد
چو دید از در و دیوار و بام نور افشاں

امیر و پسر میاں صاحبِ کرم خصلت
عدو شکار و نظر کردۂ شہِ مرداں
چو سرفراز شدہ از عطای مصطفوی
نمود روضہ ز تعمیر روضہ رضواں
چہ روضہ منزل و آرامگاہِ اہل بہشت
کہ پر ز نور و تجلاست ظاہر و پنہاں
ز پرتوش دلِ اہلِ نظارہ روشن شد
چو دید از در و دیوار و بام نور افشاں
بشد تمام ز تعمیر روضۂ اقدس
ز کارداریِ باقر محبِ خاص شہاں
بناز مصرعِ تاریخ تازہ شد صابر
ہوا ز خلد وزیدہ بطرف مرقد آں
ز سال فوت چو تاریخ خواستم دل گفت
جبیب و نور محمد ولیِ خلد مکاں

۱ ۱ ۵ ۶ ۷

(ج) ۱۱۷۳ھ میں والیِ سندھ میاں غلام شاہ نے سیوہن شریف میں حضرت مخدوم عثمان عرف قلندر شہباز کی درگاہ کے احاطے کا شاہی دروازہ تعمیر کروایا اور میر محمود صابر نے مندرجہ ذیل قطعۂ تاریخ منظوم کیا، جو بیرونِ دروازہ دہلیز کے ساتھ ساتھ کتبہ کی صورت میں موجود ہے۔

چہ خوشش جناب مبارک کہ نور حقانی
ز روضہ است عیاں ظاہری و پنہانی
قلندر و سخی و کام بخش اہلِ یقیں
ولی و سید عثمان پیر نورانی

بخاص و عام کہ مشہور لعل شہباز است
بپادشاه گدا باز داد سلطانی
بایں جناب ہر آں کس ارادتی دارد
بکام می رسد از دولت فراوانی
غلام شاه میاں صاحب سعادتمند
نشان حضرت عباس کانِ احسانی
سخی و غازی و فیاض معدنِ الطاف
چو سرفراز شد از لطف وجود ربانی
زخاص نیت خود کرد تازه خوش تعمیر
کہ فرش و صحن و درِ روضہ شد گلستانی
قبول حضرت مخدوم شد نشانی کو
ز رحمت نبوی و علی و عمرانی
ہر آنکہ دید و بیند ز شوق نور ظہور
شود دو چشم و دلش روشن و درخشانی
ہزار یک صد ہفتاد و سہ ز ہجری بود
ز کارداری باقر نشان شد ارزانی
تبولیت کہ ز تعمیر جستم از ہاتف
ندا بگوش من آمد ز لطف سبحانی
زمین مصرع تاریخ خوش بگو صابرؔ
"قبول باد نشان در جناب شاہانی"

۲ ۷ ۵ ۱ ۱